قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اذکروا محاسن موتاکم

الحدیث

پیکر اخلاص حضرت مولانا

حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات

www.KitaboSunnat.com

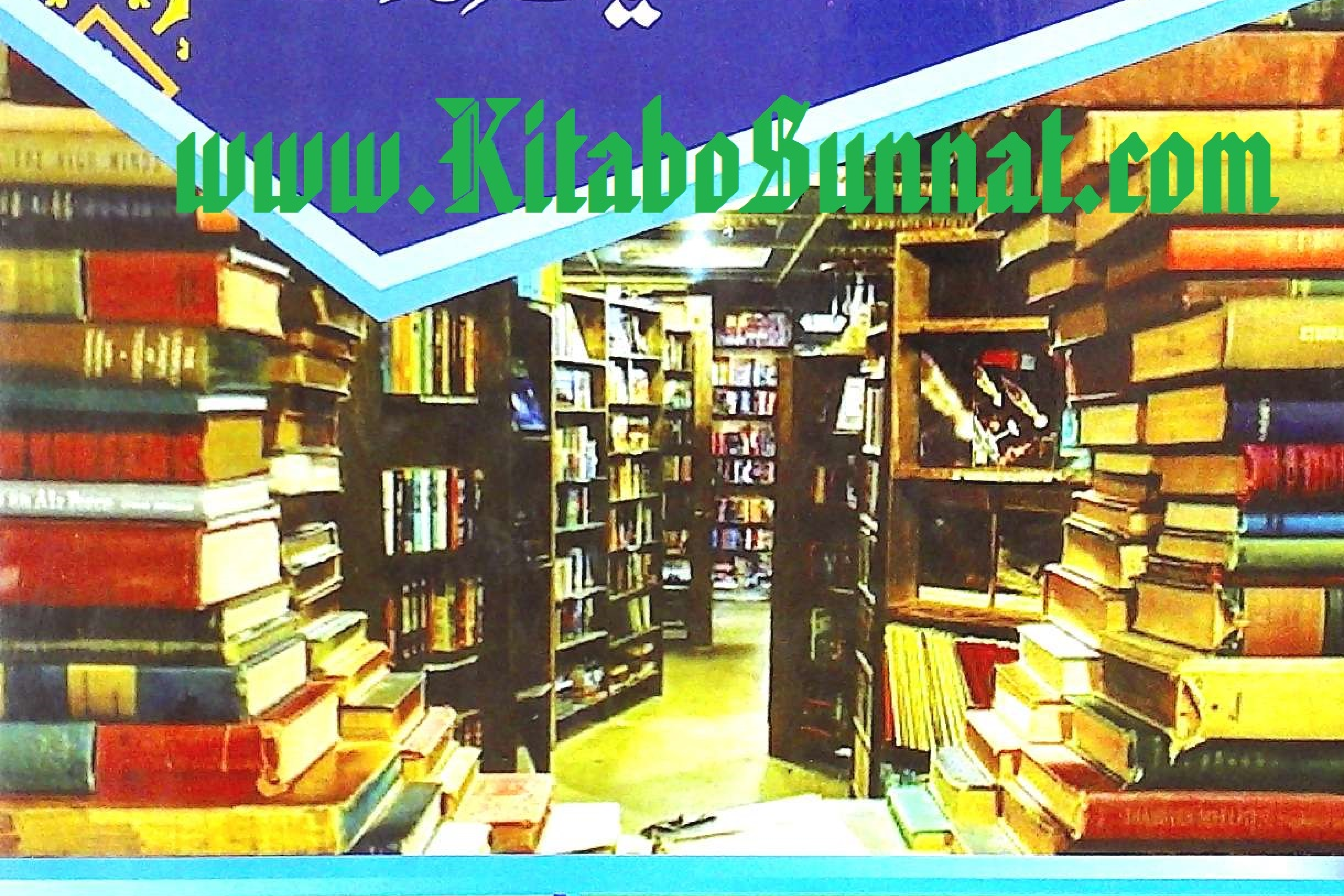

مرتب

حافظ فاروق الرحمن یزدانی

مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ناشر

سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ

الحدیث

پیکرِ اخلاص حضرت مولانا

حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات

www.kitabosunnat.com

مرتّب

حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ

مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

سوانح حیات

نام کتاب .... حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

نام مرتب .... حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ

زیر اہتمام .... حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ

0300-5708099

اشاعت اول .... جنوری 2020ء

صفحات 496

قیمت ....

کمپوزنگ .... تنویر احمد تبسم حفظہ اللہ

ناشر

سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ

055-4211665

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

1	انتساب	11
2	عرضِ ناشر	12
3	تقریظ..........چودھری محمد یٰسین ظفر حفظہ اللہ	15
4	دیباچہ..........شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ	19
5	مقدمہ	23
6	پیدائش	28
7	نام ونسب	28
8	خاندانی تعارف	28
9	تعلیم وتربیت	29
10	اساتذہ کرام	31
11	مولانا سلطان احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ نت کلاں	31
12	مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ	33
13	مولانا سید محمد داود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ	37
14	مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ	41
15	مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ	47
16	شخصیت۔ کردار کے آئینے میں	53
17	عقیدے کی پختگی	53

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

18	جب چادر جل کر راکھ ہوگئی	57
19	آپ بیتی	58
20	درخت سے خون نکلنا	58
21	سنت رسول ﷺ پر جانثاری	60
22	رفع یدین کرنے پر سر پھٹ گیا	61
23	سنت کی توہین کرنے والے گستاخ کی مرمت	61
24	غیرت و بہادری کا ایک اور واقعہ	64
25	حدیث کی محبت میں مولانا مودودی سے دوستی ختم	65
26	دیانت داری و راست گوئی	67
27	ریلوے کے ٹکٹ پھاڑ دیئے	67
28	10 روپے میں حج ضائع	68
29	امیر کی اطاعت	69
30	خوش مزاجی	72
31	اذان لیٹ کردی	72
32	کرایہ نہیں ملے گا	73
33	صلہ رحمی	74
34	معاملات کی درستگی	74
35	ماں اور ماما	76

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

36	مولانا ثناء اللہ امرتسری اور ان کی اولاد سے متعلق	78
37	حافظ صاحب بحیثیت مبلغ و داعی	80
38	دعوت و تبلیغ	80
39	خطابت کی جھلک	80
40	تبلیغ کے لیے کوچوان سے دوستی	82
41	بغیر تنخواہ ٹیچنگ	83
42	دادوالی میں اعلان توحید	84
43	تبلیغ کا انداز	87
44	ضلع کوہاٹ میں تبلیغی تگ و تاز	88
45	ان ابراھیم کا ن امة	89
46	خطابت (چند تقاریر)	95
47	پہلی تقریر (توحید)	96
48	دوسری تقریر (عقیدہ توحید)	107
49	تیسری تقریر (توحید ربوبیت)	117
50	چوتھی تقریر (شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم)	129
51	پانچویں تقریر (اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم)	142
52	چھٹی تقریر (مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)	157
53	ساتویں تقریر (خشیت الٰہی)	164

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

54	آٹھویں تقریر (فکر آخرت)	170
55	نویں تقریر (نماز)	182
56	دسویں تقریر (علماء کی ذمہ داریاں)	187
57	گیارھویں تقریر (ہدایت کن کو ملتی ہے؟)	199
58	تعلیم و تدریس	204
59	جامع مسجد توحید گنج گکھڑ اور مدرسہ تعلیم القرآن کی تاسیس	205
60	تلامذہ	208
61	مولانا محمد رفیق سلفی آف راہوالی رحمۃ اللہ علیہ	208
62	کلّے کی لاج	220
63	...............اور دیوار سیدھی ہو گئی	225
64	مولانا سید محمد اکرم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ	227
65	حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ	254
66	حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ	260
67	حافظ خالد حیات محمود حفظہ اللہ	261
68	بابا جی محمد صاحب حفظہ اللہ	263
69	مستری محمد صدیق	265
70	حاجی عطاء الرحمن پنجابی	269
71	حافظ محمد اکرم حفظہ اللہ	270

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

72	**قبولیت دعا کے واقعات**	271
73	نصیحت آموز واقعہ	271
74	اسلحہ کی پیٹیاں خشک مل گئیں	273
75	ذکر الٰہی سے بریلوی پیر کی زبان بند ہوگئی	274
76	جلسہ پر مخالفین کا پتھراؤ	276
77	شیطان کا مرغ	278
78	دودھ سے بھرے ہوئے برتن	279
79	شیر سے ملاقات	280
80	بیماری سے شفاء	282
81	جب پھانسی ٹل گئی	283
82	قاضی محمد یحییٰ ابھی زندہ ہیں......	284
83	آگ کے شعلے	287
84	مرزا قادیانی کی قبر سے آگ کے شعلے اور اسلام کی حقانیت	287
85	**میدان جہاد میں**	291
86	سردار عبدالقیوم سے ایک ملاقات	295
87	پہلی گولی	296
88	جہاد کی کہانی۔ حافظ صاحب کی اپنی زبانی	297
89	**تعمیر مساجد**	318

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

90	مرکزی جامع مسجد اہل حدیث توحید گنج گکھڑ	319
91	جامع مسجد اختر اہل حدیث گوجرانوالہ	319
92	**حافظ صاحب اپنی نظر میں**	323
93	**وفات**	337
94	جنازہ	343
95	اولاد واحفاد	344
96	**کچھ یادیں کچھ باتیں**	346
97	حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ ...... (مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ)	346
98	پیکر اخلاص حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ ...... (مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ)	375
99	مولانا عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ کے **تاثرات**	381
100	حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ ...... (مولانا محمد یونس بٹ حفظہ اللہ)	383
101	عالم باعمل حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ ...... (شیخ الحدیث حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ)	392
102	نصیحت کنندگان در یک سفر ...... (مولانا محمد سرور شفیق پسروری حفظہ اللہ)	401

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

103	یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ...... (مولانا بشیر احمد انصاری حفظہ اللہ)	409
104	حافظ محمد یوسف کے دو ایمان افروز واقعات...... (حافظ محمد عباس انجم گوندلوی حفظہ اللہ)	420
105	مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (ملک عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ)	423
106	نمونہ اسلاف حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ)	426
107	حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (مولانا عبدالعزیز راشد رحمۃ اللہ علیہ)	428
108	مجاہد آزادی کشمیر حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ...... (مولانا غلام رسول گرجاکھی حفظہ اللہ)	432
109	حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (حافظ خالد حیات حفظہ اللہ)	435
110	پیکر اخلاص حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (سید ضیاء الرحمن گیلانی حفظہ اللہ)	445
111	حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (جناب شاہد فاروق ناگی حفظہ اللہ)	449
112	حاجی عطاء الرحمن پنجابی حفظہ اللہ کے تاثرات	451
113	تذکرہ اک ملاقات کا...... (حافظ عبدالقدوس شاکر حفظہ اللہ)	453

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

114	حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (حافظ حمید اللہ اعوان حفظہ اللہ)	457
115	حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (جناب ضیاء اللہ کھوکھر حفظہ اللہ)	467
116	حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نام...... (جناب امجد جاوید بٹ حفظہ اللہ)	474
117	جناب محترم حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (جناب عبدالحق کھوکھر حفظہ اللہ)	476
118	عالم باعمل حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (انجینئر محمد داؤد کھوکھر حفظہ اللہ)	480
119	کرامات گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ...... (مولانا محمد طیب محمدی حفظہ اللہ)	485
120	ہردلعزیز شخصیت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ افادات۔ میاں محمد ایوب صابر خازن جامعہ سلفیہ ٹرسٹ فیصل آباد	488
121	حافظ محمد یوسف کی عقیدہ ختم نبوت سے محبت...... (غازی فاروق بٹ حفظہ اللہ)	490
122	ترگڑی کی یادیں...... (مصنف کے قلم سے)	492

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اپنے پیارے دوست

جناب محمد رمضان یوسف سلفی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جنھوں نے یتیمی اور تنگ دستی کے باوجود ذاتی کوشش اور انتھک محنت سے نہ صرف لکھنا پڑھنا سیکھا بلکہ علمی وصحافتی حلقوں میں ایک منفرد مقام حاصل کیا۔

مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جماعت کو آپ سے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں لیکن آپ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے 07 دسمبر 2016ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

زندہ رہتے تو زیر نظر کتاب بھی ان کے قلم کا شاہکار ہوتی۔

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اس میں لمحہ بھر کی تعجیل و تاخیر نہیں ہو سکتی عرصہ دراز سے خواہش تھی کہ والد محترم مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات مرتب کی جائے کیونکہ آپ نے ایک بھرپور زندگی گذاری ہے جس میں دینی لحاظ سے گمراہی سے ہدایت تک کا سفر۔ بڑی عمر میں مشقت کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے سے لے کر اس علم کو تدریس، تبلیغ اور خطابت کے ذریعے عوام الناس تک بغیر کسی دنیاوی مفاد و لالچ کے بلا کم و کاست پہنچانا۔

پھر اپنی زندگی کو قرآن و حدیث کے اس علم میں ڈھالتے ہوئے عبادات، معاملات، وضع قطع، کھانے پینے اور رہن سہن میں شرعی احکام پر عمل کرنے کا جذبہ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہادی تگ و تاز حتیٰ کہ اپنی ملازمت سے لیکر کاروبار تک کی مصروفیات میں ہمدردی و خیر خواہی اور دیانت داری کا عملی نمونہ کہ جس نے آپ کو معاشرے میں قبولیت عامہ نصیب فرمائی کہ ہر اپنا بیگانہ، دوست دشمن نا صرف کہ آپ کا ادب و احترام کرتا تھا بلکہ آپ سے ملاقات اور آپ کی دعاؤں کا متمنی و خواہش مند رہتا تھا۔

خیال تھا کہ انسانی فطرت ہے لوگ اپنی محبوب شخصیتوں سے جلدی اثر قبول کرتے ہیں لہٰذا آپ کی زندگی کے وہ گوشے بھی عوام الناس کے سامنے رکھیں جو انہیں اللہ تعالیٰ کا مقرب و برگزیدہ بندہ بنانے کا باعث تھے چنانچہ اس کے لیے بعض اہل علم سے مضامین بھی لکھوا لیے گئے لیکن ان کو مرتب نہ کیا جا سکا تو میں نے اپنے مخلص دوست حافظ عبدالقدوس شاکر کے ہمراہ مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دی اور مدعا بیان کیا تو محترم بھٹی صاحب نے مصروفیت کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے عذر پیش کیا۔ البتہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک مفصل مضمون ......
کیا جو کہ زیر نظر کتاب کے صفحہ نمبر 343 پر موجود ہے۔ اور اس سے پہلے یہ مضمون
مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کتاب کے آخر میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

پھر ہماری بات مولانا محمد رمضان یوسف سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی لیکن بارگاہ الٰہی سے انہیں مہلت نہ مل سکی تو ہم نے چودھری محمد یٰسین ظفر حفظہ اللہ پرنسپل جامعہ سلفیہ سے رابطہ کیا جنہوں نے اس کام کے لیے مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ کا انتخاب کیا۔ آپ نے بڑی محنت و کاوش سے نا صرف کہ ان مضامین کو مرتب کیا بلکہ ایک طویل مضمون خود بھی تحریر فرمایا جو کہ والد محترم کی زندگی کے مختلف گوشوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

اور اس سے بھی بڑھ کر کہ یزدانی صاحب نے تقریباً ہر واقعہ سے جو نصیحت و عبرت کا پیغام تھا اس کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔

اس مناسبت سے میں شکر گذار ہوں اپنے بھائی مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ کا کہ انہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود یہ کتاب ترتیب دیکر ہماری دیرینہ خواہش پوری کر دی اللہ تعالیٰ ہی انہیں بہتر جزا دینے والا ہے۔ نیز میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب محترم و مکرم چودھری محمد یٰسین ظفر حفظہ اللہ پرنسپل جامعہ سلفیہ کا کہ اس اہم کام کے لیے ان کا تعاون ہمیں حاصل رہا اور میں بہت ہی شکر گزار ہوں اپنے پیارے دوست حافظ عبدالقدوس شاکر حفظہ اللہ کا کہ جن کے مشورے اور تعاون نا صرف کہ شامل حال رہے بلکہ اس کتاب کی تدوین و ترتیب کے لیے لاہور، فیصل آباد وغیرہ کے ہر سفر میں وہ میرے ہمراہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ خوش رکھے اور صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اس موقعہ پر میں ان تمام احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کے سلسلے میں مضامین لکھے' مشورے دیئے یا کسی بھی قسم کا تعاون کیا اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ والد محترم کے جنۃ الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ نیز اس کتاب کو عامۃ الناس کے لیے ہدایت اور راہنمائی کا سبب بنائے (آمین)

دعا گو

حافظ عطاء السلام عابد بن حافظ محمد یوسف گکھڑوی

سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ

28-09-2019

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

چوہدری محمد یٰسین ظفر (پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

میں 1970 میں دینی مدرسہ میں داخل ہوا۔ اس سے قبل دیہاتی ماحول میں سکول کی تعلیم حاصل کر رہا تھا ہمارے گاؤں میں دو مساجد تھیں ایک میں مولانا غلام محمد صاحب مرحوم امام وخطیب تھے۔ جو کہ اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے ان کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں چند افراد ہی اہل حدیث تھے جبکہ باقی لوگ مسلکاً اہل حدیث نہ تھے لیکن مولانا مرحوم کی للّٰہیت اور خلوص سے بے حد متاثر تھے اور انہیں بے حد پسند کرتے تھے۔ میں اپنے والد کے ہمراہ نماز باجماعت ادا کرنے مسجد جاتا نماز سے قبل یا بعد میں چند باتیں ہوتیں مسلکی حالات پر تبصرہ ہوتا اور واپس چلے آتے ذرائع ابلاغ نہ ہونے کے برابر تھے۔ آج کی خبر ہفتہ دس دن بعد گاؤں پہنچتی مجھے یاد ہے کہ 1968ء سردیوں کا موسم تھا عصر کی نماز کے لیے مسجد گئے تو مولانا چند بزرگوں کو بڑے تاسف کے ساتھ یہ خبر دے رہے تھے کہ مولوی محمد اسماعیل سلفی گوجرانوالہ میں وفات پا گئے ہیں اور مولانا مرحوم مولانا سلفی کی خدمات کا تذکرہ بھی کر رہے تھے اور بار بار (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھ رہے تھے۔ لیکن میرے لیے یہ دلچسپی کی بات نہ تھی مدرسہ دارالقرآن والحدیث میں داخل ہونے کے ایک سال بعد معلوم ہوا کہ علماء کرام میں زیادہ شہرت اور نیک نام کون ہیں ان میں مولانا محمد اسماعیل سلفی کا نام بھی آتا تھا جبکہ مولانا محمد حسین شیخوپوری کا نام تو بار بار آتا تھا ایک دن مولانا احمد دین گکھڑوی مدرسہ میں تشریف لائے سادہ لباس تہ بند باندھی ہوئی تھی کمزور اور لاغر جسم کے مالک لیکن آنکھیں بہت روشن معلوم ہوا یہ اپنے وقت کے بڑے مناظر اور خطیب ہیں وہ دو دن طلبہ کے درمیان رہے بڑی کلاسوں کے طلبہ زیادہ دلچسپی لیتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلقہ بنا کر ان سے باتیں کرتے میں نے پہلی مرتبہ ان سے حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سنا۔ان کے بارے میں کیا کہا یاد نہیں بات آئی گئی ہوگئی۔

اب ایک عرصہ بعد مولانا محمد اسحاق بھٹی کی کتاب مولانا احمد دین گکھڑوی نظر سے گزری اس میں حضرت حافظ صاحب کا تذکرہ بھی پڑھا تو بڑی حیرت ہوئی اور یہ جان کر اور بھی تعجب ہوا کہ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ حضرت حافظ محمد یوسف صاحب نے پڑھایا تھا اندازہ ہوا کہ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ جیسی بڑی معتبر' نیک' صالح اور متقی شخصیت کا جنازہ پڑھانے والے بھی یقیناً وقت کے ولی ہوں گے۔

حضرت حافظ صاحب کے بارے میں مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے سیر حاصل مضمون لکھا ہے جسے پڑھ کر ان کی شخصیت کا مکمل تعارف حاصل ہو جاتا ہے میں غائبانہ طور پر اپنے اسلاف سے بڑی محبت کرتا ہوں اس کا بنیادی سبب میاں فضل حق رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے ہوئے ان کے کارنامے خدمات 'عبادت' ذکر و فکر' ہمدردی' خیر خواہی اور للّٰہیت کے بارے میں واقعات سنتا رہتا تھا میاں فضل حق مرحوم کے بارے میں بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ وہ بنیادی طور پر حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی کے مرید تھے۔اور اپنے روز و شب میں وہی اذکار کیا کرتے جو حضرت سید صاحب کرتے تھے اور اسی طرح ان کے دیرینہ تعلقات شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہ اللہ کے ساتھ تھے ان کی طرز زندگی...... للّٰہیت عبادت و ریاضت سے نہ صرف متاثر تھے بلکہ خود بھی ان کی پیروی کرتے تھے متعدد واقعات سناتے تھے۔میاں صاحب کی زبانی میں نے مولانا محمد اسمٰعیل سلفی کے جنازے کے احوال سنے وہ فرمایا کرتے کہ یہ گوجرانوالہ کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا جس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام مکتبہ فکر کے علماء اور عوام شامل ہوئے جنازے کے وقت وہ دکانیں بھی بند ہوگئیں جو محلوں میں عید کے روز بھی کھلی ہوتی ہیں انہوں نے بتایا گوجرانوالہ سٹیڈیم میں جنازہ پہنچ گیا لیکن عوام ابھی جی ٹی روڈ پر موجود تھی۔ اصل میں عوام کی بہت بڑی تعداد شہر کی اندرونی سڑکوں اور بازاروں سے اسٹیڈیم پہنچنے کے لیے بے تاب تھی۔ اور یہ بڑے آدمی کا بڑا جنازہ تھا اس وقت لاہور' پنڈی روڈ شہر سے ہی گزرتی تھی جسے جی ٹی روڈ کہا جاتا ہے دونوں اطراف ٹریفک رک گئی اتنا بڑا جنازہ دیکھ کر لوگ پوچھتے کہ یہ کس کا جنازہ ہے جب بتایا جاتا تو کہتے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سچا کھرا انسان یقیناً حق اور سچ کی زندگی گزار کر گیا ہے میاں صاحب نے بتایا کہ جنازہ حافظ محمد یوسف گکھڑوی نے پڑھایا اور حق ادا کر دیا اس قدر رقت آمیز مناظر میں نے اس سے قبل نہ دیکھے بتایا کرتے کہ اس جنازے کو دیکھ کر بعض لوگوں نے اپنا عقیدہ درست کیا بعض دفعہ میں سفر میں میاں صاحب سے تقاضا کرتا کہ بزرگوں کے ایمان افروز واقعات سنائیں تو وہ جہاں حضرت غزنوی صاحب اور حضرت سلفی صاحب کے واقعات سناتے وہاں وہ شاہ بدیع الدین راشدی اور حضرت حافظ محمد یوسف صاحب کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے۔

چند سال پہلے کی بات ہے کہ دفتر جامعہ سلفیہ میں دو مہمان تشریف لائے میں نے بڑھ کر استقبال کیا لیکن ان سے متعارف نہ تھا خیر و عافیت کے بعد تعارف ہوا کہ آپ مولانا عطاء السلام صاحب ہیں اور حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے فرزند ارجمند ہیں بے حد خوشی ہوئی کیونکہ غائبانہ تعارف تھا اور آج پہلی مرتبہ دیکھ رہا ہوں باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ آپ اپنے والد ماجد کے حالات زندگی یکجا کر رہے ہیں اور اس ضمن میں مولانا محمد رمضان یوسف سلفی کی خدمات حاصل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھیں لیکن مولانا محمد رمضان کی زندگی نے وفا نہ کی وہ بہت جلد عازم ملک بقاء ہوئے اللھم اغفرلہ وارحمہ ان کے بعد یہ ذمہ داری برادرم مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب کے سپرد ہوئی مولانا یزدانی اس میدان کے شہسوار ہیں اپنے اکابر کے بارے میں بہت جذباتی ہیں لہٰذا انہوں نے یہ کام سرانجام دیا ہے بلاشبہ یہ مولانا محمد یوسف صاحب کی زندگی پر اہم دستاویز ہوگی اور آنے والی نسلوں کی رہنمائی کرتی رہے گی۔

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

حضرت العلام حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

میں نے 1967ء 1378ھ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں حضرت الشیخ الاستاذ محمد عبدہ رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری کا درس لیا اور پھر یہ شوق پیدا ہوا کہ حضرت شیخ الشیوخ حافظ محمد اعظم المعروف حافظ محمد محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری پڑھنی چاہیے کیونکہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ 1938ء میں آپ سے صحیح بخاری پڑھ چکے تھے لہٰذا مجھے بھی اس سعادت سے مشرف ہونا چاہیے کیونکہ یہ سعادت بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتی ہے کہ باپ اور بیٹا دونوں ایک ہی شیخ سے سند فراغت حاصل کریں۔ میں جب جامعہ اسلامیہ آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ میں داخل ہوا۔ تو اس سے ایک سال پہلے حضرت مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی 1967ء میں گوجرانوالہ آ چکے تھے اور ان کا نام دینی حلقوں میں بہت معروف تھا اوران کی دین پسندی کی تعریف کی جاتی تھی ان کی عمر اس وقت تقریباً باسٹھ سال تھی اور ان کا قد درمیانہ تھا لیکن نوجوانوں کی طرح ہر وقت متحرک رہتے تھے اور انہوں نے سکول بکڈپو کے نام سے ایک دکان بھی کھول رکھی تھی جس میں دینی کتب بھی تھیں اور مجھے کتابوں کی خرید کیلئے بعض دفعہ ان سے دوکان پر ملاقات کا شرف ہوا اور عام طور پر ملاقات کسی دینی پروگرام میں ہوتی تھی۔ انتہائی جذباتی صاحب ہمت 'جری' نڈر' بے باک تھے جس چیز کو صحیح سمجھتے اس پر ڈٹ جاتے' خاص طور پر توحید و سنت کی اشاعت وتبلیغ اور شرک و بدعت کی تردید اور بیخ کنی میں شمشیر بے نیام تھے معلوم ہوتا ہے اس کا سبب پہلے ان کا انتہائی پیر پرست گھرانے میں پیدا ہونا اور شرک و بدعت کے کاموں میں انتہائی متعصب اور جذباتی ہونا۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچپن میں اہلحدیث کے انتہائی سخت دشمن تھے دشمنی کے اظہار کیلئے انہیں گکھڑ میں موقعہ نہ ملتا کیونکہ اس وقت وہاں اہلحدیث کی کوئی مسجد نہ تھی اس لئے اپنے غیظ و غضب اور نفرت کیلئے ایک قریبی گاؤں ''نت کلاں'' آجاتے وہاں اہلحدیث کی مسجد کو نشانہ مشق بناتے وہاں طہارت اور وضو کے لئے رکھے ہوئے لوٹوں کو توڑ دیتے اور اس کام کیلئے وقتاً فوقتاً وہاں جاتے اور عجیب بات ہے لوٹا توڑ مہم ان کی کایہ پلٹنے کا باعث بنی اور مسجد کے امام وخطیب اور مدرس مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ جو ایک انتہائی پرہیزگار اور صاحب علم وعمل شخصیت تھے ان کا انتہائی اخلاص اور ہمدردی پر مبنی مشفقانہ اور ناصحانہ وعظ کام کر گیا جس کی تفصیل کتاب میں موجود ہے ان سے تعلیم وتربیت حاصل کر کے اپنے عقیدہ اور عمل کی تصحیح کی جس میں مزید نکھار اور پختگی حضرت سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت سے پیدا ہوئی اور پھر حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ توحید اور عمل بالسنہ کا جذبہ اس قدر پختہ ہو گیا کہ وہ فرصت کا ہر لمحہ اس عقیدہ اور عمل بالسنہ کی دعوت وتبلیغ میں صرف کرتے اس کیلئے کسی قسم کی تکلیف' مشقت اور مصیبت کو اہمیت نہ دیتے زیرِ نظر کتاب میں درج کئی واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں۔خاص کر ایک بریلوی کی سازش جس کے نتیجے میں ان کو اور مولانا احمد دین گکھڑوی کو بہت سی مار پڑی البتہ ان کے ساتھی مولانا اسماعیل ذبیح اپنی تدبیر سے بچ گئے۔

آپ کی توحید سے لگن اور عشق کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ آپ نے کئی مساجد'' توحید گنج '' نام سے بنوائیں اور آخر اپنے خاندانی گھر کو بھی دین کیلئے وقف کر دیا اور ''توحید گنج '' کے نام سے مسجد بنوائی اور دینی تعلیم وتربیت کا بھی انتظام کیا۔

آپ کے اخلاص وللّٰہیت اور قول وفعل میں یکسانی کا وہ واقعہ شاہد عدل ہے جو بیٹے کا ساتھیوں کے ساتھ بلا ٹکٹ سفر کرنے کے سلسلہ میں کتاب میں درج ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے جذبہ اطاعت وفرمانبرداری اور اخلاص وایثار کا وہ حیران کن واقعہ ہے وہ ہے کہ ایک دن عیدالاضحیٰ سے قبل ایک دن قبل گوجرانوالہ میں ایک کرایہ کے مکان میں منتقل ہوتے ہیں لیکن دوسرے دن عیدالاضحیٰ پڑھانے کیلئے سرگودھا پہنچ جاتے ہیں اور وہاں کی جماعت اس قدر روکھا اور خشک رویہ اختیار کرتی ہے کہ اس قدر مسافت طے کر کے جانے والے صاحب کو پانی تک نہیں پوچھتی۔

بہرحال آپ نے ساری عمر دین کی تعلیم وتدریس، دعوت وتبلیغ اور تقریر وتحریر میں گذاری گویا اشاعت وتبلیغ کے تمام ذرائع زبان وقلم دونوں کے تمام شعبوں سے کام لیا آپ کی دینی علم میں پختگی اور سوچ اور دعوت میں اثر وتاثیر کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ جب حضرت سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو اپنی جگہ خطبہ کیلئے محترم حافظ صاحب کو بلاتے اور آپ کی شرافت ودیانت وامانت کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ حضرت مولانا اسماعیل سلفی جن کا جنازہ گوجرانوالہ کی تاریخ میں انتہائی تاریخی تھا اس کی امامت کا شرف بھی حضرت حافظ صاحب کو حاصل ہے حالانکہ ان کے صاحبزادے پروفیسر محمد اور حکیم محمود رحمہما اللہ موجود تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں جو ان کی سوانح عمری ہے وہ ہمارے فاضل دوست مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی جن میں اہل علم اور اصحاب فضل سے تعلق رکھنے اور میل وجول قائم رکھنے کا انتہائی شدید جذبہ ہے اور وہ اس کیلئے محنت اور کلفت بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے جس میں انہوں نے حضرت حافظ صاحب کی زندگی کی بھرپور عکاسی کی ہے اور ان کی زندگی عمل سے بھرپور ہے اس کا انتہائی باریک بینی سے احاطہ کیا اور اس کو انتہائی شگفتہ سلیس اور آسان زبان میں بیان کیا ہے۔ مختلف اہل علم اور ان کے تلامذہ ومتعلقین کے تاثرات انہی کی زبان میں لکھ دیئے ہیں اور بہت سی جگہ پر اپنی طرف سے عبرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دروس نصیحت بھی قلم بند کیے اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے یہ کتاب عقیدہ کی پختگی و عمل بالسنہ کا جذبہ اور دینی غیرت وحمیت کا باعث بنائے اور حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کیلئے ان کی زندگی مشعل راہ بنائے اور ان کو ان کی سیرت وکردار اور اخلاص واخلاق کو اپنانے کی توفیق دے۔ (آمین)

عبدالعزیز علوی

27 ذوالحجہ 1440ھ 29 اگست 2019ء

بروز جمعرات بعد از ظہر

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کی راہنمائی کے لئے بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان فرمائے۔ان کی عقیدہ توحید پر پختگی' انداز تبلیغ اور مصائب ومشکلات میں ثابت قدمی کو مختلف انداز اور زاویوں سے بیان فرما کر اقوام عالم کے قائدین' لیڈروں اور خصوصا دعاۃ ومبلغین علماء کرام کے لیے ایک راہ عمل متعین فرمادی۔

عوام الناس کے لیے سابقہ قوموں کے عروج وزوال کو بڑی شرح وبسط سے بیان کر کے لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر ترقی' خوشحالی اور دنیا وآخرت میں کامیابی چاہتے ہو تو پھر تمہیں کیا کرنا ہے اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرو گے۔اللہ کریم کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کیا اور اللہ وحدہ لاشریک کی نازل کردہ شریعت کی پابندی نہ کی تو پھر تم بھی اسی طرح ذلیل ورسوا ہو جاؤ گے جیسے پہلے لوگ ہوئے اگر تم دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ بھی گئے تو آخرت کا شدید ترین عذاب تمہارا مقدر ہوگا۔ہاں اگر تم گناہوں میں لتھڑی ہوئی زندگی گذارتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے معافی مانگ لو گے تو اللہ تعالیٰ نا صرف کہ تمہیں اپنے عذاب سے بچائے گا بلکہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بھی تبدیل کردیگا۔یہ ساری باتیں' اصول وضوابط اور قاعدے' کلیے' قرآن مجید کے روشن اسباق ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ سابقہ شخصیات اور اقوام کی تذکرہ نگاری اور سوانح عمریاں آنے والے لوگوں کے لیے راہنمائی کا کام دیتی ہیں۔سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آئمہ عظام' محدثین کرام' شیوخ الحدیث اور علماء کرام کے نصیحت آموز واقعات کا تذکرہ یقیناً لوگوں کے لیے بڑی راہنمائی کا سبب ہوتا ہے کہ انہوں نے کس قدر مصائب اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے دین حق پر نا صرف کہ خود عمل کیا بلکہ اسی دین کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے کس طرح تگ ودو اور کوشش کی اس کے لیے انہیں کس طرح ایثار اور قربانی دینا پڑی۔ یا پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہدایت دی جیسا کہ آپ آئندہ صفحات میں حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے دل آویز اور سبق آموز واقعات میں پڑھیں گے۔ مثلاً حضرت حافظ صاحب کے اخلاص کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا کی برکت سے لوگوں کو ہدایت دے دیتے تھے جیسے کہ ایک نوجوان کے بائیں ہاتھ کی بجائے دائیں ہاتھ سے پانی پینے والا واقعہ ہے۔ اور پھر مصائب اور مشکلات میں دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرما دیتے ہیں لیکن اس مقام ومرتبے تک پہنچنے کے لیے کس طرح اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنی ہے۔ اور کس طرح اپنے جان ومال اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صرف کرنا ہے۔ یہ بھی حافظ صاحب کے کردار سے معلوم ہوگا۔

حافظ صاحب کی زندگی جہاں علماء کرام کے لیے ایک مشعل راہ ہے کہ دین کا کام خلوص نیت سے کریں تو اللہ تعالیٰ برکتوں سے نواز دیتے ہیں اسی طرح عام لوگوں کے لیے بھی سبق موجود ہے کہ ہدایت حاصل کرنے کے لیے انسان کو خود ہی کوشش کرنی چاہیے۔ اور تحقیق کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

اسی طرح مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی بے لوث تبلیغ اور مولانا سید محمد اکرم شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تدریس اپنے اندر بہت سی نصیحت وموعظت کے درس رکھتا ہے کہ دوسروں پر تنقید کرنے اور دوسروں کی محنت سے جلنے اور حسد کرنے کی بجائے انسان کو خود محنت کر کے ایک کامیاب مدرس اور مبلغ بننا چاہیے آج ہم خود محنت نہیں کرتے اور اگر کوئی دوسرا محنت کرے۔ اپنے طلباء کو تعلیمی اوقات کے علاوہ وقت دے کر زیادہ سے زیادہ معلومات دینے کی جستجو کرے تو اس کے خلاف ایک محاذ قائم کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا جاتا ہے کہ طلباء اس سے اس قدر مانوس کیوں ہیں اور پھر اس محاذ پر جیتنے کے لئے ہر قسم کے جائز وناجائز حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اللہ کے بندو! خود اپنے وقت کی قربانی دو' محنت کرو' طلباء کو ان کی مطلوبہ معلومات دو تو تم بھی یقیناً طلباء کے لیے ایک مرجع کی حیثیت اختیار کر جاؤ گے۔

''لیکن اس میں لگتی ہے محنت زیادہ''

بہر حال حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ''سوانح حیات'' لکھنے کا مقصد صرف واقعات جمع کرنا یا قصے' کہانیاں سنانا نہیں بلکہ عوام الناس کو عموماً اور علماء کرام و مبلغین کو خصوصاً توجہ دلانا مقصود ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور منشاو مرضی کے مطابق گزارنا چاہیے اور اپنی جدوجہد میں اخلاص پیدا کرنا چاہیے......

برادر مکرم حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ اور محترم المقام حافظ عبدالقدوس شاکر حفظہ اللہ آپس میں گہرے دوست اور دو قالب یک جان کی زندہ مثال ہیں۔ چوہدری محمد یلیین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہم پیکر اخلاص حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا سوانحی خاکہ مرتب کروانا چاہتے ہیں تو آپ ہماری راہنمائی فرمائیں۔ چوہدری صاحب نے ان بزرگوں کو میرے پاس بھیج دیا لیکن میں نے معذرت کرتے ہوئے اپنے پیارے دوست اور مخلص ترین ساتھی جناب محمد رمضان یوسف سلفی رحمۃ اللہ علیہ کا نام پیش کیا چنانچہ میرے واسطے سے ان سے ملاقات ہوئی اور اس کتاب کے لیے معاملات طے ہوئے۔ لیکن اللہ کریم کا فیصلہ غالب رہا کہ ابھی یہ کام شروع بھی نہیں ہو سکا تھا کہ سلفی صاحب وفات پا گئے ان دونوں بزرگوں نے پھر مجھے ہی یہ فریضہ سرانجام دینے کا حکم فرمایا۔ حالانکہ میں اس کا اہل بھی نہیں تھا اور پھر اپنی تعلیمی' تبلیغی و تدریسی مصروفیات کی وجہ سے بھی معذرت خواہ تھا لیکن حافظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عطاء السلام عابد حفظہ اللہ نے بڑے ہی پُر زور انداز میں مجھے مجبور کردیا کہ میں حامی بھرلوں لیکن میرے ''ہاں'' نہ کرنے کے باوجود زبردستی یہ کام مجھ پر ٹھونس دیا گیا اس سے پہلے میں استاذی المکرّم حضرت حکیم حافظ عبدالرزاق سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی مرتب کرنے کے لیے محترم صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی سے وعدہ کر چکا تھا اور ارادہ بھی کرلیا تھا۔ جس کا اظہار میں نے حافظ عطاء السلام صاحب سے کیا تو فرمانے لگے کہ آپ پہلے وہ کام مکمل کرلیں بعد میں یہ کرلینا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی توفیق خاص سے حضرت سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر 624 صفحات کی کتاب مرتب ہو کر جب اشاعت کے مراحل سے گزر کر اہل علم اور شائقین کے ہاتھوں پہنچی تو علماء کرام اور احباب جماعت کی حوصلہ افزائی سے اس زیر نظر کتاب کی ترتیب کا کام شروع کیا جو کہ بحمد اللہ تعالیٰ تقریباً ایک سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوسکا۔

اس کتاب کی تیاری میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و رحمت کے بعد حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کی محنت وکوشش سب سے زیادہ ہے کہ باوجود صحت کی خرابی کے آپ مسلسل رابطہ میں رہے اور میری مطلوبہ معلومات حاصل کر کے مجھے مہیا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و ایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے (آمین)

جناب محترم حافظ عبدالقدوس شاکر حفظہ اللہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ آپ کی حوصلہ افزائی اور دلچسپی شامل حال رہی۔

اسی طرح میں شکر گزار ہوں شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ اور جناب چودھری محمد یٰسین ظفر حفظہ اللہ کا جنہوں نے تقریظ لکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز میں شکر گزار ہوں جناب محترم تنویر احمد صاحب کا جنہوں نے پوری محنت سے کمپوزنگ کے مراحل سے گزارا اور بڑے حوصلے سے ہماری طرف سے کی گئی بار بار تبدیلیوں کو برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر سے نوازے۔ اور پھر میں دعا گو ہوں عزیز القدر حافظ سیف الرحمٰن قاسمی سلمہ اللہ تعالیٰ متعلم جامعہ سلفیہ کے لیے کہ وہ مضامین کو کمپوزر تک پہنچانے اور واپس لانے کے لیے بہترین رابطہ کار رہے اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو تعلیم کے اعلیٰ مراحل آسانی کے ساتھ سر کرنے کی توفیق فرمائے۔

ان کے علاوہ بھی جن احباب نے کسی بھی شکل میں تعاون کیا خواہ دعاؤں کی صورت میں ہی، میں سب کے لیے سراپا تشکر ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس معمولی کاوش کو قبول فرما کر ہم سب کے لیے ہدایت اور دنیا و آخرت کی بہتری کا سبب بنائے۔ (آمین ثم آمین)

آخر میں قارئین سے التماس ہے کہ اپنے مفید مشوروں کے ساتھ ساتھ اپنی دعاؤں میں بھی ضرور یاد رکھیں۔ اللہ کریم ہم سب کی دنیا بھی بہتر بنائے اور آخرت بھی۔

طالب دعا

فقیر الی اللہ العزیز

فاروق الرحمٰن یزدانی

جامعہ سلفیہ فیصل آباد

13 مئی 2019ء

07 رمضان المبارک 1440

☆......☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث کے ماضی قریب میں "حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ" ایک بلند، معروف، روشن اور قابل احترام نام تھا۔ کہ مرکزی قائدین سے لیکر عام کارکن تک انہیں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا آیئے ذیل کی سطور میں ہم حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مستعار کا مطالعہ کرتے ہیں تاکہ ہم اپنے لیے اس سے نصیحت کے پہلو تلاش کرسکیں۔

پیدائش:۔

معروف روایت کے مطابق حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ 1905ء کو گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔

نام ونسب:۔

حافظ صاحب کا نسب نامہ کچھ یوں ہے۔ محمد یوسف بن محمد دین بن فضل دین بن محکم دین۔

خاندانی تعارف:۔

آپ کے نسب نامے سے یہ بات واضح ہے کہ آپ کا خاندان ایک مذہبی خاندان تھا لیکن توحید وسنت کی روشنی سے بہت دور بلکہ بالکل ناآشنا۔ شرک وبدعات میں مبتلا اور پیر پرستی وقبر پرستی کا استعارہ جس کے اثرات آپ پر بھی بدرجہ اتم موجود تھے۔

آپ کے نزدیک بھی اہل حدیث وہابی اور گستاخ تھے چنانچہ آپ ہر ممکن طریقے سے اہل حدیث کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے آپ کے قصبہ گکھڑ منڈی میں چونکہ اہل حدیث کی کوئی مسجد نہ تھی اس لئے آپ قریبی گاؤں "نت کلاں" چلے جاتے جہاں اہل حدیث کی مسجد اور جماعت نا صرف کہ موجود تھی بلکہ مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل کی وجہ سے خاص معروف تھی۔ وہاں مسجد کا ہر ممکن نقصان کرتے حتیٰ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں وضو اور طہارت کے لیے موجود "لوٹے" توڑ دیتے۔ اس وقت چونکہ مٹی کے لوٹے استعمال ہوتے تھے اس لیے وہ بیچارے ان کا اولین اور آسان ہدف ہوتے۔

تعلیم و تربیت:۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی عصری تعلیم مڈل تک اپنے قصبے گکھڑ میں حاصل کی بعد ازاں آپ اپنے "لوٹے توڑ" مشن پر ایک دن نت کلاں گئے جب آپ اپنی کارکردگی دکھا چکے تو اتفاق ایسا ہوا کہ وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا اور آپ اسی جامع مسجد اہل حدیث میں نماز ادا کرنے کے لیے رک گئے آپ کا یہ عمل بھی آپ کے خاندان کے مذہبی ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی تربیت اسی نہج پر ہوئی تھی کہ آپ نماز، روزے کی پابندی کرتے تھے۔

چنانچہ آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز فقہ حنفی کے طریقے کے مطابق ادا کرنا شروع کر دی وہاں کی مسجد کے خطیب مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ قریب بیٹھ گئے جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے۔ بیٹا آپ نے نماز درست نہیں پڑھی۔ بس یہ سننا تھا کہ محمد یوسف آپے سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے تو وہابی گستاخ ہے تو کون ہوتا ہے میری نماز کو غلط کہنے والا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے پیار سے سمجھاتے رہے حتیٰ کہ مولانا فرمانے لگے۔ بیٹا میں تجھے اپنی بات تو نہیں کرتا اگر تو توجہ سے سن لے تو کیا میں تمہیں امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہ سناؤں؟ کسی شخص کو کب، کیسے اور کس کے ذریعے سے ہدایت دینی ہے یہ عرش والا رب ہی جانتا ہے انسان تو اپنی سی کوشش ہی کر سکتا ہے اور اسے کرتے رہنا چاہیے۔ امام کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن رات تبلیغ کر رہے ہیں لیکن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسا جوان کوئی اثر قبول نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرر ہا لیکن جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا اور وقت مقررہ آن پہنچا تو بس ایک ہی واقعہ اور جملے سے کا یہ پلٹ گئی۔ گھر سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی غرض اور تیاری سے آئے ہیں لیکن نہ صرف کہ آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کا عہد لیے واپس لوٹتے ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سپاہ کے قائد و جرنیل بن جاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کی وہ خدمت سرانجام دیتے ہیں کہ آج چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود اپنے بیگانے سب رطب اللسان ہیں۔

اس قسم کی صورت حال حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آئی کہ جب مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا تو آپ کے رویے میں یکسر تبدیلی آگئی اور آپ کا لہجہ نرم ہوا۔

بس پھر یہی سے آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت برسنے لگی۔ کہ نا صرف آپ نے اپنی نماز درست کی بلکہ آپ دینی تعلیم کے حصول کے لئے اپنے محسن و مربی استاد مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ کے باب عالی پر مستقل حاضری دینے لگے۔

☆......☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام

(1) مولانا سلطان احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ

مندرجہ بالا سطور سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ آپ کی دینی تعلیم و تربیت کے پہلے استاد و مربی یہی مولانا سلطان احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ محدث پنجاب حضرت مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ آپ نے دینی تعلیم کے حصول کے لیے دہلی میں شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ میں حصول علم کے لیے آپ کی خدمت عالی میں حاضر ہونا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت دہلی علم و عرفان کا مرکز اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مرجع خلائق تھی۔ لیکن میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا کہ آپ میرے پاس آنے کی بجائے اپنے قریب ہی وزیر آباد میں حافظ عبدالمنان وزیر آبادی کی خدمت میں حاضر ہو کر کسب فیض کریں۔

حافظ عبدالمنان رحمۃ اللہ علیہ میاں صاحب کے خاص شاگردوں میں سے تھے ظاہری طور پر آنکھوں کی بینائی سے محروم تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے بصیرت کے دریچے وا کیے تھے اور فہم و شعور خصوصاً حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حظ وافر عطا فرمایا تھا۔ اس وقت پنجاب بھر کے شیوخ الحدیث آپ کے بالواسطہ یا بلاواسطہ شاگرد ہیں اسی وجہ سے آپ کو محدث پنجاب کہا جاتا ہے۔

مولانا سلطان احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ انہی حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ شاگردی میں داخل ہوئے اور حصول علم کی منزلیں طے کیں۔ تحصیل علم کے بعد آپ نے اپنے گاؤں نت کلاں کو ہی دعوت و تبلیغ کا مرکز بنایا اور تشنگان علم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمی پیاس بجھانے میں مصروف ہو گئے۔

آپ خاندانی لحاظ سے انصاری برادری سے تعلق رکھتے تھے اور ذریعہ معاش کے لیے اپنے خاندانی پیشہ ہاتھ کی کھڈی پر کھیس، دریاں وغیرہ بُننے کا شغل اختیار کیا۔ آپ اپنا کاروبار بھی کرتے اور آنے والے طلباء کو دینی تعلیم بھی دیتے، ساتھ ہی ساتھ ان کے عقیدے و عمل میں ان کی تربیت بھی کرتے، ہمارے ممدوح حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حالت میں علم حاصل کیا کہ استاد محترم کھڈی پر بیٹھ کر کپڑا بن رہے ہیں اور سعادت مند شاگرد پاس بیٹھا علم کے جام نوش کر رہا ہے۔ یا پھر استاد محترم بازار میں اپنی "تانی" کو درست کر رہے ہیں اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک برش کے ساتھ "تانی" کے دھاگوں کو درست کرتے ہوئے ان کی گتھیاں سلجھا رہے ہیں اور یہ نوجوان طالب علم کتاب اٹھائے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے علمی جرعات سے سیراب ہو رہا ہے اور استاد محترم اسے مزید سیقل کرنے کے لئے علوم و معارف کے اسرار و رموز سے آگاہ فرما رہے ہیں۔ اس طرح یوں کہنا چاہیے کہ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم مولانا سلطان احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور اس پر عمل کمایا۔ اس لیے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "جولاہیاں نے میری تند سیدھی کر دی ہے"، یعنی ایک انصاری عالم دین نے میرے عقیدے اور عمل کو سیدھی راہ پر ڈال دیا ہے دعا ہے کہ اللہ کریم استاد اور شاگرد دونوں کی سعی کو قبول فرما کر انہیں اجر عظیم سے نوازے اور جنۃ الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی سرفہرست ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ جب حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ نت کلاں میں مولانا سلطان احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھنے کے لیے جاتے تھے تو آپ سے پہلے وہاں مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ بھی حصول علم کے لیے حاضر ہوتے تھے مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ بھی جوانی کے عالم میں اہل حدیث ہوئے اور دینی تعلیم کے حاصل کرنے کا شوق ہوا تو انہیں نت کلاں میں اپنی امیدوں کے چراغ روشن نظر آئے۔ مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ لوہار برادری سے تعلق رکھتے تھے اور اپنا خاندانی پیشہ اپنائے ہوئے ہاتھ سے لوہے کی مصنوعات تیار کرتے تھے۔ اسی دوران ایک انگریز افسر نے 100 عدد توے بنانے کا آرڈر دیا اور ساتھ ہی سیمپل بھی دے دیا کہ اس کے مطابق توے تیار کردیں۔ آپ نے 99 توے تو بالکل نمونے کے مطابق بنا دیئے لیکن ایک توے میں کوئی معمولی سا فرق تھا لیکن وہ کام آ سکتا تھا ہماری زبان میں کہا جا سکتا ہے ''چل'' سکتا تھا یا گزارہ کر جاتا۔ لیکن جب وہ انگریز افسر اپنا مال لینے کے لئے مقررہ تاریخ پر آیا تو اس نے باقی 99 توے تو رکھ لیے لیکن اس ایک توے کو نکال دیا کہ یہ میرے دیئے ہوئے سیمپل کے مطابق نہیں اس کو ہر چند سمجھایا گیا کہ یہ کام دے گا اس میں کوئی خرابی نہیں صرف کوئی ایک آدھ سوتر کا سائز میں فرق ہے۔

لیکن وہ نہ مانا اور اس نے کہا کہ جو چیز میرے سیمپل کے مطابق نہیں وہ مجھے قبول نہیں۔ یہی بات مولانا احمد دین کے دل پہ بیٹھ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور پھر ہماری راہنمائی کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ اور آئیڈیل بنایا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ...... الآیۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر ایک عام انسان اپنے دیئے گئے نمونے کے خلاف ایک تو اقبول کرنے کے لیے تیار نہیں تو اللہ تعالیٰ ہماری خلاف شریعت گزاری ہوئی زندگیاں اور خلاف سنت پڑھی ہوئی نمازیں کیسے قبول کریگا۔ لہذا ہمیں اپنی زندگیوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کے نمونے اور سیمپل کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔ اب مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ نے دین محمدی کو سمجھنے کے لیے مولانا سلطان احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس نت کلاں جانا شروع کر دیا۔

مجھے مناظر اسلام مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ آف راہوالی بتایا کرتے تھے کہ مولانا صبح اپنی دکان پر کام کرتے جب دوپہر کو وقفے کا وقت ہوتا تو اکثر پیدل ہی نت کلاں جاتے اور مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی نہ کوئی کتاب پڑھتے پھر پچھلے پہر واپس آ کر دوبارہ دکان پر کام کرتے۔ اس طرح انہوں نے مشقت سے علم حاصل کیا۔ اور آفرین ہے مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر بھی کہ انہوں نے بھی بغیر کسی وقت کی پابندی کے آنے والے شاگرد کو مایوس نہیں لوٹایا بلکہ اس کے دامن کو علم کے لعل و جواہر سے بھر دیا۔ رحمهما الله تعالیٰ۔

مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ بعد ازاں بہت بڑے کامیاب مناظر ہوئے خصوصا عیسائیت اور مرزائیت پر ان کی تحقیق اور مخالف مناظر پر گرفت ایک ضرب المثل تھی آپ نے اسلام کے دفاع میں اور امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مرزائیوں اور عیسائیوں سے کئی ایک کامیاب مناظرے کیے آپ مسلک اہل حدیث کے دلدادہ اور بہت بڑے مبلغ تھے۔ عقیدہ توحید و سنت پر کوئی مداہنت قبول نہیں کرتے تھے اور کمپرومائز نام کی کوئی چیز آپ کی لغت میں نہ تھی۔ جس بات کو حق سمجھتے اسے برملا بیان کرتے جسے غلط سمجھتے اسکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید بلا خوف لومۃ لائم کرتے۔

مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ" میں مولانا محمد سلیمان انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

"مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ............ بہترین خطیب' اچھے مدرس اور کامیاب مناظر تھے۔ ان کا استدلال اتنا زوردار ہوتا کہ مدمقابل اسے توڑ نہیں سکتا تھا۔ ان کے مناظرے عیسائیوں' آریوں' مرزائیوں' منکرین حدیث' مقلدین وغیرہ سب سے ہوئے مولانا کو توحید وسنت سے انتہائی محبت اور شرک وبدعت سے شدید نفرت تھی۔ ان کی حق گوئی و بیباکی ضرب المثل تھی۔ مداہنت اور مصلحت اندیشی کے یکسر خلاف تھے۔" (صفحہ نمبر 236)

مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ نے احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے کئی ایک کتب بھی تصنیف کیں جن کی مختصر فہرست ذیل میں درج ہے۔

(1) "برہان الحق"۔ یہ کتاب پادری فنڈز کی کتاب "میزان الحق" حصہ اول کے چار ابواب کا جواب ہے۔ 192 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سکول بک ڈپو گوجرانوالہ سے شائع ہوئی۔

(2) "سیرت سید العالمین"۔ یہ کتاب پادری ٹھاکر داس کی کتاب "سیرت المسیح و محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے جواب میں لکھی گئی۔

اسے شائع کرنے کا اعزاز آپ کے شاگرد حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے حاصل کیا اور اپنے ادارہ سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ کی طرف سے 1966ء میں شائع کیا۔ صفحات کی تعداد 176 ہے۔

(3) "تقدیس سید الابرار عن مطاعن الذنادقۃ والکفار" یہ کتاب بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پادری ٹھاکرداس کی کتاب "سیرت المسیح و محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں لکھی گئی۔48 صفحات پر مشتمل اس کتاب کی اشاعت1929ء میں ہوئی۔

(4) "نجات الاسلام" یہ کتاب پادری سلطان محمد افغانستانی کی کتاب "میں مسیحی کیوں ہوگیا" کے جواب میں لکھی گئی۔1961ء میں سکول بک ڈپو گوجرانوالہ کے اہتمام سے شائع ہوئی۔

(5) "قدامت اہل سنت والجماعت یعنی اہل حدیث" یہ کتاب اہل حدیث کی صداقت اور تقلید کے رد میں لکھی گئی۔1968ء میں سکول بک ڈپو گوجرانوالہ سے منظر عام پر آئی۔

(6) "فضائل سید العالمین" یہ کتاب بھی حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ادارے سکول بک ڈپو گوجرانوالہ سے 1950 میں شائع کی صفحات کی تعداد 240 ہے۔

ان تمام کتب کا تفصیلی تعارف ذہبی دوران مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا کی سوانح حیات پر لکھی جانے والی اپنی کتاب "مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ" میں تحریر کیا ہے مولانا کے تفصیلی حالات پڑھنے کے لیے یہ کتاب انتہائی مفید معلومات کا احاطہ کئے ہوئے ہے خصوصاً علماء کرام اور طلباء عظام کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے۔

جن دنوں مولانا گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نت کلاں میں پڑھنے کے لیے جاتے تھے انہی دنوں حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی پڑھنا شروع کیا۔تو مولانا احمد دین کے آپ سے سینئر ہونے کی وجہ سے مولانا سلطان احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے حافظ صاحب نے بعض کتب مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پڑھیں اس لحاظ سے آپ بھی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(3) بطل حریت حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ گکھڑوی ضلع گوجرانوالہ سے لاہور تشریف لائے۔

جناب محترم شاہد فاروق ناگی کی تحریر کے مطابق آپ نے جامع مسجد اہل حدیث لسوڑے والی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں قرآن مجید حفظ کیا۔

آپ نے مدرسہ غزنویہ شیش محل روڈ اور چینیانوالی مسجد رنگ محل لاہور کے مدرسہ دارالحدیث میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بعض کتب حدیث کا درس لیا۔

مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ برصغیر کے مشہور غزنوی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے جدامجد امام عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی پاداش میں غزنی افغانستان سے نکال دیا گیا چنانچہ آپ ہجرت کر کے امرتسر میں تشریف لائے اور وہاں مدرسہ غزنویہ کی بنیاد رکھی اور صحیح اور خالص دین کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا آپ کا خاندان للّٰہیت' تقویٰ و پرہیزگاری' اور وعظ و تبلیغ کی بدولت جلد مرجع خلائق بن گیا۔ دور و نزدیک سے لوگ دعا کروانے' دینی مسائل کے حل اور دروس و خطبات سے مستفید ہونے کے لیے آنے لگے چنانچہ کچھ ہی عرصہ میں اس خاندان نے شہرت دوام حاصل کر لی۔ لیکن اس خاندان میں جس ہستی نے مذہبی و سیاسی طور پر قیادت کے خلا کو پُر کیا۔ وہ بطل حریت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت تھی۔ آپ نے برصغیر میں اٹھنے والی ہر ملی وقومی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قائدانہ کردار ادا کیا۔ جس کی وجہ سے بارہاں آپ کو انگریز سرکار نے پابند سلاسل کیا۔ قید و بند کی یہ صعوبتیں اور جیل کی کال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوٹھڑیاں آپ کے پایہ استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکیں۔

آپ کی شخصیت کا جو نقشہ مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے کھینچا ہے گویا کہ کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔ لیجئے۔ آپ بھی پڑھیے مولانا بھٹی فرماتے ہیں "سرخ وسفید رنگ، باوقار و پر جلال چہرہ' کشادہ پیشانی فکر و تدبر کی لکیروں سے مزین' ستواں ناک' تیز آنکھیں ان کی ذہانت و فطانت کی غماز' سفید براق سی خوب صورت داڑھی' معتدل جسم' میانہ قد' گرجدار و بارعب آواز' گفتار و کردار میں جلال و جمال کا حسین امتزاج' متانت و سنجیدگی کا پیکر دلنواز' چال میں تمکنت' گفتگو میں اعتدال' رائے میں توازن' صاف ستھرے لباس میں ملبوس' وقت کے پابند قاعدے وضابطے میں بندھے ہوئے' تکلفات سے پاک' تصنع سے نفور' دوستوں کے ہمدرد' ساتھیوں کے خیر خواہ' چھوٹوں پر دست شفقت رکھنے والے' علماء کے قدر دان بزرگان دین سے محبت اور تعلق خاطر میں بے مثل' علم و فضل میں یکتا' فکر و دانش میں بے نظیر' تحقیق و کاوش میں منفرد' فہم مسائل میں یگانہ اوران کی تعبیر میں درجہ ممتاز پر فائز' وظائف و اوراد کے خوگر' آزادی وطن کے قائد' رفتار سیاست کے نباض اور اس کے نشیب و فراز پر نگاہ عمیق رکھنے والے' عالمانہ وقار' صوفیانہ عادات' بزرگانہ اطوار' شاہانہ مزاج' بہادرانہ خصال' مجاہدانہ کردار' شجاعانہ یلغار' یہ تھے حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ" (بحوالہ نقوش عظمت رفتہ ص 22)

قیام پاکستان کے بعد آپ نے اہل حدیث مسلک کے حاملین علماء کرام اور جہاندیدہ لوگوں کو جمع فرمایا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نام سے ان کا نظم قائم کیا' نیز بہتر تعلیم و تربیت کے لئے جامعہ سلفیہ کے نام سے فیصل آباد میں ایک مرکزی دار العلوم قائم کیا پھر ان کی کامیابی کے لیے اپنے شب وروز کو پوری محنت اور اخلاص سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف کیا۔ یہ دونوں ادارے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد آپ کی بہترین یادگار ہیں۔

آپ 1895ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے اور زندگی کے تقریباً 68 سال بھرپور انداز اور باوقار طریقے سے گزار کر آپ نے 16 دسمبر 1963ء کو لاہور میں وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ دوسرے روز یونیورسٹی گراؤنڈ میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کو میانی صاحب کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے بعض کتب سبقاً طلبہ کو پڑھائیں آپ سے تعلیم حاصل کرنے والے شاگردوں میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل ہے۔

مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی گوناں گوں خدمات کا تذکرہ ان صفحات میں یہ فقیر کیا اور کیسے کر سکتا ہے آپ بڑے خاندان کے بڑے فرد فرید تھے۔ آپ کے حالات جاننے کے لیے مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کی ''نقوش عظمت رفتہ'' اور آپ کے صاحبزادہ گرامی قدر پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی ''سیدی وابی'' کا مطالعہ مفید رہے گا۔

یہاں تو صرف آپ کا تذکرہ حافظ صاحب کے استاد محترم ہونے کی حیثیت سے کیا گیا۔ لیکن یہاں چلتے چلتے یہ بتانا مناسب ہوگا کہ آپ کو اپنے اس لائق ترین شاگرد پر کتنا اعتماد تھا کہ اپنی زندگی میں ہی مسند خطابت پر انہیں اپنا جانشین مقرر فرما دیا اس کے لیے حافظ صاحب کے نام مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا وہ خط پڑھیے جس میں انہیں جامع مسجد اہل حدیث چینیانوالی میں خطبہ جمعہ کے لیے کہا گیا ہے۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حبی فی اللہ حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ...... کے متعلق بٹ صاحب کا جواب بڑا تعجب خیز اور افسوس ناک ہے۔ اچھا اللہ کو جو منظور ہونا ہے وہی ہوتا ہے۔

بعد! چینیانوالی سے حافظ ابراہیم صاحب اپنے مخصوص حالات کی بنا پر مستعفی ہو گئے ہیں اب مسجد کے لیے ایک خطیب کی اشد ضرورت ہے۔ میری طبعیت علیل ہے۔ کسی وقت میں خطبہ کے قابل ہوتا ہوں کسی وقت اچانک خراب ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایک خطیب کی ضرورت ہے۔ میری اور میرے دوستوں کی نظر انتخاب آپ پر پڑتی ہے۔ اگر آپ جمعہ پڑھا کر اگلے دن صبح درس قرآن مجید دے کر واپس تشریف لے جایا کریں۔ تو بہت مناسب ہوگا۔ اس طرح اٹھوارے کی ملاقات کا بھی آپ سے سلسلہ قائم ہو جائیگا۔ اور کبھی کبھی میرا خطبہ بھی آپ سن سکیں گے۔ اور میں اکثر آپ کے خطبوں سے مستفید ہوا کروں گا۔ جواب کا منتظر ہوں۔

والسلام

محمد داؤد غزنوی

30-10-56

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4) شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور کام سے کوئی اہل حدیث ایسا نہیں جو واقف نہ ہو آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ جہاں آپ بہترین خطیب کہنہ مشق استاذ راسخ فی العلم عالم دین' منجھے ہوئے صحافی وقلمکار' مسند تدریس کی شان' تصنیف وتالیف کے شہسوار تھے۔ وہاں آپ مسلک اہل حدیث کے شیدائی' توحید وسنت کے فدائی اور اسلامی تعلیمات کے صحیح ترجمان تھے۔ آپ معاشرتی میل جول' سماجی خدمات اور اپنے حسن اخلاق کی بدولت ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ آپ کے متعلق نامور مورخ و ادیب قاضی محمد اسلم سیف رحمۃ اللہ علیہ متوفی 15 اکتوبر 1996ء رقمطراز ہیں ''مولانا سلفی مرحوم ملک کی مقتدر شخصیت' بین الاقوامی شہرت کے حامل عالم دین' مشہور مصنف' ممتاز ادیب' بہترین خطیب' معروف محدث' کامیاب مدرس' ماہر سیاستدان اور بلند منصب مفتی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا سلفی کو گوناں گوں اوصاف سے متصف فرمایا تھا۔ قسام ازل سے مولانا سلفی کی ذات گرامی میں بے حد خوبیاں ودیعت فرمائی گئی تھیں۔ اخلاص' ایثار' استعداد اور استقامت ان کا طرہ امتیاز تھا مسلک کی لگن' کتاب وسنت کی اشاعت دینی اقدار کی سربلندی کے جذبہ صادقہ میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

تعلیم وتدریس' دعوت وارشاد' وعظ وتذکیر' تزکیہ وتصوف' تقریر وتحریر' تصنیف وتالیف' بحث ومذاکرہ' تحریک وتبلیغ اور سیاست وقیادت میں وہ مجمع البحرین کی حیثیت رکھتے تھے۔ سیاسی ژرف نگاہی میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ خوش اخلاقی' میل ملاقات اور مخاطب کو گرویدہ اور والا وشیدا بنانے کا نسخہ کیمیا ان کو خوب آتا تھا۔

(بحوالہ: علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک عہد ایک تحریک ص 88-287)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاضی صاحب مرحوم نے حضرت سلفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا جو تجزیہ کیا ہے گویا کہ کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے اور جنۃ الفردس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

آپ کا شمار بھی حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں ہوتا ہے۔ آپ کو آپ کے استاد محترم امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ ساتھ لے کر جب گوجرانوالہ آئے تو وہاں کی جماعت سے فرمایا ''میں آپ کو ایک قیمتی ہیرا دے کر جا رہا ہوں اس کی قدر کرنا'' اور پھر واقعی آپ ایک قیمتی اور نایاب ہیرا ثابت ہوئے اور گوجرانوالہ کی جماعت نے آپ کی قدر کی۔ مناظر اسلام مولانا محمد رفیق سلفی آف راہوالی نے ایک دفعہ بتایا کہ چوک نیائیں کی مسجد میں ایک بہت بڑا اجتماع تھا جس میں باہر بازار تک عوام الناس کا جم غفیر تھا۔ اس موقعہ پر شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام اور مساجد کے منتظمین کو نصیحت کے انداز میں فرمایا کہ جب میں گوجرانوالہ میں آیا تو صرف دو آدمی رفع یدین کرتے تھے آج آپ مسجد کے محراب سے لے کر جج کی کرسی تک دیکھیں تو آپ کو گوجرانوالہ میں اہل حدیث نظر آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج تک میں نے یہ نہیں کہا کہ میرا ''گزارہ'' نہیں ہوتا اور نہ ہی میری جماعت نے کبھی کہا ہے کہ ہمیں ''مزہ'' نہیں آیا۔ جگہ جگہ پھرنا نہ دین کی خدمت ہے اور نہ ہی اپنی عزت۔ مطلب یہ کہ خطباء و آئمہ کو بھی استقامت کے ساتھ ٹِک کر کام کرنا چاہیے اور جماعتوں کو بھی رنگ، راگ میں پڑنے کی بجائے اپنے امام و خطیب کی عزت و قدر کرنی چاہیے تب جا کر کامیابی ملتی اور تبلیغ موثر ہوتی ہے۔ آپ بڑے ہی معاملہ فہم اور نرم سے نرم الفاظ میں بڑی بات کہہ دینے کا سلیقہ رکھتے تھے۔ مولانا محمد رفیق سلفی مرحوم ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ چوک نیائیں کے قریب ایک چوک میں بریلوی مکتبہ فکر کا ایک جلسہ ہوا جس میں خوب جی بھر کر اہل حدیث کو گالیاں دی گئیں کفر کے فتوے لگائے گئے اور سخت ترین الفاظ میں اہل حدیث کے خلاف نفرت انگیز گفتگو کی گئی۔ جس کی وجہ سے اہل حدیث حضرات میں غم و غصے کی ایک لہر دوڑ گئی جس نے اضطراب کی کیفیت حاصل کر لی تو بہت سے اہل حدیث نے مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے تقاضہ کیا کہ اس کا جواب اسی چوک میں جلسہ کر کے دینا چاہیے چنانچہ مولانا نے ایک یا دو دن کے بعد وہاں جلسے کا اعلان کر دیا شہر کی فضا کے مطابق لوگ پہلے ہی منتظر تھے لہٰذا ایک بہت بڑا مجمع تھا جس میں اہل حدیث و غیر اہل حدیث افراد شریک تھے اور گذشتہ دنوں ہونے والی لچر اور بے ہودہ گفتگو پر اہل حدیث کا ردعمل دیکھنا اور سننا چاہتے تھے۔

ان حالات میں مولانا مائیک پر تشریف لائے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمانے لگے کہ حضرات آپ نے گذشتہ روز کے جلسے میں بھی علماء کرام کی تقاریر سنی ہیں اور آج بھی آپ سنیں گے فرق آپ خود معلوم کر لینا کہ حق کن لوگوں کے پاس ہے۔ میں تو صرف آپ کو یہ بتانے کے لیے کھڑا ہوا ہوں کہ جو لوگ اس خیال سے آئے ہیں کہ ہم بھی اسی طرح کی زبان استعمال کریں گے تو وہ حضرات بے شک واپس چلے جائیں ہم اپنے محسنوں کے خلاف کبھی بھی کوئی غلط لفظ استعمال نہیں کریں گے کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں کہ ان کی وجہ سے ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہ گالیاں دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو دھو ڈالتے ہیں اس لحاظ سے یہ ہمارے دھوبی ہیں۔ کوئی بھی عقلمند اپنے دھوبی کو برا بھلا نہیں کہتا۔ دکھ صرف اس بات کا ہے کہ عوام کا سرمایہ ضائع ہوا اور علماء کرام کی زبانیں گندی ہوئی ہیں اس کے بعد بریلوی مکتبہ فکر کے سربراہ مولوی ابو داؤد محمد صادق المعروف روڑے والے جو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلسہ کے منتظم بھی تھے۔ان کی موجودگی میں ہی ساری نامناسب گفتگو کی گئی تھی۔اور قریب میں ان کی مسجد زینت المساجد المعروف روڈے والی مسجد بھی موجود تھی کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔

بھائی محمد صادق! اگر اہل حدیث کو گالیاں ہی دلوانی تھیں تو پھر ان بڑے بڑے علماء کو دور دراز سے کیوں بلوایا اور قوم کا پیسہ خرچ کیا تھا آپ گوجرانوالہ کے کسی بھی ''چوہڑے'' کو دس روپے دے دیتے تو اس نے ان علماء سے اچھی گالیاں ہم کو دے دینی تھیں۔خواہ مخواہ علماء کرام کی زبانیں گندی کی ہیں۔بس پھر کیا تھا کہ یکسر فضا بدل گئی اور مجمعے کی کایا ہی پلٹ گئی بہت سے لوگ اسی وقت اہل حدیث ہو گئے اور بہت سوں نے بعد میں علماء کی تقریریں سن کر شرک و بدعت سے توبہ کر لی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ محلّہ بختے والا میں پیش آیا اس کے راوی بھی مولانا محمد رفیق سلفی راہوالی والے ہی ہیں۔کہ جماعت اہل حدیث نے محلّہ بختے والا میں مسجد کی تعمیر کرنے کا اعلان کیا اور جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اس کے سنگ بنیاد کی تقریب رکھ دی۔ادھر بریلوی حضرات نے پیر فیض الحسن شاہ آلومہار والے جن کا مذہبی وسیاسی حلقوں میں بڑا نام تھا کا محلّہ بختے والا میں خطبہ جمعہ کا اعلان کر دیا خطبہ جمعہ میں پیر صاحب نے اعلان کر دیا کہ ہم یہاں اس محلے میں اہل حدیث کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دیں گے اور کچھ جذباتی گفتگو کی جس سے علاقے کی فضا بڑی کشیدہ ہو گئی۔

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چوک اہل حدیث (چوک نیائیں) میں عصر کی نماز کی جماعت ہو چکی تو محلّہ بختے والا سے آئے ہوئے ساتھیوں نے صورتحال سے آگاہ کیا تو وہاں پر موجود پُر جوش افراد غصے میں آ گئے اور برا بھلا کہنے لگے کہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھی جاتے ہیں اور مسجد تعمیر کرتے ہیں کون ہے جو ہمیں روکے وغیرہ وغیرہ۔

مولانا سلفی صاحب فرمانے لگے کہ جذبات سے تو مسجد تعمیر نہیں ہو گی بتائیں اس میں آپ حصہ کتنا ڈالتے ہیں لوہا گرم تھا چوٹ ایسی لگی کہ مسجد کی تعمیر کا میٹریل وہاں ہی پورا ہو گیا مولانا نے فرمایا کہ پہلے ہم سب نے جانا تھا اب آپ یہاں ہی رہیں گے میں اکیلا جاتا ہوں اگر مجھ سے مسجد بن گئی تو بنوا دوں گا اگر نہ بن سکی تو پھر آپ بھی آ جانا۔

مولانا سلفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک دو ساتھیوں کے ہمراہ سیدھے پیر فیض الحسن کے پاس پہنچے اور انہیں گوجرانوالہ آمد پر خوش آمدید کہا اور گوجرانوالہ آمد کا مقصد معلوم کیا تو پیر صاحب کہنے لگے کہ سلفی صاحب یہاں ہم نے مسجد تعمیر کرنی ہے لہٰذا آپ کو ہم نے مسجد نہیں بنانے دینی تو سلفی صاحب فرمانے لگے اگر آپ نے بھی مسجد ہی تعمیر کرنی ہے تو آپ یہاں مسجد بنائیں ہم کسی دوسری جگہ پر تعمیر کر لیتے ہیں چنانچہ آپ نے اعلان کر دیا کہ یہاں مسجد بریلوی حضرات بنائیں گے۔ ہماری مسجد اگلے چوک میں تعمیر ہو گی۔ اسی طرح آپ کی فہم و فراست اور صلح جو طبیعت کی بدولت ایک خوفناک فضا اچانک خوشگوار ماحول میں بدل گئی۔ یوں بریلویوں کو اب اس جگہ پر مسجد بنانا مجبوری بن گئی جبکہ اہل حدیث کی مسجد ''جامع مسجد سلفیہ اہل حدیث'' کے نام سے تھوڑے ہی عرصہ میں تکمیل کے مراحل کو پہنچ گئی جو آج کل ایک بہت بڑے قلعے کی شکل میں پوری شان و شوکت کے ساتھ موجود ہے اور اس میں میرے بڑے ہی مشفق و مربی مہربان استاد حضرت مولانا محمد رفیق سلفی حفظہ اللہ مدرس جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ عرصہ دراز سے خطابت فرماتے ہوئے مسجد کے منبر و محراب کو رونق بخشے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استاد محترم کی زندگی دراز فرمائے اور صحت و عافیت سے نوازے رکھے۔ مسجد کو ہمیشہ آباد رکھے۔ اور مولانا سلفی مرحوم اور ان کے مخلص رفقاء کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)

مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے ڈھونیکی نزد وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں 1314 ہجری بمطابق 1895 میں ولادت پائی۔

آپ کا سلسلہ نسب کچھ یوں ہے محمد اسماعیل بن محمد ابراہیم بن محمد عبداللہ بن محکم دین آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی پھر اس دور کے کبار علماء کرام سے کسب فیض کیا جن میں حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی، حضرت مولانا عبداللہ غازی پوری، مفتی محمد حسن امرتسری، امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے نام نمایاں ہیں۔

حصول تعلیم کے بعد آپ 1921ء میں گوجرانوالہ تشریف لائے اور اپنی وفات 20 فروری 1968 تک تقریباً سنتالیس سال تک تعلیمی، تدریسی، تصنیفی، سیاسی وسماجی لازوال خدمات کی ایسی مثال قائم کی کہ جس کی خوشبو آج بھی گوجرانوالہ کی فضاؤں میں رچی بسی ہے۔

آپ کے مفصل حالات مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''نقوش عظمت رفتہ'' میں تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کی بعض کتب کے شروع میں بھی اس کی تفصیل موجود ہے۔

یہاں صرف حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد کی حیثیت سے تذکرہ مقصود تھا اور جو واقعات میرے علم میں تھے میں نے باسند بحمد اللہ تعالیٰ تاریخ کی یہ امانت قوم کے سپرد کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم استاذ شاگرد دونوں کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت بخشے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) ولی کامل حضرت مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر پاک و ہند میں بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے انداز میں دین اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے بے پناہ کوششیں کیں انفرادی بھی اور اجتماعی بھی لیکن چار خاندان ایسے ہیں جن کی خدمات کا احاطہ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اور وہ ہیں (1) لکھوی خاندان (2) غزنوی خاندان (3) روپڑی خاندان اور (4) دہلوی خاندان

ان میں بھی لکھوی خاندان کی دینی خدمات کا حلقہ باقی سب سے نمایاں اور وسیع ہے۔ اس خاندان کے بزرگوں کا تقویٰ وتدین ہے کہ آج بھی لکھوی خاندان کے افراد تعلیمی تبلیغی، تدریسی اور تصنیفی میدان میں اپنے اکابر کی میراث کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

اسی خاندان کے ایک جید عالم دین، پختہ کار مدرس، عمیق نگاہ رکھنے والے محقق، جری و جفاکش، تقویٰ وللٰہیت میں بلند مقام کے حامل اور مسلک اہل حدیث کے شیدائی حضرت مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ یہاں مقصود ہیں۔

آپ 1890ء کو ''لکھوکے'' میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم حضرت مولانا محی الدین عبدالرحمٰن بڑے متقی، پرہیزگار اور ثقہ عالم دین تھے ایک مرتبہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو خط لکھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ ''تیرا نبوت کا دعویٰ جھوٹا ہے اور تجھے ماننے والے راہ راست پر نہیں''۔ جواب میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ مجھے بھی الہام ہوا ہے کہ ''آپ کی نسل آگے نہیں چلے گی اور آپ اولاد نرینہ سے محروم ہونگے'' کیونکہ اس سے پہلے مولانا محی الدین عبدالرحمٰن کے دو یا تین بیٹے چھوٹی عمر میں وفات پا گئے تھے اسی وجہ سے مولانا محمد علی لکھوی بعض اوقات ازراہ تفنن فرمایا کرتے تھے کہ ''میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بددعا کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ ہوں، لیکن میں اس ساری تفصیل کو مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کے معجز نما قلم سے پیش کرنا چاہوں گا۔ بھٹی صاحب فرماتے ہیں۔

"مرزا غلام احمد کی کذب بیانی کا ثبوت

پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی اپنے عم محترم مولانا معین الدین لکھوی مرحوم و مغفور کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے جد امجد حضرت مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو خط لکھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ یا اللہ! مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں میری رہنمائی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی بذریعہ الہام قرآن کی اس آیت کی صورت میں فرمائی۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ (القصص:8) اس کا مطلب یہ ہے کہ فرعون اور ہامان اور ان کے ساتھی اور مرزا غلام احمد قادیانی سب ایک ہی زمرے سے تعلق رکھتے ہیں اور گناہ گار ہیں۔

اس کے جواب میں مرزا غلام احمد نے مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی کو لکھا کہ مجھے آپ کے بارے میں الہام ہوا ہے۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ...... آپ کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوگی اور آپ کی نسل آگے نہیں چلے گی...... لیکن مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا ممدوح کو بیٹا عطا فرمایا جس کا نام انہوں نے محمد علی رکھا۔ اب مرزا کے پیروکاروں نے اسے مولانا کے بیٹے کی پیدائش کی اطلاع دی تو اس نے اپنی شرمندگی چھپاتے ہوئے کہا کہ اس بیٹے سے ان کی نسل آگے نہیں بڑھے گی۔ پھر عام لوگوں سمیت مرزائیوں نے بھی دیکھا کہ مولانا محمد علی لکھوی کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے عطا فرمائے، دو ہندوستان میں محی الدین اور معین الدین اور دو مدینہ منورہ میں حسن اور حسین بعد ازاں ان کا سلسلہ نسل اللہ کی مہربانی سے اس کثرت سے پھیلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اسے شمار میں لانا مشکل ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی کے بقول مولانا معین الدین لکھوی فرمایا کرتے تھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی کے ساتھ اپنا یہ ''الہامی'' مکالمہ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں درج کیا تھا' لیکن مرزا چونکہ اس میں جھوٹا ثابت ہوا' لہٰذا اسے بعد کے ایڈیشنوں میں درج نہیں کیا گیا۔

اب اس سلسلے میں خود حضرت مولانا محمد علی لکھوی کا فرمان پڑھیے۔

1937ء کے مئی (یا جون) کا مہینہ تھا کہ مولانا محمد علی صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا محی الدین کے گھر بیٹا پیدا ہوا جس کا نام مولانا محمد علی نے اپنے جد امجد کے نام پر حافظ محمد رکھا۔ جمعۃ المبارک کے روز مرکز الاسلام میں بچے کا عقیقہ کیا گیا جس میں رشتے داروں' سمیت اردگرد کے دیہات کے بے شمار لوگ شامل تھے۔ مولانا نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

میں (محمد اسحٰق بھٹی) اس وقت مرکز الاسلام میں طالب علم کی حیثیت سے مقیم تھا اور مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی وہاں فریضہ تدریس انجام دیتے تھے۔

مولانا محمد علی صاحب نے خطبہ جمعہ میں اپنی پیدائش کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا:۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بددعا کا نتیجہ اور اس کے جھوٹا ہونے کی واضح نشانی ہوں...... یہ الفاظ انہوں نے کچھ اس انداز سے کہے اور پورا واقعہ اس اسلوب میں ان کی زبان سے ادا ہوا کہ سامعین کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو گئے۔ اور ساتھ ہی چہروں پر کچھ مسکراہٹ بکھر گئی۔

اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد علی لکھوی کو علم وعرفان کی بے پناہ دولت سے نوازا اور انہوں نے حسنات وصالحیت کی روح پرور فضاؤں میں عمر مبارک کی 83 منزلیں طے کیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللھم اغفرلہ وارحمہ (بحمداللہ)(تذکرہ مولانا محی الدین لکھوی صاحب 121-122)

مولانا محمد علی لکھوی چھوٹی عمر (چار، پانچ سال) میں یتیم ہو گئے لیکن آپ کو پڑھنے لکھنے کا شوق بچپن سے ہی تھا آپ کی بہنیں بیان کرتی ہیں کہ آپ کھیلتے ہوئے پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اکٹھے کر کے انہیں جوڑنا شروع کر دیتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ کتابیں ہیں انہیں ترتیب سے رکھ رہا ہوں۔ کیونکہ گھر میں بلکہ خاندان میں اپنے بڑوں کی کتب سے لگن اور لائبریریوں میں کتابوں کی ترتیب انہیں ایسا ہی سبق دیتی تھی آپ نے سکول کی ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے خاندانی مدرسے میں مولانا عبدالقادر لکھوی رحمۃ اللہ علیہ سے نحو وصرف اور دیگر مروجہ علوم کی کتب پڑھیں پھر امرتسر کے مدرسہ غزنویہ میں حضرت الامام سید عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے حصول علم کی اعلیٰ منازل طے کیں۔

بعدازاں آپ نے محدث پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضری دی اوران سے درس حدیث لیا۔

آپ نے سہارن پوراور دیوبند کے مدارس میں بھی کچھ وقت گزارہ

تحصیل علم کے بعد آپ نے 1928ء میں اپنے آبائی گاؤں لکھوکے سے دواڑھائی میل دوراپنی ذاتی زمین پر رہائش اختیار کر لی اور مرکز الاسلام کے نام سے ایک ادارہ قائم کرلیا جواس دور میں تعلیم کے ساتھ انگریز حکومت کے خلاف جہاد کا بھی ایک مرکز تھا۔ جہاں ناصرف جہاد کی ابتدائی ٹریننگ دی جاتی بلکہ مجاہدین کو مالی و افرادی کمک بھی پہنچائی جاتی تھی۔

آپ بڑے نکتہ رس استاداور تمام علوم وفنون متداولہ کے ماہر عالم دین تھے اور یہ درس وتدریس کا شغل ساری زندگی اپنائے رکھا ادھر برصغیر میں بھی اور سمندر پار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجاز مقدس' مدینہ منورہ میں بھی۔ ہمارے ممدوح حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے مدرسہ دارالحدیث مسجد چینیانوالی رنگ محل لاہور میں حدیث و دیگر علوم کی کتب پڑھیں جن کا احوال مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیے۔ آپ فرماتے ہیں "مولانا محمد علی لکھوی کے مولانا سید محمد داؤد غزنوی سے گہرے مراسم تھے۔ سیاسی بھی' روحانی بھی' خاندانی بھی۔ ایک مرتبہ مولانا غزنوی قید ہوئے تو جیل سے مولانا محمد علی لکھوی کو پیغام بھجوایا کہ وہ لاہور تشریف لے جائیں اور چینیانوالی مسجد میں درس قرآن بھی دیا کریں اور خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس شرط پر جا سکتا ہوں کہ وہاں کم از کم دس طالب علم صحاح ستہ اور دیگر علوم کی کتابیں پڑھنے والے ہوں' چنانچہ مولانا غزنوی نے امرتسر کے مدرسہ غزنویہ میں حضرت مولانا نیک محمد کو پیغام بھجوایا کہ وہاں دس طالب علم بھیج دیں۔ اس پر عمل ہوا اور مندرجہ ذیل دس طالب وہاں بھیجے گئے۔ (1) حافظ محمد سلیمان بھوجیانی (2) مولوی عبدالودود ساکن بڈاں والی ضلع فیروز پور (3) مولوی عبدالواحد لائل پور (4) حافظ محمد یوسف گکھڑوی (5) سید زین العابدین لائل پور (6) مولوی عبدالحکیم موضع برٹن کشمیر (7) مولوی عبدالعزیز کاتب گوجرانوالہ (8) مولوی عبدالصمد بنگالی (9) مولوی عبدالعظیم انصاری (10) ایک اور صاحب تھے۔ (بحوالہ۔ تذکرہ مولانا محی الدین لکھوی ص 132)

مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے متعلق مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ مرقوم ہیں بہت اچھی صحت' گندمی رنگ' کتابی چہرہ' آنکھوں میں چمک' تیکھی ناک' باریک ہونٹ' میانہ قد' بھری ہوئی داڑھی جس میں کچھ سفید بال نمودار ہو گئے تھے' سفید کھدر کا صاف ستھرا لباس' کھدر ہی کا عمامہ' کبھی کبھی ترکی ٹوپی سر پر رکھ لیتے تھے' سردیوں میں عام طور سے سفید کھدر کی چادر اوڑھتے اور سفید کھدر ہی کا تہبند باندھتے تھے۔ متحمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزاج، سلیم الطبع، صاف گو، نرم کلام، وضع دار، حاضر جواب، عالمانہ وقار کے حامل، مردم شناس، اپنا کام آپ کرنے کے عادی، خوددار، معاملہ فہم، اہل علم کے قدردان، قرآن مجید بڑے درد اور سوز سے پڑھتے تھے جس سے سامعین نہایت متاثر ہوتے۔

(بحوالہ بزم ارجمنداں ص230)

آپ نے کم وبیش پینتالیس سال تک مسجد نبوی شریف میں قرآن وحدیث کا درس دیتے ہوئے 19 دسمبر 1973ء کو مدینہ منورہ میں 83 سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ اللھم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخصیت ۔ کردار کے آئینے میں

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ شرک و بدعات میں لتھڑے ہوئے ایک پیر پرست گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور اہل حق خصوصاً اہل حدیث کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے بلکہ اس کے لیے بعض اوقات اپنے گاؤں سے باہر سفر بھی کرتے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب فرمائی تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ڈھب سے فرمانبرداری کی کہ بڑے بڑوں کے لیے رشک کا سامان کر گئے۔

عقیدے میں پختگی، عمل میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور کردار کی پاکیزگی ضرب المثل ہو گئی۔ آیئے اب آپ کی حیات کے لیل و نہار سے چند ایک اہم واقعات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ۔

عقیدے کی پختگی

عقیدہ توحید اللہ کریم کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے اللہ وحدہ لاشریک نصیب فرما دیں ورنہ مشرکین جس ذلت و رسوائی کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ بیان سے باہر ہے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب اللہ تعالیٰ نے توحید کی سمجھ عطا فرمائی تو آپ اس کی تبلیغ کے لیے دن رات کوشاں ہو گئے۔ اور جہاں کہیں کسی حالت میں بھی شرک کی تردید کا اللہ تعالیٰ نے موقعہ عطا فرماتے تھے تو اس کی بیخ کنی کے لیے کمربستہ ہو جاتے۔ ہر دور کے مشرکین کی طرح برصغیر کے قبر پرست لوگوں کا بھی یہ عقیدہ اور ذہن ہے کہ اگر کسی دربار یا قبر کے احاطے سے کوئی درخت وغیرہ کاٹا جائے تو صاحب قبر اس شخص کا نقصان کر دیتا ہے اور عمومی طور پر ٹانگیں توڑنا بیان کیا جاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جن کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ عطا فرمائی وہ اس عقیدے پر پختہ ہوتے ہیں کہ نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کوئی زندہ یا مردہ شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور پھر اس عقیدے کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے کئی ایک واقعات رونما فرما دیتے ہیں مثلاً آج سے چند سال پہلے سانگلہ ہل ضلع ننکانہ کے قریب چک نمبر 137 پہاڑی پور تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد گاؤں میں ایک دربار ''بابا واحد سرکار'' ہے

جس پر ٹاہلی کا ایک بہت ہی پرانا درخت تھا جس کے متعلق دربار کے متولیوں اور پجاریوں نے مشہور کیا ہوا تھا کہ اسے کوئی نہیں اکھاڑ سکتا حتی کہ وہ ایک نہر کے پانی کے بہاؤ میں بھی رکاوٹ تھا بلکہ اس درخت کی وجہ سے نہر کو بھی ٹیڑھا کر کے گزار دیا گیا تھا۔ جب کہ محکمہ انہار کے لوگ محکمانہ طور پر تو پریشان تھے' ہی۔ لیکن عقیدے کی وجہ سے وہ بھی اسے چھیڑنے کے لیے تیار نہ تھے چنانچہ مسلک اہل حدیث کے حامل ایک شخص محمد اقبال آف اسلام آباد کا بریلوی مسلک کے ایک شخص سے یہ معاہدہ طے پا گیا کہ اگر اہل حدیث حضرات وہ ٹاہلی کا درخت اکھاڑ کر لے آئیں تو ایک تو دربار کے متولی اور بریلوی مکتبہ فکر کے لوگ رکاوٹ نہیں بنیں گے اور دوسرا میں مبلغ ایک لاکھ روپیہ انعام بھی دونگا اور بریلویت سے تائب ہو کر مسلک اہل حدیث بھی قبول کرلوں گا۔ یاد رہے کہ مذکورہ دونوں اشخاص کی رہائش اسلام آباد میں تھی لیکن بریلوی مکتبہ فکر کا آدمی غلام مصطفیٰ باجوہ اسی دربار والے گاؤں میں ہی رہتا تھا وہی سے اسلام آباد شفٹ ہوا۔ اب محمد اقبال صاحب اہل حدیث نے سانگلہ ہل میں جماعت اہل حدیث کے افراد کے ساتھ رابطہ کیا تو مقامی جماعت نے فریقین سے اشٹام پیپر لکھوالیا جسکی تحریر مندرجہ ذیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایگریمنٹ مابین فریقین

فریق اول

غلام مصطفیٰ ولد چوہدری غلام رسول قوم جٹ باجوہ سکنہ چک نمبر 137 رب پہاڑی پور تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد حال مقیم محلہ دہائی آباد۔ڈھوک کنگال راولپنڈی۔

فریق دوئم

محمد اقبال ولد عبدالشکور قوم شیخ سکنہ مکان نمبر 295 گلی نمبر 15 محلہ غوری ٹاؤن کھنہ ایسٹ کنگال اسلام آباد

یہ کہ مابین فریقین ایک درخت شیشم (ٹاہلی) جو کہ دربار باباواحد سرکار واقع چک نمبر 139 رب گھما تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد پر اگی ہوئی ہے۔فریق اول کا موقف ہے کہ اگر فریق دوم شیشم کا درخت (ٹاہلی) وہاں سے اٹھا کر لے جائیں تو شیشم کا درخت (ٹاہلی) فریق دوم کا ہوا اور بطور انعام بھی ایک لاکھ روپے فریق دوم کو دونگا۔اگر فریق دوم شیشم کا درخت نہ اٹھا پایا تو فریق دوم بھی فریق اول کو بطور انعام ایک لاکھ روپے دیگا۔یہ کہ طے پایا ہے کہ اگر فریق دوم شیشم کا درخت اٹھانے میں کامیاب ہوگا تو فریق اول مسلک حق اہلحدیث میں شمولیت کا اعلان کریگا۔اور اگر فریق دوم شیشم کا درخت اٹھانے میں ناکام ہوگا تو فریق دوم سلفی حق بریلوی اہل سنت میں شمولیت کا اعلان کریگا۔یہ کہ اگر دربار باباواحد سرکار کی جانب سے کوئی بھی نقصان ہوا تو تمام تر ذمہ داری فریق دوم کی ہوگی۔یہ کہ محکمہ نہر اور علاقہ کے عوام کی تمام تر ذمہ داری فریق اول پر ہوگی لہٰذا تحریر ہذا پڑھ کر سنکر منجملہ درست تسلیم کر کے روبرو گواہان تحریر کر دیا ہے۔تا کہ سند ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام مصطفیٰ ولد چوہدری غلام رسول فریق اول　　　محمد اقبال ولد عبدالشکور فریق دوم

37405-3120808-3　　　61101-1887478-3

گواہان

خرم شہزاد ولد گلزار احمد قوم غفاری سکنہ گلی نمبر 9 اقبال پورہ سانگلہ

غلام مرتضٰی ولد غلام رسول قوم باجوہ چک 137 رب پہاڑی پور تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد اور پھر مقررہ تاریخ اور وقت 11 فروری 2011ء پر حافظ محمد اسحٰق سلفی حفظہ اللہ فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد' خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث باغوالی سانگلہ ہل جو کہ عالم باعمل اور ابھرتے ہوئے خطیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبان و بیان کی خوبیوں سے نوازا ہے۔ مسلک اہل حدیث کی ترویج و اشاعت کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی قیادت وراہنمائی میں حاملین مسلک اہل حدیث کی بہت بڑی تعداد خصوصاً نوجوان مشینری اور اوزار لیکر پہنچ گئے اور بحمد اللہ تعالیٰ نا صرف کہ اس درخت کو کاٹ دیا بلکہ جڑ سے اکھاڑ کر اس کا تنا بھی اٹھا کر ساتھ لے آئے جسے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث باغ والی سانگلہ ہل میں سر عام رکھا ہوا ہے اور لوگ آتے جاتے اس کو دیکھتے ہیں کئی ایک لوگوں کو اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب فرمادی ہے اور وہ شرک کو چھوڑ کر عقیدہ توحید پر کاربند ہو گئے ہیں۔ اگرچہ معاہدہ کرنے والا بریلوی مکتبہ فکر کا آدمی اپنے عہد سے باوجود اشٹام پیپر لکھنے کے انکاری ہو گیا لیکن شرک کا ایک بہت بڑا اڈا ختم ہو گیا اور اس شرک کی بیخ کنی کرنے والے موحدین افراد بحمد اللہ تعالیٰ آج بھی خیر و عافیت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔ اس تمام واقعہ کی ویڈیو نیٹ پر بھی موجود ہے وہاں سے براہ راست دیکھی بھی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب چادر جل کر راکھ ہو گئی

اسی طرح کا واقعہ ماضی قریب میں ضلع جھنگ میں بھی پیش آیا۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ''موضع بڈھی ٹھٹھی'' ضلع جھنگ میں مولانا عبدالمنان صاحب خطیب ہیں ان سے بریلوی مکتبہ فکر کے ''بدر کامل'' نامی شخص نے شرط لگائی کہ ''پیر میاں بکھا'' کے دربار کی چادر کو آگ نہیں لگ سکتی تو مولانا عبدالمنان جو کہ مسلک اہل حدیث کو اپنانے والے ہیں نے کہا کہ اگر دربار کی چادر کو آگ لگ جائے تو پھر؟ تو وہ بریلوی ''بدر کامل'' کہنے لگا کہ میں اہل حدیث ہو جاؤں گا۔

چنانچہ مقررہ وقت 3 فروری 2018ء کو گاؤں کے چوک میں لوگ جمع ہو گئے اور وہی آدمی ''بدر کامل'' ایک نئی چادر لیکر آیا کہ یہ دربار کی چادر ہے لہٰذا اسے آگ لگاؤ جب مولانا عبدالمنان اس کو آگ لگانے لگے تو وہ کہنے لگا کہ دیکھو ماچس یا لیٹر وغیرہ کے ساتھ آگ نہیں لگانی بلکہ اپنے رب سے دعا کرو اور یہ چادر جل جائے تو مولانا موصوف نے آدھے گھنٹے کی مہلت مانگ لی اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ کریم تو تو ہر چیز پر قادر ہے لہٰذا آج عقیدہ توحید کے اثبات اور صداقت کے لیے اپنی قدرت سے اس چادر کو جلا کر راکھ کر دے۔ چنانچہ آدھے گھنٹے کے بعد جب دوبارہ لوگ جمع ہوئے (وہ تو پہلے ہی وقت ہونے کے منتظر تھے) تو چادر کو سرعام لوگوں کے سامنے چوک میں رکھ دیا گیا۔ اب مولانا عبدالمنان نے پھر دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے سامنے اس چادر کو جلا کر راکھ کر دیا خود شرط لگانے والے بریلوی ''بدر کامل'' کا اعتراف ہے کہ میں نے آسمان سے آگ اترتے ہوئے دیکھی ہے جس نے چادر کو جلا دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ بیتی

راقم الحروف جن دنوں ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں خطابت و امامت کی ذمہ داریاں ادا کر رہا تھا تو وہاں گاؤں کے قریب ہی ایک جگہ تھی جسے ''پنج پیری'' کہا جاتا تھا۔ وہاں درختوں کا ایک جنڈ موجود تھا اور لوگوں میں یہ بات معروف تھی کہ ان درختوں کو کاٹنا ''پیر صاحب'' کی طرف سے نقصان کا باعث ہوتا ہے اور پھر کئی ضعیف الاعتقاد لوگ وہاں جمعرات کے دن دیئے جلاتے اور منتیں وغیرہ مانتے تھے چنانچہ لوگوں کے اس غلط عقیدے کی تردید کے لیے راقم الحروف ایک دن جامعہ (ان دنوں میں جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں پڑھتا تھا اور شام کو ترگڑی چلا جاتا) سے رخصت کر کے اپنے چند شاگردوں کو ساتھ لے کر دن کی روشنی میں وہاں گیا اور ایک بہت بڑی شاخ وہاں سے کاٹ کر گھسیٹتے ہوئے گاؤں میں لایا ہر پوچھنے والے کو بتایا جاتا کہ یہ ''پنج پیری'' سے کاٹ کر لایا ہوں۔

اب لوگوں نے مجھے ڈرانا شروع کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کئی ایک لوگوں کی اصلاح ہوگئی اور ان کا یہ عقیدہ بن گیا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔

درخت سے خون نکلنا

اب اسی طرح کا ایک واقعہ ہمارے ممدوح حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آیا۔ اس متن کی تفصیل آپ حضرت حافظ صاحب کے صاحبزادہ گرامی قدر جناب حافظ عطاء السلام حفظہ اللہ کی زبانی پڑھیے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں ''حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد توحید گنج مغلپورہ لاہور میں ہوتے تھے کہ کسی کام کی غرض سے انہیں شرق پور جانا پڑا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت والد صاحب کے استعمال میں ''ہمبر'' کمپنی کی سائیکل تھی چنانچہ انہوں نے سائیکل پر ہی شرق پور جانے کا قصد کیا جوانی کا دور تھا اس لیے سائیکل کا یہ سفر محسوس نہ ہوا لیکن راستے میں شرقپور کے قریب کیا دیکھتے ہیں وہاں ایک درخت ہے جو سڑک کی تعمیر میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ محکمہ کے کئی ایک افراد اس درخت کو وہاں سے ہٹا کر سڑک کو کشادہ کرنا چاہتے ہیں لیکن وہاں کے کم فہم' غلط عقیدے کے حامل اور مشرک لوگ اس درخت کو ہٹانے میں مانع ہیں کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر اس درخت کو کاٹ دیا گیا تو اس سے ہمارا نقصان ہو جائے گا۔ کیونکہ اس درخت کے نیچے ''باباجی'' رہتے ہیں اور اب وہاں پر ایک بہت بڑا مجمع موجود ہے ادھر سے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے۔ اور اتفاق سے وہاں آپ کا ایک شاگرد بھی موجود تھا۔

حافظ صاحب نے اپنے شاگرد کو ساتھ ملایا اور محکمہ کے افراد سے کہا کہ یہ ''آرا'' لکڑی کاٹنے والی مشین یا آلہ' ہمیں دے دو ہم اس درخت کو کاٹنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک طرف سے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اور دوسری طرف سے آپ کے اس شاگرد نے اس ''آرے'' کے ذریعے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ درخت سے خون جیسا سیال مادہ نکلنا شروع ہو گیا۔ اب وہاں پر موجود ضعیف الاعتقاد لوگوں کی باچھیں کھلنا شروع ہو گئیں کہ دیکھا آپ نے؟ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ درخت ''صاحب کرامت'' ہے اس کو نہ ہٹاؤ اب دیکھیں اس سے خون نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ اور ابھی ان دونوں پر کوئی آفت آنے والی ہے جس سے ان کی حالت دیکھنے کے لائق ہو گی۔ والد محترم فرماتے ہیں اسی دوران میرے پیٹ میں بڑی شدید درد شروع ہو گئی جو ''قولنج'' کہلاتی ہے میں نے سوچا کہ محمد یوسف اب درد کو برداشت کر لے کہیں ایسا نہ ہو کہ عقیدہ توحید پر حرف آئے مشرکین کا عقیدہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

غالب آ جائے چنانچہ میں نے اپنی داڑھی کو درد کی شدت کی وجہ سے اپنے دانتوں میں دبا لیا اور درخت کو کاٹتے رہے حتیٰ کہ درخت مکمل طور پر پورے کا پورا کٹ کر زمین پر آ رہا۔ چنانچہ حافظ صاحب نے محکمہ کے افراد سے کہا کہ اب آپ اپنا کام شروع کر دیں کیونکہ ہم نے شرک کا یہ اڈا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ختم کر دیا ہے۔

اور پھر اسی درد کی حالت میں سائیکل پر واپس مسجد توحید گنج مغلپورہ لاہور آ گئے اور مسجد کے صحن میں اپنے جوتے سرہانے رکھ کر لیٹ گئے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں درد کی شدت اور نیم خوابی کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ کالے رنگ کا کتے کا ایک بچہ میرے اردگرد چکر لگا رہا ہے تو نیم خوابی کی حالت میں ہی والد محترم نے اپنی جوتی اس کو دے ماری اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا اور حافظ صاحب کا درد فوری طور پر ختم ہو گیا۔

قارئین ذی وقار!

اس واقعہ سے جہاں حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدہ توحید پر پختگی واضح ہوتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظمت و ناموس کے لیے کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ رب العزت اس شخص کو شرمندہ نہیں کرتے اور نہ ہی بے یار و مددگار چھوڑتے ہیں اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم خالص عقیدہ توحید اپنائیں اور پھر اس پر استقامت کا مظاہرہ کریں اس سلسلہ میں کسی مصلحت اور مداہنت کا شکار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جاں نثاری

حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ توحید میں پختگی اور استقامت کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ سے بھی والہانہ لگاؤ رکھتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے دین حق کی سمجھ عطا فرمائی تو پھر اتباع سنت کو زندگی کا جزو لاینفک بنالیا عبادت وریاضت، شکل وصورت، وضع قطع، لباس وخوراک اور رہن سہن میں آپ نے ہمیشہ سنت وحدیث کی پیروی کا التزام کیا اس کے لیے پھر کسی کی ملامت یا ذہنی وجسمانی تکلیف کی کوئی پرواہ نہ کی۔

رفع یدین کرنے پر سر پھٹ گیا

جیسا کہ گزشتہ سطور میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کے قصبہ گکھڑ میں کوئی اہل حدیث مسجد نہ تھی آپ بریلوی مکتبہ فکر کی مسجد میں جا کر نماز پڑھتے تھے۔ جو ''مسجد ٹھیکیداروں'' والی کہلاتی تھی ایک مرتبہ آپ نے وہاں نماز ادا کی جب رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا تو عقب سے کسی نے ڈنڈا سر پہ دے مارا جس سے سر پھٹ گیا اور آپ لہولہان ہوگئے۔ یہی پر بس نہیں بلکہ انہیں مسجد سے نکال کر باہر گندگی کے ایک ڈھیر پہ کھڑا کردیا گیا اور کہا گیا کہ یہاں تم اپنی ٹھیاں اڑاؤ۔ استغفر اللہ ' لاحول و لا قوۃ الا باللہ

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ زخمی حالت میں جب گھر پہنچے تو والدہ محترمہ کے معلوم کرنے پر ساری بات سنائی تو والدہ محترمہ نے بھی ڈانٹا کہ آپ گھر میں اپنی نماز پڑھ لیا کریں خواہ مخواہ میرے لیے بھی پریشانی کا باعث بنتے ہو اور خود بھی تکلیف اٹھاتے ہو تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اذان سن کر مسجد میں جایا کرو اور نماز ادا کیا کرو۔ میں تو سنت کی پیروی کرتے ہوئے مسجد جاتا ہوں۔

سنت کی توہین کرنے والے گستاخ کی مرمت

حافظ صاحب نہ صرف کہ خود سنت پر عمل پیرا رہتے بلکہ کسی طور بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کرتے تھے۔

اس قسم کا ایک واقعہ آپ کے صاحبزادے حافظ عطاء السلام حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں آیئے ان کی زبانی سنیے۔ ''والد محترم کو ایک دفعہ شدید بخار تھا فرمانے لگے کہ کل مجھے بخاری شریف کی آخری حدیث پر درس دینے کے لیے کوٹ رادھا کشن جانا ہے۔ وہاں کے ایک بزرگ عالم دین مولانا عبدالقدوس صاحب نے وعدہ لیا ہوا ہے۔ وعدہ بھی ضرور نبھانا ہے اللہ تعالیٰ کوئی سفر کا ساتھی دے دے تو آسانی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

اسی اثناء میں والد صاحب کے ایک شاگرد صوفی احمد دین رحمۃ اللہ علیہ جو منڈی بہاؤالدین میں رہتے تھے وہ تشریف لے آئے۔ صوفی صاحب بھی مسلک اہل حدیث کے شیدائی اور کتاب وسنت کے پروانے تھے۔ منڈی بہاؤالدین میں آپ نے عقیدہ توحید وسنت کی ترویج واشاعت کے لیے بڑی جدوجہد کی اور مسلک اہل حدیث کی ترجمانی کے لیے کئی ایک کتب شائع کیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم انہیں بھی حضرت حافظ صاحب کے ساتھ جنت میں اکٹھا فرما دے۔ والد صاحب فرمانے لگے کہ اچھا ہوا تم آ گئے ہو تمہارا ساتھ بن جائیگا۔ میں نے کل صبح کوٹ رادھا کشن درس دینے کے لیے جانا ہے۔ لہٰذا میرے ساتھ چلو۔ صوفی صاحب کہنے لگے کہ آپ میرے استاد ہیں انکار کی کوئی گنجائش نہیں جہاں کہیں گے چلیں گے۔ ان شاء اللہ۔ چنانچہ صبح یہ دونوں استاد' شاگرد بذریعہ ٹرین لاہور گئے اور وہاں سے کوٹ رادھا کشن جانے والی ٹرین پر سوار ہو گئے۔ صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ بخار کی وجہ سے حافظ صاحب کی حالت بہتر نہ تھی چنانچہ وہ نیچے والی پوری سیٹ پر لیٹ گئے اور میں نے ان کے پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔ ٹرین کے اس ڈبے میں تبلیغی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے بہت سے افراد تھے جو ٹولیوں کی شکل میں مسافروں سے گفتگو کرتے اور اپنے انداز کی تبلیغ کیے جاتے تھے۔ ہمارے سامنے والی سیٹ پر نوعمر لڑکے جو بے ریش تھے۔ بیٹھے ہوئے تھے۔ تبلیغی جماعت والے جب ان کے پاس آئے تو نہ صرف کہ انہوں نے ان کی بات سننے سے انکار کر دیا بلکہ ان کی داڑھی کا مذاق اڑایا۔ تبلیغی جماعت کی ایک اور ٹولی ان لڑکوں کے پاس گئی لیکن انہوں نے حسب سابق ان کی بات بھی نہ سنی اور ان کی داڑھیوں کا مذاق بھی اڑایا۔ اب حافظ صاحب سے برداشت نہ ہو سکا تو انہوں نے اپنی ٹوپی اور گھڑی اتار کر میرے حوالے کر دی اور لڑکوں کو پیٹنا شروع کر دیا۔ تھپڑوں اور گھونسوں سے ان کی خوب دھلائی کی اور فرمانے لگے یوسف کے سامنے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو اور یوسف خاموش رہے یوسف سے یہ نہیں ہو گا چنانچہ وہ لڑکے حافظ صاحب سے معافی کے خواستگار ہوئے اور آئندہ ایسی کوئی حرکت نہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد حافظ صاحب کا بخار بالکل اتر گیا اور آپ کی طبیعت بھی فریش ہوگئی۔

صوفی احمد دین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کے بعد حافظ صاحب سے عرض کیا کہ رائیونڈ آنے والا ہے ہو سکتا ہے یہ لڑکے رائے ونڈ سے تعلق رکھتے ہوں اور یہ اتر کر مزید جھگڑے کی صورت پیدا نہ کریں لہٰذا ہمیں فوری طور پر ڈبہ تبدیل کر لینا چاہیے۔ حافظ صاحب نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ سب کچھ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے اگر ان کا کوئی حمایتی اس سلسلہ میں آگے آیا تو اس سے بھی یہی سلوک ہو گا۔ چنانچہ رائیونڈ بخیریت گزر گیا بعد ازاں ٹرین کوٹ رادھا کشن پہنچی تو اسٹیشن پر مولانا عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا اور حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں درس حدیث ارشاد فرمایا جن کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علماء کرام و دیگر سامعین نے بڑے ذوق و شوق سے سماعت فرمایا اور ہم بحمد اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت واپس گوجرانوالہ آئے۔"

خواندگان محترم! مذکورہ واقعہ کو بار بار پڑھیں اور شہادت دیں حضرت حافظ صاحب کی سنت نبوی ﷺ سے محبت کی اور داد دیں آپ کی شجاعت و بہادری کو کہ ایک اجنبی' مسافر کس طرح انجام سے بے خوف ہو کر اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی سنت کے دفاع کے لیے آخری حد تک جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر اس قدر توکل کہ اپنی پوزیشن بدلنے کی بھی کوشش نہیں کرتے۔ سبحان اللہ' سبحان اللہ

غیرت و بہادری کا ایک اور واقعہ

ایک مومن آدمی کی شان ہی یہ ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے بڑا غیرت مند ہوتا ہے جب کسی انسان کے اندر ایمان راسخ ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنی ذات' مفادات سے بالاتر ہو کر صرف اسلام اور مسلمانوں کی عزت و وقار اور ناموس کا ہی سوچتا ہے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسی ہی نفوس قدسیہ کے ایک باوقار رکن تھے۔ جب برصغیر کی تقسیم ہوئی تو جہاں اور مسلمانوں کا مالی اور جانی نقصان ہوا۔ وہاں کفار خصوصاً سکھوں نے مسلمانوں کی غیرت و عزت کو بھی للکارا اور ایسے زخم لگائے کہ جو شاید کبھی مندمل نہ ہو سکیں گے خصوصاً ان حالات میں کہ جب عوام سے لیکر حکمرانوں تک سب ان واقعات کو فراموش کر کے جو قیام پاکستان کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے۔ سکھوں اور ہندوؤں سے تعلقات بڑھانے اور پیار کی پینگیں ڈالنے میں مصروف ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

1947ء میں جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو ابھی لوگ ادھر' ادھر' آ'

www.KitaboSunnat.com

جا رہے تھے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور چھاؤنی کے صدر بازار میں ایک جنرل سٹور کھولا ہوا تھا اور آپ مختلف اشیاء کی خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ تو آپ نے دیکھا کہ ایک سکھ جس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔ وہ دو مسلمان بچیوں کو جو رو رہی تھیں اور ایک پانچ' چھ سال کے کمسن بچے کو زبردستی ساتھ لے جا رہا ہے اور ساتھ ساتھ انہیں کہہ رہا ہے "چلو چلو جلدی قدم اٹھاؤ' اب حافظ صاحب نے دیکھا کہ ان بچیوں کے سروں پر دوپٹے ہیں اور وہ مسلمان معلوم ہوتی ہیں تو حافظ صاحب نے جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سکھ کو للکارا کہ تو ان مسلمان بچوں کو کہاں لیکر جا رہا ہے وہ کہنے لگا کہ میں باڈر کراس کر کے انہیں امرتسر لے کر جا رہا ہوں حافظ صاحب نے اسے ڈانٹا اور اس سے ڈنڈا چھین لیا اور فرمانے لگے۔ ٹھہر! میں تجھ سے نمٹ لیتا ہوں یہ صورتحال دیکھ کر سکھ نے ان بچوں کو چھوڑ کر دوڑ لگا دی تو حافظ صاحب ان بچوں کو اپنے ساتھ سٹور پر لے آئے اور پھر ایک سال کے اندر اندر ان دونوں لڑکیوں کی اچھے خاندانوں میں شادی کر دی۔ اور جو لڑکا تھا اس کو اپنے ساتھ جنرل سٹور پر بٹھایا اور کام سکھایا۔ جب وہ باشعور ہوا تو پورا سٹور اس کے حوالے کر کے خود کشمیری بازار لاہور میں شیخ محمد اشرف تاجر کتب کی کتابوں کی دکان پر ملازمت اختیار کر لی۔ اور کئی سال تک آپ اس دکان پر بطور سیل مین ملازمت کرتے رہے۔

حدیث کی محبت میں مولانا مودودی سے دوستی ختم

حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ تعلیم اور ملازمت کے سلسلہ میں لاہور ہی رہتے تھے۔ آپ نے مغلپورہ کے علاقے میں توحید گنج کے نام سے ایک مسجد تعمیر کروائی اور نوجوانوں کو عقیدہ توحید و سنت سے آشنا کرنے کے لیے مقامی سطح پر جماعت المسلمین کے نام سے ایک تنظیم قائم کی اس تنظیم کے زیر اہتمام علاقے بھر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف مقامات پر نوجوانوں کے اجتماعات منعقد ہوئے تو اس کے اثرات نمایاں ہونا شروع ہوئے اور نوجوانوں کی اصلاح ہونے لگی۔ انہی ایام میں جماعت اسلامی نے بھی لاہور میں اپنا کام شروع کیا اور جماعت کے امیر بھی لاہور کے مختلف علاقوں میں درس دیا کرتے تھے۔ مغلپورہ کے نوجوانوں کی تحریک کے اثرات کی اطلاع جماعت اسلامی کے حلقوں تک پہنچ گئی تو جماعت کے امیر مولانا مودودی نے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا چنانچہ حافظ صاحب بنفس نفیس مولانا مودودی سے ملاقات کے لیے ذیلدار پارک اچھرہ گئے۔ مولانا مودودی نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اصلاحی و تحریکی کاموں میں ان سے معاونت کی جائے چنانچہ اس طرح دونوں بزرگوں کے آپس میں تعلقات استوار ہو گئے۔ مولانا مودودی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک خاص نظریہ رکھتے تھے چنانچہ انہی دنوں مولانا کی ایک کتاب ''تفہیمات'' شائع ہوئی تو اس کا ایک سیٹ مولانا نے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بھیجا۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو تین روز میں اس کا مطالعہ کر لیا اور دوران مطالعہ حدیث کے متعلق مولانا مودودی کے نظریے کو جان کر دلی صدمہ محسوس کیا۔ حضرت حافظ صاحب ان امور کی وضاحت کے لیے مولانا مودودی کے پاس اچھرہ گئے ان سے حدیث کے معاملہ میں ''مسلک اعتدال'' کی وضاحت چاہی۔ مولانا پہلے تو خاموش رہے لیکن حافظ صاحب کے اصرار کرنے پر فرمانے لگے کہ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ حضرت حافظ صاحب کا یہ سننا تھا کہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے۔ مودودی صاحب! آج سے ہمارے راستے جدا جدا ہیں آپ کو آپ کا نظریہ مبارک ہو میرے نزدیک تو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بہت بلند ہے کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث ہی نے مجھے اللہ تعالیٰ سے آشنا کرایا ہے اور حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہی میں نے قرآن مجید کو سمجھا ہے۔ اللہ حافظ

دیانت داری و راست گوئی

ہمارے معاشرے میں برائی اس کو سمجھا جاتا ہے جو کوئی دوسرا کرے اگر انسان خود یا اس کی اولاد یا کوئی قریبی دوست اور رشتہ دار وہی جرم کرے تو اس کی کئی ایک تاویلیں کی جاتی ہیں اور اس کے جواز کے لیے دلائل تیار اور تلاش کیے جاتے ہیں لیکن حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جرم کو جرم ہی سمجھتے اور برائی کو برائی ہی کہتے تھے۔ خواہ حقیقی بیٹے سے ہی کیوں نہ سرزد ہو۔

ریلوے کے ٹکٹ پھاڑ دیئے

حافظ عطاء السلام صاحب بیان کرتے ہیں ''والد محترم حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش گکھڑ میں تھی لیکن کاروبار آپ اردو بازار گوجرانوالہ میں سکول بک ڈپو کے نام پر دکان کی صورت میں کرتے تھے جس میں دینی کتب اور اسٹیشنری وغیرہ کا سامان ہوتا تھا بعض دینی کتب خصوصاً مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کی اشاعت کا اہتمام بھی کیا۔ آپ کاروبار کے سلسلہ میں بذریعہ ریل گکھڑ سے گوجرانوالہ تشریف لایا کرتے تھے۔ آج کل کی طرح اس دور میں بھی نوجوان لڑکوں میں بغیر ٹکٹ ریل میں سفر کرنا ایک شوق اور فیشن کی حیثیت رکھتا تھا میں بھی ایک دن دوستوں کے ساتھ بغیر ٹکٹ بذریعہ ریل گکھڑ سے گوجرانوالہ آ گیا اور دکان پر جا کر والد محترم کو سلام عرض کیا اور بغیر ٹکٹ سفر کرنے والا ''کارنامہ'' سنایا۔ والد محترم اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے آپ نے قرآن مجید بند کیا اور مجھے ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا جس سے میرے ہوش جاتے رہے آپ نے دکان بند کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے کلائی سے مضبوطی سے پکڑا اور ریلوے اسٹیشن کی طرف چل دیئے اور سیدھے اسٹیشن ماسٹر کے کمرے میں جا پہنچے۔ اسٹیشن ماسٹر والد صاحب کو جانتا تھا اس نے بہت احترام کیا اور کہا کہ تشریف رکھیں میں آپ کے لیے چائے پانی کا اہتمام کرتا ہوں۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج ہم تکریم کے قابل نہیں کیونکہ اس وقت ہم محکمہ ریلوے کے مجرم ہیں۔ میرے اس بیٹے نے آج گکھڑ سے گوجرانوالہ بغیر ٹکٹ سفر کیا ہے۔ اپنی پولیس کو بلائیے تاکہ اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دے۔ آپ اس وقت بھرپور غصے بھرے جذبات میں تھے اسٹیشن ماسٹر نے والد صاحب کو پھر تشریف رکھنے کے لیے کہا اور مجھے پاس بلا کر پیار سے کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آئندہ بغیر ٹکٹ سفر نہ کرنے کی تلقین کی اور والد صاحب کو فرمانے لگے کہ بیٹے کو معاف کر دیجئے یہ آئندہ بغیر ٹکٹ سفر نہیں کرے گا۔ اب والد صاحب اسٹیشن ماسٹر کے کمرے سے نکل کر ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے سامنے کھڑے تھے آپ نے وہاں سے گکھڑ کے دو ٹکٹ خرید کر مجھے دیئے اور حکم فرمایا کہ ان کو پھاڑ دو چنانچہ بندہ نے مزید تھپڑوں سے بچنے کے لیے انہیں پھاڑ کر تلف کر دیا تو تب جا کر میری جان چھوٹی آپ نے فرمایا کہ اب آپ مجرم نہیں ہیں۔

10 روپے میں حج ضائع

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے متقی پرہیز گار اور زہد و ورع والے بزرگ تھے جیسا کہ مندرجہ بالا واقعہ سے عیاں ہے۔ آپ کے تقویٰ و پرہیز گاری کا ایک اور واقعہ سنیئے۔ آپ 1959ء میں حج بیت اللہ کی سعادت کے لیے مکہ مکرمہ گئے آپ کے ہم سفر خطیب اسلام مولانا نور حسین گرجاکھی اور ان کے دو صاحبزادے جناب راسخ عرفانی اور مولانا محمد خالد گرجاکھی اور آپ کے ایک انتہائی عقیدتمند حاجی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد اسماعیل اروپ والے اور دیگر پانچ افراد تھے یعنی یہ گروپ کل دس افراد پر مشتمل تھا۔ بحری جہاز کے ذریعے سفر کیا جب کراچی واپس پہنچے تو کلیرنس میں ابھی دیر تھی کیونکہ رش بہت زیادہ تھا تمام حاجی قطار میں کھڑے تھے آپ کے گروپ کی باری آنے میں کافی دیر تھی اسی دوران ایک پیشہ ور ایجنٹ آپ کے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ مجھے سو روپیہ دے دیں میں فوری طور پر آپ کو کلیئر کروا دیتا ہوں۔ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چونکہ امیر قافلہ تھے۔ اس لیے دوسرے دوستوں نے آپ سے مشورہ کیا تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ میں 1400 روپے کا حج 10 روپے میں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ یہ حضرت حافظ صاحب کا ورع وتقویٰ تھا کہ دوسروں کی حق تلفی کسی طور بھی گوارہ نہیں اور وہ بھی جیب سے پیسے خرچ کر کے یعنی ڈبل جرم ہو گیا کہ ایک ناجائز پیسے خرچ کیے رشوت دی اور دوسرا پہلے آنے والوں کا حق غصب کر لیا جائے۔ آج کتنے لوگ ہیں جو اس قدر احتیاط کرتے اور حقوق العباد کا خیال رکھتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق فرمائے کہ ہم امانت و دیانت کے خوگر بنیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ٹھہریں۔ اللھم وفقنا لما تحب و ترضیٰ

امیر کی اطاعت

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں زندگی کے دوسرے گوشوں میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا التزام فرماتے تھے وہاں آپ نے امیر کی اطاعت کی بھی ایک مثال قائم کر دی ورنہ ہماری حالت تو یہ ہے کہ ہم بڑھ چڑھ کر بلکہ سر چڑھ کر کسی کو امیر تو منتخب کر لیتے ہیں لیکن امیر صاحب کے حکم پر اپنے مفادات قربان کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ اپنے مفادات کی خاطر امارت کے نام پر ہم نے کتنے بزرگوں کی بزرگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بھی معاشرے میں "رول" دیا ہے۔ حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ اسے شرعی مسئلہ سمجھ کر اسی طرح اس پر کاربند تھے۔ جیسے وہ نماز' روزہ کی پابندی کرتے تھے کیونکہ حدیث مبارک میں بھی ہے۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع امیری فقداطاعنی ومن عصیٰ امیری فقد عصیٰ اللہ (سنن النسائی)

اطاعت امیر کے متعلق حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے طرز عمل کو ان کے بیٹے حافظ عطاء السلام حفظہ اللہ کے الفاظ میں پڑھیے "ہم لوگ پہلے گکھڑ میں مقیم تھے والد صاحب نے اپنا آبائی مکان راہ خدا میں دے کر وہاں مسجد توحید گنج اہل حدیث تعمیر کر دی تھی۔ آپ فرمانے لگے بیٹو! اب یہاں سے کوچ کریں میں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں کمیٹی ڈال دی ہے۔ چنانچہ والد صاحب ہم سب اہل خانہ کو لے کر 1967ء میں گوجرانوالہ شہر آ گئے۔ اور ایک محلّہ میں کرایہ پر مکان لے لیا۔ اسی محلّہ میں جمعیت کے مرکزی امیر مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش گاہ بھی تھی۔ ابھی ہمیں محض ایک روز ہی ہوا تھا اور دوسرے دن عید قربان آنے والی تھی کہ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر تشریف لائے۔ والد صاحب نے حضرت سلفی صاحب کی آمد پر انتہائی تکریم اور خوشی کا اظہار کیا۔

حضرت الامیر فرمانے لگے کہ یوسف! مجھے پتہ ہے کہ تم آج ہی اس مکان میں شفٹ ہوئے ہو اور کل عید بھی ہے لیکن مجھے تھوڑی دیر قبل سرگودھا جماعت کا پیغام آیا ہے کہ کل عید کی نماز کے لیے انہیں خطیب کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا میں سوچ بچار کے بعد تمہارے پاس آیا ہوں ایک تو تم میرے انتہائی قریبی دوست ہو اور دوسرے میں تمہاری جماعت کا امیر ہوں بحیثیت امیر میرا ارادہ ہے کہ تم سرگودھا جا کر عید کی نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھاؤاور خطبہ دے آؤ۔

والد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت' امیر کی اطاعت فرض ہے ان شاء اللہ اطاعت ہوگی۔ چنانچہ حضرت الامیر مطمئن ہوکر واپس چلے گئے۔

والد صاحب مولانا کے جانے کے بعد میری والدہ محترمہ کے پاس آئے اور فرمانے لگے۔ کہ مجھے حضرت الامیر کے حکم کے مطابق کل عید کی نماز پڑھانے سرگودھا شہر جانا ہے اس لیے میرے ضروری کپڑے تیار کردیجئے مجھے ابھی تھوڑی دیر کے بعد سرگودھا کے لیے نکلنا ہے۔ آپ لوگوں کا محافظ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اس محلہ میں ہم بالکل نووارد تھے۔ کوئی شناخت نہ تھی جس حال میں عید گزری وہ اللہ تعالیٰ کی ذات جانتی ہے شاید کسی جگہ سے عید کا گوشت آیا ہو (یقیناً حضرت الامیر کے گھر سے آیا ہوگا) والد صاحب عید کی شام کو واپس گوجرانوالہ آ گئے والد صاحب کی واپسی کے کچھ ہی دیر بعد حضرت الامیر دوبارہ تشریف لے آئے اور سرگودھا کی روئیداد دریافت فرمائی اور پوچھا کہ کیا وہاں کی جماعت نے آپ کی کچھ خدمت کی ہے۔؟ والد صاحب فرمانے لگے کہ انہوں نے تو پانی تک نہیں پوچھا میں جیسے گیا تھا ویسے ہی واپس آ گیا ہوں (1)۔ حضرت الامیر فرمانے لگے۔ یوسف! ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ اور ان شاء اللہ وہ ہمیں ضرور دے گا یہ تھا والد محترم کا خلوص' ایثار اور امیر کی اطاعت کا جذبہ کہ بغیر کسی تحفظات اور منصوبہ بندی کے کسی بھی وقت' جو حکم حضرت الامیر نے فرمادیا بس شرعی حکم سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو گئے۔

(1) واللہ اعلم ایسا کیوں ہوا ورنہ سرگودھا کی جماعت کی شہرت نہ تو اس وقت ایسی تھی اور نہ ہی اب۔ بلکہ آئندہ صفحات میں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے ذاتی مراسم اور ان کی مہمان نوازی کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ بہر حال میں نے حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ جو کہ اس سارے واقعہ کے چشم دید گواہ ہیں کی روایت محض اس لیے نقل کردی ہے تاکہ جماعتیں ایسے مواقع پر اپنے مہمان کا خصوصی خیال رکھا کریں اور کسی قسم کی سستی کا مظاہرہ نہ کریں۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش مزاجی

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شریعت کے احکام میں بڑے سخت تھے نہ تو خود خلاف سنت کرتے تھے اور نہ ہی کسی دوسرے کو ایسا کرتے دیکھ کر برداشت کرتے بلکہ موقعہ پر ہی اس کو ٹوک دیتے اور پھر جو مناسب ہوتا احسن انداز سے اسے سمجھاتے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی تلقین کرتے لیکن خوش طبعی بھی آپ کی شخصیت کا ایک پہلو تھی دوست احباب کی مجلس میں شرعی حدود میں رہتے ہوئے ہنسنے ہنسانے کا شغل فرما لیتے۔ بالکل ہی زاہد خشک نہ تھے۔

اذان لیٹ کر دی

خواجہ محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھی خواجہ محمد قاسم نے حضرت حافظ صاحب کی مسجد توحید گنج اہل حدیث گکھڑ میں ایک سال نماز تراویح پڑھائی ہم افطاری وہیں کرتے تھے اور رات بھی وہیں ٹھہرتے صبح گوجرانوالہ واپس آتے اور شام کو چلے جاتے۔ ایک دن بہت زیادہ سیاہ بادل آئے اور شام سے پہلے ہی اندھیرا چھا گیا تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ آج ذرا شغل دیکھنا یہ بریلوی' دیوبندی ہماری اذان کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں جب تک ہم اذان نہ دیں یہ اذان نہیں دیتے جب ہماری مسجد سے اذان کی آواز آتی ہے تو پھر اذان دیتے ہیں اور افطاری کرتے ہیں۔ آج ہم افطاری وقت پر کریں گے لیکن اذان لیٹ دیں گے چنانچہ جب افطاری کا وقت ہوا تو ہم نے افطاری کر لی لیکن اذان نہیں دی اب وہ بھی اذان نہیں دے رہے حتیٰ کہ اندھیرا چھا گیا۔

حافظ صاحب فرمانے لگے کہ دیکھو یہ مقلدین کی حالت ہے کہ وقت ہو گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن یہ ہماری طرف دیکھتے رہتے ہیں اور ہمارا انتظار کر رہے ہیں حالانکہ گھڑی تو ہر مسجد میں ہے بلکہ اکثر لوگوں کے پاس بھی ہے لیکن اذان نہیں کہہ رہے لہٰذا جب ہم نے اذان دی تو پھر ان کی مساجد سے بھی اذانیں شروع ہوئیں اور انہوں نے افطاری کی۔

کرایہ نہیں ملے گا

خواجہ صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حافظ صاحب فرمانے لگے کہ مسجد کی تعمیر کی وجہ سے تقریباً ساڑھے چار ہزار روپے قرض ہو گیا ہے۔ اس کی ادائیگی کا کوئی بندوبست کرنا چاہیے تو میں نے مشورہ دیا کہ جلسہ کرواتے ہیں اس میں سامعین کے سامنے یہ صورتحال رکھ کر اپیل کریں گے کہ مسجد کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ حافظ صاحب نے میرا یہ مشورہ قبول کیا اور حکم فرمایا کہ علماء کرام کو خط لکھ کر ساتھ ہی جلسے کا مقصد بیان کر کے بتا دینا کہ کرایہ وغیرہ نہیں ملے گا لہٰذا مفت تقریر کرنا ہوگی۔

چنانچہ میں نے حسب الحکم اسی تفصیل کے ساتھ علماء کرام کو خط لکھ دیا کہ کھانا تو سب کو ملے گا لیکن کرایہ اور فیس وغیرہ نہیں ملے گی۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صرف مولانا نور حسین گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب آیا کہ میں کوئی فیس نہیں لوں گا کرایہ بھی اپنی جیب سے لگاؤں گا بلکہ کھانا بھی گھر سے کھا کر آؤنگا۔ لیکن باقی تمام علماء کرام نے معذرت کر لی۔ کہ ہم مالی لحاظ سے کمزور ہیں ہمارے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ کرایہ اپنی گرہ سے خرچ کر کے آسکیں۔

یہ بات مجھے ایک دفعہ مناظر اسلام مولانا محمد رفیق سلفی آف راہوالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بتائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ ایسا نہیں تھا کہ حافظ صاحب ان علماء کرام کو کرایہ وغیرہ نہ دیتے یہ صرف انہوں نے خوش طبعی کے طور پر لکھا تھا مگر بعض علماء کرام نے اس بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے معذوری ظاہر کی۔

صلہ رحمی

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی حکیم محمد امین نے ایک مرزائی عورت سے شادی کر لی۔ حکیم صاحب اگرچہ خود پختہ عقیدے کے حامل تھے لیکن حافظ صاحب کو اتنا بھی گوارہ نہ تھا کہ منکرین ختم نبوت کی کوئی عورت ہمارے خاندان کا حصہ بن جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بھائی سے قطع تعلق کر لی۔ اب بڑے بھائی نے اس عورت کو طلاق دے دی اور کافی عرصہ تک غائب رہے اس دوران میں نے کافی سارا قرض وغیرہ لے لیا جب حافظ صاحب کو معلوم ہوا تو لاہور میں شیخ محمد اشرف صاحب کے ہاں ملازمت کر کے اپنے بھائی کا سارا قرض اتارا اور باعزت زندگی گزارنے میں اس سے بھرپور تعاون کیا باوجود اس بات کے کہ آپ خود مالی لحاظ سے کوئی آسودہ حال نہ تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے قطع تعلقی تو خالص ایک شرعی مسئلے اور محبوب پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کی وجہ سے تھی جب اس نے توبہ کر لی اور اس مرزائی عورت کو طلاق دے دی ہے تو آخر یہ میرا بھائی ہے میرا حق بنتا ہے کہ میں اس سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کروں۔

معاملات کی درستگی

اس قدر ہمدردی' خیر خواہی کا جذبہ رکھنے کے باوجود آپ اپنے معاملات خصوصاً مالی لین دین میں بڑے صاف شفاف تھے اور پوری دیانت داری سے اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے۔ حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ آپ کے فرزند ارجمند بیان کرتے ہیں کہ ''آپ کے ایک برادر نسبتی'' انور پہلوان چغتائی '' ٹرانسپورٹ کے بزنس سے تعلق رکھتے تھے۔ گوجرانوالہ کے مشہور صنعت کار ''خورشید صاحب کلاگس والے''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نئی بسوں کی خرید و فروخت کا کاروبار بھی کرتے تھے ایک دفعہ حافظ صاحب کے برادر نسبتی (یعنی میرے ماموں) نے ان (خورشید صاحب کلائمکس والوں) سے بسوں کا سودا کیا۔ رقم ان کے پاس نہیں تھی چنانچہ ادائیگی کے لیے ماہانہ اقساط طے پائیں لیکن انہوں نے یہ شرط رکھ دی کہ شہر کا کوئی معروف آدمی آپ کی ضمانت دے۔ چنانچہ میرے ماموں ہمارے گھر آئے اور میری والدہ محترمہ اپنی بہن اور حضرت حافظ صاحب کی اہلیہ سے ساری صورتحال کا تذکرہ کیا اور اس بات پر مجبور کیا کہ وہ حافظ صاحب کو اس بات پر آمادہ کریں کہ آپ اس سودے میں میری ضمانت دیں۔ چنانچہ والد محترم حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی اہلیہ محترمہ کے کہنے سے اپنے برادر نسبتی کی ضمانت دینے پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ انور پہلوان صاحب نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھ لیا اور کلائمکس فیکٹری میں خورشید صاحب کے دفتر پہنچ گیا۔ دفتر سے باہر ویٹنگ روم میں حافظ صاحب نے اپنا نام ایک چٹ پر لکھ کر اندر بھیج دیا تو فوری طور پر خورشید صاحب مالک کلائمکس فیکٹری خود باہر تشریف لائے اور حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ حضرت آپ تو اس فیکٹری کے مالک ہیں اور مالک باہر بیٹھ کر انتظار نہیں کرتے آپ مجھے حکم فرماتے تو میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا آپ نے یہ تکلیف کیوں اٹھائی۔ چنانچہ بڑے ادب و احترام اور عزت و توقیر کے ساتھ وہ حافظ صاحب کو اپنے ساتھ دفتر لے گئے۔

حال احوال اور چائے پانی کے بعد خورشید صاحب نے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ضمانت پر بس کی چابیاں انور پہلوان صاحب کو دے دیں اور بس انور صاحب کے نام اور ملکیت سے سڑکوں پر فراٹے بھرنے لگی۔ لیکن ہوا یہ کہ انور صاحب نے ابتدائی چار پانچ قسطیں ادا ہی نہ کیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو ایسے حالات میں خورشید صاحب نے حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں اطلاع پہنچائی کہ یہ صورت حال ہے۔ حافظ صاحب یہ سن کر بہت پریشان ہوئے اور اس کا تذکرہ اپنی اہلیہ محترمہ سے بھی کیا کہ آپ کے بھائی نے مجھے کس مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ضمانت واپس لینے کا فیصلہ کیا اور اپنی دکان کی چابیاں اور ملتان کے قریب اپنی 16 ایکڑ زرعی زمین کے کاغذات لے کر خورشید صاحب کے دفتر پہنچ گئے اور زمین کے کاغذات اور دکان کی چابیاں ان کی میز پر رکھ دیں اور فرمانے لگے کہ میں آپ کا مجرم ہوں میری زمین فروخت کر کے اپنے بقایا جات لے لیں۔ پھر بھی اگر کم ہوں تو میری دکان کے اندر جو سامان ہے وہ فروخت کر کے اپنی رقم پوری کر لیں اور مجھے اس معاملہ میں صاف کر دیں۔ یہ دیکھ کر خورشید صاحب پریشان ہو گئے اور کہنے لگے حافظ صاحب آپ ہمارے محترم ہیں یہ دونوں چیزیں آپ کو مبارک ہوں اب آپ اس معاملے میں صاف ہیں ہم جانیں اور انور پہلوان۔ آپ سے ہم کسی قسم کا تقاضا نہیں کریں گے۔

یہ تھے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معاملات کی جھلک کہ اپنے وقار اور عہد کی کس قدر پاسداری کی کہ بھلے سے اپنی جائیداد بھی فروخت ہو جائے لیکن معاملات میں کسی قسم کی جھول نہیں ہونی چاہیے حالانکہ اگر آپ چاہتے تو اپنے مقام و مرتبہ اور خورشید صاحب کی محبت و عقیدت سے فائدہ اٹھاتے اور اس کا کوئی دوسرا حل نکالتے لیکن ہرگز ایسا نہیں کیا۔ اگرچہ تمام لوگوں کو ہی کردار کا صاف شفاف ہونا چاہیے لیکن علماء کرام کو تو خصوصاً اس واقعہ سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔

ماں اور ماما

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے جہاندیدہ مبلغ اور داعی تھے آپ موقع محل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناسبت سے الفاظ کا چناؤ کرتے اور متعلقہ مسئلہ سمجھانے اور سلجھانے کی کوشش کرتے اور تبلیغ کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔

خواجہ عبدالعزیز حافظ صاحب کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ اور ان کے بچوں کو اپنے بچوں جیسا ہی سمجھتے تھے جب خواجہ صاحب فوت ہوئے تو آپ ان کے جنازہ کے لیے تشریف لے گئے آگے کا واقعہ انہی خواجہ عبدالعزیز کے بیٹے خواجہ محمد یوسف کی زبانی سنیئے فرماتے ہیں۔ ''ہمارے والد صاحب کو رمضان المبارک میں دل کی تکلیف ہوئی اور چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گئے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو جب پتہ چلا تو اپنے دوست کے بچھڑنے کا سخت صدمہ محسوس کیا اور نماز جنازہ کے لیے تشریف لے آئے نماز جنازہ بھی آپ نے ہی پڑھائی۔ بعد میں ہمیں صبر کی تلقین کی اور تعزیت کے لیے ہماری والدہ محترمہ کے پاس بھی تشریف لے گئے۔ وہاں اور بھی بہت سی خواتین موجود تھیں سب کو صبر کی تلقین کی اور آخرت کی فکر اور تیاری کے متعلق نصیحتیں فرمائیں اور دین کی باتیں بتائیں۔ پھر ہم دونوں بھائیوں کو مخاطب کر کے تسلی دی اور فرمایا کہ فکر اور پریشانی کی ضرورت نہیں آپ کے دونوں ماموں شہر کے بڑے سیٹھ ہیں۔ یاد رکھو! دو دفعہ ''ماں کہیں تو ایک ''ماما'' بنتا ہے۔ آپ کے ماموں نیک دل انسان ہیں آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور والدہ کی خدمت اور فرمانبرداری کریں''

قارئین ذی وقار!

یہ تھے جناب محترم حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ جو عقیدے میں پختہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار' صلہ رحمی کے خوگر اور دین کی بنیاد پر دوستوں کے دوست' دوسروں کے ہمدرد و خیر خواہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی آخرت کی منزلیں آسان فرمائے۔ اور ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوازتے ہوئے انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے (آمین)

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد سے تعلق

دوستوں کی اولاد کے ساتھ تعلق اور ان کی خبر گیری و حوصلہ افزائی حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی جیسا کہ مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوتا ہے اسی طرح ایک واقعہ آپ آئندہ صفحات میں حافظ حمید اللہ اعوان حفظہ اللہ کے مضمون میں بھی پڑھیں گے۔

لیکن یہاں ایک واقعہ آپ کے صاحبزادے حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کی زبانی سنیئے آپ فرماتے ہیں۔

"شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ سے مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی روابط تھے قیام پاکستان سے قبل متحدہ ہندوستان میں کئی تبلیغی دوروں میں ہم سفر رہے مولانا کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے بھی یہ سلسلہ دوستی اور بھائی چارہ جاری رہا۔ کئی بار عیدین کی امامت کے سلسلہ میں سرگودھا جاتے رہے۔ اسی طرح کئی بار خطبہ جمعہ بھی سرگودھا کی مساجد میں دیتے۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے عبدالسلام کی شادی 25/6/1971 سرگودھا سے آگے لیاقت آباد (پپلاں) میانوالی میں ہوئی تھی۔ والد مرحوم نے اپنے صاحبزادے کے نکاح میں شمولیت اور نکاح پڑھانے کیلئے مولانا ثناء اللہ مرحوم کے پوتے مولانا رضاء اللہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ خط دعوت دی اس کے جواب میں انہوں نے پیش کش کی کہ وہ پوری بارات کو مذکورہ یوم کا ناشتہ سرگودھا میں کرانا چاہتے ہیں چنانچہ ناشتہ کی دعوت قبول کر لی گئی مولانا رضاء اللہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عزیزوں کے ہمراہ پوری بارات کے افراد کا پرتپاک استقبال کیا اور ان کے اعزاز میں پر تکلف ناشتے کا اہتمام کرایا۔ ناشتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پراٹھے' انڈے' دہی' لسی اور برف کے بلاکس میں یخ کردہ موسمی پھل آم وافر مقدار میں پیش کیے گئے اس تواضع پر حافظ صاحب مرحوم نے بے حد شکریہ کا اظہار کیا بعدازاں مولانا رضاء اللہ ثنائی کو ہمراہ لیا اور اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھایا اور لیاقت آباد پہنچے۔ وہاں مولانا رضاء اللہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ نے نکاح پڑھایا۔ شدت کی گرمی تھی اور عین نکاح کے وقت ایک چھوٹے سے بادل نے بارش کی پھوار کر دی جس میں موسم خوشگوار ہو گیا۔"

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب بحیثیت مبلغ وداعی

دعوت وتبلیغ

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں خود ایک موحد اور متبع سنت شخصیت تھے وہاں آپ کی کوشش تھی کہ عقیدہ توحید اور اتباع سنت کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلا دیں اس کے لیے آپ نے دور دراز کے سفر کیے، جیب سے سرمایہ خرچ کر کے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کر کے کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر (البقرہ) کے مصداق ٹھہرے آیئے ذیل کی سطور میں ہم حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تگ وتاز سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس رستے میں آپ کی کوشش وجدوجہد یقیناً مبلغین اور داعی حضرات کے لیے ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ چونکہ ایک کامیاب اور بہترین خطیب تھے پھر اخلاص اور دوسرے کے لیے ہمدردی سے اس کو دعوت دیتے جو یقیناً اثر انداز ہوتی۔

خطابت کی جھلک

آپ کی خطابت کا تذکرہ کرتے ہوئے جماعت کے معروف شاعر اور اسلامی کتب کے ناشر وتاجر سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور کے مالک جناب محترم مولانا نذیر احمد سبحانی حفظہ اللہ رقمطراز ہیں "1959ء کی بات ہے جمعیت اہل حدیث کا قصور شہر میں بہت بڑا تبلیغی جلسہ ہوا۔ میں اس وقت جامع مسجد اہل حدیث کھڈیاں خاص میں بچوں کو پڑھاتا تھا۔ میں بھی جلسہ سننے کے لیے قصور چلا گیا وہاں جماعت کے مشہور شاعر اور مبلغ مولانا علی محمد صمصام رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے تھے ان کی تقریر جہاں کہیں بھی ہوتی میں ضرور سننے چلا جاتا وہ بہت اچھی تقریر کرتے تھے آپ اپنی تقریر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تاریخی واقعات بیان کرتے اور ساتھ ہی حوالہ دیتے اور پھر اپنے لکھے شعروں سے تقریر کو چار چاند لگا دیتے تھے۔ میری طرح اور بھی کئی ساتھی ان کی تقریر کا شوق رکھتے تھے۔ وہ بھی سننے کے لیے آئے تھے۔ مولانا صمصام رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر جب ختم ہوئی تو اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ اب محترم حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ میں نے پہلی دفعہ ان کا نام سنا اور ان کی زیارت کا شرف حاصل کر رہا تھا۔ آپ کی تقریر کا انداز دوسرے مبلغین' مقررین اور واعظین سے یکسر انوکھا اور مختلف تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت بڑے اچھے لہجے میں کرتے اور لوگوں کا دل موہ لیتے تھے۔ میں ان کی تقریر سن کر بہت متاثر اور خوش ہوا۔ اب اگلے ماہ فیصل آباد جسے اس وقت لائل پور کہا جاتا تھا۔ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنس تھی اس میں بھی حافظ صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں بھی کانفرنس میں چلا گیا۔ کانفرنس کے پنڈال کے باہر کتابوں کے سٹال لگے ہوئے تھے جب ہم پنڈال میں داخل ہونے لگے تو ایک سٹال پر حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نظر آئے میں حیران ہوا کہ حافظ صاحب کتابوں کے سٹال پر کتابیں سیٹ کر رہے ہیں اور فروخت کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد اسٹیج سے اعلان ہوا کہ جلسہ کی دوسری نشست کی کارروائی ظہر کی نماز کے بعد شروع ہو گی۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد مولانا محمد ابراہیم خادم آف عینو آنہ کی نظم ہو گی اور حافظ محمد یوسف گکھڑوی خطاب فرمائیں گے۔ ہم جتنے ساتھی کانفرنس میں گئے تھے بہت خوش ہوئے اور پہلے ہی جلسہ گاہ میں جا کر بیٹھ گئے۔ حافظ صاحب سفید سوٹ پہنے سر پر رومی ٹوپی اور ہاتھ میں چھڑی لیے تشریف لائے اور اسٹیج پر بیٹھ گئے۔ بعد نماز ظہر تلاوت اور نظم کے بعد حضرت حافظ صاحب کا ایک گھنٹہ بڑا پُر مغز خطاب ہوا۔ آپ کی تقریر میں مکمل طور پر سناٹا تھا سب لوگ توجہ سے آپ کا بیان سن رہے تھے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت سے تو رو رہے تھے۔ کیونکہ آپ کا بیان عالی شان بڑا موثر اور اخلاص سے بھرپور تھا آپ جو بات کہتے وہ لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاتی۔"

تبلیغ کے لیے کوچوان سے دوستی

حافظ صاحب کو تبلیغ کا کس قدر شوق تھا۔ اور دوسروں کی ہدایت کے لیے آپ کس قدر حریص تھے اس کا اندازہ عزیز قارئین اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں جو آپ کے صاحبزادہ حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ نے سنایا آپ فرماتے ہیں "ایک مرتبہ حافظ صاحب بھاٹی دروازہ سے کہیں جانے کے لیے تانگے پر سوار ہوئے دوران سفر آپ نے کوچوان سے تعارف چاہا تو معلوم ہوا کہ ان کا نام امام دین ہے اور یہ بیگم کوٹ سے تعلق سکونت رکھتے ہیں شیعہ مذہب کے پیروکار ہیں حضرت والد محترم نے اثنائے گفتگو میں اندازہ لگا لیا کہ اگر اس نوجوان پر محنت کی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرما دے گا چنانچہ آپ نے جہاں کہیں بھی جانا ہوتا تو آپ تانگہ اسٹینڈ پر جا کر امام دین کا انتظار کرتے اور صرف اس کے تانگے پر سفر کرتے اور دوران سفر تبلیغ دین میں مصروف رہتے بعض اوقات فارغ ہوتے تو ویسے ہی ان کے پاس بیٹھتے اور انہیں سمجھاتے رہتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور انہوں نے شیعہ مذہب چھوڑ کر مسلک اہل حدیث قبول کر لیا۔ اور پھر ساری زندگی حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت اور خدمت میں بسر کر دی حافظ صاحب سے محبت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنے تمام بیٹوں کے نام حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے نام پر اسی ترتیب سے رکھے۔ بعد ازاں انہوں نے مسلک اہل حدیث کی بے انتہا خدمت کی چوک بیگم کوٹ میں ہونے والی سالانہ فضائل صحابہ کانفرنس جسے شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کیا تھا انہی امام دین جواب حاجی امام دین کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے معروف ومشہور تھے کے تعاون سے منعقد کرتے اور حاجی صاحب بھی تا زندگی دامے ، درمے ، سخنے اس کانفرنس کے منتظم کے طور پر سرگرم عمل رہے۔"

آہ! آج نہ اس دنیا میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی رہے نہ ہی علامہ احسان الٰہی ظہیر اور حاجی امام دین بھی ان کے پیچھے سفر آخرت پہ روانہ ہوگئے۔لیکن یہ کانفرنس جاری ہے جو ہر سال بڑے اہتمام کے ساتھ 23 محرم الحرام کو منعقد ہوتی ہے اور یقیناً ان بزرگوں کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم ان تمام کی حسنات کو قبول فرما کر ان کی میزان کو نیکیوں سے بھر دے۔ (آمین ثم آمین)

آج کے مبلغین کو حضرت حافظ صاحب کے طرز عمل سے راہنمائی لینی چاہیے کہ کس قدر اخلاص کے ساتھ آپ دعوت دیتے کہ جو سننے والے پر اثر پذیر ہوتی اور اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرما دیتے آج اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری دعوت اسی طرح موثر ہو تو پھر ہمیں اپنے اندر اخلاص پیدا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

بغیر تنخواہ ٹیچنگ

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہر لمحہ کوشش ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کریں لوگوں کے عقیدے درست ہوں اور ان کے اعمال کی اصلاح ہو اس کے لیے آپ موقعہ کی تلاش میں رہتے تھے۔خواجہ محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اقبال ہائی سکول میں عربی ٹیچر کی ضرورت پڑ گئی تو حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بغیر تنخواہ کے ہی وہاں پڑھانے کے لیے تیار ہوگئے کیونکہ ان کا مقصد تبلیغ کرنا تھا اور اس کو انہوں نے ایک بہترین موقعہ جانا کیونکہ آپ عقیدہ توحید کی تبلیغ کے لیے موقع ڈھونڈتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دادوالی میں اعلان توحید

عقیدہ توحید ایک ایسی چیز ہے کہ اس کی طرف جس نے بھی دعوت دی تو پھر مشرکین نے اس شخص کا جینا دوبھر کر دیا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی قوموں نے بھی انہیں ہر طرح کی اذیت دی حتیٰ کہ بعض کو شہید کر دیا گیا۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی آپ کی قوم نے کچھ ایسا ہی سلوک کیا حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق و امین گردانتے تھے اور اپنی امانتیں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھی ہوئی تھیں لیکن غیر اللہ کی پوجا کرنے والوں کو ایک اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت اس قدر ناگوار تھی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے درپہ ہو گئے۔ مشرکین کی اسی روش' عداوت و دشمنی کی وجہ سے طائف کا وہ مشہور واقعہ رونما ہوا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہر کے آوارہ قسم کے لڑکوں نے مار مار کر اس قدر زخمی کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لہولہان ہو گئے۔

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی ایسا ایک واقعہ پیش آیا جو میں نے مناظر اسلام مولانا محمد رفیق سلفی آف راہوالی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سنا تھا اور حافظ صاحب کے صاحبزادے حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ نے بھی مولانا سلفی صاحب کے حوالے سے ہی ذکر کیا ہے آپ انہی کے قلم سے پڑھیں۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں "وزیر آباد کے قریب ایک گاؤں "دادوالی" ہے وہاں کے بریلوی خطیب کے والد "بابا بڈھا" رہتے تھے انہوں نے ایک دفعہ پیغام بھجوایا کہ آپ لوگ جو توحید اور دین اسلام کی دعوت پھیلا رہے ہیں وہ ہمیں بھی ہمارے گاؤں میں آ کر دیں۔ حافظ صاحب کے استاذ' استاذ المناظرین مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ بھی گکھڑ میں مقیم تھے آپ نے اپنے استاد محترم سے تذکرہ کیا کہ "بابے بڈھے" نے ہمیں تبلیغ کے لیے اپنے گاؤں "دادوالی" میں آنے کی دعوت دی ہے۔ اتفاق سے اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں موجود تھے۔ چنانچہ یہ تینوں اصحاب ''داد والی'' پہنچ گئے۔ لیکن ان لوگوں نے تو ایک خطرناک پروگرام بنا رکھا تھا کہ انہوں نے سات آٹھ نوجوانوں کو ڈنڈوں سے مسلح کر رکھا تھا کہ جونہی یہ لوگ یہاں پہنچیں تو بغیر کسی انتظار اور وجہ کے ان پر حملہ کر دینا کیونکہ ایک وہابی کو قتل کرنا سو شہید کے برابر ثواب ہے۔

ابھی یہ تینوں بزرگ وہاں پہنچے ہی تھے کہ ان نوجوانوں نے حملہ کر دیا حافظ محمد اسماعیل ذبیح تو نوجوان تھے۔ وہاں سے جان بچا کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کے قابو آ گئے۔ چنانچہ اس موقعہ پر حافظ صاحب نے اپنے استاد محترم مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ کو نیچے لٹا کر خود ان کے اوپر لیٹ گئے اور سارے ڈنڈوں کے وار اپنے جسم پر برداشت کیے اور اپنے استاد محترم کو بچانے کی کوشش کی۔ اب کسی شخص نے ان کو مشورہ دیا کہ بس کرو اب نہ مارو کہیں مر ہی نہ جائیں۔ تم نے خواہ مخواہ اپنے آپ پر قتل کا مقدمہ بنوانا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مارنا تو بند کر دیا مگر دھمکی دی کہ جلدی سے یہاں سے بھاگ جاؤ۔

اب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود خود شدید زخمی ہونے کے اپنے استاد محترم مولانا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ کو کندھوں پہ اٹھایا اور وہاں سے پیدل ہی گکھڑ آ گئے۔ مولانا محمد رفیق سلفی آف راہوالی جو حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے اولین اور لائق ترین شاگردوں میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ''ایک دن میں حافظ صاحب سے گکھڑ میں مشکوۃ شریف کا سبق پڑھ رہا تھا کہ اچانک ہم نے دیکھا کہ تین اجنبی نوجوان مسجد کے وضو خانے میں بیٹھے وضو کر رہے ہیں۔ حضرت حافظ صاحب فرمانے لگے کہ یہ تو وہی نوجوان ہیں جنہوں نے چند روز پیشتر داد والی گاؤں میں بابا بڈھے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایماء پرانہیں تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ اتنی دیر میں وہ نوجوان بھی وضو کر کے حضرت حافظ صاحب کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے حافظ صاحب ہمیں اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کر دیں تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ مجھے ایک بات بتاؤ اس روز آپ لوگوں نے مجھے کیا سمجھ کر مارا تھا؟ تو وہ نوجوان کہنے لگے کہ نبی ﷺ کا دشمن سمجھ کر مارا تھا۔ تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ آپ کو تو اس دن بھی اجر مل گیا تھا اور آج جب یہاں آ کر خود معافی کے طلبگار ہو تو آج بھی تمہیں اجر مل جائیگا۔ ہمیں جو مار پڑنی تھی وہ پڑ گئی لیکن تمہارا اجر یقینی ہو گیا'' ان نوجوانوں میں سے ایک کا نام ''عبداللہ'' تھا انصاری برادری سے اس کا تعلق تھا اور ''کھیس'' بنانے کی ایک ''کھڈی'' پر کام کرتا تھا اس شخص نے اپنے گاؤں ''دادوالی'' میں اپنا ذاتی گھر منہدم کر کے وہاں مسجد اہل حدیث بنوا دی۔ میں اس بات کا عینی شاہد ہوں کہ وہ سائیکل پر اپنے بُنے ہوئے ''کھیس'' رکھ کر بیچتا تھا جب کبھی وہ گکھڑ یا گوجرانوالہ آتا تو والد محترم حافظ محمد یوسف گکھڑوی سے ملاقات ضرور کرتا۔

(حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کا بیان مکمل ہوا۔)

قارئین ذی احتشام!

ذرا غور فرمائیں کہ وہ لمحہ کس قدر مشکل اور پریشان کن ہوگا کہ جب یہ سفید ریش بزرگ نہتے اس دن کے آوارہ لڑکوں کے ہتھے چڑھے اور کوئی ان کو چھڑانے والا بھی نہیں تھا پھر مارنے والے بھی ثواب سمجھ کر پیٹ رہے تھے اور یہ خود اپنا دفاع کرنے سے بھی قاصر تھے۔ کیا آج کے دور کے واعظین سے یہ توقع اور امید رکھی جا سکتی ہے کہ کسی گاؤں سے صرف پیغام آنے پر دعوت توحید دینے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں جہاں اپنی جماعت ہے اور نہ مسجد۔ آج تو خطباء کے نخرے ہی اتنے ہیں کہ کوئی غریب اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمزور جماعت ان کے خطاب عالیشان کو سننے کا شوق ہی نہیں پال سکتی۔

شاید اسی وجہ سے آج ہماری تبلیغ غیر موثر ہوگئی اور لوگ صرف کانوں کے ذائقے کے لیے خطابات اور تقریریں سنتے ہیں کیونکہ ایک تو مبلغین پہلے ریٹ مقرر کرتے ہیں پھر اگر اس میں کوئی کمی ہو تو سر بازار چیخنا چلانا شروع کر دیتے ہیں کہ ہمارے ساتھ تو اتنے پیسوں میں بات ہوئی تھی اور اس میں اتنے کم ہیں لہٰذا پہلے پیسے پورے کرو پھر ہم یہاں سے روانہ ہونگے ورنہ بازار میں کھڑے ہیں اور جھگڑا کر رہے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون

تبلیغ کا ایک انداز

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیدنا نوح علیہ السلام کی طرح چوبیس گھنٹے کے مبلغ تھے اور اجتماعی وانفرادی جو بھی صورت ہوتی آپ' ہمیشہ احسن طریقے سے تبلیغ کرتے۔ایک مرتبہ نوشہرہ روڈ سے گزر رہے تھے تو دیکھا کہ ایک حمام میں حجام کسی کی داڑھی مونڈنے میں مصروف تھا جو داڑھی منڈوا رہا تھا اسے حافظ صاحب جانتے تھے اس کا نام بھی محمد یوسف تھا جب حجام نے داڑھی مونڈ کر استرے سے باہر پھینکی تو وہ سیدھی نالی میں جا گری تو حافظ صاحب فوراً حمام کے اندر گئے اور حجام کے ہاتھ پکڑ کر داڑھی منڈوانے والے سے مخاطب ہوئے۔بھائی محمد یوسف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سیدھی گندی نالی میں۔؟؟؟

اس بات کا اس پر اس قدر اثر ہوا کہ وہ کہنے لگا حافظ صاحب آج کے بعد میں کبھی بھی داڑھی نہیں منڈواؤں گا۔ان شاء اللہ

حافظ عطاء السلام عابد صاحب حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو دیکھا بڑی لمبی اور گھنی داڑھی چہرے پر سجائے اس نے ساری زندگی گزار دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضلع کوہاٹ میں تبلیغی تگ وتاز

حضرت حافظ صاحب نے جہاں اپنے دوست واحباب اور قرب وجوار میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیا وہیں آپ دور دراز کے علاقوں میں بھی رقم خرچ کر کے تشریف لے جاتے مشقت اٹھاتے لیکن یہ حرص ولالچ انہیں تبلیغی اسفار سے نہ روکتا کہ لوگ عقیدہ توحید اپنانے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کمانے والے بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس جدوجہد میں برکت یوں ڈالی کہ ان کی زندگی میں ہی بہت سوں کی کایاں پلٹ دی جس کی بہاریں آپ نے اپنی زندگی میں دیکھیں جو یقیناً آپ کی خوشی کا باعث تھیں۔ اسی سلسلہ میں آپ کی خدمات جلیلہ صوبہ خیبر پختونخواہ جس کا اس وقت نام صوبہ سرحد تھا میں بھی بے مثال اور لازوال ہیں جوان شاء اللہ العزیز آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہیں صوبہ سرحد میں آپ کی جدوجہد اور تبلیغی مساعی سے متعارف ہونے کے لیے جناب مولانا عبدالسلام حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث چشمہ جات کوہاٹ نے مولانا معراج محمد قریشی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ سرحد اور جناب ماسٹر فضل الرحمن حفظہ اللہ کوہاٹ شہر کی مشاورت اور باہمی تبادلہ خیال کے بعد مرتب کیا جانے والا مضمون مفید رہے گا۔ جو من وعن ان صفحات میں نقل کیا جارہا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے ''مرد مجاہد مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب کی ضلع کوہاٹ صوبہ سرحد میں دینی خدمات'' مولانا تحریر فرماتے ہیں۔

''غالباً 1929ء کا زمانہ تھا مولانا محمد عارف قریشی صاحب توحید کا پودا کوہاٹ کی دھرتی پر لگا چکے تھے۔ لہٰذا اس پودے کی آبیاری کے لیے پاکستان کے مختلف علماء خصوصاً حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد خالد گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ کو توحید کا پیغام عوام الناس تک گوش گزار کرنے کے لیے دعوتی پیغامات بھیجے گئے۔ لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں اگر کوہاٹ اور مولانا محمد عارف قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف پیش نہ کیا جائے تو یہ سراسر ناانصافی ہوگی اور بات بھی ادھوری رہے گی۔

کوہاٹ پہاڑوں میں گھرا ہوا صوبہ سرحد کا اہم ترین جنوبی ضلع ہے اس کے مشرق میں ضلع اٹک اور راولپنڈی مغرب میں ضلع ہنگو اور افغانستان شمال کی طرف ضلع پشاور اور جنوب کی طرف ضلع بنوں و کرک واقع ہیں۔ یہ مردم خیز علاقہ ہے اس ضلع کی کثیر تعداد پاک فوج میں دفاعی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ یہ علاقہ چاروں طرف شرک و بدعات میں گھرا ہوا تھا توحید کو کوئی نہیں پہچانتا تھا۔ بزرگوں کے مزارات مرجع خلائق تھے۔ ایک مرد قلندر جو اس دھرتی کا باسی تھا پیدائشی موحد تھا لیکن اس وقت یہاں بریلویت کا بول بالا تھا۔ ان حالات میں اس مرد قلندر مولانا محمد عارف قریشی آگرہ، دہلی اور بھارت کے مختلف مقامات پر تعلیم حاصل کرنے کے لیے سرگرم رہے۔ مولانا قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے غزنوی خاندان کے فرزند مولانا عبدالغفور غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی حمائل شریف کا مطالعہ کیا تو ان کی طبعیت عقیدہ توحید کی طرف مائل ہوگئی اور ان کے اہل حدیث ہونے کا سبب بنی آپ مزید تحقیق کر کے اصل مقصد کو پا گئے۔

ان ابراهیم کان امة

وہ شمع حق کو اٹھائے کوہاٹ کے تاریک ماحول میں روشنی کرنے کا عزم لے کر میدان عمل میں آ گئے۔ جس کے نتیجے میں چند گنے چنے ساتھیوں کے سوا دیگر مقتدی الگ ہو گئے اور مخالفانہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ میدان عمل میں مولانا صاحب اکیلے رہ گئے لیکن حدیث نبوی ہے کہ ''مومن کی فراست سے ڈرو'' اور مولانا صاحب بھی آگاہ تھے کہ ان ابراهیم کان امة لہٰذا مخالفین کی دھمکیوں اور پروپیگنڈوں کو خاطر میں نہ لائے اور اپنا دعوتی پروگرام شروع کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے تندو تیز لیکن۔ وہ مردحق چراغ اپنا جلا رہا ہے

ساری فضا مولانا کے خلاف ہوگئی۔ لیکن مولانا ڈٹے رہے۔ کافی عرصہ سے اسی مسجد میں قضا عمری بڑے اہتمام سے ہر سال علاقے کا قاضی ڈسٹرکٹ خطیب پڑھا رہا تھا۔ مولانا محمد عارف قریشی صاحب نے اس مسئلے پر اسے چیلنج کیا۔ لہٰذا احناف اور مولانا صاحب کے مابین مناظرہ طے ہوگیا۔ اس وقت کے لحاظ سے حکومتی ثالث ایک انگریز جج تھا۔ لیکن عین موقعہ پر احناف حضرات تشریف نہ لائے سوائے قاضی ڈسٹرکٹ خطیب کے۔ تو انگریز جج نے مولانا کا موقف تسلیم کرلیا اور نماز جمعہ پڑھانے کا حق دے دیا۔ اور قاضی صاحب کو نماز جمعہ کے بعد قضا عمری کیلئے اجازت دے دی اور ساتھ ہی فرما دیا کہ اس سال آپ قضا عمری ادا کریں اگلے سال دلائل پیش کرنے کے بعد اجازت دونگا چونکہ قضا عمری کے دلائل ان کے پاس موجود نہ تھے تو اسی طرح قضا عمری کی بیخ کنی ہوگئی اور آئندہ کے لئے مستقل طور پر قضاء عمری کی ادائیگی پر پابندی لگا دی گئی اور آئندہ کے لیے اس مسجد میں مولانا محمد عارف قریشی صاحب کو مستقل طور پر نماز جمعہ پڑھانے کا حق دے دیا۔ اور اسی طرح کوہاٹ کی سرزمین پر اہلحدیث کا پہلا مرکز قائم ہوا۔ عقیدہ توحید کو عام کرنے کیلئے روابط شروع ہوئے اور اسی طرح سالانہ کانفرنسیں بھی منعقد ہونا شروع ہوئیں۔

پہلی سالانہ کانفرنس کیلئے صوبہ سرحد کے علماء کرام مثلاً مولانا خان بہرام خان صاحب سفید ڈھیری پشاور جو بابائے اہلحدیث صوبہ سرحد خان عبدالعظیم خان کے والد محترم تھے اور مولانا عبدالرؤف صاحب درمنگو اور مولانا عبداللہ جان صاحب آف نہکال بالا پشاور والوں کو دعوت دیکر غالباً 1942ء میں کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ جو آج تک جاری ہے۔ اسی طرح توحید کا پودا پھلتا پھولتا رہا۔ غالباً 1955 یا 1956ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا زمانہ تھا کہ پنجاب کے نامور علماء کرام مولانا محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد خالد گرجاکھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کوہاٹ کی دھرتی پر قدم رکھا۔کوہاٹ میں توحید کی خوشبو سے دھرتی کو معطر کرنے کیلئے مولانا محمد عارف قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دو قالب اور ایک جان ہو گئے۔آپ اس علاقہ میں ہر سال سہ روزہ کانفرنس میں بلا ناغہ تشریف لاتے اور توحید کا پیغام عوام الناس تک پہنچاتے رہے۔یہ مولانا صاحب کوہاٹ میں اتنے مشہور ہو گئے کہ کوہاٹ کا ہر باسی ان کے انتظار میں رہتا تھا۔ کہ رومی ٹوپی والے مولانا تشریف لائیں گے مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا خالد گرجاکھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوہاٹ مین تین روزہ کانفرنس میں توحید وسنت کے موتی بکھیرنے کے بعد پشاور صدر فوارہ چوک مسجد اہلحدیث میں ایک دن کا پروگرام اور اس کے بعد دوسرے دن پشاور ہشتگری میں وہ مسجد جس میں مولانا محمد اسماعیل شہید کے مجاہدین تشریف فرما ہوتے تھے۔توحید کے نور سے منور کر کے پنجاب کی طرف رخت سفر باندھتے۔

غالباً 1957ء میں سہ روزہ کانفرنس کوہاٹ میں منعقد ہوئی۔مولانا محمد رفیق پسروری بھی تشریف فرما تھے۔لاؤڈ سپیکر کی بات چلی تو مولانا پسروری صاحب نے فرمایا جب بھی آپ کو لاؤڈ سپیکر خریدنے کی ضرورت پڑے تو آپ میرے پاس سیالکوٹ تشریف لے آئیں۔چند حضرات 1958ء میں مولانا محمد رفیق کے پاس تشریف لے گئے اس طرح کوہاٹ میں لاؤڈ سپیکر پر پہلی کانفرنس منعقد ہوئی۔جبکہ احناف حضرات ہمارا تمسخر اڑایا کرتے تھے کہ وہابیوں نے مسجد میں گانے بجانے کا آلہ لگا دیا ہے۔پھر اسی لاؤڈ سپیکر کو کوہاٹ کانفرنس میں استعمال کرنے کے بعد پشاور اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1965ء سے قبل اسی مرکزی جامع مسجد اہلحدیث چشمہ جات جنگل خیل کوہاٹ میں مولانا محمد فاروق صاحب آف گوجرانوالہ جو آج کل جامعہ اسلامیہ میں شیخ الحدیث کی مسند پر فائز ہیں تقریباً ایک سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اور ان کی تنخواہ کا خرچہ مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا خالد گرجاکھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ برداشت کرتے رہے۔ اس کے بعد اسی طرح مولانا محمد صادق صاحب بھی جامع مسجد اہلحدیث چشمہ جات میں معلم کی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ ان معلمین کے اخراجات کی ذمہ داری مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا خالد گرجاکھی صاحب نے اٹھا رکھی تھی۔ یہ ان کی کوہاٹ کے لوگوں سے دلی عقیدت تھی۔

1965ء اگست میں مولانا معراج محمد قریشی صاحب کا شوق و عزم دیکھ کر مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور خالد گرجاکھی صاحب مرحوم و مغفور انہیں اپنے ساتھ جامعہ محمدیہ چوک نیائیں گوجرانوالہ لے گئے۔ مولانا معراج محمد قریشی صاحب گرجاکھ سے کبھی تانگے پر اور کبھی پیدل جامعہ محمدیہ آتے تھے۔

میں یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ اس کوہاٹ کی دھرتی کو پاکستان کے نامور علماء کرام مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر محترم مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب' مولانا اسماعیل ذبیح' مولانا عبدالعزیز حنیف صاحب' مولانا حبیب الرحمٰن شاہ بخاری صاحب شاعر اسلام مولانا صمصام صاحب' مولانا محمد صادق سیالکوٹی صاحب' مولانا محمد رفیق خان پسروری صاحب' مولانا محمد سرور شفیق پسروری صاحب' مولانا محمد یوسف انور صاحب فیصل آباد' مولانا محمد شریف اشرف صاحب' مولانا عبدالحق صدیقی صاحب ساہیوال' مولانا عبدالرشید امرتسری صاحب' مولانا محمد حسین شیخوپوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب' امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث مولانا معین الدین لکھوی صاحب' اور جماعت غربا اہلحدیث کراچی کے امام محترم شیخ القرآن مولانا عبدالستار دہلوی صاحب' مولانا عبدالقہار دہلوی صاحب' مولانا محمد یونس دہلوی صاحب' امام محترم قاری عبدالغفار سلفی دہلوی صاحب' اور امام محترم حافظ عبدالرحمٰن سلفی دہلوی صاحب' مولانا سلیمان جونا گڑھی صاحب' مولانا خان مہدی زمان خان رئیس آف کھلابٹ اور امیر المجاہدین شیخ جمیل الرحمٰن صاحب افغانی بمعہ وفد اور آخر میں پاکستان کے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر پروفیسر سینیٹر علامہ ساجد میر صاحب اور حافظ ڈاکٹر عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی میزبانی اور خدمت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

2 دسمبر 1977 کو جب مرد قلندر مولانا محمد عارف قریشی صاحب رحلت فرما گئے پسماندگان میں ایک بیوہ آٹھ بیٹیاں اور پانچ بیٹے چھوڑ گئے۔ مولانا معراج محمد قریشی صاحب ان کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں۔ جو کہ والد محترم کے بعد مرکزی جمعیت اہلحدیث چشمہ جات جنگل خیل کوہاٹ کے امیر کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

اس وقت آمد و رفت کے ذرائع محدود تھے۔ رسل و رسائل کا نظام بھی ترقی یافتہ نہ تھا مولانا محمد عارف قریشی صاحب کے فوت ہونے کے ایک ہفتہ بعد مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا خالد گرجاکھی صاحب کوہاٹ تشریف لائے۔ اہل خانہ سے تعزیت کی۔ یہاں دو دن مقیم رہے۔

مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مومنانہ فہم و فراست کے مالک تھے چلتا پھرتا مومن جن کا ایک ایک قدم شریعت کے مطابق تھا۔ ان کا تقویٰ اور اخلاق' خطابات کا طرز بیان اس قدر موثر تھا کہ آج بھی کوہاٹ کے اس دور کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوجوان جو آج بڑھاپے کی منزل میں قدم رکھ چکے ہیں۔ یاد کرتے ہیں کہ یہ چمن مرجھایا ہوا نہیں ہے۔ جو الحمد للہ آج بھی ثمر آور ہے۔ اس کی آبیاری مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے مومن کے ہاتھوں ہوئی ہے۔ اور یہ قافلہ حق اپنی منزل مقصود تک ضرور پہنچے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ

لیظهره على الدين كله ولو كره المشركون

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے۔

(نوٹ) ہم تین افراد ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب' مولانا معراج محمد قریشی صاحب اور راقم عبدالسلام نے اس مضمون کے بارے وقتاً فوقتاً بیٹھ کر باہمی تبادلہ خیال اور غور وفکر کر کے مختصر سی تحریر ترتیب دی ہے۔

(1) ماسٹر فضل الرحمٰن کوہاٹ شہر (2) معراج محمد قریشی امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث (3) الراقم عبدالسلام ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث چشمہ جات کوہاٹ

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطابت

گذشتہ سطور میں یہ بات عزیز قارئین کے علم میں آ چکی ہے کہ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بہترین خطیب اور خوش الحان مبلغ تھے آپ کی تقریر کو پوری توجہ اور انہماک سے سنا جاتا اور لوگ اس سے اثر قبول کرتے تھے۔ اس کی ایک وجہ تو آپ کا سٹائل کہ بغیر کسی لگی لپٹی کے واضح اور صاف الفاظ میں بیان کرنا ہوتا تھا۔ اور اس کی دوسری وجہ آپ کی تقاریر کا قرآن وحدیث کے دلائل اور سیرت صحابہ کرام سے مزین ہونا بھی ہے پھر آپ کے اخلاص نے آپ کے وعظ میں مزید تاثیر پیدا کر دی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں نمونے کے طور پر آپ کی چند ایک تقاریر کو نقل کر دیا جائے تاکہ خوانندگان محترم حافظ صاحب کے اسلوب سے واقفیت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے استفادہ بھی کریں۔ آپ کی تقاریر کے موضوعات عقیدہ توحید' مقام رسالت' اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم' فکر آخرت' نماز' خشیت الٰہی اور علماء کی ذمہ داریاں جیسے اہم عنوانات ہیں آیئے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی تقریر

توحید

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَه وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اما بعد! فاعوذباللّٰه من الشيطن الرجيم.

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

(يَااَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوااللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوااللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسَاهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ) (الحشر: ۱۸)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اس نے انہیں ان کی جانیں بھلا دیں، یہی لوگ نافرمان ہیں''

حمد و ثنا

اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے حمد وثناء ہے اور کسی کے لیے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو (اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) سے شروع کرکے بات ہی ختم کردی ہے کہ کوئی تعریف کے لائق ہی نہیں، سوائے اللہ کے۔

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمد اور ثنا میں فرق

ثنا اور حمد میں فرق ہے حمد اسے کہتے ہیں جو کسی کی ذاتی خوبی کی وجہ سے کی جائے‘ جو فعل علم اور اختیار اور قدرت اور ارادہ سے صادر ہو اس کی واقعی خوبی بیان کرنے کو حمد کہتے ہیں۔

اور کسی چیز کی غیر اختیاری خوبی پر اس کی تعریف کرنا ثنا ہے‘ مثلاً یاقوت اور موتی کی خوبصورتی پر تعریف کرنا‘ اور کسی شخص کے انعام اور احسان پر اس کی تعظیما ثنا کرنا شکر ہے اور کسی کی اختیاری خوبی پر اس کی تعظیما تعریف کرنا خواہ اس نے کوئی نعمت دی ہو یا نہ دی ہو‘ یہ حمد ہے۔ کائنات کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کو اللہ نے کوئی نہ کوئی نعمت نہ دی ہو اس لیے اللہ تعالیٰ کی ہر ثناء اور ہر تعریف اس کا شکر ہے اور اس کی ہر حمد شکر کے ضمن میں ہے۔ حمد میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

ثناء اور حمد دونوں قریب المعنی ہیں‘ لیکن تھوڑا سا فرق ہے۔ بعض چیزیں جو بچپن سے سنی ہیں آج تک یاد ہیں‘ اس لیے بچوں کو بھی سننے دو۔ یہ بات میں نے اپنے استاد صاحب سے سنی ہے تو آپ کو بتا دی ہے‘ اللہ تعالیٰ ہمارے استادوں پر بے شمار رحمتیں فرمائے۔

اللہ اور بندے کی صفات میں فرق

بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ان کا استعمال مخلوق میں بھی ہو جاتا ہے‘ مثلاً ”خالق“ اللہ پاک کی صفت ہے۔ اس میں اس کا کوئی شریک نہیں‘ لیکن مخلوق میں یہ لفظ استعمال ہو گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿اَنِّی قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَاَنْفُخُ فِیهِ فَیَكُونُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ) (آل عمران: ۴۹)

"بے شک میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشانی لے کر آیا ہوں کہ بے شک میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی شکل کی مانند بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہیں۔ اور انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نے سمیع بصیر بنایا ہے:

(اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا)

"بلا شبہ ہم نے انسان کو ایک ملے جلے قطرے سے پیدا کیا، ہم اسے آزماتے ہیں، سو ہم نے اسے خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا بنا دیا۔"

اللہ تعالیٰ کے بعض نام تو ایسے ہیں کہ دوسروں پر بھی ہم معنی ہونے کا اطلاق ہوسکتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ نہیں ہوسکتا جیسے اللہ اور رحمٰن۔

اللہ تعالیٰ بھی سمیع ہیں بندہ بھی سمیع ہے۔ آدمی بھی دیکھتا اور اللہ بھی دیکھتا ہے۔ اللہ بھی بصیر ہے، بندہ بھی بصیر ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے بندہ سمیع اور بصیر اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے۔ بندے کو کان اللہ تعالیٰ نے عطا کیے ہیں۔ یہ بات سمجھ لینی چاہیے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں کان عطا کیے تو ہم سننے لگ گئے، اگر وہ کان عطا کر کے بہرے کر دے تو ہم نہیں سن سکتے۔ کان بھی ہوتے ہیں لیکن بہرے سن نہیں سکتے۔ اسی طرح اس نے ہمیں آنکھیں عطا کی ہیں، لیکن اندھیرا ہو جائے تو دیکھ نہیں سکتے۔ ہماری آنکھیں محتاج ہیں روشنی کی، روشنی ہو تو ہم دیکھ سکتے ہیں، روشنی نہ ہو تو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو سمیع اور بصیر ہے وہ کسی کی عطا سے نہیں۔ وہ عارضی نہیں اندھیرے اور روشنی کا مسئلہ وہاں نہیں۔ ہر وقت سننے میں اور ہر ایک کی سننے میں وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے۔ اس کی سماعت اور بصارت ختم نہیں ہوسکتی۔ اور اگر بندہ سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے یا مر جائے تو پھر وہ بالکل نہیں دیکھ اور سن سکتا۔

(إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ)

(النمل؛ ۸۰)

''بے شک تو نہ مردوں کو سناتا ہے، جب وہ پیٹھ پھیر کر پلٹ جائیں۔''

یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ مردہ سن نہیں سکتا، اس کی بصارت ختم ہو چکی ہے، اس کی سماعت بھی ختم ہو چکی ہے۔

اور جب بندہ مر جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا:

(وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ)(الانبیاء ؛ ۹۵)

''اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس کیلئے حرام ہے۔ یعنی وہ دنیا میں دوبارہ لوٹ کر نہیں آئیں گے۔''

نیکوں کو اس لیے واپس نہیں جانے دیا جاتا کہ دوبارہ پھر جیل خانہ میں جا کر کیا کریں گے اور بدوں کو انہوں نے آنے نہیں دینا ان کو وہاں مار پڑ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات

آج بھی میرے استاد سید داود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں جو انہوں نے امام مالک سے نقل کر کے بیان کیے ہیں۔

الاستواءُ معلومٌ، والکیفُ مجھولٌ، والایمانُ بہِ واجبٌ، والسوالُ عنهُ بدعةٌ

''وہ عرش پر مستوی ہے لیکن اس کی کیفیت کیا ہے وہ ہمیں نہیں معلوم، اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔''

انسان اللہ تعالیٰ کے متعلق سوال کرے وہ کیسے مستوی ہے؟ تو اس کا جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے تو اپنے آپ کو معلوم نہیں کر سکا اپنے آپ کو جان نہیں سکا اور بات کرتا ہے خالق کائنات کی' و السوال عنه بدعة

وہ چیونٹی جو تحت الثریٰ میں چل رہی ہے' جو کالے پتھر پر چل رہی ہے اور اندھیروں میں چل رہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس چیونٹی کو بھی دیکھ رہے ہیں اور اس کے پاؤں کی آواز بھی سن رہے ہیں۔' یہ ہے رب العزت کا اعلیٰ مقام ومرتبہ۔

یونس علیہ السلام نے اندھیروں میں پکارا۔

(فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِینَ o فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِینَ) (الانبیاء ؛۸۷)

''تو اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو پاک ہے' یقیناً میں ظلم کرنے والوں سے ہو گیا ہوں۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔''

ہم مردوں کو پکار کر سمجھتے ہیں یہ ہماری سنتے ہیں۔ یہ خود بے بس ہو کر قید میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہماری کیا سننی ہے؟

(وَالَّذِینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُونَ شَیْئًا وَهُمْ یُخْلَقُونَ o اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ وَمَا یَشْعُرُونَ اَیَّانَ یُبْعَثُونَ o اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ) (النحل ؛ ۲۰)

''اور وہ لوگ جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔'' وہ تو مردے ہیں' زندہ نہیں ہیں اور وہ نہیں جانتے کب اٹھائے جائیں گے۔ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور بندے کی باتیں

اللہ تعالیٰ کلام کرتے ہیں' بندہ جس وقت نماز میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ پڑھتا ہے۔

(اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں؛

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جس نے کوئی نماز پڑھی جس میں ام القرآن نہ پڑھی' وہ ناقص ہے۔'' تین دفعہ فرمایا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ''ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔'' تو فرمایا: ''اسے اپنے دل میں پڑھو' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میں نے ''صلاۃ'' (نماز) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو نصف حصوں میں تقسیم کر لیا ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے سوال کیا۔ تو جب بندہ (اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری حمد کی'' اور جب وہ (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا کی' اور جب وہ (مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) کہتا ہے تو وہ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری تمجید کی' بزرگی بیان کی'' اور کبھی فرماتا ہے: ''میرے بندے نے اپنا آپ میرے سپرد کر دیا۔'' پھر جب بندہ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) کہتا ہے تو وہ فرماتا ہے: ''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے سوال کیا۔'' پھر جب وہ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ' غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الضَّآلِّیْنَ) کہتا ہے تو وہ فرماتا ہے: ''یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے سوال کیا۔'' (مسلم الصلاۃ' باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ ۔:۳۹۵)

سارا قرآن پڑھ لو اللہ تعالیٰ جواب نہیں دیتے صرف ایک سورۃ فاتحہ ایسی ہے جس کا اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں اور یہ جواب اسے ہی ملتا ہے جو فاتحہ پڑھتا ہے۔

اسماء وصفات

امام بیہقی نے کتاب لکھی ہے ''الاسماء والصفات''

یہ بڑی کمال کی کتاب ہے سب کو پڑھنی چاہیے' اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق ہے' اللہ تعالیٰ کی تمام صفات عالیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ستار ہے۔ حدیث میں آتا ہے: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ ' فَیَقَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ' فَیَقُوْلُ' اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا' اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا' فَیَقُوْلُ' نَعَمْ' اَیْ رَبِّ حَتّٰی اِذَا قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ' وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ ھَلَکَ' قَالَ ؛ سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا' وَاَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ' فَیُعْطٰی کِتَابُ حَسَنَاتِہٖ' وَاَمَّا الْکَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ' فَیَقُوْلُ ؛ الْاَشْھَادُ ھٰٓؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ ' اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ

''اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپا لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ تجھ کو یاد ہے؟ وہ مومن کہے گا ہاں' اے میرے پروردگار۔ آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اسے یقین آ جائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ فرمائے گا؛ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا۔ اور آج بھی میں تیری مغفرت کرتا ہوں' چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی' لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر گواہ ملائکہ' انبیاء' اور تمام جن وانس سب کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا تھا۔ خبردار ہو جاؤ! ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہوگی۔ (صحیح بخاری: ۲۴۴۱)

پردہ پوشی بہت بڑی صفت ہے

عیسیٰ علیہ السلام نے ایک چور کو دیکھا اور اس کی پردہ پوشی فرمائی' یہ اخلاق عالیہ میں سے ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَاى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ اَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي

''عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا پھر اس سے دریافت فرمایا: تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا ہرگز نہیں' اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔ (صحیح بخاری: ۳۴۴۴)

شامت اعمال

انسان اپنے بُرے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آئے' اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آئے کسی اور کی پناہ میں نہ آئے' قرآن کہتا ہے:

(مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ) (النساء: ۷۹)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''آپ کو جو بھلائی پہنچتی ہے۔ وہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور آپ کو جو تکلیف پہنچتی ہے۔ وہ تمہاری وجہ سے ہے۔''

اچھی بات ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی مصیبت اور آفت آئی ہے تو وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے۔ اسی لیے تو محمد رسول اللہ ﷺ کہتے تھے:

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اپنے نفس کی شرانگیزیوں سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں۔'' (ابوداود: ۱۰۹۸)

اسباب اختیار کرنا

اسباب کو چھوڑنا جہالت اور اسباب پر بھروسہ کرنا شرک ہے۔ میری بات کو سمجھو میں کیا کہہ رہا ہوں؟ اسباب کو اختیار کرو لیکن بھروسہ اللہ پر رکھو۔ ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ اگر اپنے کرنے پر بھروسہ کر لیا کہ جو میں کرتا ہوں وہی ہوتا ہے اور میرے کرنے سے ہو رہا ہے تو یہ اس کی گمراہی ہے۔

ہمارے یہاں اسباب اختیار کرتے ہیں۔ دیوار بنانے کے لیے ''گوہ'' کرتے ہیں یہ دیوار بنانے کا سبب ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ اسباب کے محتاج نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ بغیر ''گوہ'' کے بھی بنا دیتے ہیں۔

(وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ) (البقرہ: ۱۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دونوں دعا کر رہے تھے) کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے بیشک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

دیوار بنا کر بیت اللہ بنا کر ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں۔

(رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ) (البقرہ؛ ۱۲۷)

یا اللہ! دیوار سیدھی بنی ہے پھر بھی قبول فرما، اگر ٹیڑھی بنی ہے پھر بھی قبول فرما۔ بیٹا گارھا پکڑا رہا ہے اور باپ گارھا لگا رہا ہے۔ گارھا زیادہ لگا ہے پھر بھی منظور فرما اگر گارھا کم لگا ہے پھر بھی منظور فرما۔

اسماعیل علیہ السلام جب چھوٹے تھے، پانی کی ضرورت تھی، اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو بھیج دیا، اس نے وہاں پر مار کر زمزم کا چشمہ جاری کر دیا۔

دوستا! اسباب پر بھروسہ نہیں کرتے اسباب کو اختیار ضرور کرتے ہیں۔ بجلی کا کام کرنے والا سارے اسباب اختیار کرتا ہے۔ ہاتھوں پر دستانے پہن لیتا ہے پھر بجلی کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اب اس کو بجلی سے کون بچائے گا؟ کیا دستانے بچائیں گے؟ نہیں دستانے نہیں بچائیں گے۔ بچائے گا تو اللہ ہی بچائے گا۔

انسان کو اختیار دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے، اسباب اختیار کرے اور جونسا مرضی رستہ اختیار کرے۔ زندگی کی دونوں راہیں تیرے سامنے ہیں۔ جونسی مرضی اختیار کر لے۔

(وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ) (الکھف؛ ۲۹)

''اور آپ کہہ دیجئے کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامیاب وہی ہے جو اللہ کی اطاعت اور بندگی کرے گا۔

محنت بھی کرو اور نماز بھی پڑھو

محنت کرو' کام کرو' لیکن اس کے وقت پر کرو' نماز کے وقت پر کام نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کی نماز پڑھو' نماز اس کے وقت پر پڑھو اور اگر نماز چھوڑ کر اس کی بندگی چھوڑ کر اپنے کام کرو گے تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا اور تمہارے کاموں کو بھی چھوڑ دے گا۔ پھر تمہارے کام خراب ہوتے جائیں گے۔

ایک ہی کافی ہے

اگر سمجھتے ہو لا الہ الا اللہ حق ہے' محمد رسول اللہ حق ہیں' تو پھر اس پر یقین کرو اور آخرت کی تیاری کرو۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد ﷺ کے سوا کوئی پیر و مرشد نہیں۔ اگر کوئی ایسا پیر و مرشد ہے تو لا کر دکھا' دکھا تو سہی' ہمیں ایک ہی کافی ہے۔ تیرا کوئی مرتا ہے تو دوسرا بنا لیتا ہے۔

مجھے ایک ہی الف درکار ہے۔ اللہ کا الف ایک ہے' احمد کا الف ایک ہے۔ بس معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ اب بس ایک ہی فکر ہے اور وہ آخرت کی فکر ہے۔ اپنا بچاؤ کر لو۔ آخرت کی تیاری کر لو۔

وما علینا الا البلاغ المبین

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری تقریر

عقیدہ توحید

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُه' وَنَسْتَعِيْنُه' وَنَسْتَغْفِرُه' وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَه وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَا شَرِيْکَ لَه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه' وَرَسُوْلُه'. اما بعد! فاعوذباللّٰه من الشيطن الرجيم.

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

(تَبَارَکَ الَّذِی بِيَدِهِ الْمُلْکُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرُ (الملک)

”بہت برکت والا ہے وہ کہ تمام بادشاہی صرف اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء ہے جس کے سوا کوئی حمد وثناء کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں اسی کی ثنائیں ہیں۔

اصل بادشاہ

ساری کائنات پر بادشاہی اللہ کی ہے۔

(تَبَارَکَ الَّذِی بِيَدِهِ الْمُلْکُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرُ (الملک)

”بہت برکت والا ہے وہ کہ تمام بادشاہی صرف اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

وہ بادشاہی کیسی کرتا ہے فرمایا:

(قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌo تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ) (آل عمران ؛ ٢٦)

”کہہ دے اے اللہ! بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں ہر بھلائی ہے بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور تو مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور تو جسے چاہے کسی حساب کے بغیر رزق دیتا ہے۔“

دنیا کا بادشاہ جب اس بادشاہ کی پکڑ میں آئے گا تو پھر کہے گا!

(مَا اَغْنٰى عَنِّي مَالِيَهْo هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْo خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُo ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُo ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُo اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ) (الحاقة 33-28)

(ہائے) میرے مال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا (آہ) میرا اقتدار ختم ہو گیا۔ (پھر حکم ہو گا) اسے پکڑو اور اسے طوق پہناؤ۔ پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ پھر اسے ایک ایسی زنجیر میں جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے جکڑ دو۔ بے شک یہ بڑی عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔“

مشکل کشا صرف اللہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)

(یونس؛ ۱۰۷)

''اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تیرے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرلے تو کوئی اس کے فضل کو ہٹانے والا نہیں، وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے اور وہی بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

جب لاالہ الا اللہ کی تلوار تیرے ہاتھ میں ہے تو پھر ڈر کس چیز کا۔تو تنہا بھی آجائے گا تو تجھے فکر کسی چیز کی نہیں ہونی چاہیے۔پھر کسی اور سے مدد نہیں مانگنی چاہیے۔لاالہ الا اللہ بھی پڑھتے ہو اور غیروں سے مدد بھی مانگتے ہو؛ امداد کن امداد کن یا پیر عبدالقادرا۔جبکہ پیر عبدالقادر خود فرما گئے ہیں؛

؟؟لافتاح الاھو.

تیری تکلیف دور کرنے والا صرف ایک ہی ہے۔تیری تکلیف کوئی دور نہیں کرسکتا سوا اس کے۔

نبی ﷺ نے خود ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی کس طرح مدد کرتے ہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ایک بار تین آدمی چلے جارہے تھے تو بارش ہونے لگی، ان لوگوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کا ایک پتھر لڑھک کر آیا اور غار کا منہ بند ہوگیا ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے نیک اعمال پر غور کرو جو تم نے اللہ کیلئے کئے ہوں اور اس کے واسطہ سے اللہ سے دعا کرو شاید اللہ اس مصیبت کو تم سے دور کردے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ایک نے کہا؛ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے' میں ان کے لئے جانور چراتا تھا جب شام کو واپس آتا تو جانوروں کا دودھ دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے میں اپنے والدین کو پلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہوگئی' میں شام ہونے تک نہ آیا (جب آیا) تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ چنانچہ میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہتا تھا اور ان کے سرہانے کھڑا رہا' لیکن میں نے نامناسب سمجھا کہ ان کو جگاؤں اور یہ بھی ناپسند ہوا کہ ان بچوں کو پلاؤں' جو میرے قدموں کے نزدیک رو رہے تھے۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

میں نے ماں باپ کے بغیر بچوں کو نہیں کھلایا۔ ہم بچوں کو کھلاتے ہیں۔ ماں باپ کو پوچھتے بھی نہیں۔

پھر وہ کہتا ہے؛ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری رضا کی خاطر ایسا کیا ہے تو ہمارے لئے پتھر تھوڑا سا ہٹا دے تاکہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں' چنانچہ اللہ نے پتھر کو تھوڑا سا ہٹا دیا تو آسمان انہیں نظر آنے لگا۔

دوسرے شخص نے کہا؛ یا اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی' میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا' جس قدر مردوں کو عورتوں سے محبت ہوتی ہے' میں نے اس سے طلب کیا (یعنی برا کام کرنا چاہا) لیکن اس نے انکار کیا' جب تک کہ میں اس کے لئے سو دینار لے کر نہ آؤں' چنانچہ کوشش کر کے میں نے سو دینار جمع کئے اور اس کے پاس لے کر آیا' جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا' تو اس نے کہا اے اللہ! کے بندے اللہ سے ڈر اور مہر کو ناحق نہ توڑ۔ میں کھڑا ہوگیا' اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رضا کیلئے کیا ہے تو مجھ سے اس پتھر کو ہٹا دے۔ چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرے آدمی نے کہا؛ میں نے ایک فرق یہ ایک عربی پیمانہ ہے جس سے غلہ وغیرہ ماپا جاتا تھا اس کا وزن 6 سیر 12 چھٹانک ہے یا 6 کلو 298 گرام 560 ملی گرام بنتا ہے۔ چاول کے عوض ایک مزدور کو مزدوری پر رکھا جب وہ اپنا کام کر چکا تو مجھ سے اپنا حق مانگا۔ میں اسے دینے لگا تو اس نے انکار کیا۔ میں اس سے کھیتی کرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اس سے گائے بیل اور چرواہا جمع کیا پھر وہ شخص آیا اور کہا کہ اللہ سے ڈر اور میں نے کہا یہ گائے بیل چرواہے لے جا' اس نے کہا اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ اسے لے لے' چنانچہ اس نے لے لیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری رضا کی خاطر ایسا کیا ہے تو باقی پتھر بھی ہٹا دے تو اس پتھر کو اللہ نے ہٹا دیا۔ (صحیح بخاری:۲۳۳۳)

وہ تین آدمی غار میں کہتے ہیں اللہ کو پکارو یہ کسی نے نہیں کہا کسی کی طفیل ڈال لو کسی کا واسطہ ڈال لو۔ انہوں نے صرف اللہ کو پکارا۔ اپنے نیک اعمال کو پیش کیا ہے۔ نیک اعمال سے نجات ملتی ہے۔ قبروں سے بھی نجات نیک عمل ہی کے ذریعے ملتی ہے۔ اپنے آدمی کو قبر میں ڈال کر اس کو اوپر سے بند کر دیتے ہو اس کی غار بناتے ہو وہ بند غار میں اب پڑا ہوا ہے۔ اب اس کے عذاب سے اس کو صرف اس کے نیک اعمال ہی بچائیں گے۔ اس لیے ہم سب کو چاہیے نیک اعمال کریں۔

فکر آخرت اور عقیدہ توحید

مجھے ایک آدمی نے بات بتائی حافظ صاحب! میں نے ایک گھڑی جیتی تھی جوئے میں' اب مجھے بتاؤ میرا کیا بنے گا۔ میں نے کہا فوراً نکال اسے اپنے گھر سے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جا کر اسے دے آ۔ وہ کہنے لگا اسے نہیں دوں گا اس کی بیوی کو دوں گا۔ میں نے کہا چل ! ایسے ہی کر لے۔ امانت تیری پہنچ جائے گی۔ بدبختی کا عالم دیکھو' وہ عورت گھڑی لے کر کہنے لگی' حافظ صاحب کو کہنا ہمارے گھر سے روٹی کھا لیں۔ میں داتا صاحب گئی تھی وہاں منت مان کر آئی تھی اگر گھڑی واپس ہو گئی روٹی کھلاؤں گی۔ داتا صاحب نے اب وہ گھڑی واپس کرا دی ہے۔

دیکھو بدبختی اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی۔ پھر یہ لوگ اسے منبروں پر بیان کرتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا عقیدہ درباروں کے متعلق بڑا پکا ہوتا ہے۔ ایک آدمی دربار پر چلا گیا اور وہاں دربار والے سے مانگ رہا تھا۔ دوسرے آدمی نے اسے کہا قبر والوں سے نہیں مانگتے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں میں کیا کروں۔ اس نے اسے باہر لے جا کر اس کی کچھ مدد کی۔ وہ مدد لے کر کہنے لگا واہ داتا دشمن سے پیسے دلوا دیئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میں کہتا ہوں؛ جب علی ہجویری پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اس وقت داتا کون تھے۔؟ اس وقت اس زمین اور آسمان کا داتا کون تھا۔؟ کسی کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔

لیکن عقیدہ ایسے لوگوں کا یہ ہوتا ہے اگر گاڑی لاہور کی چلے تو کہتے ہیں؛ داتا کی نگری جا رہی ہے اور اگر پنڈی کی طرف چلے تو کہتے ہیں؛ امام بری کی نگری جا رہی ہے۔ اگر سیالکوٹ کی طرف گاڑی چلے تو کہتے ہیں؛ امام صاحب کی نگری جا رہی ہے۔ خدا کی نگری نظر نہیں آتی۔ خدا کے بندہ اللہ سے ڈرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ

اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس کا بیٹا مسلمان تھا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ ابا مر گیا ہے اپنے جسم کا کرتہ مجھے دے دو میں اس میں باپ کو دفن کروں گا۔ حضور ﷺ نے اپنا کرتہ اتار کر اسے دے دیا۔ کرتہ کس کا تھا؟ محمد رسول اللہ ﷺ کا اس کرتے میں پسینہ کس کا لگا تھا؟ اس کے باوجود اللہ نے اسے نہیں بخشا۔

نبی ﷺ کا کرتہ مبارک عبداللہ ابن ابی کو پہنا دیا۔ پھر بیٹے نے کہا اب اس کی نماز جنازہ بھی پڑھا دیں۔ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بھی چل پڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ کر کہا؛ یہ آپ کو ستاتا رہا ہے اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان بھی لگایا تھا۔ بہتان لگانے کا سارا منصوبہ اس بے ایمان نے بنایا تھا۔ اس نے نبی کے گھر کو بھی نہیں چھوڑا تھا لیکن نبی ﷺ نے جنازہ بھی پڑھایا اور بخشش کی دعا بھی کی اور قبر میں بھی اتارا۔ پھر اس کے منہ میں لعاب بھی ڈالا۔ اس کو نبی کا ہاتھ بھی لگا تھا۔ اس کو نبی کا کرتہ بھی لگا تھا' نبی نے دعا بھی کی تھی لیکن اللہ نے معاف نہیں کیا بلکہ فرما دیا' قرآن کہتا ہے؛

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ﴾ (التوبہ؛ ۸۴)

''اور ان میں سے جو کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ بلاشبہ انہوں نے خدا اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ فسق و نافرمانی کی حالت میں مرے ہیں۔''

نجات صرف ایک صورت میں ہے' نجات صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطاعت میں ہے۔ جتنی دیر انسان کے اعمال ٹھیک نہیں ہونگے اس کی بخشش کی کوئی راہ نہیں ہے۔

بعض لوگ بڑے شوق سے مجھے کہتے ہیں جنازہ آپ پڑھا دیں' میں پڑھا دیتا ہوں لیکن میں اس کی گارنٹی نہیں دیتا کہ میرے جنازہ پڑھانے سے اس کی بخشش ہو جائے گی۔ میں نے نہ کبھی نماز جنازہ کے پیسے لیے ہیں اور نہ کبھی نکاح کے پیسے لیے ہیں۔ اگر کسی سے لیے ہیں تو یہاں وہ کہہ دے مجھ سے ابھی واپس لے لیں۔ میں اس کو واپس کرتا ہوں۔

نبی ﷺ نے جنازہ پڑھایا عبداللہ بن ابی کا جنازہ پڑھایا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے معاف نہیں کیا۔

ٹھیک ہے یہ وصیت کر لینی چاہیے کہ میرا جنازہ فلاں پڑھائے۔ فقہا نے بھی اپنے جنازہ کی وصیت کی ہے۔ مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب نے اپنی کتاب ''مالا بد منہ'' کے آخر میں وصیت نامہ لکھا ہے۔ فارسی زبان میں ہے۔ اس میں آپ نے کہا ہے: میرا جنازہ فلاں آدمی پڑھائے اگر وہ نہ ہو تو فلاں آدمی اگر وہ نہ ہو تو پھر فلاں آدمی پڑھائے اور یہ کہا: قل تیجا ساتواں نہ کرنا۔ اور جو شخص میرا جنازہ پڑھائے وہ سورۃ فاتحہ حمد خواند۔ حنفیوں کا پیرو مرشد ہم بھی ان کی عزت کرتے ہیں' ان کو جس بات کی سمجھ آئی ہے انہوں نے کہہ دی ہے۔ سورۃ فاتحہ ضرور پڑھے۔

لیکن دیکھ لو' حنفی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے وہ اس کو نماز سمجھتے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے' تمہیں ہدایت دے۔

یاد رکھو! بخشش کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ محمد ﷺ کی اطاعت کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی لوگ زم زم کے پانی سے اور مدینہ سے جو مٹی لے کر آتے ہیں اس سے کفنی لکھاتے ہیں۔ لکھا لو کفنی' لکھا لو زم زم سے' مدینے کی مٹی سے لکھا لے۔ تیرا کچھ نہیں بنے گا' جب تک اطاعت نہیں ہوگی۔

پسینے کی خوشبو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے صحابہ کرام کو خوشبو آتی تھی۔ جہاں سے نبی پاک گزر جاتے تھے صحابہ آپ کی خوشبو سے پہچان لیتے تھے۔ یوسف علیہ السلام کے فراق میں یعقوب کو بڑی دیر ہوگئی تھی لیکن کہتے ہیں:

(قَالَ اَبُوهُمْ اِنِّی لَاَجِدُ رِیحَ یُوسُفَ لَوْ لَا اَنْ تُفَنِّدُونِ) (یوسف: ۹۴)

"ان کے باپ نے کہا بے شک میں تو یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں' اگر یہ نہ ہو کہ تم مجھے بہکا ہوا کہو گے۔"

مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آ جاتی تھی۔ صحابہ تو وہ تھے جنہوں نے کہا تھا: حضور اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے دوڑا دیں گے' سمندر میں چھلانگیں لگا دیں گے۔

امام عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز

میں یہ بیان کر رہا تھا کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ سے صحیح رابطہ قائم کر لے تو پھر اسے کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ غزنوی خاندان جس کو آخرت کی فکر تھی ان کو کسی اور چیز کی فکر ہی نہیں تھی۔ میرے پردادا استاد حضرت عبداللہ غزنوی۔ ان کی بات ہے کہ امرتسر سے گاڑی چلی یا لاہور سے چلی' انہوں نے نماز شروع کر دی اور گاڑی اپنے سٹاپ پر آ گئی اور ابھی تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ)

ختم نہیں ہوا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید میں لذت ہے' ایک سرور ہے' اس سرور کو حاصل کرو۔ جس وقت کرلو گے آخرت سنور جائے گی۔ یہ ایمان کی بات ہے۔

نہ ماننے کے لیے اللہ کو دیکھنے کا بہانہ

دوستو! توجہ فرماؤ! اور اگر اللہ کو نہ ماننا ہو تو پھر انسان کئی کئی بہانے لگاتا ہے۔ بنی اسرائیل نے کہا؛ (اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً) ''ہم کو اللہ دیکھاؤ''

بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی ایک جھلک ہی برداشت نہ کر سکے۔ اسے کوئی کیسے دیکھ سکتا ہے۔ (فَاَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ) ''تو انہیں بجلی نے ان کے ظلم کی وجہ سے پکڑ لیا۔

اس لیے میرے دوستوں بہانے نہ بناؤ' اللہ کو مانو اور اس کی باتوں کو تسلیم کرو۔

وما علینا الا البلاغ المبین

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری تقریر

توحید ربوبیت

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اما بعد! فاعوذباللّٰہ من الشیطن الرجیم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾

’’ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ بے حد رحم والا' نہایت مہربان ہے۔ جزا و سزا کے دن کا مالک (ومختار) ہے۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں‘‘

تمہید

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا ہے جس کے سوا کوئی حمد وثناء کے لائق نہیں جس کے سوا کوئی صفات وثنا کے لائق نہیں' جس کے سوا کوئی دوست نہیں' مشکل کے وقت جسے آواز دی جائے تو وہ آواز کو سنے' اس رب کے بغیر کوئی رب نہیں۔ کوئی اس کے سوا عبادت کے لائق نہیں۔

لفظ رب کے اندر ہی یہ بات مضمر ہے کہ وہ تمام صفات کا مالک ہے۔ ابتدا سے لے کر انتہا تک پہنچانے والا' اول سے لے کر آخر تک تمام ضروریات کو پورا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا' چیزوں کو پیدا کرنے والا اور مہیا کرنے والا وہ ہی ہے۔ ایک چیز پیدا ہو جائے لیکن مہیا ہی نہ ہو اس کا کیا فائدہ؟ ایک چیز ہمارے پاس موجود ہو لیکن وقت پر وہ ملے ہی نہ' اس کا کیا فائدہ؟ وہ کس کام کی۔ رب تو وہ ہے جو بارش برساتا بھی ہے اور وقت پر عطا بھی کرتا ہے۔ ضرورت پوری کرنے والا' موقع پر حاجت پوری کرنے والا اور اس کے انتظامات پہلے سے فرما دینے والا۔ رب ہے۔ ماں جب بچے کو پیٹ میں لیتی ہے تو اس وقت ساتھ ساتھ اس بچے کی غذا تیار کرتا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی اعلیٰ صفت ''رب'' اس لیے بیان کی کہ کئی لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں بھی تمہارا رب ہو۔ ایسے لوگوں سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی وہ صفات بیان فرما دیں جو کسی اور میں نہیں ہیں۔

مجھے بتاؤ کوئی بناوٹی DC بن کر آ جائے اور وہ کہے میں تمہارے علاقے کا DC ہوں' میں منتظم ہوں تو بتاؤ ایسے DC کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ کڑیاں لگا کر اندر پھینک دیتے ہیں کہ ڈی سی تو اپنے آفس میں بیٹھا ہے تو کون ہے؟ ایسے دو نمبر ڈی سی سے ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔

گناہوں کی شامت

بارش بہت زیادہ برسے لیکن وقت پر نہ برسے تو زمیندار کو اس کا کیا فائدہ؟

اب یہاں ہمیں بارش کی ضرورت ہے فریاد کر رہے ہیں۔ زمینیں خشک ہو گئی ہیں۔ بارش کو لوگ ترس رہے ہیں اور زمین نے رب کی طرف منہ کھولا ہوا ہے' آسمان کی طرف منہ کھولا ہوا ہے۔ اس لیے ہم بھی جب دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ زمین نے بھی اپنی تلیاں آسمان کی طرف کی ہوئی ہے۔ اے رب میں مر گئی ہوں مجھے پھر زندہ کر دے۔ لیکن بارش نہیں برس رہی' بارش کیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برسے؟ بے وقت اور بغیر ضرورت کے بارش اس وقت ہوتی ہے جب اللہ نے کسی قوم کو تباہ کرنا ہو ورنہ بارش وقت پر ہی ہوتی ہے۔ گندم کی بالی بن گئی ہے اونچی ہوگئی ہے۔ اب وہ بالی چاہتی ہے بارش برسے تو میں موٹی ہوں، بارش نہ ہوئی تو دانہ گندم کا موٹا نہیں ہوگا۔ باریک ہی رہے گا۔ جوں جوں بارش برستی ہے توں توں دانہ موٹا ہوتا ہے، وہ آٹے والا بنتا ہے۔ اس میں غذائیت بڑھتی ہے، جب وہ بارش پائے اور اگر وہ بارش نہ پائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے موٹا نہیں کرسکتی، اور نہ ہی کوئی طاقت ہے جو بارش برسا سکے اور دنیا کی کوئی مخلوق ایسی نہیں جو اس بارش کی محتاج نہ ہو۔

ایک دفعہ حضرت سلیمان لوگوں کے ہمراہ نماز استسقاء کے لیے ایک میدان کی طرف نکلے۔ وہاں ایک چیونٹی کو دیکھا جو چت لیٹ کر اور اپنے پاؤں اوپر اٹھائے ہوئے اللہ سے دعا کررہی تھی کہ یا اللہ! میں بھی تیری مخلوق ہوں اگر تو کھانے پینے کو نہ دے گا تو میں کیسے زندہ رہ سکتی ہوں یا ہمیں کھانے کو دے یا مار ڈال۔ حضرت سلیمان نے چیونٹی کی یہ دعا سن کر لوگوں سے فرمایا: اب اپنے اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ۔ ایک چیونٹی نے تمہارا کام پورا کردیا۔ اب ان شاء اللہ بارش ہوگی۔

(دارقطنی بحوالہ مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب الاستسقاء فصل ثالث)

ربوبیت کا وعدہ

اس نے اپنی ربوبیت کا وعدہ ساری کائنات سے لیا تھا:

(وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ) (الاعراف ۱۷۲)

”اور جب تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے ان کی پشتوں میں سے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود ان کی جانوں پر گواہ بنایا' کیا میں واقعی تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں' ہم نے شہادت دی۔ (ایسا نہ ہو) کہ تم قیامت کے دن کہو بے شک ہم اس سے غافل تھے۔''

تم کو تمہارے باپ کی پشت سے نکالا ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی تمام اولاد کو (جو قیامت تک پیدا ہو گی) ازل میں ان کے آبا کی پیٹھوں سے نکالا اور ان سے اس بات کا عہد لیا کہ وہی ان کا رب اور ان کا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ عہد اور اپنی ربوبیت کی گواہی اس لیے لی کہ وہ یہ عذر پیش نہ کر سکیں کہ ہم تو غافل تھے' یا ہمارے باپ دادا شرک کرتے آئے تھے' یہ عذر قیامت والے دن بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوں گے۔ انہی باتوں کو نبی کریم ﷺ نے صحیح احادیث میں اس طرح بیان کیا ہے' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آدم کی پیٹھ سے (ان کی اولاد کو نکال کر ان سے) نعمان یعنی عرفات کے مقام پر عہد لیا (اور وہ اس طرح کہ) اللہ تعالیٰ نے آدم کی صلب سے (ان کی) تمام اولاد کو جنہیں اس نے پیدا (کرنے کا ارادہ) کیا تھا' نکال کر انہیں اپنے سامنے چیونٹیوں کی مانند پھیلا دیا' ان سے بالمشافہ بات کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا:

(اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ' قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا' اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ) (الاعراف: ۱۸۲..۱۸۳)

''کیا میں واقعی تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں' ہم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت دی۔(ایسا نہ ہو) کہ تم قیامت کے دن کہو بے شک ہم اس سے غافل تھے۔یا یہ کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا ہی نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد ایک نسل تھے' تو کیا تو ہمیں اس کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے جو باطل والوں نے کیا؟''

ہم سب نے کہا؛ یا اللہ! تو ہمارا رب ہے ہم سب نے کہا تو ہمارا رب ہے۔ ہم نے بھی کہا' عیسائیوں نے بھی کہا' یہودیوں نے بھی کہا' سکھوں نے بھی کہا' جو رب کو مانتے ہیں انہوں نے بھی کہا اور جو رب کو نہیں مانتے انہوں نے بھی کہا' تو ہی ہمارا رب ہے۔اس وعدے کو یاد دلانے کے لیے اس نے پیغمبر بھیجے اور کتابیں اتاریں اور اس وعدے کو یاد دلانے کے لے اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا اور اس میں یہ بات ذکر کردی۔

ہمارے لیے اس نے پیغمبروں کو مبعوث کیا ہے اور انہیں کہا؛ جاؤ جا کر میری مخلوق کو یہ وعدہ یاد دلاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے اگر وہ نبی نہ بھی بھیجتا تب بھی یہ بات ہمارے نفسوں میں ڈال دی گئی تھی کہ وہ ہمارا رب ہے۔پیغمبر اس لئے بھیجے تا کہ یہ وعدہ بھی یاد دلا دیا جائے اور بتا دیا جائے کہ رب اس کے سوا کوئی نہیں۔ کہیں تم کسی اور کو داتا نہ بنا لینا' گنج بخش نہ بنا لینا۔

ہمارا حال

کل یا پرسوں کے اخبار ''نوائے وقت'' میں لکھا تھا کہ جنرل ضیاء الحق کی بیوی شاہ دولہ کے مزار پر گئی ہے۔ یہ تو حال ہے ہمارے جنرلوں کا' ہمارے حکمرانوں کا۔ان مزاروں ان درباروں' ان درختوں کی پوجا چھوڑنے کے لیے رب نے ہم سے یہ وعدہ لیا تھا؛ میں رب ہوں' میرے سوا کسی اور پر نہ جھکنا۔کون سی چیز کی کمی تھی اللہ کے خزانوں میں جو تم نے اس کا در چھوڑ دیا ہے اور دوسروں کے دروازوں پر چلے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کہتا ہے:

(قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَّاتَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَرُونِی مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُونِی بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِینَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُونَ) (الاحقاف: ۴)

”آپ فرما دیں کہ مجھے بتاؤ کہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا چیز تخلیق کی ہے۔ یا (یہ دکھا دو کہ) آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی کوئی شراکت ہے۔ تم میرے پاس اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا کوئی بقیہ حصہ (جو منقول چلا آ رہا ہو ثبوت کے طور پر) پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے۔ جو اللہ کے سوا ایسے کی عبادت کرتا ہے جو قیامت کے دن تک اسے (سوال کا) جواب نہ دے سکیں اور وہ ان کی دعا و عبادت سے (ہی) بے خبر ہیں۔“

یہ جو باغیچی ہے اس میں سے ایک پتہ اکھاڑو اور دیکھو اس کو کس نے پیدا کیا ہے کون اس کی نشوونما کرتا ہے‘ کون اس کو سبزہ دیتا ہے‘ کون اس کی ٹہنیاں اگاتا ہے کون اس میں غذا پیدا کرتا ہے؟ جن کو تم داتا گنج بخش کہتے ہو انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ قرآن کہتا ہے‘ مجھے دکھاؤ انہوں نے بنایا کیا ہے؟ کیوں تم ان کو پوجتے ہو‘ کیا اس جیسا کوئی بنا سکتا ہے؟ اگر کوئی بنانے والا ہوتا تو جناب محمد رسول اللہ ﷺ بنا لیتے؟ کسی کی قبر پر جا کر چڑھاوا چڑھانا شرک ہے۔ خواہ وہ کسی کی بھی قبر ہو۔ شاہ دولے کی قبر ہو وہاں جا کر چادر چڑھانا شرک ہے۔ میں تو صرف اپنا سبق سنا رہا ہوں۔ غیر اللہ کے نام کا چڑھاوا چڑھانا یہ شرک ہے۔ قرآن کہہ رہا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ)

(البقرہ ۱۷۳)

''اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔''

شرکیہ عقیدہ

اور یہاں لوگوں کا عقیدہ بنا ہوا ہے کہ مجنون اور مجذوب شخص پر گند مندے کر پھینک دیا اور یہ عقیدہ رکھنا شروع کر دیا کہ اب بددعا کرے گا تو اس کی بددعا سے بارش ہوگی۔ لو دیکھ لو یہ عقیدہ ہے لوگوں کا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آدمی بوئے تو کانٹے اور امید رکھے پھول کی؟ عقل بھی جواب دے گئی ہے۔ دُم پوجنے والی قوم کے پیچھے لگ کر تباہی ہی ملنی ہے۔

غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز کھانا حرام ہے۔ سور اتنا پلید نہیں جتنی غیر اللہ کے نام کی چیز پلید ہے۔

برابر کرنے والا

خدا کا نام اعلیٰ ہے نام ہے اس کا: اللہ۔ اس کے سارے نام پاک ہیں:

(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی ۝ الَّذِی خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِی قَدَّرَ فَهَدٰی)

''اپنے رب کے نام کی تسبیح کر جو سب سے بلند ہے۔ جس نے (کائنات کی ہر چیز کو) پیدا کیا پھر اسے (جملہ تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ) درست توازن دیا۔'' جس نے تقدیر مقرر کی (ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا) اور (سیدھی) راہ دکھائی۔

پیدا بھی کیا اور پھر تخلیق کو برابر کیا۔ برابر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں جہاں جس جس چیز نے جیسے جیسے لگنا تھا وہاں وہاں لگایا ہے۔ لوگ کہتے ہیں پانچوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگلیاں برابر نہیں۔ واقعی برابر نہیں، لیکن جس انگلی نے جتنا جتنا ہونا تھا اس نے اس کو اتنا ہی بنایا ہے۔ سب ایک جیسی ہوتیں تو انسان ان سے کام نہیں لے سکتا تھا جیسا کہ وہ اب ان سے کام لیتا ہے۔ ان کی تخلیق کی برابری یہی ہے جیسا اس نے بنادی ہیں۔

ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ بنایا

اس ارفع واعلیٰ رب کی ایک صفت یہ ہے کہ اس نے تمام مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا اور ہر مخلوق کو اس کے حسب حال مناسب شکل وصورت دی جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سب حکیم وعلیم باری تعالیٰ کی صناعی اور کاری گری ہے جس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

ایک دیہاتی آدمی گزر رہا تھا۔ آرام کرنے کے لیے بوہڑ کے درخت کے نیچے لیٹ گیا۔ جب لیٹا تو وہ بوہڑ کے درخت کو دیکھنے لگا اور کہنے لگا اتنا بڑا درخت ہے لیکن اس کو پھل بڑا چھوٹا لگا ہوا ہے۔ اس پر تو بڑا بڑا پھل لگنا چاہیے تھا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مٹکے مٹکے جتنے بڑے پھل ہوتے۔ جب وہ سو گیا تو پھر ایک ''گول'' آکر گری تو اس کی آنکھ کھل گئی اور کہنے لگا یا اللہ تیرا شکر ہے کہ چھوٹا پھل لگا ہے ورنہ میرا تو منہ ہی پھٹ جانا تھا۔

(وَالَّذِی قَدَّرَ فَهَدَی)

جس نے تقدیر مقرر کی (ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا) اور (سیدھی) راہ دکھائی۔

درخت کو اس نے پیدا بھی کیا ہے اور اس کی تقدیر بھی بنائی ہے۔ یہ نہیں کہ صرف اس کو بنا دیا ہے اور چھوڑ دیا ہے بلکہ اس کا مکمل کام بھی لکھا ہے اور بنایا ہے۔ یہ کب بڑھے گا، کتنا پھل دے گا کب کاٹا جائے گا۔

اور صرف درخت کا ہی نہیں بلکہ انسان کا بھی یہی معاملہ ہے اس کو پیدا کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس کی تقدیر بنائی ہے۔ یہ کہاں پیدا ہو گا اور پھر یہ کیا کرے گا اور کتنا رزق کھائے گا اور کہاں کہاں چلے پھرے گا سب کچھ لکھ دیا ہے۔ یہ تقدیر ہے۔ ہر چیز کے متعلق اندازہ لگا کر پہلے لکھ دیا کہ وہ کیا کرے گا اس کا رزق عمر، سعادت یا شقاوت سب کچھ لکھ دیا۔ اسی کا نام تقدیر ہے اور ہر مخلوق کے لیے جو کچھ مقدر فرمایا اسے پانے کے لیے اس کی راہنمائی فرمائی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سے صادق المصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک (نطفہ کی صورت) میں کی جاتی ہے اتنے ہی دنوں تک پھر ایک نطفہ خون کے صورت میں اختیار کیے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت زندگی اور یہ کہ بد ہے یا نیک، لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۲۰۸)

جب آدمی کا وقت آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں تو چل، اب یہ پچھلے سنبھالیں گے۔ جس مال کی تو فکر کرتا ہے یہ پچھلے سنبھالیں گے۔

اور انسان اپنی طرف سے یہ کہتا ہوتا ہے: اس کو اتنا دے دینا، اس کو اتنا دے دینا، یہ تقسیم کرتا ہوتا ہے، اتنے میں ہی فرشتے آ جاتے ہیں اور کہتے تو چل یہ خود ہی لیتے دیتے رہیں گے تو یہاں سے چل تیرا وقت گزر چکا ہے۔

ہر چیز کو ہدایت دی

(وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس نے تقدیر مقرر کی (ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا) اور (سیدھی) راہ دکھائی۔"

حضرت سید مولانا داود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ استاذی المکرّم نے فرمایا تھا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ نے بلی کے بچوں کو بھی سکھا دی ہے کہ بلا تمہارا دشمن ہے۔ مذکر جو ہے وہ تیری اولاد کا تیرے بچوں کا دشمن ہے۔ اس لیے بلی اپنے بچوں کو لے کر سات گھر پھرتی رہتی ہے اس لیے یہ محاورہ بنا ہوا ہے کہ بلی کی طرح بچوں کو چھپاتی پھرتی ہے۔ بلا مارتا ہے ان کو اور وہ ان کو بلے سے چھپاتی ہے۔

یہ ہدایات سب کو مل گئی ہیں۔ پیغمبر اگر کوئی نہ بھی آتا تب بھی اللہ تعالیٰ نے حجت قائم کر دی ہے۔ قسمیں اٹھا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے انسان کے اندر ہی ہدایت رکھ دی ہے۔

(وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۝ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ۝ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ۝ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا)

"قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو ظاہر کر دے اور رات کی جب وہ اس (سورج) کو ڈھانپ لے! اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے بچھایا اور نفس کی اور اس ذات کی جس نے اسے ٹھیک بنایا! پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔"

اندر سے گھنٹی بج رہی ہے۔ اندر بندے کا بتا دیتا ہے کہ یہ کام غلط ہے اور یہ کام صحیح ہے۔ کوئی پیغمبر نہ بھی آتا پھر بھی اللہ کی حجت پوری ہونی تھی۔ قسمیں اٹھا کر اللہ تعالیٰ بات بیان فرما رہے ہیں، اب بھی اگر کوئی نہیں مانتا تو پھر اس کی بدقسمتی ہے۔ ہر آدمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پتہ ہے میں برائی کر رہا ہوں یا اچھائی کر رہا ہوں۔ اندر سے گھڑیال کھڑ کتا ہے۔

ایک دفعہ ایک درزی نے چادر سلائی کرنا تھی اس سے اس کا ایک پاٹ غلط ہو گیا۔ اس نے تھوڑی سی محنت کر کے رنگ دار دھاگے لگا کر اس پر دو ڈیزائن بنا دیئے اور جٹ کو جا کر چادر دی اور کہا لوگوں کی چادروں پر ایک ڈیزائن ہوتا ہے تیری چادر پر میں نے دو ڈیزائن لگائے ہیں۔ اور جٹ سے کہنے لگا' آج میں نے تجھ سے چوہدریوں والے پیسے لینے ہیں۔ کام بھی غلط کر گیا اور پیسے بھی اس سے زیادہ لے گیا۔ وہ درزی بھی اندر سے جانتا ہے کہ مجھ سے کپڑا غلط سیا گیا ہے لیکن اس غلطی کو چھپا بھی رہا ہے اور پیسے بھی ڈبل لے رہا ہے۔

میں بتا یہ رہا ہوں کہ ہر آدمی کو پتہ ہے میں غلط کر رہا ہوں یا صحیح کر رہا ہوں۔ اندر سے ضمیر ملامت کرتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی یہ بات چلتی ہے کیا تیرا ضمیر زندہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس ضمیر کو اچھی اور بری چیز کا الہام کر دیا ہے۔

راج گیروں کا کام

راج گیروں کی بات آپ کو بتاتا ہوں۔ ہم نے گکھڑ میں مسجد بنانی تھی تو مجھے راج گیر کہنے لگا' حافظ جی نوٹوں کی بوری ہے آپ کے پاس؟ اس کے دونوں طرف سے منہ کھول لو تا کہ کام جلدی ہو جائے اور کوئی بھی چیز لیٹ نہ ہو۔

شاہ جہاں نے جب تاج بی بی کا مقبرہ بنایا تو اس پر کروڑ ہا روپیہ لگا دیا۔

واہ مسلماناں! تو نے مردوں پر پیسے لگائے ہیں' زندوں کو کبھی کھلایا کچھ نہیں اور مردوں کے محل بنا رہے ہیں۔ شاہ جہان نے جب تاج محل بنانا تھا تو ایک راج گیر کو اس نے کہا تاج محل بناؤ۔ راج گیر مستری نے شاہ جہاں سے کہا تاج محل بنانا ہے تو اس کے لیے بہت سا پیسہ چاہیے۔ شاہ نے کہا: حاضر ہے۔ مستری نے کہا پھر اشرفیوں کی تھیلی لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر میرے ساتھ جمنا میں سفر کرو۔ شاہ اشرفیوں کی تھیلیاں لے کر مستری کے ساتھ جمنا کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ جب کشتی پر بیٹھے تو مستری نے ایک تھیلی اشرفیوں کی لے کر جمنا میں بہا دی۔ پھر ٹھہر کر دوسری بہا دی۔ پھر تیسری تھیلی بہا دی' جب تیسری تھیلی بہائی تو شاہ جہاں کہنے لگا' یہ آپ کیا کر رہے ہیں تو مستری صاحب نے کہا تاج محل بنانا ہے تو اس طرح پیسے بہانے پڑیں گے۔ کسی کے ساتھ چلنا ہو تو اس کے مطابق بننا پڑتا ہے۔

غیر اللہ کو پکارنا

گیارہویں کھلاتے ہیں لیکن رب واسطے کچھ نہیں کھلاتے۔ اگر ہم کہیں اللہ کو پکارو اور درمیان میں کسی کا نام نہ لو تو کہتے ہیں نام کیوں نہ لیں؟ طفیل حضرت کی کر کے دعا کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کیا خدا نے کسی کو درمیان میں ایجنٹ رکھا ہے؟ کوئی دلال رکھا ہے؟ حدیث میں آتا ہے جب بندہ کہتا ہے یا رب فوراً اللہ جواب دیتے ہیں لبیک یا عبدی' اللہ تعالیٰ کہتے ہیں' میرے بندے میں حاضر ہوں۔ بندے یہاں تو آ کر دیکھ تو سہی' خدا کا کرم تو دیکھ۔ گناہ تو کرتا ہے اور رحم وہ کر رہا ہے۔ اس کو پکار اس کو سچے دل سے پکار' تیرے اندر سے خوشبو آئے۔

لاالہ الا اللہ کہو اندر سے بت ٹوٹ جائیں۔ دوستو! لاالہ الا اللہ اندر سے کہا ہو۔ لا کی تلوار سے سب بت ٹوٹ جائیں گے۔ لا الٰہ غیرک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

امداد کن امداد کن کہتے رہتے ہو' دوسروں سے مانگتے ہو' نماز پڑھ کر کبھی اللہ سے بھی مانگ کر دیکھ۔

وما علینا الا البلاغ المبین

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھی تقریر

شانِ رسالت

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَه وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اما بعد! فاعوذباللّٰه من الشيطن الرجيم.

بسم الله الرحمن الرحيم

(وَاِذْاَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ)

(آل عمران ؛ ۸۱)

”اور جب اللہ نے سب نبیوں سے پختہ عہد لیا کہ میں کتاب و حکمت میں سے جو کچھ تمہیں دوں، پھر تمہارے پاس رسول آئے جو اس کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری عہد قبول کیا؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو گواہ رہو اور تمہارے ساتھ میں بھی گواہوں سے ہوں۔“

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء ہے جس کے سوا کوئی حمد وثنا کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں، اسی کی ثنائیں ہیں۔

پیغمبروں سے وعدہ

پچھلے دو جمعے میں نے اللہ کی وحدانیت پر پڑھائے اور آج محمد رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی رسالت پر پڑھاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں سے وعدہ لیا اگر تمہاری زندگی میں محمد رسول اللہ ﷺ آ جائیں اور وہ تمہاری بات کی تصدیق کریں تو تم نے ان کی بات ماننی ہے' ان پر ایمان لانا ہے۔

پہلے تمام انسانوں سے اپنی ربوبیت کا وعدہ لیا' پھر پیغمبروں سے علیحدہ وعدہ لیا۔ اس وعدے میں تمام پیغمبر تھے! آدم بھی' نوح بھی' موسیٰ بھی عیسیٰ بھی' ابراہیم بھی' اسماعیل بھی' اسحاق بھی' یعقوب بھی' شعیب بھی' صالح اور ہود بھی (علیہم السلام)۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کے تمام انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ لیا کہ جب کبھی ان میں سے کسی کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کتاب وحکمت دے اور وہ بڑے مرتبے تک پہنچ جائیں پھر اس کے بعد اسی کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ آ جائیں تو اس پر ایمان لانا اور اس کی نصرت وامداد کرنا اس کا فرض ہوگا یہ نہ ہو کہ اپنے علم ونبوت کی وجہ سے اپنے بعد والے نبی کی اتباع اور امداد سے رک جائے پھر ان سے پوچھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو؟ اور اسی عہد ومیثاق پر مجھے ضامن ٹھہراتے ہو۔ سب نے کہا ہاں ہمارا اقرار ہے تو فرمایا گواہ رہو اور میں خود بھی گواہ ہوں۔

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نبوت محمدی کے سراج منیر کے بعد کسی بھی نبی کا چراغ نہیں جل سکتا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات کے اوراق پڑھ رہے تھے تو نبی ﷺ یہ دیکھ کر غضب ناک ہوئے اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ (علیہ السلام) بھی زندہ ہو کر آ جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کے پیچھے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (مسند احمد بحوالہ ابن کثیر)

بہر حال اب قیامت تک واجب الاتباع صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور نجات انہی کی اطاعت میں منحصر ہے۔ نہ کہ کسی امام کی اندھی تقلید یا کسی بزرگ کی بیعت میں۔ جب کسی پیغمبر کا سکہ اب نہیں چل سکتا تو کسی اور کی ذات غیر مشروط اطاعت کی مستحق کیوں کر ہو سکتی ہے؟

رسول کون ہیں؟

محمد رسول اللہ ﷺ نے جن کو اللہ کا رسول کہا ہے ہم بھی ان کو اللہ کا رسول مانتے ہیں۔ انہوں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں' ہم مانتے ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے ہمیں بتایا عزیر علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اس لیے ہم ان کو مانتے ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے ہمیں بتایا ہے مریم علیہا السلام کو بند کمرے میں پھل ملے ہیں' ہم مانتے ہیں ہاں ملے ہیں ان کا خاوند کوئی نہیں تھا' بغیر خاوند کے اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹا عطا کیا تھا آپ کنواریاں تھیں۔ یہودیوں نے آپ کو سولی چڑھانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔ یہ بات ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے' ہم نے مان لی۔ آپ نے ہمیں بتایا عیسیٰ دوبارہ قیامت کے قریب آئیں گے' ہم نے مان لیا' پس آئیں گے۔

ان باتوں کو ہم نے تب مانا ہے کہ جب محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔ آپ نے تصدیق کی ہے تو ہم نے مانا ہے۔ اگر آپ تصدیق نہ کرتے تو ہم نے نہیں ماننا تھا۔ اسی طرح اگر آپ نے ہمیں بتایا ہوتا کہ میرے پاس خزانے ہیں' میں الٰہ ہوں تو ہم مان لیتے لیکن آپ نے نہیں بتایا بلکہ آپ نے تو کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ

"میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں۔"

ختم نبوت

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدس پر علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ جس کے بعد اور کوئی رسول نہیں آنا۔ آپ علامات قیامت میں سے ہیں۔ آپ کا آنا یہ دلیل ہے کہ اب قیامت ہی آئے گی۔ یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی۔ آپ ﷺ نے خود فرمایا ہے؛

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ اَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى

میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انگلی بیچ کی انگلی سے) یا نبی کریم ﷺ نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں ہیں اور آپ نے شہادت کی اور بیچ کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

حضور آخری پیغمبر ہیں' آخری پیغام آپ لے کر آئے ہیں۔ پیغمبر کا معنی ہے پیغام لانے والا۔ آپ کی امت آخری امت ہے' کوئی مانے یا نہ مانے۔ یہودی عیسائی سب کے سب پر آپ کی اطاعت فرض ہے۔ آپ کے آنے کے بعد امت بدل چکی ہے۔ پیغمبر بدلتے گئے۔ امتیں بدلتی گئیں' اب کوئی اور امت نہیں آنی اور نہ کوئی پیغمبر آنا ہے' دروازہ بند ہو گیا ہے۔ اب امت محمدیہ ہی چلے گی۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف؛۱۵۸)

"آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ جب وفات پا گئے' تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ اب پتہ نہیں لوگوں کی عقل کدھر گئی ہے۔ اگر حضور زندہ ہوتے تو کیا ابو بکر خلافت پر بیٹھتے؟ آپ ﷺ بیمار تھے تو آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا نماز پڑھا دو۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے تو حضور ﷺ اٹھے اور حجرے کا پردہ پیچھے کر کے امت کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سہارے چل کر مسجد آئے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے مرض الموت میں جب نماز کا وقت آیا اور اذان دی گئی تو آپ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس وقت آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابو بکر بڑے نرم دل ہیں' اگر وہ آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا اس کے لیے مشکل ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے پھر وہی حکم فرمایا' اور آپ ﷺ کے سامنے پھر وہی بات دہرا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو بالکل یوسف کی ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو) ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ ﷺ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ پھر ان کے قریب آئے اور پہلو میں بیٹھ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

ایک دفعہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا ام ایمن کی زیارت کرتے ہیں۔ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں چلے گئے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ اَبُوبَکرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُورُھَا کَمَا کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُورُھَا فَلَمَّا انْتَھَیْنَا اِلَیْھَا بَکَتْ فَقَالَا لَھَا مَا یُبْکِیکِ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُولِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَبْکِی اَنْ لَا اَکُونَ اَعْلَمُ اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُولِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبْکِی اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتْھُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَھَا

”ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا؛ ہمارے ساتھ ام ایمن کی طرف چلو تا کہ ہم ان کی زیارت کریں جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔تو جب ہم ام ایمن کی طرف پہنچے تو وہ رونے لگ گئیں دونوں حضرات نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا؛ آپ کیوں روتی ہیں جو اللہ کے پاس ہے وہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر ہے حضرت ام ایمن کہنے لگیں؛ میں اس وجہ سے نہیں روتی کہ میں یہ نہیں جانتی کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس کے رسول کے لئے بہتر ہے جب کہ میں تو اس وجہ سے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آنی منقطع ہو گئی حضرت ام ایمن کے یہ کہنے سے ان دنوں حضرات کو بھی رونا آ گیا اور پھر یہ دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات بھی حضرت ام ایمن کے ساتھ رونے لگ گئے (صحیح مسلم:۴: ۶۴۵۴)

اگر حضور زندہ تھے حاضر ناظر تھے تو ام ایمن رضی اللہ عنہا کیوں روئیں؟

صحابہ کہنے لگے حضور ﷺ تو جنت میں آرام فرمارہے ہیں تم کیوں رو رہی ہو۔ ام ایمن کو تسلی دی، ام ایمن کہنے لگی میں اس لئے تو نہیں رو رہی کہ آپ جنت میں چلے گئے ہیں میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ جس دروازے سے آسمان سے خبریں آیا کرتی تھیں اب وہ دروازہ بند ہو گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ نبی ﷺ کے بعد کسی رسول نے نہیں آنا۔

میں طالب علم ہوں سبق سناتا ہوں۔ علماء سے پوچھو میں غلط تو نہیں کہتا۔

جھوٹے مدعی نبوت کا انجام

راجپال کو قتل کوئی کرسکتا ہے تو اس جھوٹے نبوت کے دعوے دار (مرزا غلام احمد قادیانی) کو بھی کوئی قتل کرسکتا تھا لیکن بس کسی کو موقع نہیں ملا۔ محمد ﷺ کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کی سزا قتل ہی ہے۔ بس کسی کا وار نہیں چلا ور نہ یہ امت ہی نہیں بنی تھی۔

محمد رسول اللہ ﷺ جن کو کہہ دیں یہ نبی ہے وہ نبی ہے اور جسے کہہ دیں یہ کذاب ہے وہ کذاب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کذاب آئیں گے، نبی نہیں آئے گا، دجال آئے گا، ہم اسے دجال ہی کہیں گے۔

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ

''تیس کے قریب دجالوں اور کذابوں کو بھیجے جانے تک قیامت قائم نہ ہو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گی۔ وہ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔'' (صحیح مسلم: ۱۵۸)

یہ نبی نہیں ہوسکتا' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق نہیں کی۔ حضور نے اس کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔ اس کے متعلق کوئی پیشین گوئی نہیں فرمائی۔

صحابہ کرام نے مسیلمہ کو کذاب کہا' ہم بھی اسے (مرزا کو) کذاب ہی کہیں گے۔

قادیانیوں کا انجام

میں نے یہ بات کئی مرتبہ کہی ہے' اب بھی بتاتا ہوں؛ کہ اس عاجز اور اس حقیر فقیر بندے کو خدا تعالیٰ نے دکھایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور نور دین اور اس کی ذریت سب آگ میں جل رہے ہیں۔ (تفصیل کے لیے صفحہ نمبر...... ملاحظہ فرمائیں)

اس رب کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔ مرزا ناصر بھی زندہ ہے اور اس کے دوسرے مرید بھی زندہ ہیں اور بھی ہوں گے بڑے ان کے پاس پیسے اور محل بھی ہوں گے تو ہوں ان کا کیا فائدہ؟ یہ چیزیں اللہ کے ہاں کوئی مقام و مرتبہ نہیں رکھتیں۔ میں انہیں کہتا ہوں اب بھی موقع ہے اس دنیا میں ہی توبہ کرلو ورنہ آخرت کا معاملہ بڑا سنگین ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کافروں نے دار الندوہ میں میٹنگ کی اور شرکائے مجلس سے تجاویز و آراء طلب کی گئیں۔ کسی نے کہا کہ اسے پابہ زنجیر کر کے قید کر دیا جائے۔ شیطان جو خود اس میٹنگ میں انسانی صورت میں حاضر ہوا تھا کہنے لگا؛ یہ تجویز درست نہیں۔ کیونکہ اس کے پیروکار اس کے اس قدر جانثار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ وہ اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر بھی اس کو کسی نہ کسی وقت چھڑا لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دوسرے نے کہا: اسے یہاں سے جلا وطن کر دیا جائے۔ شیطان نے کہا یہ تجویز بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس شخص کے کلام اور بیان میں اتنا جادو ہے کہ وہ جہاں جائے گا وہیں اس کے جانثار پیدا ہو جائیں گے۔ پھر وہ انہیں لے کر کسی وقت بھی آپ پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ بعد میں ابو جہل بولا کہ ہم سب قبائل میں سے ایک ایک نوجوان لے لیں اور یہ سب مل کر محمد ﷺ پر یکبارگی حملہ کر کے اسے جان سے ہی ختم کر دیں۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ بنو عبد مناف سب قبیلوں سے لڑائی کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ لامحالہ خون بہا پر فیصلہ ہو گا جو سب قبائل مل کر حصہ رسدی ادا کر دیں گے۔ یہ رائے سن کر شیطان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی اور اس نے اس رائے کو بہت پسند کیا۔ پھر اس کام کے لیے وقت بھی اسی مجلس میں مقرر ہو گیا کہ فلاں رات یہ سب نوجوان مل کر محمد ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیں اور جب آپ باہر نکلیں تو سب یکبارگی اس پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیں۔

ادھر یہ مشورے ہو رہے تھے ادھر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے نبی ﷺ کو اس مجلس کی کارروائی سے مطلع کر دیا اور ہجرت کی اجازت بھی دے دی۔ آپ ﷺ کڑکتی دوپہر میں جب لوگ عموماً آرام کر رہے ہوتے ہیں، چھپتے چھپاتے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور انہیں بتلایا کہ ہجرت کی اجازت مل گئی ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے ہی اس موقع کے منتظر بیٹھے تھے۔ چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چھپتے چھپاتے غار ثور تک پہنچ گئے۔ اسی رات قاتلوں کے گروہ نے آپ ﷺ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محاصرہ کرنے کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ وہ بروقت اپنی ڈیوٹی پر پہنچ گئے۔ جب صبح تک آپ ﷺ گھر سے نہ نکلے تو پھر وہ خود اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی موجود نہیں اور جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ جا چکے ہیں تو ان کی برہمی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ اللہ نے ان کی اس پورے ہاؤس کی منظور کردہ تدبیر کو بری طرح ناکام بنا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (الانفال: ۳۰)

"اور جب کافر لوگ آپ کے خلاف خفیہ سازشیں کر رہے تھے کہ وہ آپ کو قید کر دیں یا آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو وطن سے نکال دیں، اور (ادھر) وہ سازشی منصوبے بنا رہے تھے اور (ادھر) اللہ تعالیٰ (ان کے مکر کے رد کے لئے اپنی) تدبیر فرما رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر مخفی تدبیر فرمانے والا ہے"

دوستو! کافروں کی ساری تدبیریں ناکام ہو گئیں اس لیے ہم کہتے ہیں اللہ پر بھروسہ کرو۔ نبی ﷺ کا بھروسہ اللہ پر تھا۔

آپ مشکل کشا نہیں تھے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ (الانعام ۵۰)

"اے رسول کہہ دیجئے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے کی جاتی ہے آپ کہیے! کیا اندھا اور آنکھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا برابر ہے؟ تم غور وفکر کیوں نہیں کرتے؟''

محمد رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں: آپ سن لو! میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں۔ شاید کوئی یہ سمجھ لے کہ اس نے مجھے اپنے خزانے دے دیے ہیں اور مجھے داتا بنا دیا ہے گنج بخش بنا دیا ہے یہ مغالطہ نکال لو کہ محمد (ﷺ) خزانوں کا مالک ہے' میرے پاس کوئی خزانے نہیں ہیں۔

سوچو! امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جو امام الانبیاء ہیں' امام المرسلین ہیں' سید الاولین والآخرین ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِی لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِی

میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا۔ میں ان (انعامات پر) فخر نہیں کرتا۔ پھر اس دن کوئی نبی نہیں ہوگا مگر آدم (علیہ السلام) سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔'' (سنن ترمذی: ۲۱۴۸)

سیرت کا مطالعہ

ہمیں چاہیے کہ نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں۔ آپ کون تھے' آپ نے کیسی زندگی بسر کی' آپ کا باپ کون تھا' آپ کا دادا کون تھا' آپ کی ماں کون تھی' اور یاد رکھو! آپ کا دادا تھا' آپ کی ماں تھی' آپ کے چچا تھے' آپ کی پھوپھیاں تھیں' آپ کھاتے پیتے تھے۔ مسلمانو! ذرا غور کرو! آپ رب نہیں تھے۔ عبدہ و رسولہ تھے' خدا ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔

آپ ﷺ کی سیرت پر بڑی کتابیں ہیں' ایک کتاب رحمۃ للعالمین ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے لکھی ہے' انہوں نے ہی دوسری کتاب مہر نبوت بھی لکھی ہے۔ یہ کتابیں پڑھو' آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سمجھ میں آئے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ بڑے پائے کے عالم ہوئے ہیں' ان کی سیرت بھی پڑھو آپ کو پتہ چلے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی۔ ہم نے قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری طبع ہونے کے لیے پریس پر دے دی ہے۔ پانچ سو روپیہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فنڈ سے دے دیا ہے۔ میں نے کہا تھا بارہ ربیع الاول کے آگے پیچھے چھپ جانی چاہیے تھی' لیکن تاخیر ہو گئی ہے' چلو اب چھپ جائے گی۔ ان کی سوانح عمری پڑھو۔ آپ کو پتہ چلے کتنے بڑے کمال کے بزرگ تھے۔ مہر نبوت انہوں نے لکھی ہے۔

غریبوں سے محبت

میں تو دنیا میں صرف ایک ہی فقیر کا قائل ہوں جس نے پوری دنیا میں لا الہ الا اللہ کا پرچار کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید الفقراء ہیں۔ آپ کے علاوہ میں کسی فقیر کا قائل نہیں ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ

''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کی توفیق مانگتا ہوں اور یہ کہ مجھے برے کام سے دور رکھ' مسکینوں کی محبت (میرے دل میں) پیدا فرما۔''

غریبوں کی محبت مانگتا ہوں' امیروں کو سارے پاس بٹھاتے ہیں۔ غریبوں کو پاس بٹھاتا ہے کوئی کوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو کہا؛

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْهُمْ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا (الکھف؛۲۸)

''اے میرے بندے! تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا تکنے کے آرزومند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر) دنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے، اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔''

ان غریب لوگوں کے کپڑے نہ دیکھنا۔ ان کے پسینے کی بو نہ دیکھنا ان کا ایمان دیکھنا اور انہیں اپنے پاس سے نہ اٹھانا، نہ بھگانا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

☆......☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں تقریر

اطاعت رسول

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُه، وَنَسْتَعِيْنُه، وَنَسْتَغْفِرُه، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْ فلا هَادِيَ لَه وَاَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه، لَا شَرِيْكَ لَه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه، وَرَسُوْلُه، .اما بعد! فاعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم.

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

(قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ) (آل عمران ؛ ۳۲)

”آپ فرما دیں؛ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا‘ اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔ آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء ہے جس کے سوا کوئی حمد وثناء کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں‘ اسی کی ثنائیں ہیں۔

امام الانبیاء

ہمارے امام محمد رسول اللہ ﷺ ہیں‘ جنہوں نے تمام انبیاء کو معراج کی رات نماز پڑھائی ہے۔ ہمارے اہلحدیثوں کا ایمان ہے آپ ﷺ تمام پیغمبروں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے افضل ہیں۔ جبریل امین نے آپ ﷺ کا بازو پکڑ کر آگے کیا تھا اور تمام نبیوں کو نماز آپ نے پڑھائی تھی۔

ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَام فَقَدَّمَنِي جِبْرِيل حَتَّى أَمَمْتُهُمْ

''پھر میں بیت المقدس پہنچا وہاں پر تمام انبیاء جمع تھے' جبرائیل نے مجھ کو آگے کیا۔ میں نے تمام انبیاء کو امامت کرائی۔'' (سنن نسائی: ۴۵)

اب بھی مسئلہ یہی ہے' آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے کوئی نماز نہیں پڑھا سکتا ہے۔ میں قرآن پڑھتا ہوں۔

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ (النساء: ۱۰۲)

اور جب آپ ان میں (تشریف فرما) ہوں تو ان کے لئے نماز (کی جماعت) قائم کریں۔''

میرے بھائیو اور دوستو!

آپ ہمیں کیا بتاتے ہیں' ہم سے کیا بات کرتے ہیں؟ قرآن کے ہوتے ہوئے بھی کسی بات کی ضرورت ہے؟ ہم سب اپنی آخرت کی فکر کریں۔ دنیا کے لڑائی جھگڑے چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ کو کیا حساب دیں گے۔

صحیحین کی روایت میں آتا ہے' قبر میں آدمی سے پوچھا جائے گا:

مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو فرشتے (منکر نکیر) اس کے پاس آتے ہیں' وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد ﷺ کے بارے میں تو کیا اعتقاد رکھتا تھا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ

''مومن تو کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس جواب پر اس سے کہا جائے گا:

انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا

''تو یہ دیکھ اپنا جہنم کا ٹھکانا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لیے جنت میں ٹھکانا دے دیا۔ اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں ٹھکانے دکھائے جائیں گے۔ اس کی قبر خوب کشادہ کر دی جائے گی۔ (جس سے آرام وراحت ملے)

وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ لَا اَدْرِي كُنْتُ اَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْتَمِعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

''اور منافق وکافر سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، میں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو نے جاننے کی کوشش کی اور نہ سمجھنے کی۔ پھر اسے لوہے کے گرزوں سے بڑی زور سے مارا جائے گا کہ وہ چیخ پڑے گا اور اس کی چیخ کو جن اور انسانوں کے سوا اس کے آس پاس کی تمام مخلوق سنے گی۔ (صحیح بخاری: ۱۳۷۴)

تقلید یا اتباع

دیکھنا تو یہ ہے کہ اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی مانی ہے کہ نہیں۔ لوگوں کا تو حال یہ بنا ہوا ہے جو آ جاتا ہے اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ وہ مر جاتا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر کسی اور کو پکڑ لیتے ہیں۔ جب کہ ہمیں حکم یہ دیا گیا تھا کہ محمد ﷺ کے سوا کسی کی اتباع نہیں کرنی۔ سب کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرو۔

ثُمَّ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

''پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔''

اپنی امامت بھی چھوڑ دو اور اپنی نبوت بھی چھوڑ دو اپنی رسالت بھی چھوڑ دو اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع اختیار کرو۔ معراج کی رات محمد رسول اللہ ﷺ نے انبیاء کرام کی امامت کروا کر امام الانبیاء کے مقام کو پایا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر آگے کیا۔ آج ہم نے امام بنائے ہوئے ہیں۔ میں اللہ واسطے سے آپ سے پوچھتا ہوں کہ ہم امام محمد رسول اللہ ﷺ کو کیوں نہیں مانتے۔ اگر ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو امام مانتے ہیں تو پھر کسی دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ ہمارے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتے۔ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو کیوں نہیں مانتے؟ جنہوں نے آپ کے سوا کسی کو پکڑا ہی نہیں ان کے متعلق یہ کہنا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتے اور جنہوں نے آپ کے سوا کئی لوگوں کو پکڑا ہوا ہے' ان کے متعلق یہ سمجھیں کہ وہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہیں۔ یہ سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے۔

اہلحدیث

میں یہاں مولویت جھاڑنے نہیں آیا' میں یہاں سبق سنانے آیا ہوں۔ طالب علم ہوں' اگر میں غلط بیان کروں' غلط سناؤں تو میرے منہ پر مارنا کہ یہ بات لے جاؤ ہم نہیں مانتے۔ اور مجھے کہنا: بات وہ کرو جو اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بتائی۔ اہلحدیث کی تعریف یہ ہے کہ اللہ کی مانے' رسول ﷺ کی مانے اور کسی کی نہ مانے۔ رسول ﷺ کی بات آجائے' پیر کی چھوڑ دے' مرشد کی چھوڑ دے' ماں کی چھوڑ دے' باپ کی چھوڑ دے' بیوی کی چھوڑ دے' گاؤں والوں کی چھوڑ دے' شہر والوں کی چھوڑ دے' نمبردار کی چھوڑ دے سب کی چھوڑ دے لیکن محمد ﷺ کی نہ چھوڑے۔

''محمد ﷺ نوں چھڈ یاں گزارہ نہیں ہونا'' ٹھیک کہا ہے' مولانا صمصام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے' اللہ تجھے بخشے وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ بڑے علماء ہم سے جدا ہو گئے (یہاں مولانا یوسف گکھڑوی صاحب بہت روئے ہیں) اور دعا فرما رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ' وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ'

اہلحدیث ہونے کے بعد سب کچھ چھوڑ دیا

میں پہلے بریلوی بھی تھا' میں دیوبندی بھی تھا میں اہلحدیث ہوا تو میں نے سب کچھ چھوڑ دیا اور میں نے کہا میں تیرا ہوں' باقی سب کو چھوڑ دیا' میں نے کہا جو حکم تیرا حبیب کرے گا میں وہی کروں گا۔ رب ہمیں نظر نہیں آتا۔ ہمیں محمد کریم ﷺ نے جو کچھ کہا ہے وہی ہمارے لیے دین ہے۔

بدعت یا سنت

میں نے قرآن ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے' رسول اللہ ﷺ کے منبر پر کھڑا ہوں اور یہ بات کہتا ہوں اگر میں محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑ دوں یا آپ کی سنت کے خلاف کروں تو بس مجھے اسی وقت روک دینا ٹوک دینا۔ میں آپ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھتا ہوں اور یہ بات کہتا ہوں؛ یہ جو مسجدوں میں تم موم بتیاں لگاتے ہو کیا یہ نبی ﷺ نے لگائی ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کتنی موم بتیاں لگائی ہیں، کتنے کاغذ جلائے ہیں، کتنے دیے جلائے، کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ سے محبت نہیں تھی؟ صرف ایک واقعہ بتا دو کسی اور صحابی نے قبر یا مسجد میں دیے چراغ روشن کیے ہوں۔ کیوں قوم کو غلط لائن پر چلاتے ہو۔؟ مسلمانوں کو فخر ہے کہ ان کی ساری تاریخ موجود ہے لکھی ہوئی ہے۔ نبی ﷺ کے سارے صحابہ کی سیرت موجود ہے۔ بتاؤ کسی نے ایسا کام کیا؟ اب یہاں جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ صرف بدعت ہے۔ کوئی اپنی ماں کا دن منا رہا ہے۔ کوئی اپنے باپ کا دن منا رہا ہے۔ کوئی بھائی کا دن منا رہا ہے۔ سارے دن ہم نے تقسیم کر لیے ہوئے ہیں۔

عید میلاد

قرآن سے دکھاؤ، حدیث سے دکھاؤ! رسول اللہ ﷺ نے عید میلاد منائی ہو۔ ہمیں ویسے ہی نہ طعنے دو، ہمیں ویسے ہی نہ مارو۔ ہمیں مارنے کی دھمکیاں نہ لگاؤ۔ کئی لوگوں نے لگائی ہیں، میں کوئی مر نہیں گیا۔ میں تو بس یہ کہتا ہوں؛ ہمیں ویسے طعنے نہ دو، ویسے دھمکیاں نہ دو، ہمیں دلائل سے قائل کرو۔ اتنا روپیہ پیسہ لگا کر گلیاں سجاتے ہو، کہیں تمہارا یہ روپیہ ضائع ہی نہ ہو رہا ہو۔ یہ روپیہ کسی غریب کو دیا ہوتا اللہ راضی ہو جاتا۔ جس طرح درباروں پر روپیہ ضائع ہو رہا ہے اور قبروں پر عمارتیں بنا کر چپسیں لگا کر ماربل لگا کر شیشے لگا کر روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ اور پھر اس مزار پر گنبد بنا کر موم بتی جلا کر قوم کو تباہ کر دیا ہے۔ کس طرف امت کو لگا دیا ہے؟ ذرا حساب تو کرو! کتنا تیل لگا ہے کتنے کی موم بتی جلی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روپیہ الگ ضائع ہو رہا ہے اور عقیدہ الگ خراب ہو رہا ہے۔ قبروں پر بھنگڑا ڈالا جا رہا ہے۔

میلاد کی خرابیاں

اس میلاد میں عورتوں کو ننگے منہ نکالا جاتا ہے' تین سال پہلے کا واقعہ ہے عورتیں عید میلاد النبی کا جلوس دیکھنے کے لیے نکلیں۔ وہ کون عورتیں تھیں' ان کے ازار بند کاٹے گئے۔ یہ نکے چوک (گوجرانوالہ) کا واقعہ ہے۔ بتیاں بجھا کر یہ کام کیا گیا اور یہ ساری بے حیائی نبی پاک کا نام لے کر کی گئی ہے۔ نبی کا نام لے کر چمٹا بجایا جا رہا ہے' نبی کا نام لے کر بانسری بجائی جا رہی ہے' نبی کا نام لے کر بھنگڑا ڈالا جا رہا ہے نبی پاک کا نام لے کر تھاپ اور ڈھول پیٹا جائے اور پھر یہ نبی کے عاشق اور ہم گستاخ؟ کچھ تو خدا لگی کہو' جو نبی اتنا پاک تھا کہ ذرا سی آواز ڈھول کی آئی تو کانوں میں انگلیاں دے لیں کہ کہیں میرے کان اس برائی میں ملوث نہ ہو جائیں۔

اگر تمہارے ان کاموں کا نام ہی سنت ہے تو پھر میں ایسی سنت کو نہیں مانتا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں حضور ﷺ کی سوانح حیات کیا ہے۔ قرآن حضور ﷺ کی سوانح حیات ہے۔ اس قرآن سے ہی یہ ڈھول ڈھمکا اور جشن عید دکھا دو۔ اگر اس سے نہیں دکھا سکتے تو اس سے ہی دکھا دو جس میں آپ نے قرآن کی وضاحت کی ہے۔ حدیث ہی سے دکھا دو' کوئی حدیث ہی دکھا دو۔ حدیث نہیں دکھا سکتے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہی دکھا دو۔ اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نہیں دکھا سکتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی دکھا دو۔

ایک اعتراض کا جواب

کہتے ہیں حضور ﷺ نے خود اپنا میلاد اس لیے نہیں منایا کہ یہ تکبر ہو جانا تھا'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھلا آپ اپنا میلاد کیسے مناتے' اپنے لیے لوگوں کو کیسے نکالتے؟

میں کہتا ہوں او مولوی صاحب! تم نے تو حضور کی یہ سنت بھی اختیار نہیں کی۔ تو تو اپنی بڑی تعریف پسند کرتا ہے' قل' ساتے' چالیسویں پر جاتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ وہاں میری تصویر بھی آئے اور ساتھ میرا بیان بھی آئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میں کہتا ہوں: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا' عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا' صحابہ کرام نے نہیں کیا آج تم عید میلاد مناتے ہو تو مناؤ' اپنی ماں کا دوپٹہ لاکر گلی میں لگاتے ہو' بہن کا دوپٹہ لاکر گوٹے والا دوپٹہ لے کر سجاتے ہو اور ہمیں ابلیس تک کہہ دیتے ہو۔ میں کہتا ہوں تم ہمیں جو مرضی کہو' لیکن ایک بات مجھے ضرور بتاؤ' ایک بات کا جواب ضرور دو۔ ہمیں اس بات کا ثبوت دو قرآن مجید میں سے ہمیں اس کا ثبوت دکھاؤ' حدیث رسول میں سے ہمیں منوانا ہے تو قرآن لاؤ' حدیث لاؤ' پھر تیسرے نمبر پر صحابہ کے اقوال لاؤ' پھر تابعین پھر تبع تابعین' پھر آئمہ دین' ان میں سے کسی سے دکھاؤ۔

آپ دیکھ لیں! میں کتنے آرام سے کتنے پیار سے بات کر رہا ہوں کسی کو گالی نہیں دی' کسی کو برا نہیں بولا' لیکن یہ ضرور کہوں گا عید میلاد النبی کا جلوس ثابت نہیں۔

غیروں کی نقالی

میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ میری بہت بڑی دکان تھی ''کینٹ جنرل سٹور دہلی روڈ صدر بازار لاہور چھاؤنی'' میں اس دکان پر بیٹھا تھا۔ کوئی چیز میری دکان سے آ کر لو' آپ کو صحیح چیز ملے گی' ہم صاف اور سچ بولیں گے' ہماری دکان کے ساتھ مولوی عبدالعلیم چکوال والے شاہ صاحب رہتے تھے اللہ تعالیٰ انہیں بخشے' نیک آدمی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ سکھوں نے وہاں جلوس نکالا کہ آج بابا گورونانک پیدا ہوا ہے۔انہوں نے بڑی ساری ''رحل'' بنا کر اس کے اوپر گرنتھ رکھی اور ایک سکھ کو اوپر بٹھا دیا جس نے وہ گرنتھ اٹھائی ہوئی تھی۔اس جلوس کو دیکھ کر پانچ سات آدمی اکٹھے ہو کر میرے پاس آ گئے اور مجھے کہنے لگے؛ ہمارا دل کرتا ہے کہ ہم بھی بڑی ساری ''رحل'' بنوائیں اور اس پر بڑا سا قرآن مجید رکھیں اور پھر اس میں آپ کو بٹھائیں۔میں نے یہ بات سنتے ہی کہہ دیا؛

﴿وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ إِنَّ هَؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الاعراف؛ ۳۸)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار اتار دیا تو ان کا گذر ایک ایسی قوم سے ہوا جو اپنے (خود ساختہ) معبودوں کی پرستش میں مگن بیٹھی تھی۔انہوں نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام ہمارے لئے بھی ایک الٰہ بنا دیں جیسے ان کے الٰہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔جس طریقہ پر یہ لوگ ہیں وہ یقیناً تباہ ہو کر رہے گا۔اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ باطل ہو کر رہے گا۔''

ڈوب مرو' سکھوں کی طرف دیکھ کر تم بھی اسلام میں وہی کام کرنے لگے ہو' سکھوں کے پیچھے لگے ہو۔یہ ساری بات میں نے آپ کو سمجھانے کے لیے سنائی ہے۔ ہمارا بھی حال بنی اسرائیل کے ان لوگوں جیسا ہوا ہے' عیسائیوں نے 25 دسمبر منایا ہے لہٰذا ہم نے بھی اپنے نبی کی ولادت کا دن منایا ہے۔فلاں نے برسی منائی ہے' ہم نے بھی برسی منائی ہے۔میں کہتا ہوں؛ سنت پر کیوں نہیں آتے۔ایک دن میں پانچ مرتبہ جلوس کیوں نہیں نکالتے؟ یعنی اکٹھے ہو کر مسجد میں پانچ مرتبہ کیوں نہیں آتے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے دروازے پر آؤ

اللہ کی قسم! اگر سارے اکٹھے ہو کر پانچ وقت مسجد میں آئیں تو مسجدیں کم ہو جائیں۔ مؤذن اذان میں کیا کہتا ہے' اذان میں اللہ کا نام لیا گیا ہے' محمد کا نام لیا گیا ہے اب تو مسجد کی طرف آؤ۔ اگر سارے بندے مسجد کی طرف نکل آئیں تو مسجدیں اور بنانی پڑ جائیں۔ مسجد میں جاؤ اللہ کا ذکر کرتے جاؤ اللہ کا ذکر کرتے آؤ۔ حضور ﷺ نے جو طریقہ بتایا ہے اس پر عمل کرو۔ قیامت کے دن نمبر تب ملنے ہیں جب حضور ﷺ کے طریقے پر آؤ گے۔ اسلام کی عمارت تب قائم رہے گی جب اس طریقہ پر آؤ گے جو طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے' اور جو کچھ آپ نے کیا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

''اور سن لو حضور پاک ﷺ سے جس کو محبت نہیں وہ بے ایمان ہے۔

اللہ کے دروازے پر کوئی بھی چوکیدار نہیں۔ یہ دروازہ ہر ایک کے لیے ہر وقت کھلا ہے۔

یہ وہ محمدی ﷺ دروازہ نہیں جو کل جشن میلاد میں بانسوں کا بنایا تھا gate of mohammd یہ دروازہ مراد نہیں۔ دو دن گزرے تو اس گیٹ کو گرا دیا۔ اب gate of mohammd کدھر گیا؟ کچھ خدا کے لیے سوچو کیا کر رہے ہو۔ کچھ آخرت کا بھی فکر ہے؟ یا صرف دنیا میں کھیلنے کا ہی فکر ہے؟ ان لوگوں کو آخرت کا فکر نہیں' کھیلنے کا ہی فکر ہے' تمہاری یہ جھنڈیاں' جو تم نے جشن میلاد پر لگائیں اور تمہارے یہ دوپٹے جو اپنے گھروں سے ماؤں کے اتار لائے ہو اور یہ جو بت اور بڈھاوے جو گھروں سے لا کر رکھ دیتے ہو یہ قیامت کے روز تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گے۔

محمدی گیٹ بنا کر اور جھنڈیاں لگا کر یہ سمجھ لو کہ ہم محمد ﷺ کے قریب ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ یاد رکھو! جھنڈیاں لگانے سے کام نہیں بنے گا۔ کام بنے گا محمد کریم ﷺ کی اتباع کرنے سے۔ کوئی بتائے تو سہی کیا بارہ ربیع الاول محمد ﷺ کی زندگی میں یہ دن دوبارہ کبھی نہیں آیا؟ چالیس سال تو نبوت سے پہلے آیا' پھر چالیس سال کے بعد نبوت کا اعلان کیا' پھر لوگوں سے پوچھا بتاؤ! میں سچا ہوں کہ جھوٹا ہوں تو سب لوگوں نے بیک زبان کہا تھا آپ سچے ہیں۔ میں آج آپ سے کہتا ہوں کوئی مجھے اس سچے سے ایک سچ لا کر ہی دکھائے کہ اس سچے نے کہا ہو میں نے نبوت سے پہلے تو یہ دن نہیں منایا اب منا رہا ہوں۔ چلو مکے میں تو کمزور تھے اور ماریں کھاتے رہے وہاں سلطنت نہیں تھی' پھر جب آپ مدینے آئے وہاں سلطنت قائم ہو گئی' پھر آپ نے منایا ہو؟ پھر جب نبی اس دنیا سے چلے گئے پھر کسی نے منایا ہو۔؟

ایک کہتا ہے نبی پاک ﷺ نے خود تو اپنا جلوس نہیں نکالنا تھا' خود تو آپ ﷺ نے اپنی تعریفیں نہیں کرنی تھیں۔ یہ تو بعد میں ہمارا ہی کام ہے۔ میں نے کہا؛ آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے' عمر رضی اللہ عنہ نے جلوس نکالا ہے' عثمان رضی اللہ عنہ نے نکالا ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے نکالا ہے؟

اس طرح محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر غیر کے طریقے پر چلنے والا کبھی ہدایت نہیں پا سکتا۔

میلاد نہیں سیرت اپناؤ

آپ جلوس نہیں نکالتے تھے آپ تو قرآن پڑھتے تھے' قرآن پڑھاتے تھے رسول اللہ کی سیرت تو یہ تھی؛

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قَالَ اَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْوَاقِعَةُ وَ الْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورت ہود واقعہ مرسلات عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ اور اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا ہے (جامع ترمذی: ۳۲۹۸)

حافظ محمد الیاس صاحب کو میں حکم کرتا ہوں اگر میں غلطی کروں تو ٹوکنا۔ سورۃ ہود میں کیا ہے:

(فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَالَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ (هود ۱۲)

"پس آپ ثابت قدم رہئے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی (ثابت قدم رہے) جس نے آپ کی معیت میں (اللہ کی طرف) رجوع کیا ہے اور (اے لوگو!) تم سرکشی نہ کرنا' بیشک تم جو کچھ کرتے ہو وہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔ اور تم ایسے لوگوں کی طرف مت جھکنا جو ظلم کر رہے ہیں۔ ورنہ تمہیں آتش (دوزخ) آ چھوئے گی اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا پھر تمہاری مدد (بھی) نہیں کی جائے گی۔"

پکا رہنا تھڑکنا نہیں' اگر ذرا بھی تھڑک گئے تو آگ لگ جائے گی۔ ظالموں کی طرف کبھی مائل نہیں ہونا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

ہم کہتے ہیں؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے' وہ کہتے ہیں نہیں ہوئے۔ میں کہتا ہوں اب آپ کدھر ہیں' کیوں نہیں ہمیں نظر آتے' کدھر ہیں' آپ؟ ہمیں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتاؤ کیوں فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی رہیں اور چھ ماہ بعد ہی فوت ہو گئیں' کیوں ابوبکر رضی اللہ عنہ روتے رہے' آنکھوں کے نیچے کالے حلقے بن گئے اور کیوں یہ دعا کرتے رہے:

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَالْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

مجھے میرے یار کے ساتھ ملا دینا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو کہتے تھے:

اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلٰى

''اے اللہ تو ہی میرا دوست ہے تو ہی میرا دوست ہے''

فاطمہ رضی اللہ عنہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھتی تھیں: تمہارا کس طرح دل کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے کا؟

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

اَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ يَااَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ وَقَالَتْ يَااَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا اَدْنَاهُ وَااَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ وَااَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ وَااَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ قَالَ حَمَّادُ حِينَ حَدَّثَ ثَابِتٌ بَكٰى وَقَالَ ثَابِتٌ حِينَ حَدَّثَ اَنَسٌ بَكٰى

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے انس رضی اللہ عنہ تم لوگوں نے یہ کیسے گوارا کیا کہ تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی کہا: اے ابا جان! آپ اپنے پروردگار کے کتنے قریب ہیں۔ اے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے' اے ابا جان! جبرائیل نے آپ کی وفات کی خبر دی تھی۔ اے ابا جان آپ نے اپنے پروردگار کے بلاوے پر لبیک کہا۔ حماد بیان کرتے ہیں ثابت نے جب یہ حدیث بیان کی تو وہ رونے لگے ثابت بیان کرتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ نے جب حدیث بیان کی تو وہ بھی رونے لگے تھے۔

قرآن کہتا ہے: اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بیشک آپ کو (تو) موت آنی ہے اور وہ بھی یقیناً مردہ ہو جائیں گے۔''

سورۃ زمر اور یہاں تیئیسواں پارہ ختم ہو رہا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور ان کے صحابی محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابی، پھر تابعین اور پھر تبع تابعین پھر محدثین کرام پھر آئمہ کرام، یہ سب کدھر گئے ہیں۔ یہ سب اللہ کے پاس جا چکے ہیں۔ ان کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند ہے۔ اور فرعون، ہامان، شداد، نمرود کدھر گئے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے قید خانے میں بند ہیں۔

حدیث کے ہوتے ہوئے چوں و چراں نہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَاتَمْنَعُوا نِسَائَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَاْذَنُكُمْ إِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ (صحيح مسلم؛ ۴۴۲)

''تم اپنی عورتوں کو مساجد سے نہ روکو جب وہ تم سے اس کی اجازت طلب کریں بلال بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہم ان کو ضرور منع کریں گے جس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان پر اس قدر سخت ناراضگی کا اظہار کیا کہ اتنا کسی پر ناراض نہ ہوئے تھے اور فرمایا میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی خبر دیتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو ضرور منع کریں گے۔

میں آپ کو حدیث سناتا ہوں، میں تمہیں حدیث رسول ﷺ سنا رہا ہوں۔ میں تجھے کہہ رہا ہوں: اللہ کے رسول ﷺ کہتے ہیں، اور تو آگے سے اپنی بات بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔سنت کی بات جب کی جائے تو اسے دل و جان سے قبول کیا جائے۔اس کے آگے چوں و چراں نہ کی جائے۔اگر حدیث سن کر اپنی مرضی کرنی ہے۔یا اپنی حجتیں پیش کرنی ہیں تو پھر محمد رسول اللہ ﷺ کو ماننے کا کیا فائدہ''

قیامت کے روز اگر یہ بات ہوئی کہ مرضی اپنی کی ہوئی' دین اور شریعت کا کوئی علم نہ ہوا' تو پھر خیر کوئی نہیں۔آج موقعہ ہے سنت پر عمل کرلو اور اپنی نجات کا سامان بنالو۔

وما علینا الا البلاغ المبین

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹی تقریر

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِيْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اما بعد! فاعوذباللّٰه من الشيطٰن الرجيم.

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

(يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا) (الاحزاب؛ ۴۵)

”اے پیغمبر ہم نے آپ کو گواہی دینے والا‘ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور (رشد و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے جس کے سوا کوئی حمد و ثنا کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں‘ اسی کی ثنائیں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب

آپ کے دو مقام ہیں‘ آپ کی دو ذمہ داریاں ہیں‘ دو خوبیاں ہیں آپ کی‘ ایک بشیر اور ایک نذیر۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے:

(اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا) (البقرہ؛ ۱۱۹)

(اے رسول) بے شک ہم نے آپ کو برحق بشیر و نذیر (خوشخبری دینے والا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈرانے والا) بنا کر بھیجا ہے۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

(یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا) (الاحزاب: ۴۵)

''اے پیغمبر ہم نے آپ کو گواہی دینے والا' خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور (رشد و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔''

شاہد کہتے ہیں گواہ کو:

کیا محمد رسول اللہ ﷺ کی ساری دنیا میں شہرت نہیں؟ صحراؤں' میدانوں' پہاڑوں' آبادیوں' جنگلوں میں' شہروں میں' دیہاتوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ ہے' آپ کا نام ہے' پوری دنیا پر آپ کی دہائی دہائی ہے۔ زمین والے بھی جانتے ہیں آسمان والے بھی جانتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ ہے شاہد۔

خوشخبری دینے والے

آپ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بن کر یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں' جو اس بات کو مانتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

''معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَیْنَا اَنَا رَدِیْفُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَہٗ اِلَّا اٰخِرَۃُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ ثُمَّ سَارَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ یَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ ثُمَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

''میں نبی کریم ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی اسی حالت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا معاذ! میں بولا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر تک چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا: یا معاذ! میں بولا' یا رسول اللہ! حاضر ہوں آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہو۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا: یا معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں' یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ کے اپنے بندوں پر کیا حق ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حق یہ ہیں کہ بندے خاص اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا: معاذ! میں نے عرض کیا' حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے۔ جب کہ وہ یہ کام کرلیں۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ کرے۔ (صحیح بخاری: ۵۹۶۸)

اللہ کا حق کیا ہے بندے کا حق کیا ہے۔ شرک کی کئی اقسام ہیں' بڑی دو ہیں؛ شرک اکبر' شرک اصغر۔ ہر قسم کے شرک سے بچنے والا ہی جنت میں جائے گا۔

اس نے ہر بستی میں رسول بھیجے' جو لوگوں کو خوشخبری بھی سناتے تھے اور ڈراتے بھی تھے؛

(اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَاِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ) (فاطر؛ ۲۴)

"بیشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشیر و نذیر (بشارت دینے والا اور ڈرانے والا) بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں (گزری) جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا تقاضا

تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا سمجھتے ہو' سچا سمجھتے ہو' جھوٹا سمجھتے ہو؟ اگر وہ سچا ہے تو پھر دل و جان سے من و عن قبول کیوں نہیں کرتے۔ پھر داڑھی کیوں نہیں رکھتے' داڑھی منڈوانے والا داڑھی منڈا رہا ہے' سود لینے والا سود لے رہا ہے' جھوٹ بولنے والا جھوٹ بول رہا ہے' دکان کا ایمان اور مسجد کا ایمان اور ہے' گھر کا ایمان اور مسجد کا ایمان اور' کچہری کا ایمان اور گھر کا اور' ہمیں آخرت کا یقین ہی نہیں۔ قرآن کا بیان ہے

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) (الحج؛ ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو' بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اس سے غافل ہو جائے گی جسے اس نے دودھ پلایا اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تو لوگوں کو نشے میں دیکھے گا حالانکہ وہ ہرگز نشے میں نہیں ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔''

ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی۔ اس دن سب ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔

(يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيهِ ○ لِكُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيهِ)

''جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ (سے) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ اس دن ان میں سے ہر شخص کی ایک ایسی حالت ہو گی جو اسے (دوسروں سے) بے پرواہ بنا دے گی۔''

سب کو اپنی اپنی پڑی ہو گی۔ بیٹے باپ سے ماں بیٹی سے بھاگ جائے گی' دوست دوست سے بھاگ جائیں گے۔''

عدالت عالیہ میں دعویٰ

اللہ بھی گواہ' سارے انبیاء بھی گواہ' رسول اللہ ﷺ بھی گواہ تو پھر جب مقدمہ دائر ہو گا' عدالت عالیہ میں تو وہاں کیا کریں گے۔ اگر ہم نے آپ کو چھوڑ کر کسی اور کی اقتدا کی ہوئی تو وہاں ہمیں کوئی نہیں بچائے گا۔ وہاں ہم جھوٹے پڑ گئے تو پھر ہماری کون سنے گا؟ ساری عدالتوں سے وہ بڑی عدالت ہے؛

(مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ)

اس عدالت میں رسول اللہ ﷺ ایک دعویٰ دائر کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(وَقَالَ الرَّسُولُ يَارَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا) (الفرقان؛ ۳۰)

''اور رسول ﷺ کہیں گے اے میرے پروردگار! میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ دیا تھا۔''

جس طرح ہم قرآن کا نام تو لیتے ہیں لیکن اسے پڑھتے نہیں، اس پر عمل نہیں کرتے۔ ہم اس کے قوانین نافذ نہیں کرتے۔ یہ جو ہمارا حال ہے رسول اس کے خلاف اللہ کی عدالت میں دعویٰ دائر کریں گے۔

اور یاد رکھو! قرآن تو دنیا میں ہی یہ فیصلہ سنا رہا ہے۔

(وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ)

(وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ)

(وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) (المائدہ؛ ۴۷، ۴۵، ۴۴)

ظالم فاسق کافر تینوں ڈگریاں قرآن نے ایسے لوگوں کو بیان کر دیا ہے۔

قرآن سے پوچھو

قرآن سے پوچھو' اللہ کی قسم جب بھی قرآن پڑھا ہے ایمان بڑھا ہے۔ اس کو پڑھا کرو' اس سے پوچھا کرو۔

(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ٥ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ٥ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ) (الانفال؛ ۲)

''ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت وجلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلام محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ بھی کرتے رہتے ہیں۔"

اتباع صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی ہوگی

"میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اچھا نہیں، میں عمر رضی اللہ عنہ سے اچھا نہیں، میں عثمان رضی اللہ عنہ سے اچھا نہیں میں علی رضی اللہ عنہ سے اچھا نہیں میں زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ سے اچھا نہیں، میں عشرہ مبشرہ سے اچھا نہیں، میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ سے اچھا نہیں، میں ان کے قدموں کی مٹی جیسا نہیں، میں تو تابعین کے قدموں کی مٹی جیسا بھی نہیں، میں تبع تابعین کے قدموں کی بھی مٹی جیسا نہیں۔ میں علماء دین کے قدموں کی مٹی جیسا بھی نہیں، میں صلحاء کے قدموں کی مٹی جیسا بھی نہیں لیکن ایک بات ضرور کہوں گا کہ فتویٰ صرف امام الانبیاء محمد رسول ﷺ کا چلے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء سے یہ وعدہ لیا ہے۔

ثُمَّ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (آل عمران: ۸۱)

"پھر تمہارے پاس رسول آئے جو اس کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

......☆......☆......☆......

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتویں تقریر

خشیت الٰہی (اللہ کا ڈر)

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَه وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اما بعد! فاعوذباللّٰه من الشيطن الرجيم.

بسم الله الرحمن الرحيم

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥ هُوَالَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (البقرہ: ۲۸)

''تم کیسے اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو' حالانکہ تم بے جان تھے تو اس نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہ تمہیں موت دے گا' پھر تمہیں زندہ کرے گا' پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے سب تمہارے لیے پیدا کیا' پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا پس انہیں درست کر کے سات آسمان بنا دیا اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء ہے جس کے سوا کوئی حمد وثنا کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں' اسی کی ثنائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم کیسے اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو' حالانکہ تم بے جان تھے تو اس نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

وہ تم کو خود مارے گا۔تم اس سے بچ نہیں سکتے۔اس کے عذاب سے ڈرو۔

دوستو!

اپنے مرنے کی تیاری کرو' کیوں اللہ سے کفر کر رہے ہو۔ہم کیا کر رہے ہیں۔ہم کس چیز کی تیاری کر رہے ہیں اور ہمیں حکم کیا دیا گیا تھا؟ اس لیے میرے دوستو! قرآن کو سمجھو قرآن کیا کہتا ہے۔

تم ایک منزل سے دوسری منزل میں آ چکے ہو' عدم موجودگی' موت ہی تھی' پھر اس نے ہمیں رحم مادر میں تخلیق کیا وہاں ہمارا سب کچھ بنایا۔

يَـا أَيُّهَـا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ (الحج؛ ۵)

''اے لوگو! اگر تمہیں (مرنے کے بعد) جی اٹھنے میں شک ہے تو (اپنی تخلیق وارتقاء پر غور کرو کہ) ہم نے تمہاری تخلیق (کی کیمیائی ابتداء) مٹی سے کی پھر (حیاتیاتی ابتداء) ایک تولیدی قطرہ سے پھر (رحم مادر کے اندر جونک کی صورت میں) معلق وجود سے پھر ایک (ایسے) لوتھڑے سے جو دانتوں سے چبایا ہوا لگتا ہے' جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بعض اعضاء کی ابتدائی تخلیق نمایاں ہو چکی ہے اور بعض (اعضاء) کی تخلیق ابھی عمل میں نہیں آئی تاکہ ہم تمہارے لئے (اپنی قدرت اور اپنے کلام کی حقانیت) ظاہر کر دیں' اور ہم جسے چاہتے ہیں رحموں میں مقررہ مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں' پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ' اور تم میں سے وہ بھی ہیں جو (جلد) وفات پا جاتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو نہایت ناکارہ عمر تک لوٹائے جاتے ہیں تاکہ وہ (شخص یہ منظر بھی دیکھ لے کہ) سب کچھ جان لینے کے بعد (اب پھر) کچھ (بھی) نہیں جانتا' اور تو زمین کو بالکل خشک (مردہ) دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو اس میں تازگی و شادابی کی جنبش آ جاتی ہے اور وہ پھولنے بڑھنے لگتی ہے اور خوش نما نباتات میں سے ہر نوع کے جوڑے اگاتی ہے۔"

ایک وقت ہمارا وجود نہیں ہو گا!

ہم نہیں تھے' اب ہم موجود ہیں۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ ہم موجود نہیں ہوں گے۔ کل کتنے جنازے اٹھائے گئے ہیں۔ ایک آدمی کا جناز پڑھا کر میں آیا تو دوسرے کا بھی تیار تھا۔ غلام رسول صاحب کا جنازہ پڑھایا ہے تو اسماعیل صاحب فوت ہو گئے۔ آج ان کا جنازہ پڑھانا ہے۔ فیکٹریاں موجود ہیں کارخانے موجود ہیں اور خود اس دنیا سے جا چکا ہے۔ جن بچوں سے پیار کرتا تھا وہ بچے رو رہے ہیں' بیوی رو رہی ہے اور خود دنیا چھوڑ گیا ہے۔ ایک منزل گزر آئے ہیں۔

پھر وہ ہمیں مار دے گا پھر وہ دوبارہ زندہ کرے گا اور اپنے سامنے کھڑا کرے گا' پھر موت ختم ہو جائے گی' اور کافر اس بات کا اعتراف کریں گے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالُوا رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ) (الغافر: 11)

''وہ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دو دفعہ موت دی اور تو نے ہمیں دو دفعہ زندہ کیا' سو ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو کیا نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟''

یا اللہ کوئی راستہ ہے ہم جہنم سے نکل جائیں۔ ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اب رب کو ہی پکاریں گے۔ پہلے کبھی رب کو مانا ہی نہیں تھا۔ اب ہمیں دنیا میں بھیج اب ہم نیک عمل کریں گے۔ موت آنی ہی ہے۔ کوئی سائنس دان' کوئی فلاسفر کوئی حساب دان اپنی موت کو روک نہیں سکا۔

جاؤ! ان حساب دانوں سے پوچھو فلاسفی سے پوچھ لو' سائنس دان سے پوچھ لو جب دو منفی آ جائیں تو جمع بن جاتے ہیں (two minus one plus) دو موتوں کا اعتراف کریں گے۔ اب ہمیشہ کی زندگی ہے۔ یہاں تختہ سیاہ ہو تو میں آپ کو بنا کر بتاتا۔

دوستو! موت آنے والی ہے۔ اس کی تیاری کرو۔ اس موت کا کچھ بنا لو۔ قبرستان میں جا کر دیکھو کتنی کتنی صدیاں گزر گئیں ہیں کتنے کتنے دولت مند کتنے طاقتور کتنے پہلوان اور کتنے نیک اور کتنے نمازی اور کتنے بدمعاش چور اور اچکے سب قبرستان میں پڑے ہوئے ہیں۔

قبرستان میں جانے کا مقصد یہ ہے کہ موت یاد کر تیری بھی آنے والی ہے۔ پھر انہی قبروں سے تم نکالے جاؤ گے۔

(وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ) (یس: 51)

''اور صور میں پھونکا جائے گا تو اچانک وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے۔“

کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں مرنے کے فوراً بعد سزا ملنی شروع ہو جاتی ہے؛

(وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ) (الانفال؛ ۵۰)

”اور کاش! تو دیکھے جب فرشتے ان لوگوں کی جان قبض کرتے ہیں جنہوں نے کفر کیا' ان کے چہروں اور پشتوں پر مارتے ہیں۔ اور جلنے کا عذاب چکھو۔ یہ اس کے بدلے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اس لیے کہ یقیناً اللہ بندوں پر کچھ بھی ظلم کرنے والا نہیں۔“

پور پور جوڑ دیں گے:

کئی لوگ یہاں پھر رہے ہیں کہ ہم نے کون سا مرنا ہے' اور اگر مر بھی گئے تو ہم دوبارہ نہیں اٹھیں گے' اللہ فرماتے ہیں:

(أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ) (القیامہ؛۳)

”کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی (بوسیدہ) ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے؟ ہاں ضرور جمع کریں گے ہم اس کی انگلیوں کے پور پور درست کرنے پر قادر ہیں۔“

مجرم کی آہ و فغاں

آج جن کے لیے جھوٹ بولتا ہے' جن کے لیے تکلیفیں اٹھاتا ہے' جن کے لیے پاپ کماتا ہے' جن کے لیے خود کو عذاب میں مبتلا کیا ہے یہ تیرے کچھ کام نہیں آئیں گے۔ ایک دن تو کہے گا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ٥ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ٥ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ٥ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ﴾

"مجرم آرزو کرے گا کہ کاش! اس دن کے عذاب (سے رہائی) کے بدلہ میں اپنے بیٹے دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی (دے ڈالے)۔ اور اپنا (تمام) خاندان جو اسے پناہ دیتا تھا۔ اور جتنے لوگ بھی زمین میں ہیں۔ سب کے سب (اپنی ذات کے لئے بدلہ کر دے، پھر یہ فدیہ) اسے (اللہ کے عذاب سے) بچا لے۔"

اس دن یہ حال ہوگا کہ مجرم یہ سوچے گا کہ ماں باپ اور اولاد تو در کنار میری طرف سے ساری دنیا جہنم میں جاتی ہے تو جائے، بس ایک میں جہنم کے عذاب سے بچ جاؤں۔ لیکن اس کی یہ آرزو کبھی پوری نہ ہو سکے گی۔

جیسے حق ہے ڈرنے کا ویسے ڈرو!

اس لیے آج دنیا ہی میں اللہ سے ڈر جاؤ ورنہ وہاں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

(آل عمران: ۱۰۲)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تم ہرگز نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔"

اے ایمان کے دعوے دارو! ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمہیں ایمان والے کہہ رہے ہیں۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے ہم ایمان والے بنیں ہمارے اندر ایمان ہو۔

وما علينا الا البلاغ المبين

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں تقریر

فکر آخرت

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اما بعد! فاعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم.

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (الحشر: ١٨)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا ہے جس کے سوا کوئی حمد وثنا کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں، اسی کی ثنائیں ہیں۔

ہر نفس کو چاہیے کہ وہ کل کے لیے کچھ کرے، اور وہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا کیا ہے؟

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (الحشر: ١٨)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو' یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔"

قبر کا خیال کر کے زندگی گذارو!

مردہ اور سویا برابر ہوتا ہے۔ اسی لیے تو سونے کی یہ دعا بتائی ہے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

اور جب بیدار ہو تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُور

جب رات کو سوتے ہو تو لحاف لے کر یہ سمجھ لو کہ یہ قبر کی مٹی ہے۔ اور پھر وہ سوچے یہ قبر کی مٹی ہے یہ اوپر آ گئی ہے اور مجھ سے پوچھنے والے آئے ہیں۔ اسی طرح حقیقت میں تجھے قبر میں جانا پڑے گا۔

اَلَا اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (ھود: ۵)

"سن لو! بلاشبہ وہ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں' تاکہ اس سے چھپے رہیں' سن لو! جب وہ اپنے کپڑے اچھی طرح لپیٹ لیتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ بے شک وہ سینوں والی بات کو خوب جاننے والا ہے۔"

کپڑے کے اندر کیا کر رہا ہے۔ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے' اسے سب کچھ پتہ ہے۔ تیرے اندر کیا ہے تیرے باہر کیا ہے۔ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ لحاف کے نیچے لیٹ کر سوچ میں نے آج کیا کیا ہے۔ میں صبح فلاں جگہ پر گیا' ادھر گیا اور یہ کام کیا' اور وہ نہیں کیا' نماز نہیں پڑھی۔ لیکن یہ تو وہ سوچے گا جسے آخرت پر یقین ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے آخرت کا یقین ہو جائے۔!

جب آخرت کا یقین ہو گا پھر وہ سوچے گا کہ فلاں آیا تھا اور آنے کی دو پیسے کی چیز لے گیا اور بارہ آنے ہی چھوڑ گیا ہے اسے یاد ہی نہیں رہے۔ اب یہ کہتا ہے: یا اللہ مجھے توفیق دے میں صبح ہی اس کے گھر پہنچاؤں۔ وہ کون پہنچائے گا' کون کرے گا یہ کام؟ وہی کرے گا جسے آخرت پر یقین ہو۔

توکل اور فکر آخرت

دوستو! اللہ پر بھروسہ کرو اور مرنے کی تیاری کرو' رب کو ملنے کی تیاری کرو۔ یہاں کسی نے کہیں جانا ہو تو نئے کپڑے پہنتا ہے' بڑا بن ٹھن کے جاتا ہے۔ دیکھنے والا بھی کہتا ہے آج بڑی ٹوہر نکالی ہے۔ پھر کبھی ادھر جاتا ہے اور کبھی ادھر جاتا ہے۔ انسان تو نے اپنے رب کی طرف جانا ہے اس کی تیاری کر۔ میں اور آپ وہاں کیا کریں گے؟ وہاں کسی نے کام نہیں آنا۔

یا اللہ میں بوڑھا شخص ہوں بڑا پاپی ہوں' گناہ گار ہوں' مجھے معاف فرما وہاں کسی نے کام نہیں آنا۔ (اس مقام پر مولانا یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ رو پڑتے ہیں)

گزشتہ ہفتے سے میں علیل تھا' گردہ کی تکلیف تھی' گزشتہ رات طبیعت صحیح ہوئی ہے' میں آپ کے سامنے آ گیا ہوں' اس لیے میری بات دھیان سے سنو' میں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں یا اللہ مجھے اسلام کا ادنیٰ سا سپاہی بنا لے۔ چار راتیں میں نہیں سویا۔ میری شامت اعمال ہے۔ یہ زندگی خیر گزر رہی جانی ہے اس لیے اس کی پرواہ نہ کرو' آخرت کی فکر کرو۔

ماڈریشن اور دین داری

اب تو ہمیں ماڈریشن لے بیٹھی ہے' ہر کوئی ماڈرن کی بات کرتا ہے۔ کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماڈرن ہونا چاہیے' چیز ماڈرن ہونی چاہیے۔ ہمیں تو اولڈ مین سمجھتے ہیں۔ میں تو ان بزرگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیں ہدایت دی اور راہنمائی فرمائی۔ ہمارے استادوں کو اللہ تعالیٰ بخشے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو منور فرمائے۔ کیا سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی محل ہے کیا مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کا بنگلہ ہے کیا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کوٹھی ہے' مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی مزار ہے؟ لیکن ان کے لیے دعائیں کرنے والے خدا کی قسم بہت زیادہ ہیں۔ جو اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں انہیں مزاروں سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ نیک بندوں کے لیے ہر کوئی دعا کرتا ہے۔ اور برے کو کوئی یاد نہیں رکھتا۔

دین سے مذاق

آج کل نوجوان ماڈریشن کی تلاش میں ہے ان لڑکوں کو' ان ماڈرن فیشن والوں کو ان کیمونسٹوں کو پوچھو' تمہارا کیا خیال ہے' اللہ کے بارے تمہارا کیا خیال ہے۔ دین کے بارے کیا جانتے ہو؟ تو آگے سے مذاق کرتے ہیں' ٹھٹھا کرتے ہیں۔ دین کو مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُ وْنَ (التوبه: ٦٥)

''اور بلاشبہ اگر تو ان سے پوچھے تو ضرور ہی کہیں گے ہم تو صرف شغل کی بات کر رہے تھے اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دے کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے تھے؟

ہم تو صرف وقت پاس کر رہے ہیں۔ یہ لوگ وقت پاس کر رہے ہیں' ان کو وقت پاس کرنے کے لیے قرآن و حدیث' اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی رہ گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذاق کے لیے صرف اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی رہ گیا ہے۔

یہ لوگ قیامت کے دن کہیں گے:

(لَوْ اَنَّ لِی کَرَّۃً فَاَکُونَ مِنَ الْمُحْسِنِینَ ٥ بَلٰی قَدْ جَآئَتْکَ اٰیَاتِی فَکَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَکْبَرْتَ وَکُنْتَ مِنَ الْکَافِرِینَ) (الزمر ۵۸)

''کاش! واقعی میرے لیے ایک بار لوٹنا ہو تو میں نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ کیوں نہیں، بے شک تیرے پاس میری آیات آئیں تو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو انکار کرنے والوں میں سے تھا۔''

آخرت کی فکر کون کرے گا

فکر آخرت تو اس کو ہو جو آخرت کو مانے، زکوۃ تو وہ ادا کرے جو آخرت کو مانے

اَلَّذِینَ لَا یُؤْتُونَ الزَّکَاۃَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَۃِ هُمْ کَافِرُونَ (فصلت : ۷)

''وہ جو زکوۃ نہیں دیتے اور آخرت کا انکار کرنے والے بھی وہی ہیں۔''

وہ زکوۃ اس لیے نہیں دیتے کہ وہ آخرت کے ہی منکر ہیں۔ قیامت کے منکر ہیں، وہ نماز اس لیے نہیں پڑھتے کہ وہ سمجھتے ہیں قیامت آنی کوئی نہیں۔

جس کو یہ پتہ چل جائے کہ میرے وارنٹ آ گئے ہیں، میرے سمن آ گئے ہیں وہ تیاری کرے گا، وہ نماز پڑھے گا وہ زکوۃ دے گا وہ حلال کھائے گا۔ جس کو پتہ چل جائے مجھے پولیس پکڑنے آ گئی ہے، وہ اپنا بندوبست کرے گا۔

آخرت کی عدالت

دنیا کی عدالت کا کوئی کیس ہو تو اس کی انسان بڑی فکر کرے گا وکیل بھی اس کو ٹیلی فون کرے گا، گھر والی بھی اس کو یاد دلاتی رہے گی کہ گواہوں کے پاس بھی جانا ہے اور کاغذ وغیرہ بھی سنبھالنے ہیں، سارے کام کرے گا دنیا کے کیس کی اتنی فکر ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت کے کیس کی کوئی فکر نہیں، جس سے بڑی عدالت کوئی نہیں۔ قرآن تو کہتا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ (الانبیاء ؛ ۱)

''لوگوں کے حساب کتاب (کا وقت) قریب آ گیا ہے اور وہ غفلت میں پڑے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔''

قبر والے نہیں سنتے

آخرت کی عدالت کا سب سے پہلا کمرہ قبر ہے، جاؤ! آواز ماروان کو، کیا وہ قبروں سے اٹھتے ہیں؟ وہ بڑے بڑے کافر وہ قبروں سے نکلتے ہیں۔؟ کوئی نہیں سنتا۔

(وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ)

ایک آدمی کا باپ بڑا نیک تھا۔ وہ اپنے باپ کی نیکی سے بڑا متاثر تھا۔ وہ ایک دن کہنے لگا: ابا جان کیسے پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا ہے؟ باپ کہنے لگا: میں تجھے بتاؤں گا کہ میرے ساتھ کیا بنا ہے؟

اس آدمی نے مجھے خود یہ بات سنائی ہے۔ کہ ابا جان کو فوت ہوئے تین ماہ گزر چکے تھے، وہ تین ماہ بعد مجھے خواب میں ملے، تو کہنے لگے: بیٹا تین مہینے میرا حساب ہی ہوتا رہا ہے۔ تین مہینے کے بعد میرا حساب ختم ہوا ہے تو میں تیرے پاس آیا ہوں۔ میں نے اللہ سے کہا تھا جب میرا حساب ختم ہوگا تو میں نے اپنے بیٹے کو بتانا ہے میں نے اس سے وعدہ کیا ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تجھے بتا رہا ہوں۔ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی دنیا میں نہیں آ سکتا۔

وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (الانبیا؛ ۹۵)

''اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس کیلئے حرام ہے یعنی وہ (دنیا میں) دوبارہ لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

عذاب قبر برحق ہے

دوستو! کونسی زمین کے اوپر اور کون سے آسمان کے نیچے' میں اور آپ مست لگے پھرتے ہیں۔ یہاں کوئی سکون نہیں ہے۔ جب کوئی قبر دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کیا یہاں منکر نکیر ہمیں بٹھالیں گے' یہاں تو جگہ ہی بہت کم ہے' کس طرح آدمی یہاں رہ سکتا ہے۔ اللہ کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے فرشتے ہمیں ضرور بٹھائیں گے۔ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانا ہے' اس لیے آپ کی ہر بات سچی ہے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِی قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰی اَنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَیُقَالُ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِالْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِی كُنْتُ اَقُوْلُ مَایَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً بَیْنَ اُذُنَیْهِ فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ

''آدمی جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کر کے اس کے لوگ پیٹھ موڑ کر رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس جواب پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھ جہنم کا اپنا ٹھکانا لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیرے لیے ایک مکان اس کے بدلے میں بنا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس بندہ مومن کو جنت اور جہنم دونوں دکھائی جاتی ہیں اور رہا کافر یا منافق تو اس کا جواب یہ ہوتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا وہی میں بھی کہتا رہا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے کچھ سمجھا اور نہ پڑھا۔ اس کے بعد اسے ایک لوہے کے ہتھوڑے سے بڑے زور سے مارا جاتا ہے اور وہ اتنے بھیانک طریقہ سے چیختا ہے کہ انسان اور جن کے سوا ارد گرد کی تمام مخلوق سنتی ہے۔ (صحیح بخاری (۱۳۳۸)

جس محمد ﷺ نے ہمیں بتایا ہے جہنم حق ہے، جنت حق ہے اس محمد ﷺ نے ہمیں بتایا ہے قبر میں فرشتے آتے ہیں اور بٹھاتے ہیں۔ وہ اس سے سوال و جواب کرتے ہیں۔

اگر محمد ﷺ سچے ہیں تو تو نے ان کے سچے ہونے کی کیا قدر کی ہے؟ کیا تو نے ان کی باتوں کو سچا جانا ہے، ایمان لایا ہے؟ آپ ﷺ کی باتوں کی اگر تصدیق کی ہے تو پھر یہ بھی مان لو آپ نے قبر کے متعلق بھی جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے۔ عذاب قبر کا انکار کر کے انسان محمد رسول اللہ کی بات کا انکار کرتا ہے، کتاب کا ایک حصہ مان لیا کہ یہ ہماری سمجھ میں آ گیا ہے اور دوسرے حصے کا انکار کیا ہے اور کہا کہ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(اَفَتُؤمِنُونَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ)

''کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟''۔

آپ نے جو کچھ بھی کہا سب کچھ تسلیم کرو تب ایمان دار بنو گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کو موت سے بچا کر دیکھاؤ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے:

یہ آپ کے پاس آدمی ہے' ہم اس کو لے جا رہے ہیں۔ تم اس کو روک کر دکھاؤ۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (ق ؛ ١٦)

''اور ہم اس کی شہ رگ (حیات) سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنكُمْ وَلٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ٥ فَلَوْ لَا اِنْ كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ٥ تَرْجِعُونَهَا اِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ (الواقعہ؛ ٨٦)

''اور ہم اس (مرنے والے) سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم (ہمیں) دیکھتے نہیں ہو۔ پھر کیوں نہیں (ایسا کر سکتے) اگر تم کسی کی ملک و اختیار میں نہیں ہو۔ کہ اس (روح) کو واپس پھیر لو اگر تم سچے ہو۔''

یہ آپ کے پاس آدمی ہے' ہم اس کو لے جا رہے ہیں۔ تم اس کو روک کر دکھاؤ۔ بیٹوں کی موجودگی میں' بیوی کی موجودگی' ماں کی موجودگی میں' باپ کی موجودگی میں' دوستوں کی موجودگی میں وہ جا رہا ہے۔ اس کو رکھ کر دکھاؤ۔ ہے کسی میں ہمت اور طاقت ہے تو اپنے بندے کو بچا کر دکھائے کوئی کسی کو نہیں بچا سکتا۔ یہاں نہ کوئی بادشاہ بچا ہے نہ کوئی وزیر بچا ہے۔ نہ امیر بچا نہ غریب بچا ہے۔ اپنے اپنے وقت پر سب چلے گئے ہیں اور جا رہے ہیں۔ یہ بیوی ہے یہ تیرا بیٹا ہے یہ تیرا بھائی ہے ان کو کہو تجھے بچا لیں لیکن نہیں بچا سکتے۔ ہم زیادہ قریب ہیں۔

(وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنكُمْ وَلٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ)

ہم دیکھ رہے ہیں لیکن ہمیں کوئی نہیں دیکھتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالم برزخ اور حساب کتاب

ہمارے پاس مردہ پڑا ہوتا ہے اور اس مردے کی باتیں فرشتوں سے جاری ہوتی ہیں؛

وَاِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء؛ ۹۷)

”بیشک جن لوگوں کی روح فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں (تو) وہ ان سے دریافت کرتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے (تم نے اقامت دین کی جدوجہد کی نہ سرزمین کفر کو چھوڑا)؟ وہ (معذورۃ) کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور و بے بس تھے' فرشتے (جوابا) کہتے ہیں؛ کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں (کہیں) ہجرت کر جاتے' سو یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے' اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔“

فوت کرنے والے آ جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں بتا کیا حال ہے' کیسے تھے تم' کیا عمل کرتے تھے؟ تو یہ کہتا ہے:

(كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ)

میں بہت کمزور تھا۔ میرا بس نہیں چلتا تھا اس کی ایسی باتوں سے اس کو نجات نہیں ملے گی۔ بلکہ فرشتے اس سے کہیں گے:

(اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

”کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں (کہیں) ہجرت کر جاتے' سو یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے' اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آج ہم دنیا میں بڑی ریکارڈنگ کرتے ہیں ٹیپ بھرتے ہیں' بھرلو ٹیپیں اور ایک سبق یاد رکھو' ایک ٹیپ تمہاری بھی اور میری بھی بھری جارہی ہے۔اس کی بھی فکر کرو۔قیامت کے دن اس کا ریکارڈ اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا' اور کہا جائے گا:

اِقْرَاءْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا (الاسرا: ۱۴)

''(اس سے کہا جائے گا) اپنی کتاب (اعمال) پڑھ لے آج تو اپنا حساب جانچنے کے لئے خود ہی کافی ہے۔''

اپنی کتاب خود ہی پڑھ لے کسی کو حساب دینے کی بھی ضرورت نہیں۔تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا تم جنتی ہو کہ دوزخی ہو۔

نیک آدمی کی خوشی

نیک تو وہاں بڑے خوش ہوں گے اور کہیں گے آؤ! ہمارا نامہ اعمال پڑھو'

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَاءُ وْا كِتَابِيَهْ o اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ o فَهُوَ فِیْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ o فِیْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ o قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ o كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ o

''پس جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا آؤ پڑھو میرا نامہ اعمال۔یقیناً میں نے سمجھ لیا تھا کہ بے شک میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں۔وہ ایک پسندیدہ زندگی میں ہوگا (یعنی) اس عالیشان بہشت میں ہوگا۔ جس کے تیار پھلوں کے خوشے جھکے ہوئے ہوں گے۔((ان سے کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو مزے اور خوشگواری کے ساتھ ان اعمال کے صلے میں جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برے آدمی کی غمی

اور جہنمی لوگ کہیں گے؛ کاش ہمیں نامہ اعمال ہی نہ ملتا۔

وَاَمَّا مَنْ اُوتِیَ کِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتَابِیَهْ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ○ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ○ مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ○ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَهْ○ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ○ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ○ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْهُ○ اِنَّهٗ کَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ○ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ○

''اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ کاش میرا نامہ اعمال مجھے نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کتاب کیا ہے؟ اے کاش وہی موت (جو مجھے آئی تھی) فیصلہ کُن ہوتی۔ (ہائے) میرے مال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ (آہ) میرا اقتدار ختم ہو گیا (پھر حکم ہو گا) اسے پکڑو اور اسے طوق پہناؤ۔ پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ پھر اسے ایک ایسی زنجیر میں جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے جکڑ دو۔ بے شک یہ بڑی عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور نہ محتاج کو کھانا کھلانے پر رغبت دلاتا تھا۔''

وما علینا الا البلاغ المبین

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نویں تقریر

نماز

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اما بعد! فاعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم.

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الٓمّٓ ○ ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ)

الف لام میم (حقیقی معنی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں) یہ کتاب' اس میں کوئی شک نہیں بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور اس میں سے' جو ہم نے انہیں دیا ہے۔ خرچ کرتے ہیں۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا ہے جس کے سوا کوئی حمد وثنا کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں' اسی کی ثنائیں ہیں۔

متقین کی دوسری صفت

متقین یعنی اللہ سے ڈرنے والوں کی دوسری نشانی نماز قائم کرنا ہے۔ اور کامیابی والا انسان وہی ہے جو نماز پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (المعارج: ۳۴)

"اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ (التوبہ: ۱۱)

''پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔''

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ (المؤمنون: ۱، ۲)

''یقیناً کامیاب ہو گئے مومن۔ وہی جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔''

نماز کی اہمیت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا۔ (۴) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (۵) اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

(بخاری کتاب الایمان باب دعاءکم ایمانکم۔ الخ؛ مسلم: کتاب الایمان باب بیان ارکان الاسلام۔ الخ؛)

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں۔ اور یہ کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں، پھر جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو بچا لیا، سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔''

(بخاری، کتاب الایمان، باب (فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم) ؛) مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ۔ الخ؛)

نماز، منافق کی مجبوری

عبداللہ بن ابی منافق اور اس کی پارٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھتی رہی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔کیونکہ صحابہ بے نماز کو کافر سمجھتے تھے۔اس لیے منافق کا نماز پڑھنا' مجبوری تھا۔وہ نماز میں کھڑے تو ہوتے لیکن اللہ کا ذکر نہیں کرتے تھے۔منافق لوگوں کے دکھلانے کے لیے نماز پڑھتے تھے' لوگوں کو دکھلاتے تھے اس لیے نماز پڑھتے تھے۔لوگوں کو دکھلانا ان کی مجبوری تھی کیونکہ صحابہ بے نماز کو کافر سمجھتے تھے۔تم کہو گے منافق بھی نماز پڑھتے تھے' ہاں! قرآن کہتا ہے نماز پڑھتے تھے۔

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلَاةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا

"بیشک منافق (بزعم خویش) اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ انہیں (ان ہی کے) دھوکے کی سزا دینے والا ہے' اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ (محض) لوگوں کو دکھانے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد (بھی) نہیں کرتے مگر تھوڑا۔"

اندر سے اور' باہر سے اور۔دوغلے حاجی آج بھی موجود ہیں۔

قرآن کہتا ہے: نماز پڑھو اور مشرک نہ بنو۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (الروم: ۳۱)

"اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں سے نہ ہو جاؤ۔"

"جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:۔

اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

"انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔" (صحیح مسلم)

بے نماز کا انجام

آخرت کی فکر کر لو! جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلے جائیں گے تو جنتی جہنمیوں سے پوچھیں گے:

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ٥ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ٥ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ٥ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ٥ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ٥ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ ٥

"تمہیں کس چیز نے سقر میں داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں نہیں تھے۔ اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بے ہودہ بحث کرنے والوں کے ساتھ مل کر فضول بحث کیا کرتے تھے۔ اور ہم جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یقینی چیز (موت) ہمارے سامنے آ گئی۔"

اور یاد رکھو بے نماز جہنمی ہے۔ اس کا مطلب صاف قرآن میں آ گیا ہے۔ اب ایمان سے بتاؤ اگر جہنم پر ایمان ہو تو کیا کوئی نماز چھوڑے۔ اگر جنت پر ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انعام دینے کے لیے کوئی چیز بنائی ہے' تو کیا کوئی شخص نماز چھوڑے۔؟

جہنم قید خانہ

جہنم خدا کا قید خانہ ہے۔ اگر خدا پر ایمان ہو' کہ اس کے فرشتے بھی ہیں۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (يس ؛ ٦٥)

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کے بارے میں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

ایمان یقین کا نام ہے

دوستو! جب تک جہنم پر یقین نہ کرے گا جنت پر یقین نہ کرے گا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامیاب نہیں ہوسکتا۔تو جنت کی تیاری کیسے کرے گا۔جہنم پر اگر ایمان نہ ہوتو جہنم سے کیسے بچے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا؛

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

''آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکرا صدقہ دے کر۔''

آدھی کھجور دے کر ہی بچ سکتے ہو تو بچ جاؤ۔ ایمان ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اسے پہاڑ کے برابر بھی کر دیں گے۔ ایمان کی ضرورت ہے۔ ایمان کیا ہے۔؟ یقین کا نام ایمان ہے۔اور اگر یقین ہی نہیں تو پھر کوئی عمل ہی نہیں ہوگا۔

لوگوں کی یہ باتیں! یہ جہاں میٹھا گلاس ڈھٹا۔فریب نفس ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِينَ (البقرہ ؛۸)

''اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے ہیں۔حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔''

اگر اس حالت سے چلا گیا تو پھر؛

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْراً

(النسا؛ ۱۴۵)

''بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے والے طبقہ میں ہوں گے۔اور تم ان کے کوئی یار ومددگار نہیں پاؤ گے۔''

نماز کا درس دیا کرو میں نے ایک آدمی کو دعوت دی ہے وہ شراب پیتا تھا' شراب پینے والا اب نمازی بن گیا ہے۔(فللّٰہ الحمد)

وما علینا الا البلاغ المبین

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دسویں تقریر

علماء کی ذمہ داریاں

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَه وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اما بعد! فاعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم.

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر: ۲۸)

''اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا ہے جس کے سوا کوئی حمد وثناء کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں' اسی کی ثنائیں ہیں۔

علماء کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور لوگوں کو حق کی بات بتائیں' سچ بولیں۔

وعدے کی وفاداری

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں علماء کو کہتا ہوں وعدے کی وفا کیا کرو' اس سے علماء کا مقام بلند ہوگا' ان کی شان اور عظمت میں اضافہ ہوگا' جو علماء وعدے کی وفا نہیں کرتے ان کا مقام لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے؛

میں بوڑھا آدمی ہوں' میں نے آج اپنی داستان نہیں تمہیں بتائی' میں آج آپ کے پاس کیسے آ گیا ہوں' میری بیٹی بڑی سخت بیمار ہے' میرا داماد اور اس کے چچا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا بیٹا بھائی دونوں میرے پاس آ گئے اور مجھ سے کہنے لگے: ابھی ہمارے ساتھ چلیں اور اس کو ڈاکٹر کے پاس لے چلیں۔ میں نے انہیں کہا آج میں نے جلسے پر جانے کا وعدہ کیا ہے میں نے وہاں جانا ہے جو مرضی ہو جائے' وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرنی۔ بیٹی مرتی ہے تو مر جائے' وعدے پر ضرور پہنچنا ہے۔ اشتہار جب چھپ گیا تھا تو پھر میں کیسے نہ آتا؟ یہاں نہ آتا اور پھر بعد میں جگہ جگہ یہ بتاتا پھرتا: میں نے وعدہ نہیں کیا تھا' جھوٹ بولتا رہتا' ایسا کام مجھ سے نہیں ہوتا۔ میں آپ کو بھی کہتا ہوں: وعدے ضرور پورے کیا کرو۔ اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے:

يَـاأَيُّهَـا الَّـذِيـنَ اٰمَنُوا اَوْفُوا بِالْعُقُودِ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَايُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَايُرِيدُ (المائدہ: ۱)

''اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو تمہارے لئے چوپائے' مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں۔ سوائے ان کے جن کا ذکر تمہیں پڑھ کر سنایا جائے گا۔ ہاں جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھو۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے۔''

آیت کے پہلے اور دوسرے حصے میں تطبیق

میں نے اپنے استادوں سے پوچھا اس آیت میں پہلے تو وعدے کے پورا کرنے کا حکم ہے اور پھر اس کے بعد جانوروں کے حلال ہونے کا ذکر ہے اس کے پہلے اور دوسرے حصے کا آپس میں تعلق نہیں' ربط نہیں معلوم ہوتا ہے۔ استاد صاحب فرمانے لگے: اس کا مطلب یہ ہے وعدے پورے کرو تو تمہارے لیے سارے جانور ہی حلال ہیں۔ یہ وعدہ پورا کرنے کا انعام ہے۔ وعدے پورے کرو اور بازار سے جانور لے کر کھاؤ' سب جانور تمہارے لیے حلال ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلال اور حرام کھانے میں فرق

علما کے لیے یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ وہ حلال کھائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّىٰ يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ

"اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں اور فرمایا اے ایمان والو! ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے پریشان بال جسم گرد آلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پینا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ (صحیح مسلم: ۱۰۱۵)

مولانا محمد صدیق صاحب گزرے ہیں، پرانے لوگ ان کو جانتے ہیں۔ وہ سید، آلِ رسول ﷺ تھے۔ ۱۹۲۷ء میں ان کی وفات ہوئی۔ پانی میں دم کر کے دیتے تھے، واربرٹن میں رہتے تھے۔ مولوی صاحب واربرٹن وہاں پہنچے تو کہنے لگے: یا اللہ مجھے یہیں دفن کر دینا۔ وہ جب بھی ادھر آتے (گکھڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں) تو مولوی احمد دین یا مولوی فضل دین کے گھر سے کھاتے۔ عبدالرحمٰن ان کا بھانجا اسٹیشن ماسٹر تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ماموں جان جب دم کرتے تھے بندہ ایک دفعہ اٹھ کر بیٹھ جاتا تھا۔ ایک دفعہ انہوں نے دم کیا اور اثر نہ ہوا تو کہنے لگے: آج لگتا ہے میں نے کسی کے گھر کا کھا لیا تھا۔ پھر یاد آیا کہ واقعی آج کسی کے گھر سے کھایا تھا۔ تو کہنے لگے اسی لیے آج اثر نہیں ہوا:۔

حرام خور آدمی کی عبادت قبول نہیں ہوتی اور وہ مولوی جو محض اس لیے قرآن پڑھاتا ہے کہ آمدنی کا ذریعہ بنے اس نے رب کو رب نہیں سمجھا۔ حرام خوری کی وجہ سے انسان کی زندگی میں بڑے بُرے اثرات پیدا ہوتے ہیں۔

حلال حرام کی تمیز

کھاتا کافر بھی اور کھاتا مسلمان بھی ہے۔ کافر نہیں سوچتا کہ میں پاک کھاتا ہوں کہ پلید کھاتا ہوں۔ کافر یہ باتیں نہیں سوچتا' مومن سوچتا ہے۔

سب مومنوں کے سردار محمد رسول اللہ ﷺ نے جناب حسن رضی اللہ عنہ کے منہ سے کھجور نکال کر باہر پھینک دی تھی کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِي رِضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمرةً مِنْ تَمرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كخ كخ لِيَطْرَحُهَاقَالَ اَمَاشَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاكُلُ الصَّدَقَة

حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھی چھی! نکالو اسے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔ (صحیح بخاری: ۱۴۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے تو حال ہی اور ہیں۔ سود ہم کھا رہے ہیں۔ رشوت ہم لے رہے ہیں' جھوٹی گواہی دے کر پیسے ہم لے رہے ہیں۔

ایک بندے کا مقدمہ تھا' میں نے اس سے پوچھا بتاؤ مقدمے کا کیا بنا ہے؟ وہ کہتا ہے' بننا کیا تھا ہم وہاں گئے ہیں' کلرک نے ہمیں کہا ہے 500 روپے مجھے دو میں تمہارا کام بنا دوں گا۔ ہم نے کہا تم کیسے کام بناؤ گے؟ اس نے کہا پانچ سو روپے دو کام بنا دیتا ہوں۔ ہم نے اسے پانچ سو روپے دیے اس نے وہ مقدمے والی ساری فائل اٹھا کر باہر رکھی اور آگ لگا کر جلا دی۔ کیس ہی ختم کر دیا۔ اور پانچ سو روپے جیب میں ڈال لیے۔

کیا اس طرح کرنے سے اس کا پانچ سو حلال ہو گیا ہے۔ کتے پر تکبیر پڑھنے سے کیا کتا حلال ہو جائے گا؟ فکر آخرت کیا ہے؟ اگر آخرت کا فکر ہو تو پھر پانچ سو کبھی نہ لیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کسی غیر محرم عورت سے لگ گیا تو انہوں نے اس وقت افسوس ناک آواز نکالی اور ہاتھ کھینچ کر کہنے لگے: میرا تو ہاتھ ہی جل گیا ہے۔ ہم تو یہاں مل جل کر عیش کر رہے ہیں۔

میری ماؤں' میری بہنو! تم خود ہی غور کرو' ہم کیا کر رہے ہیں؟

القاب لکھوانے والے خطیب

ایک آدمی نے مجھے خط دکھایا' اس میں لکھا تھا میرا اشتہار چھاپنا ہے تو وہاں یہ القاب ضرور لکھنا: علامہ' حضرت العلام' استاذ العلماء' وغیرہ وغیرہ' یہ لکھو گے تو آؤں گا ورنہ میں نے نہیں آنا۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تو مولوی کا حال ہے۔ سب کچھ اس دنیا کے لیے کر رہے ہیں آخرت کے لیے بھی کچھ ساتھ لے جاؤ' اس کے لیے بھی کچھ کرلو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ قَالَ وَادِفِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُ وْنَ بِاَعْمَالِهِمْ

"غم کے کنویں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غم کا کنواں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون داخل ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریاکاری سے قرآن پڑھنے والے۔"

صحابہ کرام نے تین دفعہ پناہ مانگی۔ جُبُّ الحزن کہتے ہیں غم کا کنواں' غم کا گڑھا' جہنم کا ایک مقام ہے۔ جہنم' جہنم سے پناہ مانگ رہی ہے۔

ریاکار عالم' سخی اور مجاہد کا انجام

قیامت کے دن سب سے پہلے تین قسم کے لوگوں کا مقدمہ لگے گا۔

مجاہد' عالم' قاری اور سخی کا

عالم صاحب کو پیش کیا جائے گا' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَآ الْقُرْآنَ فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ شخص جس نے علم حاصل کیا اور اسے لوگوں کو سکھایا اور قرآن کریم پڑھا اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟

پوچھا جائے گا حافظ صاحب کیا لائے ہو؟ مولوی صاحب کیا لائے ہو' قاری صاحب کیا لائے ہو؟ لاؤ دکھاؤ! کیا ہے تمہارے پاس؟ مولوی صاحب کہیں گے

تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرآن

میں نے علم حاصل کیا پھر اسے دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن مجید پڑھا۔

میں نے ساری عمر تیرا قرآن پڑھ پڑھ کر سنایا ہے' ساری عمر حدیثیں پڑھ پڑھ کر سنائی ہیں' میں نے لوگوں کو قرآن پڑھایا' بچوں کو پڑھایا' جوانوں کو پڑھایا' بوڑھوں کو پڑھایا' مردوں کو پڑھایا' عورتوں کو پڑھایا' میں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی' قرآن پڑھا پڑھا کر میں نے زندگی گزاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی باتیں سن کر کہیں گے:

كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا تو نے علم اس لئے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو یہ کہا جا چکا۔"

جھوٹ بولتا ہے تو نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تھا کہ لوگ تجھے علامہ' فہامہ کہیں۔ مجھے تو وہ الفاظ نہیں آتے جو جو یہ مولوی کہلاتے ہیں۔ تو تو یہ چاہتا تھا تجھے حافظ صاحب' قاری صاحب کہا جائے۔ سراج القراء' قاریوں کا دیوا تجھے کہا جائے۔ تو یہ دنیا میں تجھے کہا جا چکا ہے اب تیرے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔

ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

فکر آخرت میں بیان کر رہا ہوں۔ آج مولویوں کو یقین نہیں، جب کہنے والے کو یقین نہیں تو پھر سننے والوں کو یقین کیسے آئے؟ ایمان سے بتاؤ ہمیں کیسے یقین آئے؟ ہر مولوی جو اٹھتا ہے وہ یہی کہتا ہے لوگ میری تقریر سن کر پھڑک اٹھیں۔

یا اللہ ہمیں ایسا نہ بنا۔ مجھے بھی عمل کی توفیق عطا فرما اور انہیں بھی عمل کی توفیق عطا فرما، میری بھی نجات ہو جائے، اور ان کی بھی نجات ہو جائے۔ یا اللہ میری بات میں تاثیر پیدا فرما۔ میری بات میں اخلاص پیدا فرما۔ (اس مقام پر مولانا یوسف گکھڑوی رو پڑتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتے کہ خوبصورت ہے، بدصورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو دل کی حالت دیکھتے ہیں۔

اگر اللہ پر ایمان ہوتا اگر آخرت پر یقین ہوتا عمل اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا۔ تو یہ انجام نہ ہوتا۔

رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ قَتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اُسْتُشْهِدْتُ

”قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہوگا اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے تو نے کیا کیا ہے؟ مجاہد بتاؤ تم نے کیسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد کیا؟ وہ کہے گا: یا اللہ میں فلاں مورچے پر گیا' فلاں لڑائی میں شامل ہوا' فلاں غزوہ کیا۔ اللہ فرمائیں گے۔

كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِیْءٌ" فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَبِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ

"تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو تو اس لئے لڑتا رہا کہ تجھے بہادر کہا جائے تحقیق! وہ کہا جا چکا پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے' تو نے تو اس لیے لڑائی لڑی کہ لوگ کہیں بڑا شجاع ہے بڑا بہادر ہے واہ کیا بات ہے اس کی فوجوں کے منہ اس نے الٹا دیئے ہیں۔ جس لیے تو نے لڑائی لڑی تھی وہ کام ہو گیا اور تجھے دنیا میں وہ سب کچھ کہہ دیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے متعلق حکم دیں گے اس کو پکڑ لو اور گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دو۔

پھر سخی کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے: تو نے کیا کیا؟

وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ

اور وہ شخص ہوگا جس پر اللہ نے وسعت کی تھی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا تھا اسے بھی لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا اللہ فرمائے گا بتا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا وہ کہے گا: میں نے تیرے راستہ میں جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو تیری رضا حاصل کرنے کے لیے مال خرچ کیا وہ کہے گا: یا اللہ میں نے تیرے رستے میں بہت خرچ کیا' مسجدیں بنائیں'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدرسے بنائے، یتیموں کمزوروں کے وظیفے مقرر کر دیئے، کوئی راہ نہ چھوڑی مگر وہاں میں نے ضرور خرچ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ

تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے ایسا اس لئے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تحقیق! وہ کہا جا چکا پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے۔ یہ سب کچھ تو نے میرے لیے نہیں کیا۔ تو نے تو اس لیے خرچ کیا ہے تا کہ لوگ کہیں یہ بڑا سخی ہے۔ دنیا میں لوگ تجھے سخی کہیں۔ وہ دنیا میں تجھے کہہ دیا گیا ہے اب تیرے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا اس کو پکڑ لو اور گھسیٹ کر جہنم میں داخل کر دو۔

تینوں بندے مولوی، سخی اور مجاہد جب جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے تو جہنم کی آگ پہلے سے زیادہ تیز بڑھکے گی۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ

یا اللہ ہمیں آگ سے بچا، ہمیں جہنم سے بچا۔

امام عبدالعظیم منذری جنہوں نے الترغیب والترہیب لکھی ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ روایت بیان کرتے تین مرتبہ غش آیا۔ ایک جگہ پر مجمع لگا ہوا تھا۔ راوی کہتا ہے میں نے دیکھا وہاں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہوئے ہیں۔ جب وہ یہ حدیث بیان کرنے لگتے وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

نور الانوار میں اس صحابی رسول امام اہلحدیث پر تنقید کی گئی ہے اس پاک مرد کی تضحیک کی ہے۔ تم لوگ کیا لیے پھرتے ہو۔ تین مرتبہ بے ہوش ہوئے پھر انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے حدیث بیان کی۔

منہ پر تعریف کرنا

میں طالب علم ہوں' سبق سنانے کیلیے آیا ہوں۔ میں تو ابھی علماء کے جوتوں میں بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہوا۔تم میری تعریفیں نہ کیا کرو۔کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنا منع ہے

مقداد فرماتے ہیں؛رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

''جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دو۔'' (صحیح مسلم؛۳۰۰۲)

جو یہ کہتا ہے میں بڑا ہوں' وہ تباہ ہو جائے گا۔سارے ایسے مولوی بھی تباہ ہو جائیں گے جو اپنے آپ کو بڑا کہتے ہیں۔باز آ جاؤ؛ اللہ تعالیٰ ایسوں کو بڑی سخت سزا دیتا ہے۔اللہ اکبر۔اللہ ہی سب سے بڑا ہے:

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الجاثیہ؛ ۳۷)

''پس اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب تمام جہانوں کا رب ہے۔اور آسمانوں اور زمین میں ساری کبریائی یعنی بڑائی اسی کے لئے ہے اور وہی بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔''

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ (الاعراف؛ ۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہم کبھی نہ تھے کہ ہدایت پاتے اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی۔''

القاب بازی

تعریف کرنے سے بڑے بڑے بھی پھول جاتے ہیں۔ آپ یہاں کھڑے ہو کر جو مرضی القاب مجھے دینے شروع کر دیں۔ میں پھول جاؤں گا تو جو پھول گیا سمجھ لو کہ پھر اس کا بھی کام تمام ہو گیا۔

ابھی میں نے ایک حدیث اپنے بچے محمد الیاس (حافظ محمد الیاس اثری مرکز العلوم الاثریہ گلبرگ کالونی والے مراد ہیں) کو سنائی ہے اور اسے کہا: کیا اس (مولوی صاحب) نے یہ حدیث نہیں پڑھی؛

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهَكَذَا كُنْتَ

جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہوا اور وہ کہے کہ اے میرے پہاڑ' اے میرے سردار' یا اس قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے تو میت پر دو فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر گھونسے مارتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔''

آج دنیا میں لوگ یہ لقب تو دے دیتے ہی؛ پیکر سنت' اگر فرشتوں نے اسے پوچھ لیا کیا تو پیکر سنت تھا؟ تو دنیا میں بڑا پیکر سنت بنا ہوا تھا تو پھر تیرا کیا ہو گا' پھر تیرا کیا جواب ہو گا (اس مقام پر مولانا یوسف گکھڑوی رو پڑتے ہیں' بہت روتے ہیں)۔

وما علينا الا البلاغ المبين

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیارہویں تقریر

ہدایت کن کو ملتی ہے

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِینُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. اما بعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(اِنَّکَ لَا تَھْدِی مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِی مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ) (القصص . ۵۶)

حقیقت یہ ہے کہ جسے آپ (راہ ہدایت پر لانا) چاہتے ہیں اسے راہ ہدایت پر آپ خود نہیں لاتے بلکہ جسے اللہ چاہتا ہے راہ ہدایت پر چلا دیتا ہے' اور وہ راہ ہدایت پانے والوں سے خوب واقف ہے۔'

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا ہے جس کے سوا کوئی حمد وثنا کے لائق نہیں۔ اسی کی تعریفیں ہیں اسی کی خوبیاں ہیں' اسی کی ثنائیں ہیں۔

ہدایت کا ملنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے

ہدایت کا ملنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے ملتی ہے۔ جو اس کی طرف آنا چاہے وہ اسے اپنی طرف ہدایت عطا کر دیتا ہے۔

ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ کسے دیتا ہے:

وَیَھْدِی اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب آدمی بچنا چاہتا ہے' عذاب سے بچنا چاہتا ہے' تکلیف سے بچنا چاہتا ہے تو آسمان والا اسے بچالیتا ہے' اور اسے ہدایت عطا فرما دیتا ہے۔

میرا وہ گاؤں ہے جہاں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی رہا کرتے تھے۔ یہ وہ گاؤں ہے جہاں عبداللہ ٹھیکیدار رہتا تھا اللہ اس مرد مجاہد کی قبر ٹھنڈی کرے' جو کمائی تھی ساری اللہ کی راہ میں لگا دی۔ اس گاؤں کو میں پہچانتا ہوں۔ حضرت مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ نتاں والے وہ اس مجاہد کی بڑی صفت کرتے تھے۔ میرا دل کرتا ہے آج میں آپ کو وہ بات سنا دوں جو میرے پاس امانت ہے۔ مولانا سلطان احمد صاحب جو میری ہدایت کا سبب بنے ہیں۔ جوانمرد تھے' میری تنابیں (لگامیں) ٹھیک کر گئے ہیں۔

مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے جولاہے نے ہمیں پکڑ کر جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا ہے۔ اب ہم اس میں داخل ہوں یا نہ ہوں وہ ہماری مرضی۔

عبداللہ ٹھیکیدار کا مقام

مولانا سلطان احمد صاحب ایک دفعہ فرمانے لگے؛ یوسف! میرا دل کرتا ہے میں تجھے ایک بات سناؤں؟ میں نے کہا سناؤ۔ وہ مجھ سے بڑا پیار کرتے تھے۔ میں بھی ان کے لیے بڑی دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ وہ مجھے کہنے لگے: میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بہت قریب تھا۔ یہ شان تھی اللہ کے اس بندے کی۔

عبداللہ ٹھیکیدار ادھر ہی کے رہنے والے تھے' میں نے ان کی زیارت کی ہوئی ہے وہ چینیانوالی مسجد میں جاتے تھے۔ میں اس وقت وہاں پڑھتا تھا' اس وقت میں طالب علم تھا۔ جب بات سمجھنے کا وقت آیا تو دنیا سے جا چکے تھے۔ جوانی میں بات کی سمجھ نہیں آتی' جوانی میں پھوں پھاں ہی ہوتی ہے' جب سمجھنے کا وقت آتا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت آدمی کمزور ہو چکا ہوتا ہے

ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے

ایک کیمونسٹ خدا کو نہیں مانتا تھا' شراب پیتا رہتا تھا' تاش کھیلتا رہتا تھا' دن رات یہی کام تھا۔ جب اس کو رب نے ہدایت دی تو اس نے سب کچھ چھوڑ دیا۔

ہدایت رب نے دی کسی اور نے نہیں دی۔ یہاں تو لکھا جاتا ہے فلاں مولوی صاحب کے دست مبارک پر مسلمان ہوا۔ مولوی کو تو اتنی سمجھ نہیں وہ تیرے پاس آنے سے پہلے مسلمان ہو چکا تھا۔ تیرے سامنے آ کر اس نے دوبارہ اقرار کیا ہے اپنے پہلے سے مسلمان ہونے کا اور یہ مولوی اعلان کر رہا ہے کہ میرے ہاتھوں مسلمان ہوا ہے۔

مومن بک چکے ہیں

مولوی رحمت اللہ' اللہ کی تیرے اوپر رحمت ہو۔ حضرت مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ ان کی کیا بات تھی۔ ان کے ایک ملنسار نے مجھے بات سنائی' اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے۔ مولانا فضل الٰہی صاحب کے بعد مولانا عمر دین ہوئے ہیں۔ جنہوں نے حافظ عبدالمنان صاحب کی مسجد کو آباد رکھا۔ انہوں نے وہاں تقریریں کروانی اور لوگوں کو بلانا کہ آج یہاں جلسہ ہے سب آؤ اور وہاں مولانا فضل الٰہی صاحب نے بیٹھنا اور پڑھنا

عشق حقیقی اندر سجناں ...... سب کچھ ہتھوں دیے تاں کچھ لیے

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

(التوبہ: ۱۱۱)

''بیشک اللہ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال' ان کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کے عوض خرید لئے ہیں۔"

سوداگرو! تم نے تو سودا کر دیا آج پانڈی آواز لگا رہا ہے۔ اسٹیشن پر گاڑی کھڑی ہے، بلٹی کروالو، دانے بلٹی کروالو، بکنگ کھلی، اسٹیشن ماسٹر کہتا ہے بکنگ کروالو بائیسکل بلٹی کروالو، گاڑیاں بلٹی کروالو، دانے بلٹی کروالو، ہر شے بلٹی کروالو لیکن بلٹی نہ غلط بھری ہو ورنہ بلٹی پکڑی جائے گی۔ مومن کی بلٹی یہ ہوتی ہے:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

"راضی ہوں میں اللہ کو رب مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر"

میں تجھ پر راضی ہوں میں تیرے در پر راضی تجھ سے خوش ہوں، تو نے مجھے کسی دروازے پر نہیں پھینکا کسی اور دستگیر کے آگے نہیں کیا، نہ کسی اور مشکل کشا کا مجھے پتہ ہے، نہ کسی فریادرس کا مجھے پتہ ہے۔ مجھے صرف تیرا ہی پتہ ہے تو ہی میرا مشکل کشا ہے تو ہی میرا فریادرس ہے نہ تو دن کو سوتا ہے نہ رات کو سوتا ہے۔ ہر وقت تیرا دروازہ کھلا ہے، کوئی چوکیدار نہیں، کوئی دربان نہیں، اس کے سوا ہر درباری نے چوکیدار بٹھائے ہوئے ہیں لیکن اللہ کے دروازے پر کوئی بھی چوکیدار نہیں۔

یہ دروازہ ہر ایک کے لیے ہر وقت کھلا ہے۔

اخلاص پیدا کرو

میں آپ کو پڑھا رہا ہوں، میں طالب علم ہوں، کبھی تو آپ پڑھیں گے۔ آپ نہ بھی پڑھیں تو میں اپنا حق ادا کر رہا ہوں، میں پڑھا کر یہ سمجھ لوں گا کہ میں نے حق ادا کر دیا ہے، اور میرے رب نے میرا خطبہ لکھ لیا ہے۔

دوستو! آج موقع ہے بات سمجھ لو۔ پتہ نہیں آپ کو کب سمجھ آنی ہے اور کب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت ملنا ہے قرآن سمجھنے کا میں کہتا ہوں اب بھی قرآن سمجھ لو۔

معافی مانگنا

میں تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے معافی ضرور مانگا کریں۔۔ بات تو یہی ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا

"اے ہمارے رب! ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں۔"

وعدہ خلافی

میں آپ سے یہ کہتا ہوں وعدہ خلافی کبھی نہ کرنا' یہ منافق کا وصف ہے مؤمن کا نہیں' آج تو یہاں آدمی بات کر کے پھر جاتا ہے۔ صبح بات کی کہ دو آنے میں یہ چیز آپ کو دے دوں گا پچھلے پہر اس کو تین آنے مل رہے ہوں تو اس وقت دے دیتا ہے یہ ذرا نہیں سوچتا کہ میں نے صبح ایک آدمی سے اس کی بات کر لی ہوئی ہے۔

(وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا) (الاسراء: ۳۴)

"اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی پوچھ ہوگی۔"

وما علینا الا البلاغ المبین

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم و تدریس

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے جب راہ ہدایت نصیب فرمائی تو آپ کے قصبہ میں کوئی مسجد اہل حدیث نہ تھی۔ آپ کو نماز پڑھنے میں بھی مشکل تھی چنانچہ آپ نے اپنے وراثتی مکان کو وقف کر کے اس میں "مسجد توحید گنج" کے نام سے مسجد اہل حدیث تعمیر کر دی اور اس میں جمعہ و جماعت کے علاوہ دینی تعلیم کے لیے "مدرسہ" بھی قائم کر دیا۔ جس میں آپ خود بھی تعلیم دیتے اور تدریس فرماتے تھے۔

مدرسے کے متعلق جناب عبدالواحد گوندل صاحب بیان کرتے ہیں "یہ تقریباً 1955ء کی بات ہوگی میں ابھی اپنے گاؤں میں تھا تو ہمارے گاؤں میں ایک حافظ محمد صدیق نابینا تھے۔ انہوں نے سنا تھا کہ گکھڑ میں حافظ محمد یوسف صاحب کا مدرسہ ہے وہاں وہ قرآن پاک حفظ کرواتے ہیں تو وہ یہاں پڑھنے کے لیے آیا۔ وہ کشمیری برادری سے تعلق رکھتا تھا اور اسے پڑھنے کا بہت شوق تھا جب اسے معلوم ہوا کہ حافظ صاحب قرآن مجید بہت اچھا یاد کرواتے ہیں وہ مسجد توحید گنج میں قائم مدرسہ میں داخل ہو گیا اور کچھ وقت تک وہاں تعلیم حاصل کرتا رہا"

گوندل صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا کہ وہاں حفظ القرآن الکریم کا مدرسہ قائم تھا اور گذشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں حدیث کی کتاب حافظ صاحب سے پڑھ رہا تھا تو یوں کہنا چاہیے کہ حافظ صاحب نے حفظ اور درس نظامی کا مدرسہ قائم کیا ہوا تھا جس میں آپ خود بھی پڑھاتے تھے۔ آپ کے مدرسہ سے فیض یافتگان میں بعض معروف اور علمی شخصیات بھی شامل ہیں جنہوں نے آپ سے باقاعدہ درس لیا اور تعلیم حاصل کی ویسے گذشتہ زمانے میں ہمارے علماء کا یہی طریقہ تھا کہ اگر باقاعدہ مدرسہ نہ بھی ہوتا تو پھر بھی اپنی مسجد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کا ترجمہ اور حدیث کی کوئی ابتدائی کتاب ضرور پڑھائی جاتی تھی۔ اور حافظ صاحب نے تو باقاعدہ مدرسہ بنایا ہوا تھا جس میں مقیم یعنی بیرونی طلباء بھی تعلیم حاصل کرتے تھے اور اس مدرسہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں پڑھنے والے طلباء کا کھانا حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں تیار ہوتا تھا جو کہ آپ کی اہلیہ محترمہ خود تیار کرتیں مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے کئی بار اس نیک باز خاتون کا تذکرہ سنا سلفی صاحب مرحوم ہمیشہ انہیں ''ماں جی'' کہہ کر بلاتے اور طلبہ کے ساتھ ان کے خلوص اور شفقت کا تذکرہ بڑے اچھے الفاظ میں فرماتے۔ حضرت حافظ صاحب اس کے بعد بھی جب لاہور میں قیام پذیر تھے تو وہاں بھی آپ مسجد میں بچوں کو ترجمہ وغیرہ پڑھایا کرتے تھے۔ اور جب آپ گکھڑ تشریف لے گئے تو پھر بھی آپ ہفتہ میں تین دن لاہور قیام فرماتے اور پنجاب سوپ فیکٹری میں ترجمہ قرآن مجید کی کلاس لیا کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے تلامذہ کی تعداد ماشاء اللہ بہت زیادہ ہے۔ جس کا کوئی ریکارڈ بھی مرتب نہیں ہے۔ اور اب کوئی اس کی تفصیل بتانے والا بھی نہیں البتہ چند اصحاب علم کے متعلق دلائل سے معلوم ہوا ہے کہ وہ حافظ صاحب کے شاگرد یا فیض یافتگان ہیں۔ (ان کا تذکرہ آگے آ رہا ہے)

مسجد توحید گنج گکھڑ اور مدرسہ تعلیم القرآن کی تاسیس

آگے بڑھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسجد و مدرسہ کا مختصر تعارف پیش خدمت کر دیا جائے۔ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب نور ہدایت سے آشنا ہوئے تو آپ نے اپنے معمولات کو اسلام کے سانچے میں ڈھالا تو لامحالہ آپ کی مخالفت ہونا تھی چنانچہ کئی دفعہ جھگڑا ہوا بات تشدد تک بھی پہنچی جیسا کہ گذشتہ صفحات میں بتایا جا چکا ہے کہ آپ کو نماز میں رفع یدین کرنے پر ڈنڈا مار کر سر پھاڑ دیا گیا ایسے حالات میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری تھا کہ گکھڑ جیسے قصبے میں مسجد اہل حدیث کا قیام عمل میں لایا جائے۔

چنانچہ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قربانی بھی دی اور اپنا وراثتی مکان نصف اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔ آپ نے آدھے حصے پر مسجد قائم کر دی اور باقی آدھا حصہ اپنی رہائش کے لیے رکھ لیا اس کا افتتاح بطل حریت' سرخیل اہل حدیث حضرت مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر کیا۔ جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے پیش کی جائیگی۔ ان شاء اللہ العزیز

البتہ مسجد کے قیام کی تفصیل آپ کے صاحبزادے حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کی زبانی سنیئے ''والد محترم (حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ)'' فرماتے ہیں۔ کہ ان کے گکھڑ میں ایک ہی جگہ چار مکانات تھے۔ آپ کی ایک بہن کنجاہ میں مقیم تھی ایک دن میں نے والد صاحب (یعنی حافظ عطاء السلام کے دادا جان) سے کہا کہ میرے حصے کی جائیداد میرے نام منتقل کر دی جائے۔ والد صاحب کہنے لگے کہ بیٹا یہ ساری تمہاری ہی تو ہے لیکن میرا اصرار تھا کہ بہن کا حصہ نکال کر میرا حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔

چنانچہ والد صاحب نے میرے اصرار پر تین مکانات میرے نام منتقل کر دیئے اور ایک مکان بہن کے لیے رکھ دیا تو میں نے اپنے حصے کے مکانات کو گرانا شروع کر دیا تو میری بہن جو کنجاہ میں تھی وہ بھی گکھڑ آ گئیں اور کہنے لگیں کہ آپ یہ مکان کیوں گرا رہے ہیں تو میں نے کہا کہ والد صاحب نے یہ مکان میرے نام منتقل کیے ہیں اور میں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر دیا ہے اور یہاں میں نے مسجد اہل حدیث تعمیر کرنی ہے۔ تو میری ہمشیرہ محترمہ کہنے لگیں کہ میرے نام جو مکان ہے اس کو بھی اس نیک کام میں شامل کر لو' اس طرح آبائی جائیداد جو مکمل طور پر اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذاتی تھی اس پر مسلک اہل حدیث کا پہلا مرکز مسجد توحید گنج اہل حدیث معرض وجود میں آئی' حفظ و ناظرہ کا مدرسہ بنایا اور اس بات کا میں ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ مسجد و مدرسہ کے بیرونی طلباء کے کھانے پکانے کا اہتمام میری والدہ مرحومہ کیا کرتی تھیں۔

(حافظ عطاء السلام حفظہ اللہ کا بیان مکمل ہوا۔)

قارئین!

یہ بہت بڑی قربانی تھی جو مسلک اہل حدیث یعنی عقیدہ توحید و سنت کی اشاعت و ترویج کے لیے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دی بلکہ حافظ عطاء السلام صاحب حفظہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ جب مکان کا باقی آدھا حصہ بھی مسجد میں شامل کر دیا گیا تو حافظ صاحب نے اپنے بیوی بچوں کو کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں کمیٹی ڈال دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا پورا پورا اجر دیگا۔ ان شاء اللہ

اس لیے آپ سب یہاں سے چلو۔ چنانچہ آپ اپنے بیوی بچوں کو لیکر گوجرانوالہ میں کرائے کے مکان میں شفٹ ہو گئے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عقیدہ توحید سے کس قدر جذباتی لگاؤ اور وابستگی تھی کہ آپ نے مسجد کا نام ہی ''توحید گنج'' یعنی ''توحید کا خزانہ'' رکھا۔ آپ نے لاہور مغلپورہ میں مسجد تعمیر کی تو اس کا نام بھی ''مسجد توحید گنج اہل حدیث'' رکھا۔

منڈی بہاؤالدین میں مسجد تعمیر کی تو اس کا نام بھی ''جامع مسجد اہل حدیث توحید گنج'' رکھا۔

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ وفیض یافتگان

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے مختصر تعارف کے بعد اب آپ کے ان تلامذہ کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے متعلق یقین سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ آپ کے شاگرد ہیں۔

(1) مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ آف راہوالی

مولانا محمد رفیق سلفی جماعت اہل حدیث کی ان نابغہ روزگار شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے اپنی محنت سے بہت نام کمایا اور مقام پایا۔ آپ کا مختصر تعارف کچھ یوں ہے کہ آپ نے 1936ء میں موضع شہورہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں ولادت پائی۔ قیام پاکستان کے وقت آپ کی عمر 10 سال تھی اور آپ چوتھی جماعت کے طالب علم تھے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان آ کر رام گڑھ (موجودہ مجاہد آباد) لاہور میں رہائش پذیر ہوئے قریب کی آبادی مغل پورہ میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش سے جامع مسجد توحید گنج اہل حدیث تعمیر کی گئی اس وقت اس مسجد میں قاری محمد ابراہیم امام و مدرس تھے۔ اور حافظ محمد اسماعیل ذبیح رحمۃ اللہ علیہ خطیب' آپ نے ابتدائی تعلیم انہی اساتذہ سے حاصل کی۔

اس کے ایک سال بعد 1948ء میں آپ لاہور سے راہوالی ضلع گوجرانوالہ منتقل ہو گئے ابتداء میں آپ قریبی قصبہ گکھڑ میں حافظ محمد یوسف مرحوم سے پڑھنے کے لیے جاتے رہے۔ بعدازاں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث گوجرانوالہ میں تعلیم حاصل کی اور مولانا محمد خالد گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری پڑھی۔ 1963ء میں مسجد کی تعمیر کے لیے راہوالی میں جی ٹی روڈ سے مغربی جانب دس مرلے جگہ خریدی اور مسجد تعمیر کی اس سے پہلے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکان واقع چوک شوگر مل راہوالی میں ہی نماز کا اہتمام کرتے تھے آپ چونکہ خود بڑھئی (لکڑی کے کاریگر) تھے تو آپ نے ایک ریڑھا بنایا ہوا تھا جس پر ایک ڈرم نصب تھا نماز کے وقت آپ اپنے بڑے بھائی محمد حسن مرحوم کے ساتھ دور کے ایک نلکے سے پانی بھر کر دکان کے باہر کھڑا کر دیتے تا کہ نمازی حضرات آسانی سے وضو کر سکیں اور اذان کہہ کر جماعت کا اہتمام کرتے۔ بعد ازاں مسجد تعمیر ہوئی تو یہ مشقت کم ہوگئی۔

ان مع العسر یسرا

مولانا مرحوم ایک کامیاب خطیب تھے یہی وجہ ہے کہ راہوالی میں جمعہ کا سب سے بڑا اجتماع آپ کی مسجد میں ہی ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ پنجاب بھر میں عموماً اور ضلع گوجرانوالہ میں خصوصاً کثرت سے تبلیغی پروگراموں میں شرکت فرماتے اور آپ کا کلیدی خطاب ہوتا۔ مجھے بھی آپ کی رفاقت میں کئی ایک مقامات منڈی بہاؤالدین، گوجرانوالہ شہر، گکھڑ، وزیرآباد، ڈڑیالہ وغیرہ میں تقریر کا موقعہ ملا آپ کسی جگہ سے بھی کوئی معاوضہ نہیں لیتے تھے اور نہ ہی کوئی نذرانہ قبول کرتے۔ راہوالی میں بھی آپ اپنا ذاتی کاروبار کرتے اور مسجد میں فی سبیل اللہ جمعہ وغیرہ کی خدمت سرانجام دیتے۔ آپ کی محنت وخلوص کا نتیجہ ہے کہ آپ کی زندگی میں راہوالی کی جماعت کا عروج کا دور تھا تعلیمی، تبلیغی ہر لحاظ سے یہ جماعت ایک منفرد مقام رکھتی تھی۔

آپ بہترین مناظر بھی تھے آپ نے دیوبندیوں، بریلویوں، شیعوں، عیسائیوں اور مرزائیوں سے کئی ایک مناظرے کیے جس میں آپ کا پلڑا ہمیشہ بھاری رہا۔ فللہ الحمد

آپ کے ساتھ نالی والا، کوٹ سرور حافظ آباد، گرجاکھ گوجرانوالہ، بوبکا نوالہ ڈسکہ وغیرہ کئی ایک مناظروں میں مجھے بھی شرکت کا موقعہ ملا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا سلفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملنے والے علماء کرام کی بھی بہترین انداز میں تربیت کرتے اور انہیں فرق باطلہ کے خلاف نا صرف کہ مواد فراہم کرتے بلکہ اسے استعمال کرنے کے ''گر'' بھی بتاتے۔ اس سلسلہ میں قارئین کے ساتھ میں اپنا ایک واقعہ شیئر کرنا چاہوں گا۔

''غالباً 1995ء کی بات ہے رمضان المبارک کا مہینہ تھا راقم ان دنوں مرکزی جامع مسجد اہلحدیث جی ٹی روڈ راہوالی میں خدمت سرانجام دے رہا تھا حضرت مولانا محمد رفیق سلفی صاحب جو کہ وہاں خطیب تھے اور مرزائیت اور عیسائیت پر تحقیق میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور مرزائیت سے کئی ایک کامیاب مناظرے بھی کر چکے تھے ایک مناظرہ میں انہوں نے ایک ہزار روپیہ بھی انعام حاصل کیا۔ بہت شفقت فرمایا کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً فجر کی نماز کے بعد درس قرآن مجید کیلئے حکم فرما دیا کرتے تھے چونکہ سلفی صاحب قرآن مجید کا ترتیب سے درس دیتے اس لئے راقم الحروف نے بھی قرآن مجید کا ابتداء سے درس دینا شروع کر دیا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جبکہ مسجد میں اچھی خاصی رونق تھی سلفی صاحب نے درس کیلئے مجھے حکم ارشاد فرمایا تو اتفاق سے اس دن سورۃ فاتحہ کی آیت صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ الخ پر درس ہونا تھا جب سلسلہ درس ختم ہوا تو سلفی صاحب کی رگ شفقت و تحقیق پھڑکی تو انہوں نے فوراً سوال داغ دیا کہ یہ انعام ابھی جاری ہے یا ختم ہو گیا ہے تو میں نے عرض کیا کہ یہ انعام تو اب بھی جاری ہے کیونکہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے انعام یافتہ قرار دیا ہے ان میں صدیق، شہید، اور صالحین بھی شامل ہیں تو مولانا سلفی صاحب نے نقطہ اٹھایا کہ پھر تو نبوت بھی جاری ہے کیونکہ انعام یافتہ لوگوں میں انبیاء کرام پہلے نمبر پر ہیں۔ جس پر راقم نے عرض کیا کہ نبوت جاری نہیں کیونکہ ختم نبوت کا مسئلہ نص سے ثابت ہے مولانا فرمانے لگے کہ کوئی دلیل؟ ایسے مواقع پر توفیق اللہ ہی دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے میں نے سورۃ بقرہ کی آیت ''وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ'' پیش کردی اب اس پر کافی لے دے ہوئی مگر بات چونکہ بڑی واضح اور مضبوط تھی اس لئے سلفی صاحب اصرار کرنے لگے کہ کوئی اور آیت پیش کرو مگر میں بھی حالات کو بھانپ گیا اور عرض کیا کہ سمجھنے کیلئے تو ایک آیت ہی کافی ہے یا پھر آپ پہلے میری اس دلیل کا توڑ کریں۔ تقریباً 45 منٹ کی گفتگو میں کئی باتیں زیر بحث آ گئیں سارا واقعہ بیان کرنا مقصود نہیں مولانا سلفی صاحب کا انداز تربیت واضح کرنا مقصود ہے۔ آخر میں سلفی صاحب ایک نمازی اکرم چیمہ ایڈووکیٹ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے چیمہ صاحب اب ہم مان ہی جاتے ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے مجھ سے معلوم کیا کہ آپ نے سورۃ احزاب کی آیت: مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ؛ پیش کیوں نہیں کی تو راقم نے عرض کیا کہ خاتم النبیین کے الفاظ پر مرزائیت نے بہت ذہنی ورزش کی ہے۔ اگر وہ میں پیش کر دیتا جیسا کہ آپ کی خواہش تھی تو پھر یہ بحث ختم ہونے میں ہی نہ آتی۔ کیونکہ میں ایک اعتراض کا جواب دیتا تو آپ دوسرا کر دیتے۔ تو اس واقعہ کے بعد سلفی صاحب نے میری کافی حوصلہ افزائی فرمائی اور مزید کچھ معلومات فراہم کیں۔ اور اسرار ورموز بتائے۔

''فجزاہ اللہ احسن الجزاء''

آپ سالہا سال تک مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کے ناظم اور امیر رہے آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے آپ کے ورثاء خصوصا مولانا طیب شفیق سے گذارش ہے کہ اگر وہ یہ سطور پڑھیں تو اپنے دادا محترم کے شایان شان ان کے حالات زندگی مرتب فرمائیں اب آپ کو مولانا کے حالات وواقعات بتانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے لوگ بکثرت ملیں گے ممکن ہے پندرہ بیس سال بعد یہ سہولت نہ رہے اس لیے کوشش کریں کہ اولین فرصت میں اس خدمت کو اپنی ترجیحات میں شامل کر لیں۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا مرحوم کے متعلق ذہبی دوران مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مضمون تحریر فرمایا ہے جو ان کی کتاب "استاذ المناظرین مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ" کے صفحہ نمبر 348 سے صفحہ نمبر 355 تک پھیلا ہوا ہے۔ ذیل میں وہ مضمون من وعن افادہ عام کے لیے نقل کیا جا رہا ہے۔

بھٹی صاحب مرحوم رقم طراز ہیں

"مولانا محمد رفیق سلفی"

مولانا احمد الدین گکھڑوی اور حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے لائق شاگردوں میں سے ایک شاگرد مولانا محمد رفیق سلفی تھے' جو 1936ء میں ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ جاٹوں کی ڈھلوں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔

محمد رفیق بن اللہ دتا بن اللہ بخش بن خدا بخش بن حسن بن دین۔

مولانا محمد رفیق کے دادا اللہ بخش اور پڑدادا خدا بخش کا شمار اپنے عہد کے علمائے دین میں ہوتا تھا۔ تقسیم ملک کے زمانے (اگست 1947ء) میں یہ لوگ اپنے وطن سے نکلے اور لاہور کے ایک مقام "رام گڑھ" میں مقیم ہوئے' جسے اب "مجاہد آباد" کہا جاتا ہے۔ اس وقت یہ چند گھروں پر مشتمل چھوٹی سی بستی تھی۔ اہل حدیث کی وہاں کوئی مسجد نہ تھی' البتہ اس کے قریب مغل پورہ میں مسجد توحید گنج کے نام سے اہل حدیث کی مسجد تھی' جو حافظ محمد یوسف گکھڑوی مرحوم کی کوشش سے بنائی گئی تھی اور اس کے منصب خطابت پر مولانا حافظ اسماعیل ذبیح (متوفی 2 مئی 1975ء) فائز تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترک وطن کے وقت محمد رفیق کی عمر گیارہ سال تھی اور یہ چوتھی جماعت میں پڑھتے تھے۔ قرآن مجید اپنے والد ماجد سے گاؤں میں پڑھ لیا تھا' چند ابتدائی دینی کتابیں بھی ان سے پڑھ لی تھیں۔ اب یہ لاہور آئے تو مغل پورہ کی مسجد توحید گنج میں حافظ اسماعیل ذبیح کے حلقہ شاگردی میں شامل ہوئے۔ بہ الفاظ دیگر پاکستان میں حافظ صاحب ممدوح ان کے اولین استاذ تھے۔ اسی مسجد میں قاری محمد ابراہیم صاحب سے بعض درسی کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں مختلف اوقات و مقامات میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی' مولانا احمد الدین گکھڑوی' مولانا عبداللہ میر پوری' مولانا نذیر احمد اور مولانا خالد گرجاکھی سے اکتساب علم کرتے رہے۔ آخر میں کتب تفاسیر و احادیث کے لیے حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم و مغفور کی بارگاہ فضیلت میں حاضری دی اور ان کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہیں مولانا محمد رفیق سلفی کہا جانے لگا۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ پاکستان آنے کے بعد انہوں نے جس اہل علم سے دینیات کی تعلیم کا آغاز کیا تھا' ان کا نام بھی اسماعیل اور جس عظیم المرتبت شخصیت سے دینیات کی انتہائی کتابیں پڑھیں اور سند فراغت لی' ان کا اسم گرامی بھی اسماعیل۔ دونوں اساتذہ کرام نے تقریر و خطابت میں بڑی شہرت پائی اور شاگرد بھی اس میدان میں نام ور ہوئے۔ تینوں استاذ و شاگرد اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی ان حروف کے راقم عاجز کے عالی قدر استاذ تھے اور مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح مخلص بزرگ دوست۔ افسوس ہے مولانا محمد رفیق سلفی سے ملاقات کا موقع نہیں ملا۔

مولانا محمد رفیق سلفی کا دور طالب علمی ہی سے مناظرانہ ذہن تھا۔ مختلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذاہب کے لوگوں کے ساتھ ان کے مناظرے ہوتے رہے، یہاں ان کے زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ بیان کرنے کو جی چاہتا ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ ابتدا ہی سے وہ حاضر دماغ اور حریف پر گرفت کی پوری صلاحیت رکھتے تھے۔

شرح اس متن کی یہ ہے کہ یہ جامع مسجد توحید گنج گکھڑ میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے حلقہ شاگردی میں شامل تھے۔ اور حافظ صاحب کا حکم تھا کہ کوئی طالب علم کسی جماعت کے جلسے میں نہیں جا سکتا۔ کوئی گیا تو اسے سزا دی جائے گی۔

گکھڑ کے بریلوی حضرات کی مسجد میں مولانا عبدالغفور ہزاروی کے شاگرد مولانا عبدالصبور ہزاروی امامت و خطابت کے منصب پر فائز تھے۔ وہ ستائیسویں رمضان کو تقریر کے لیے اپنے استاذ مولانا عبدالغفور ہزاروی کو دعوت دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ محمد رفیق صاحب بھی چند طالب علموں کو ساتھ لے کر ان کی تقریر سننے کے لیے چلے گئے۔ مولانا عبدالغفور ہزاروی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہابی آٹھ رکعت تراویح پڑھتے ہیں اور ہم حنفی بیس رکعت پڑھتے ہیں۔ اگر قیامت کے روز اللہ کے دربار میں بیس رکعت تراویح پڑھنا صحیح ثابت ہو گیا تو وہابی بارہ رکعت کہاں سے لائیں گے اور اگر آٹھ ثابت ہو گئیں تو بارہ رکعت ہمارے کسی اور کام آ جائیں گی۔

مولانا عبدالغفور ہزاروی کے اس فقہی نکتے پر لوگ بہت خوش ہوئے اور بڑی نعرے بازی ہوئی...... محمد رفیق نے ان کے نام رقعہ بھیجا کہ وہابی اس یقین کے ساتھ آٹھ رکعت تراویح پڑھتے ہیں کہ یہی صحیح ہے، لیکن آپ اس شک میں مبتلا ہیں کہ تراویح بیس ہیں یا آٹھ اور اللہ کے دربار میں بیس صحیح قرار پائیں یا آٹھ؟ جب کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ 29 شعبان کو اگر بادل وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو شک کی بنا پر روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ یعنی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اگر دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن روزہ نہ ہوا تو ہمارا یہ نفلی روزہ ہوگا اور اگر چاند ہوا تو اس روزے کو رمضان کے روزوں میں شامل کر لیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شک میں روزہ رکھے' اس نے ابو القاسم ﷺ کی یعنی میری نافرمانی کی۔ جب روزے کے بارے میں شک سے متعلق نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے تو آپ کا آٹھ یا بیس تراویح میں شک کا سلسلہ کیوں جاری ہے؟ یہ بھی نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی کے ذیل میں آتا ہے۔ رقعے میں محمد رفیق نے لکھا تھا کہ اس کا جواب دیا جائے' لیکن مولانا عبدالغفور ہزاروی نے رقعہ پڑھا اور یہ کہہ کر جیب میں ڈال لیا کہ میں نے مناظرہ کرنا چھوڑ دیا ہے۔

رقعہ نویس محمد رفیق نے رقعے پر اپنا پتا بھی لکھا تھا' اس لیے شہر میں چرچا ہو گیا کہ اہل حدیث مدرسے کے ایک طالب علم نے مولانا عبدالغفور سے سوال پوچھا اور وہ اس کا جواب نہ دے سکے۔ بات حافظ محمد یوسف صاحب تک بھی پہنچ گئی' انہوں نے طلباء سے دریافت کیا کہ رات تم میں سے جلسے میں کون گیا تھا؟ رفیق صاحب نے کہا: میں گیا تھا۔ ان کے ساتھ جو طلباء گئے تھے' انہوں نے بھی اقرار کر لیا۔ رفیق صاحب نے کہا کہ ان سب کو میں لے کر گیا تھا' اس لیے صرف مجھے سزا دی جائے۔ حافظ صاحب نے فرمایا:۔ مدرسے کے قانون کی سب نے خلاف ورزی کی ہے' اس لیے سزا میں سب برابر ہوں گے۔

اس کے بعد جب ان کی خدمت میں سارا واقعہ بیان کیا گیا تو جلسے نہ سننے کی پابندی ختم کر دی گئی۔

طالب علمی کے زمانے ہی میں یہ خطابت کے میدان میں آ گئے تھے۔ ضلع گوجراں والا کے ایک گاؤں پپنا کھہ میں ایک صاحب پیر مراد علی شاہ کی مسجد میں وہ کافی عرصہ جمعہ پڑھاتے رہے۔ پھر ٹھٹھہ چھینا کی مسجد میں خطیب مقرر کر لیے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں موضع راہ والی میں جی ٹی روڈ پر ان کی کوشش سے مسجد کے لیے جگہ خریدی گئی۔ اس کا سنگ بنیاد پیر کے روز 2 دسمبر 1963ء کو رکھا گیا۔ سنگ بنیاد کے لیے وہ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی کی خدمت میں گئے' لیکن انہیں کوئی ایسی رکاوٹ پیش آئی کہ وہ تشریف نہ لے جا سکے اور حافظ محمد یوسف گکھڑوی کو سنگ بنیاد رکھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جلد ہی وہاں مسجد تعمیر ہو گئی اور جمعہ و جماعت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس مسجد میں مولانا محمد رفیق سلفی تادم حیات پورے پچاس برس خدمت خطابت و امامت سرانجام دیتے رہے۔ یہاں انہوں نے دینیات کی تعلیم کے لیے مدرسہ بھی جاری کیا' جس میں بیرونی طالب علم بھی تعلیم حاصل کرتے تھے اور مقامی بھی۔ اس مدرسے میں ہمارے عزیز دوست جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے لائق مدرس' ماہنامہ ''ترجمان الحدیث'' کے مدیر اور متعدد کتابوں کے مصنف مولانا حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی کئی سال خدمت تدریس پر مامور رہے۔ مولانا محمد رفیق سلفی روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن بھی دیتے تھے۔ درس قرآن کا پہلا دور تیرہ سال میں اور دوسرا سترہ سال میں ختم ہوا۔ تیسرا دور جاری تھا کہ وہ وفات پا گئے۔

اب راہ والی میں چھ یا سات مسجدیں ہیں اور اللہ کے فضل سے نمازیوں سے بھری رہتی ہیں۔ بچوں کی تعلیم کا سلسلہ بھی ان مسجدوں میں جاری ہے۔ راہ والی کے قرب و جوار کے دیہات ترگڑی' تلونڈی کھجور والی' بلے والا' منڈیالا وڑائچ' لوہیاں والا وغیرہ میں مولانا محمد رفیق سلفی نے کتاب و سنت کی خوب اشاعت کی۔ ان مقامات میں وہ پیدل بھی جاتے اور سائیکل پر بھی ان کی آمد و رفت رہتی۔ وہ اس نواح کے مشہور خطیب اور بہت بڑے مناظر تھے۔ انہوں نے خطابت و امامت کا کبھی کوئی پیسا نہیں لیا' نہ تبلیغ کے سلسلے میں کہیں آمد و رفت کا کسی سے خرچہ وصول کیا۔ ان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرنیچر وغیرہ کا کاروبار تھا اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔

انہوں نے مولانا خالد گرجاکھی‘ مولانا عبدالرحمٰن عتیق‘ شیخ محمد اکرم اور دیگر حضرات کی رفاقت میں ضلع گوجراں والا کے مختلف مقامات میں توحید وسنت کی تقریری صورت میں تبلیغ کی۔ شیخوپورہ‘ سرگودھا‘ چکوال اور ایبٹ آباد کے دیہات وقصبات میں بھی وعظ کیے۔ اللہ نے ان کی زبان میں اثر رکھا تھا اور لوگ ان کے وعظ سے بہت متاثر ہوتے تھے۔

وہ مبلغ دوستوں کے ساتھ تبلیغ کے لیے گلیات وغیرہ بھی گئے۔ اس علاقے کے مختلف مقامات میں میاں فضل حق مرحوم اور ان کے مرحوم ومغفور فرزند نعیم الرحمٰن کی کوشش سے متعدد مساجد کی تعمیر ہوئی اور لوگوں نے کتاب وسنت کی راہ اختیار کی۔ حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی اور ان کے رفقائے کرام کی تبلیغی جدوجہد سے بھی اس نواح کے لوگ متاثر ہوئے۔

مولانا محمد رفیق سلفی نے 1967ء میں اپنے استاذ گرامی حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے ساتھ بہ سلسلہ وعظ وتبلیغ حیدرآباد اور کراچی کا سفر بھی کیا اور وہاں مختلف اجتماعات میں تقریریں کیں۔

اس کے بعد 1981ء میں وہ حکیم عبدالرحمٰن آزاد مرحوم کے ساتھ صوبہ سندھ کے شہروں نواب شاہ‘ سکھر‘ میر پور‘ حیدرآباد اور کراچی گئے اور ہر جگہ بڑے بڑے مجمعوں میں تقریریں کیں۔ ایک مرتبہ وہ مولانا حافظ عبداللہ شیخوپوری کے ساتھ کراچی گئے۔ وہاں سب مسالک کے لوگوں کی دوروزہ مشترکہ کانفرنس تھی۔ جس میں اہل حدیث‘ دیوبندی اور شیعہ مقررین نے تقریریں کیں۔ حافظ عبداللہ شیخوپوری اور مولانا محمد رفیق سلفی دونوں جماعت اہل حدیث کے ممتاز مقرر تھے۔ اور ان کا حلقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامعین بڑا وسیع تھا۔

مولانا رفیق سلفی مناظر بھی تھے اور مناظرے کا فن مولانا احمد الدین گکھڑوی سے سیکھا تھا۔ اس فن میں وہ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی سے بھی متاثر تھے۔ ان دونوں بزرگوں کو یہ اپنے دور کے بہت بڑے مناظر قرار دیتے ہیں اور واقعی یہ بہت بڑے مناظر تھے۔ موضوع مناظرہ سے کامل معلومات کے علاوہ بنیادی بات مناظر کی حاضر جوابی ہے۔ میں نے مولانا احمد الدین گکھڑوی کا مناظرہ بھی سنا ہے۔ اور حافظ عبدالقادر کا بھی۔ بے شبہ اس فن میں یہ بزرگ بے حد مہارت رکھتے تھے۔ حافظ عبدالقادر روپڑی نے ''سلطان المناظرین'' کے لقب سے شہرت پائی' لیکن وہ خود مولانا احمد الدین گکھڑوی کو ''استاذ المناظرین'' کہا کرتے تھے۔

بہرکیف مولانا محمد رفیق سلفی معروف مناظر تھے۔ انہوں نے مرزائیوں' شیعوں' عیسائیوں کے ساتھ بھی مناظرے کیے اور بعض موضوعات پر علمائے احناف سے بھی ان کے مناظروں کا سلسلہ جاری رہا اور اللہ نے ان کو کامیابی سے نوازا۔

صبر وضبط کے باب میں بھی مولانا محمد رفیق سلفی کا مقام بڑا بلند تھا۔ ان کے ایک لائق بیٹے حافظ عتیق الرحمٰن تھے۔ وہ 8 اگست 1991ء کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ کسی سفاک نے ان کو گولی ماری اور وہ نماز میں ہی شہید ہو گئے۔ یہ بہت بڑا حادثہ تھا۔ جو مولانا ممدوح کو پیش آیا۔ جوان بیٹے کی اچانک موت پر صبر سے کام لینا نہایت مشکل ہے' لیکن مولانا نے اس الم ناک موقعے پر انتہائی صبر وضبط کا مظاہرہ کیا۔ شہید کی ماں نے بھی اس حادثے کو بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔ باقی رشتے داروں اور افراد خانہ نے بھی ضبط وتحمل سے کام لیا۔

مولانا نے فرمایا: ''حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی مسجد میں شہید کیا گیا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب انہیں شہید کیا گیا' وہ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ میرے بیٹے کو بھی مسجد میں شہید کیا گیا اور اس وقت شہید کیا گیا۔ جب وہ صبح کی نماز پڑھا رہا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دوسری رکعت تھی۔ اور حافظ عتیق الرحمٰن کی بھی دوسری رکعت تھی۔"

مولانا محمد رفیق سلفی اس دن ایک عزیز کی وفات پر لاہور گئے تھے۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کے یہ صاحب زادے نماز پڑھا رہے تھے۔ دوسری رکعت کا آخری سجدہ کر کے اٹھے ہی تھے اور ان کی زبان سے ابھی اللہ کا مبارک نام نکلا ہی تھا۔ کہ کسی دشمن نے گولی کا فائر کیا اور گولی حافظ صاحب کے کندھے پر لگ کر جسم کے اندر ہی رہ گئی۔ دشمن نے دوسری گولی چلائی تو وہ حافظ قرآن کو لگنے کے بجائے لکڑی کی اس رحل کو لگی' جس میں قرآن رکھا ہوا تھا۔ وہ رحل کی لکڑی کو چیر کر قرآن کے دوسری طرف نکل گئی۔ اور کلام اللہ کے اوراق پھٹ گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ اس قرآن کو سامنے رکھ کر درس دینا چاہتے تھے۔

وہ 1965ء میں پیدا ہوئے اور 1991ء میں اللہ کے دربار میں پہنچ گئے۔ کل چھبیس برس عمر ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی شہادت کے بعد لوگوں نے مولانا سے احتجاجی مظاہرہ کرنے اور جلوس نکالنے کے لیے کہا تو فرمایا: اس کی نہ ضرورت ہے اور نہ اس کا کوئی فائدہ ہوگا۔ اس قسم کے مظاہروں اور جلوسوں سے کبھی کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ اس سے سڑکوں پر لوگوں کی آمد ورفت رک جاتی ہے اور وہ پریشان ہوتے ہیں۔ ہم اس قسم کا کوئی کام نہیں کریں گے جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچے۔

مولانا محمد رفیق سلفی بھی 21 اگست 2013ء کو وفات پا گئے۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

(مولانا بھٹی صاحب کا مضمون ختم ہوا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب مولانا سلفی صاحب گکھڑ سے تعلیم مکمل کر کے فارغ ہوئے تو اس کا احوال بھی آپ اپنی کی زبانی سنیں۔

"گلّے کی لاج"

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بھی ساری زندگی لوجہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کی تعلیم وتدریس اور تبلیغ واشاعت میں سرگرم رہے اور اپنے شاگردوں کو بھی آپ ایسی ہی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

یہ واقعہ حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی بیان کیا اور میں نے خود بھی مناظر اسلام مولانا محمد رفیق سلفی آف راہوالی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ جب میں (محمد رفیق) علوم اسلامی کی ابتدائی تعلیم سے فارغ ہو کر گکھڑ سے رخصت ہونے لگا تو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جامع مسجد توحید گنج میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جیسا کہ مدارس کے منتظمین عموماً اپنے ہاں تقسیم اسناد وانعامات کی تقاریب منعقد کرتے ہیں۔ تو آپ نے مجمع عام کے سامنے مجھے اپنے ساتھ کھڑا کر لیا اور فرمانے لگے کہ محمد رفیق آج میں نے آپ سے کچھ سوالات کرنے ہیں اور آپ نے اس کے صحیح صحیح جواب دینے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ بتاؤ؛ جب آپ راہوالی سے گکھڑ پڑھنے کے لیے آئے تھے تو اپنے ساتھ کیا لائے تھے۔ لائق شاگرد نے جواب دیا کہ کچھ بھی نہیں میں تو خالی ہاتھ آیا تھا۔

پھر فرمایا آپ نے دوران تعلیم جو کتابیں پڑھی ہیں وہ آپ گھر سے لائے تھے یا مدرسے میں آپ کو مفت مہیا کی گئیں ہیں۔ عرض کیا کہ مدرسے کی طرف سے فری دی گئی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا کہ آپ اس دوران جو کھانا کھاتے رہے وہ آپ کو مفت ملتا تھا یا اس پر آپ کو کچھ خرچ بھی کرنا پڑا۔ جواب دیا جی مفت ہی ملتا رہا۔ میں نے اس کا کوئی خرچ نہیں دیا اور نہ ہی کبھی انتظامیہ کی طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ پھر فرمایا' کیا آپ کو رہائش فری دی گئی یا اس کے اخراجات بھی وصول کئے گئے تو جواب عرض کیا کہ رہائش بھی بالکل فری تھی۔

تو حافظ صاحب فرمانے لگے اس کا مطلب ہے کہ آپ کو تعلیم مفت دی گئی اور دوران تعلیم رہائش' خوراک' کتابیں اور دیگر سہولیات مفت مہیا کی گئیں تو کیا آپ سب کچھ فری حاصل کر کے اتنے بڑے عالم دین بن کر کوئی قیمت بھی ادا نہیں کریں گے۔ نہیں بلکہ اب آپ کو اس کی قیمت بھی چکانا ہوگی۔

چنانچہ یہ کہہ کر آپ نے اپنے سر مبارک سے اپنا خوبصورت اور قیمتی ''کلّہ'' جو آپ نے اس وقت زیب سر کر رکھا تھا اتار کر مولانا محمد رفیق سلفی کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا۔ محمد رفیق۔ اب اس کُلّے کی لاج رکھنا اور جس طرح مفت دین حاصل کیا ہے اسی طرح لوگوں تک اس دین اسلام کو مفت ہی پہنچانا ہے۔

سعادت مند شاگرد نے جواب عرض کیا کہ استاد جی ایسے ہی ہوگا۔ اور پھر مولانا سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف کہ مسجد میں امامت و خطابت کا کبھی کوئی معاوضہ اور تنخواہ وصول نہیں کی بلکہ محنت مزدوری کر کے اپنی جیب سے مسجد کی ضروریات پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ قرب و جوار میں بھی تبلیغی پروگراموں کا کبھی کوئی پیسہ وصول نہیں کیا۔

یہ تھا حضرت حافظ صاحب کا تربیت کا انداز اور نصیحت کا طریقہ۔ یہ آپ کے خلوص کا نتیجہ تھا کہ آپ کے شاگرد بھی زندگی بھر اسی مشن پر گامزن رہے۔ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استاد اور شاگرد دونوں کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے کہ جنھوں نے ایثار وقربانی کی ایک مثال قائم کی۔

مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی موثر خطابت

مولانا سلفی صاحب ایک موثر خطیب تھے اور باقاعدہ مطالعے اور تیاری کے ساتھ کسی ایک موضوع پر خطبہ ارشاد فرماتے اور اس موضوع کے متعلقہ ضروری امور کی وضاحت فرماتے آپ کا خطبہ ادھر ادھر کی فضول باتوں سے بالکل پاک ہوتا تھا۔ خطباء حضرات کو ذیل کا واقعہ توجہ سے پڑھ کر اپنی تقریر اور خطبے کی اصلاح کرنی چاہیے۔ اور شعر وشاعری اور لطیفہ گوئی سے اجتناب کرتے ہوئے بامقصد گفتگو کرنی چاہئے۔

حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری عادت تھی کہ جس قرآن مجید پر میں نے حفظ کیا تھا وہ میرے پاس دکان (سکول بک ڈپو) پر موجود رہتا تھا اور میں فارغ وقت میں اس پر تلاوت کرتا رہتا جب کوئی گاہک آتا تو اس کو نمٹا کر پھر دوبارہ تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہو جاتا۔

اسی دوران گوجرانوالہ کے ایک معروف صنعتکار حاجی محمد اسلم (سٹی سنٹر والے) کچھ عدالتی کاغذات کی فوٹو کاپی کروانے کے لیے کئی بار میرے پاس آئے۔

ایک دن وہ کہنے لگے کہ حافظ صاحب میں آپ کو جانتا ہوں کہ آپ مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کے متعلق ہمارے مولانا احمد رضا خان نے بڑے سخت الفاظ اور فتاویٰ کے ساتھ آپ کی مخالفت کی ہے لیکن یہاں تو صورت حال مختلف نظر آتی ہے کہ آپ ہر وقت قرآن مجید کی تلاوت میں ہی مصروف رہتے ہیں۔...... خیر اس دوران کچھ بے تکلفی ہوگئی اور حاجی محمد اسلم صاحب کچھ وقت دکان پر گزارتے اور ذاتی معاملات کے ساتھ ساتھ دین اسلام کی تعلیمات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق بھی گفتگو ہوتی۔

ایک دن حاجی صاحب فرمانے لگے کہ عطاء السلام میرے پیر صاحب آئے تو میں نے ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لے دو لاکھ روپے کا قیمتی موبائل خریدا اور اسی 80 ہزار روپے کی راڈو گھڑی خریدی اور اپنے پیر صاحب کے اعزاز کے لیے چودہ دیسی بکرے ذبح کیے کھانے کے وقت بہترین چانپوں کی ایک پرات بھر کر پیر صاحب کے سامنے رکھی تو ان کے کھانے کا انداز مجھے پسند نہیں آیا بعد ازاں جب تحائف ان کی خدمت میں پیش کیے تو ان کا انداز اور رویہ دیکھ کر مجھے سمجھ آئی کہ یہ دنیا دار لوگ ہیں شریعت اسلام کی تعلیمات کا ان پر کوئی اثر ہی نہیں۔ لہٰذا میں حق بات کو سمجھنا چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی طریقہ بتائیں۔ تو میں نے ان سے گذارش کی کہ آپ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھیں۔ چنانچہ اس نے مختلف فرقوں کے مفسرین کی دس بارہ تفسیریں خریدیں اور مجھے بتایا تو میں نے کہا کہ حاجی صاحب یہ بھی سب ٹھیک ہے آپ ایک تفسیر میرے کہنے پر بھی ان میں شامل کر لیں اور وہ ہے "تفسیر ابن کثیر" چنانچہ کچھ دنوں کے بعد پھر تشریف لائے تو کہنے لگے کہ میرے کچھ سوالات ہیں مجھے آپ سے ان کے جوابات چاہئیں چنانچہ میں ان کے ساتھ مصروف گفتگو تھا کہ اس دوران مولانا محمد رفیق سلفی تشریف لے آئے تو میں نے کہا کہ حاجی صاحب! یہ میرے بڑے بھائی آ گئے ہیں آپ ان سے سوال' جواب کر کے اپنے اشکال دور کر لیں۔ چنانچہ میں اپنی دوکانداری میں مصروف ہو گیا اور یہ دونوں صاحب اپنی گفتگو کرنے لگے۔ ایک دن حاجی صاحب کہنے لگے کہ آپ نے جمعہ کہاں پڑھنا ہے تو میں نے بتایا کہ مولانا محمد رفیق صاحب کے ہاں راہوالی میں۔

حاجی صاحب کہنے لگے کہ ٹھیک ہے جمعہ کے دن مجھے بھی ساتھ لے جانا یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمعہ میں بھی آپ کے ساتھ راہوالی میں ادا کرونگا۔ اس دوران حاجی اسلم صاحب نے چودہ سوالات ایک کاغذ پر لکھ کر جیب میں ڈال لیے کہ جمعہ کے بعد ان کے جواب مولانا سلفی صاحب سے حاصل کرونگا لیکن نہ تو حاجی صاحب نے مجھے وہ کاغذ دکھایا اور نہ ہی میرے سے کوئی تذکرہ کیا جب ہم راہوالی پہنچے جمعہ کا خطبہ شروع ہونے سے پہلے مولانا سلفی صاحب تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ عطاء السلام! میرا جی چاہتا ہے کہ آج جمعہ آپ پڑھائیں اور میں آپ کی اقتدا میں ادا کروں لیکن میں نے عرض کیا کہ نہیں ہم تو آپ کا خطبہ سننے کے لے آئے ہیں چنانچہ مولانا نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ نماز سے فارغ ہو کر اصرار کر کے ہمیں اپنے ساتھ گھر کھانے کے لیے لے گئے وہاں کھانے پر حاجی اسلم صاحب نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکال کر دکھایا اور فرمانے لگے کہ عطاء السلام: آپ کو معلوم نہیں کہ اس کاغذ پر کیا لکھا ہوا ہے اور نہ ہی میں نے آپ سے اس کے متعلق کسی قسم کا کوئی تذکرہ کیا ہے۔ پھر خود ہی کہنے لگے کہ اس میں چودہ سوال ہیں جو میں لکھ کر لایا تھا کہ نماز جمعہ کے بعد مولانا صاحب سے سوال کرونگا اگر میں مطمئن ہو گیا تو وہاں اہل حدیث ہونے کا اعلان کر دونگا۔ لیکن جب میں نے جمعہ کا خطبہ سنا تو میرے ان چودہ سوالوں کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں خطبے میں ہی بیان کر دیئے گئے ہیں لہٰذا میں آج کے بعد اہل حدیث ہوں اور آئندہ میں عقیدہ توحید کو اپناتے ہوئے سنت رسول ﷺ کے مطابق زندگی بسر کرونگا۔ یہ تھا مولانا کی پُر خلوص دعوت اور موثر خطابت کا نتیجہ کہ جو شخص سن لیتا وہ فوراً اثر قبول کرتا۔ آج بھی ہمارے خطباء کو چاہئے کہ وہ مکمل تیاری کے ساتھ لوگوں کی راہنمائی کے لیے پُر خلوص وعظ کیا کریں۔ تا کہ ہماری تقاریر بھی اسی طرح مؤثر ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

............اور دیوار سیدھی ہوگئی

آپ کی خطابت کے ساتھ ساتھ آپ کا تعمیر مسجد کے موقعہ پر ایک واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث راہوالی کے لیے جگہ خرید کی گئی تو زمین کی کٹنگ کے اعتبار سے قبلہ رخ کی دیوار سیدھی نہیں ہو رہی تھی اگر قبلہ رخ درست کیا جاتا تو مسجد کی جگہ مزید کم ہو جاتی چنانچہ مغربی جانب جس شخص کی زمین تھی اس سے بات کی گئی کہ یہ ایک دو مرلے جگہ مسجد کو فروخت کر دی جائے لیکن زمین کا مالک رضا مند نہیں ہو رہا تھا کئی ایک سفارشیں کروائی گئیں اور کئی گنا زیادہ قیمت ادا کرنے کی آفر بھی کی گئی لیکن وہ شخص بضد رہا کہ میں نے اہل حدیث کی مسجد کو جگہ فروخت بھی نہیں کرنی ہے۔

جب مسجد کے سنگ بنیاد کے لیے حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب تشریف لائے تو مغربی دیوار کو دیکھ کر مولانا محمد رفیق سلفی کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ محمد رفیق! اگر یہ دیوار سیدھی ہو جاتی تو اچھا تھا۔ تو مولانا سلفی صاحب نے بتایا کہ ہم نے بھرپور کوشش کی ہے لیکن زمین کا مالک مان نہیں رہا۔ تو حافظ صاحب نے پوچھا کہ اس زمین کا مالک کون ہے اتفاق سے وہ آدمی اس وقت تھوڑی دور درختوں کے سائے میں اپنے جانوروں کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو مولانا سلفی صاحب نے اشارے سے بتایا کہ وہ شخص ہے اور متعصب قسم کا بدعتی ہے اہل حدیث سے سخت نفرت کرتا ہے تو حافظ صاحب فرمانے لگے میرے ساتھ چلو پہلے اس سے ملتے ہیں مسجد کا سنگ بنیاد بعد میں رکھیں گے۔

حضرت حافظ صاحب مولانا محمد رفیق صاحب کو ساتھ لے کر اس شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس گئے۔ سلام کیا حال احوال اور خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد فرمانے لگے کہ چودھری صاحب! میں ایک نیکی کا کام کرنے لگا ہوں میرا دل چاہتا ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں اور ہم دونوں مل کر نیکی کا یہ کام کریں وہ شخص بغیر کسی حیل وحجت کے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چل دیا۔

مسجد کی جگہ پر پہنچ کر حافظ صاحب نے فرمایا کہ ایک طرف اینٹ میں رکھوں گا اور دوسری طرف آپ بنیادی اینٹ رکھیں گے اس شخص نے اینٹ پکڑی اور مولانا رفیق صاحب سے مخاطب ہو کر کہنے لگا مولوی صاحب مسجد کی دیوار سیدھی کرنے کے لیے آپ کو جتنی جگہ کی ضرورت ہے وہ میری زمین میں سے شامل کر لیں میں آپ سے کوئی پیسہ بھی نہیں لوں گا۔

عزیز قارئین!

آپ اسے حافظ صاحب کی کرامت سمجھ لیں یا ان کے حسن اخلاق کا نتیجہ اور ان کے خلوص وللہیت کا ثمرہ کہ وہ شخص جو زائد قیمت لے کر کئی ایک سفارشوں کے باوجود جگہ دینے کو تیار نہیں حافظ صاحب کے حسن سلوک کی وجہ سے بغیر مانگے ہی اپنی زمین اور وہ بھی غیر محدود مسجد میں شامل کرنے کے لے وقف کر رہا ہے۔

اس میں تمام اہل توحید کے لیے ایک سبق بھی موجود ہے کہ خواہ مخواہ کسی سے عداوت پالنے کی بجائے اسے حسن سلوک سے متاثر کرنا چاہیے خصوصاً مساجد کے قرب وجوار میں بسنے والے لوگوں کے ساتھ تو معاملات کو بہت زیادہ ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ روا رکھنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا خوبصورت کردار، اخلاص بھرا جذبہ اور پُر تاثیر زبان نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالخیر سید محمد اکرم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم وعمل کی بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ مجھے آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ بڑے خاموش طبع اور سنجیدہ فکر عالم دین تھے۔

قرآن وحدیث کی اشاعت کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

آپ زندگی بھر تعلیم و تدریس میں مصروف عمل رہے آخری وقت بھی آپ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں صحیح بخاری شریف کی تکمیل کے موقعہ پر منعقدہ تقریب میں شرکت کے بعد گھر واپس تشریف لے جارہے تھے کہ گھر کی بجائے سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔ آپ برصغیر کے معروف سادات خاندان گیلانیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

شجرہ نسب

آپ کا شجرہ نسب یوں ہے۔ سید محمد اکرم بن سید محمد حسین بن سید عبدالرحمٰن بن سید محبوب شاہ بن سید احمد شاہ بن سید علی اکبر المعروف اکبر شاہ

آپ کے خاندان کے تمام بزرگ صاحب علم وفضل اور مستجاب الدعوات تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت دین کی توفیق فرمائی لیکن سب سے زیادہ جس شخصیت نے علم وفضل میں شہرت پائی وہ ہمارے ممدوح شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سید محمد اکرم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ نے اپنے حالات خود بھی تحریر فرمائے اور اپنی گوناں گوں مصروفیات کو قلم بند کیا جسے ان کے بیٹے جناب محترم سید ضیاء الرحمٰن گیلانی حفظہ اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وساطت سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ضیاء الرحمٰن صاحب، شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں ماشاء اللہ دینی و دنیاوی علوم کے ماہر ہیں اسلامیات میں ایم۔فل کی ڈگری حاصل کی ہے اور ڈسکہ کے ایک نجی کالج میں تدریسی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ جامع مسجد امام مالک اہل حدیث موترہ میں خطابت کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ اب آپ انہی کے قلم سے حضرت سید محمد اکرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پڑھیں جو انہوں نے ''ایک عہد ایک شخصیت'' کے نام سے مرتب کیے ہیں۔

کون کہتا ہے موت آئے گی میں مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اُتر جاؤں گا

اَن گنت ستارے جو آسمان کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ اِن کی تعداد کے پیشِ نظر نہ آسمان کی وسعت میں کمی واقع ہوئی ہے اور نہ ہی ستاروں کی افادیت میں ہی کوئی کمی نظر آتی ہے۔ بلکہ کارخانۂ قدرت میں ہر چیز پورے تمکن کے ساتھ موجود ہے۔ گلستان میں ہزاروں قسما قسم کے پھول موجود ہوتے ہیں لیکن باغ کی اہمیت اپنی اور پھول کی حیثیت اپنی اپنی جگہ موجود رہتی ہے۔ آسمانِ علم و حکمت میں بے شمار محدثین، مفسرین، مؤرخین، مجتہدین اور فقہاء اپنے اپنے وقت میں موجود رہے ہیں۔ لیکن اِن سب کے باوجود علم و حکمت کے آسمان پر ہمیشہ سے ایسے ستاروں کی گنجائش موجود رہی ہے۔ ہر چمکنے والا آفتاب و ماہتاب اور روشن ستارے اپنی روشنیوں کو بکھیر کر بقاء کی جانب روانہ ہو گئے۔

اُستاذ الحفاظ حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ ایک ماہتاب کی سی حیثیت رکھتے تھے اور اُن کے تلامذہ چاند، ستاروں کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہی چاند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستاروں میں اُستاذ الاساتذہ، شیخ المشائخ، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت العلامہ ابو الخیر سید محمد اکرم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہے۔

عظیم مدرس حضرت مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ، مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت الاستاذ سید محمد اکرم شاہ گیلانی نور اللہ مرقدہ کی شخصیت کے حوالے سے چند گذارشات آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

تاریخ کے جھروکوں کو کھنگالتے ہوئے میرے سامنے سادات گیلانیہ ''سارنگدیو'' ضلع امرتسر تحصیل اجنالہ کی ایک عظیم مذہبی اور روحانی شخصیت موجود ہے۔

حضرت سید علی اکبر المعروف اکبر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے فرزند حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید قطب شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حضرت سید قطب شاہ گیلانی مرحوم برصغیر پاک و ہند کی مشہور و معروف علمی و روحانی شخصیت شیخ الکل فی الکل حضرت سید نذیر حسین دہلوی نور اللہ مرقدہ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ سید قطب شاہ گیلانی مرحوم اپنے وقت کے نامور عالم دین اور روحانی بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ بڑے صاحب المستجاب بزرگ تھے۔ برصغیر پاک و ہند کی نامور اہل حدیث شخصیات میں حضرت المحدث الحافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بڑی نمایاں ہے۔ راقم الحروف کے حقیقی تایا جان حضرت مولانا سید محمد ایوب شاہ گیلانی حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں ''حضرت حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی علاقہ کمیر پور تھا۔ آپ کے جد امجد میاں روشن دین رحمۃ اللہ علیہ کمیر پور سے ہجرت فرما کر ضلع روپڑ میں سکونت پذیر ہوگئے تھے۔ میاں روشن دین مرحوم کا حضرت سید قطب شاہ گیلانی مرحوم کے خاص مریدوں میں شمار ہوتا ہے۔ اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے میاں روشن دین مرحوم کو حضرت سید قطب شاہ گیلانی مرحوم کی دُعا تھی کہ اللہ آپ کے خاندان میں حفاظ پیدا فرمائے گا۔ دُعا کی قبولیت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خاندانِ روپڑ میں بچے اور بچیاں اللہ کے فضل و کرم سے کثیر تعداد میں حفاظِ قرآن موجود ہیں۔ فللہ الحمد

حضرت سید احمد شاہ گیلانی مرحوم کے دوسرے فرزند حضرت سید محبوب شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت سید محبوب شاہ گیلانی کے ایک ہی بیٹے تھے "سید عبدالرحمٰن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ"۔ حضرت سید عبدالرحمٰن گیلانی رحمہ اللہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ بڑی درویش منش شخصیت تھے۔ اِن کے بھی ایک ہی بیٹے تھے "حضرت سید محمد حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ"۔ حضرت سید محمد حسین شاہ گیلانی مرحوم اپنے باپ کی طرح صوفی منش قسم کی شخصیت تھے۔ حضرت سید محمد حسین شاہ گیلانی مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں سے نوازا تھا۔

سب سے بڑے فرزند ولی کامل جماعت اہل حدیث پاکستان کے مشہور و معروف مبلغ حضرت سید بارک اللہ شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ اپنے وقت کے مشہور حکیم، خطیب پرتاثیر تھے۔ علاقہ کالر کے موضع دھرنگ ضلع گوجرانوالہ میں آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

حضرت سید محمد حسین شاہ گیلانی نور اللہ مرقدہ کے دوسرے صاحبزادے سید محمد عثمان شاہ گیلانی مرحوم تھے۔ حضرت شاہ جی نے ساری عمر محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالا اور اِسی پر اللہ وحدہ لاشریک لہ کا شکریہ ادا کرتے رہے۔ مرحوم بڑے درویش منش قسم کی شخصیت تھے۔ ساری عمر فیصل آباد کے علاقہ امین پور بنگلہ کے نزدیک چک نمبر ۲۹ ج ب شمالی میں خطابت کی اور بچوں اور بچیوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک کی تعلیم سے آراستہ کرتے رہے۔

تیسرے فرزند حضرت مولانا سید محمد ایوب شاہ گیلانی حفظہ اللہ ہیں۔ دعوت و تبلیغ اور مناظرہ کے شہ سوار، مستند عالم دین اور مناظر۔ حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مرحوم امین پور بنگلہ والے کے دستِ راست بقید حیات ہیں۔ متعنا اللہ بطول حیاتہ۔ ہمارے اجداد کی یادگار ہیں۔ بڑی مرنجانِ مرنج اور درویش شخصیت ہیں۔

سید محمد حسین شاہ گیلانی مرحوم کے چوتھے اور سب سے چھوٹے فرزند حضرت الاستاذ، مفتی اعظم، ولی کامل، شیخ المشائخ مولانا ابوالخیر سید محمد اکرم گیلانی نور اللہ مرقدہ ہیں۔ جن کا تذکرہ خیر یہاں مقصود ہے۔

جناب سید محمد اشرف ادیب مشہدی اپنی کتاب ''علم و عمل کا آفتاب، ابوالخیر سید محمد اکرم گیلانی'' میں رقم طراز ہیں

''پروقار شخصیت، دھیما مزاج، علم و ادب کا سمندر بے کنار، کامیاب مدرس اور عام فہم انداز میں بات کرنے والے خطیب، خوش اطوار اور خوش لباس، انتہائی منکسر المزاج اور شب زندہ دار، اپنوں، پرائیوں میں یکساں مقبول اور خاندان سادات گیلانیہ کا درخشندہ ستارہ، ''ابوالخیر سید محمد اکرم گیلانی مرحوم'' ۴ اپریل ۱۹۴۵ء کو تحصیل اجنالہ کے گاؤں ''سارنگ دیو'' کے مشہور و معروف بزرگ سید محمد حسین شاہ گیلانی کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۷ء کو ہجرت کر کے پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر فیصل آباد کے قریبی گاؤں ۲۹ ج ب شمالی میں رہائش اختیار کی۔ ہوش سنبھالنے پر اپنے گاؤں کے قریبی گورنمنٹ پرائمری سکول ۳۰ ج ب شمالی فیصل آباد میں داخل کروادیا گیا۔ پانچویں جماعت میں تھے کہ بڑے بھائی سید بارک اللہ شاہ گیلانی مرحوم اپنے پاس موضع دھرنگ لے آئے، اور ''صابو کی دندیاں'' نامی گاؤں سے پرائمری کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتحان پاس کیا۔"

۱۹۵۸ء میں حضرت سید بارک اللہ شاہ گیلانی مرحوم نے حضرت الاستاذ کو دارالحفاظ مسجد توحید گنج اہل حدیث گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں داخل کروا دیا۔ اس مدرسہ کے مہتمم استاذ الحفاظ حضرت الحافظ محمد یوسف گکھڑوی مرحوم تھے۔ وہ مدرسہ کے ساتھ ساتھ سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ میں اپنی ذاتی دکان بھی چلایا کرتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم، سید بارک اللہ شاہ گیلانی مرحوم کے بڑے اچھے دوستوں میں سے تھے۔ بلا کے مقرر تھے۔ عام فہم انداز تھا۔ دلائل سے بات کرتے اور پرتاثیر انداز میں تلاوتِ کلام پاک کیا کرتے تھے۔ ان کی تلاوت سے دلوں کو حدت نصیب ہوتی تھی۔ بڑی پُر جلالت شخصیت کے مالک تھے۔ وہ اخلاص وتقوی کے پیکر مجسم تھے۔ حافظ عبدالسلام اور حافظ عطاء السلام اُنہی کے جانشین ہیں۔ شاہ صاحب مرحوم زندگی بھر اس خاندان کے احسان مند رہے۔ گیلانی مرحوم کی اولاد بھی اس خاندان سے بہت ہی قریب ہے۔ اُن دنوں حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی مرحوم کی اہلیہ محترمہ طلباء کے لیے خود کھانا پکایا کرتی تھیں۔ طلبہ اُنہیں آپا جی اور امی جی کہا کرتے تھے۔ بڑی نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ گیلانی مرحوم سے بہت پیار اور محبت سے پیش آیا کرتی تھیں۔ اُن کا اخلاص اور محبت ہی تھا کہ شاہ صاحب کے دل میں اُن کے لیے ماں جیسے جذبات پیدا ہو گئے تھے۔ وہ واقعی ماؤں جیسا رویہ رکھتی تھیں۔ اب یہ دونوں ہستیاں سفرِ آخرت پر روانہ ہو چکی ہیں۔ دارُ الحفاظ کے حالات بدلے تو کھانا جماعتی احباب کے ذمے لگا دیا گیا۔ حضرت سید محمد اکرم شاہ گیلانی مرحوم کو نئی صورت احوال سے دِلی صدمہ پہنچا۔ متعلقہ گھر کھانا کھانے ہی نہ گئے۔ حافظ محمد یوسف صاحب کو علم ہوا تو پوچھا شاہ جی کھانا کیوں نہیں کھایا: فوراً بولے کہ بے نماز کے گھر کا کھانا نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھاؤں گا۔ حافظ صاحب نے فرطِ محبت وجذبات سے گلے لگا لیا۔ پاس ہی مستری حاجی محمد عبداللہ مرحوم بیٹھے تھے۔ فرمانے لگے: اچھا یہ بات ہے تو پھر میرے گھر سے کھانا کھا لیا کرو، شاہ صاحب نے وہاں سے کھانا کھانا شروع کر دیا۔ حاجی صاحب کی اہلیہ بڑی معاملہ فہم تھیں یاد رہے کہ آپ مشہور مناظرِ اسلام اور عظیم مبلغ حضرت مولانا محمد رفیق سلفی رحمہ اللہ خطیب جامع مسجد راہوالی ضلع گوجرانوالہ کی بڑی بہن تھیں۔

گیلانی مرحوم نے ۱۹۶۰ء میں قرآن پاک حفظ کر لیا اور گکھڑ کے قریبی گاؤں ٹھٹھہ چھینہ کی مسجد اہل حدیث میں پہلا مصلی سنایا اُن دنوں مدارس میں چھٹیاں بہت کم ملا کرتی تھیں، شاہ صاحب ٹھیک اڑھائی سال کے بعد قرآن مجید مکمل حفظ کرنے کے بعد اپنی حقیقی والدہ ماجدہ سے ملنے فیصل آباد گئے تھے۔"

سید محمد اکرم گیلانی نور اللہ مرقدہ کی دینی خدمات کا مختصر جائزہ:

حضرت گیلانی مرحوم اپنے حالات زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

تعلیم وتدریس کے سلسلہ میں قیام گوجرانوالہ کی مدت تقریباً تیئس ۲۳ سال پر محیط ہے۔ اس مذکورہ مدت کو متعدد اقسام پر شمار کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ کوٹلی مہاراں ضلع گوجرانوالہ میں تقریباً آٹھ سال کا عرصہ رہا۔ مجھے وہاں مالی طور پر کبھی بھی کوئی پریشانی لاحق نہ ہوئی تھی مسجد بھی اچھی اور وسیع تھی۔ گاؤں کی جماعت بھی میرے حق میں بہت اچھی تھی۔ میں نے وہاں سے شہر آنے کا جو پروگرام بنایا تھا، ان اسباب میں جو بنیادی سبب تھا وہ کتاب وسنت کا علم پڑھانے کا پروگرام تھا۔ گاؤں میں کوشش کرنے کے باوجود میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں دینی مدرسہ بنانے اور چلانے کے وسائل مہیا نہیں ہو سکتے تھے۔ نیز طلباء دینیہ دیہاتوں کا رخ بھی نہیں کرتے تھے کیونکہ شہروں میں وسائل موجود ہوتے ہیں۔

۲۔ جب میں گوجرانوالہ شہر کی جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث محلّہ فیصل آباد گلی نمبر ۱۴ میں بطورِ خطیب مقرر ہو کر آیا تو مولانا جان محمد صاحب مرحوم نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس وسیع و عریض مسجد میں ایک مذہبی مدرسہ قائم کیا جائے۔ جس میں درسِ نظامی کی مکمل تعلیم دی جائے اور یہ کام آپ نے ہی کرنا ہوگا۔ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ میں تو ذاتی طور پر یہ چاہتا تھا کہ اس طریقہ سے دین و مذہب کی خدمت کر سکوں۔ چنانچہ ان کے کہنے سے میرے جذبات کی قدرتی طور پر ترجمانی ہوگئی۔ یہ مدرسے کا پروگرام صرف ہمارے دونوں کا ذاتی خیال تھا نہ کوئی ایسی انجمن تھی اور نہ کسی انجمن کے پروگرام کے مطابق یہ مدرسہ شروع ہی کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سال میں اکیلا ہی مدرسہ کے طلباء کو تعلیم دیتا رہا۔ صحت درست تھی۔ جوانی کا عالم تھا۔ کبھی اسباق پڑھانے میں تھکاوٹ ہی محسوس نہ کی تھی۔ جب مدرسہ کے طلباء کی تعداد بڑھنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے وسائل بھی پیدا فرما دیئے۔ اساتذہ کرام بھی رکھنے پڑے اور اس مدرسہ کا باقاعدہ نام بھی رکھا گیا۔ یعنی ''دارالعلوم جامعہ رحمانیہ اہلحدیث گوجرانوالہ''

۳۔ اب مسجد و مدرسہ دونوں میں میری مصروفیات بڑھ گئیں کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ جس مقصد کے لیے میں نے کوٹلی مہاراں کی ہر قسم کی مراعات کو خیر باد کہا تھا اللہ تعالیٰ نے میرا وہ مقصد پورا فرما دیا ہے۔ اس لیے میں رات دن مدرسہ کی دیکھ بھال اور خدمت کرتا۔ دوسرے اساتذہ کرام تو پڑھا کر چلے جاتے اور طلباء کرام کے مطالعہ وغیرہ کی نگرانی میرے ذمہ ہی ہوتی شہر میں مدرسہ کا تعارف بخوبی ہونا شروع ہو گیا۔ مختلف طبقات کے لوگ مدرسہ میں حصول علم کے لیے آنے لگے کاروباری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احباب بھی ترجمہ وتفسیر القرآن کے لیے مدرسہ کا رُخ کرنے لگے مدرسہ کے اسباق کے اوقات کے علاوہ میں ہر وقت ان کی خدمت کے لیے حاضر رہتا۔ پڑھنے والوں نے اپنا وقت نکالنا ہوتا کہ وہ صبح کے وقت یا ظہر کے بعد یا مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد کون سے وقت میں پڑھ سکتے ہیں میں تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حاضر رہتا تھا۔ مدرسہ کا تعارف اور فوائد اہل علم کی نظروں میں متعارف ہو گئے چنانچہ علامہ ابوالبرکات احمد صاحب مرحوم بھی اپنے مدرسہ جامعہ اسلامیہ میں داخلہ لینے والے طلباء کرام کو جامعہ رحمانیہ میں داخلہ لینے کی ترغیب دیتے اور کئی طلباء کرام کو رقعہ لکھ دیتے کہ اس طالب علم کو داخل کر لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ مرحوم کا ایک اسی موضوع پر رقعہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز من مولینا سید محمد اکرم شاہ صاحب۔ السلام علیکم۔ مزاج گرامی

برخوردار حافظ محمد اشرف کو یہاں آب وہوا موافق نہیں آئی۔ بیمار رہتا ہے۔ ان کے گھر والوں نے پانی بدلنے کا مشورہ دیا ہے۔ حافظ اشرف نے بتایا ہے کہ میں نے شاہ صاحب سے مشورہ لیا ہے انہوں نے جامعہ سے اجازت لے کر آنے کا مشورہ دیا ہے۔

شاہ صاحب ان کو مجبوری ہے میں کھلے دِل سے اجازت دیتا ہوں کہ آپ انہیں ادھر رکھ لیں۔ ہماری طرف سے اجازت ہے۔

الراقم الآثم ابوالبرکات احمد بقلم خود جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ ۲/۱/۸۴

مندرجہ بالا موضوع کے مطابق محترم جناب حافظ عبد المنان صاحب نور پوری مرحوم مدرس جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کا رقعہ درج ذیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عبدالمنان بخدمت برادر مکرم جناب مولانا سید محمد اکرم شاہ صاحب حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد خیریت موجود خیریت مطلوب۔ حامل رقعہ ہذا مولانا عبدالرحمان صاحب حفظہ اللہ سری لنکا کے باشندے ہیں جامعہ عربیہ میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ حال ہی میں ایک بوذی مسلمان ہوا ہے جوان کے ملک کا رہنے والا ہے اوران کے پاس جامعہ عربیہ میں رہ رہا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ اس کو کسی سلفی ادارہ میں داخلہ دلوایا جائے اگر جامعہ عربیہ میں رہا تو وہ حنفی ہی رہے گا۔ ہمیں اپنے ادارہ جامعہ محمدیہ میں یہ مجبوری ہے کہ ادھر قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کا انتظام الگ شہر میں ہے اور وہاں متوقع تربیت کا شاید بندوبست نہ ہوسکے۔ اس لیے آپ برائے مہربانی اپنے ادارہ میں داخلہ دے کر شکریہ کا موقع دیں نہایت نوازش ہوگی۔

ابن عبدالحق بقلمہ۔ سرفراز کالونی گوجرانوالہ، ۲۶/۶/۱۴۰۸ھ

مندرجہ بالا خطوط سے معلوم ہوتا رہا ہے کہ دارالعلوم جامعہ رحمانیہ اہلحدیث گوجرانوالہ کدوکاوش اور محنت وکامیابی کے مراحل طے کرکے شہر میں ایک کامیاب ادارہ بن چکا تھا۔ دنیا کی تاریخ میں یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کہ خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے مقابلہ میں نمرود۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ قلعہ تعمیر کرنے والے کی اولاد ہی اسے مسمار کردے۔ دارالعلوم جامعہ رحمانیہ کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

۴- دارالعلوم جامعہ رحمانیہ سے میرے پاس پڑھنے والے حضرات کا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس کوئی حساب نہیں ہے کہ صحیح تعداد تحریر کرسکوں۔ کیونکہ تعلیم وتدریس کے کئی مراحل ہوتے ہیں۔ وہ طلباء کرام جو کہ گیارہ سال تک متواتر درسِ نظامی سنن ابی داؤد تک مجھ سے پڑھتے رہے ہیں ان کی تعداد کا مجھے کوئی اندازہ نہیں کہ وہ کتنے ہیں کیونکہ بخاری شریف اور مسلم شریف کے ساتھ باقی کتب وہ جامعہ اسلامیہ میں پڑھ کر شیخ الحدیث استادِ محترم علامہ ابوالبرکات احمد صاحب مرحوم سے سند فراغت حاصل کرتے تھے۔ ان کے علاوہ ترمذی شریف، نسائی شریف، مشکوۃ شریف، بلوغ المرام، ترجمۃ القرآن اور درس نظامی کی ان کتب کے ساتھ دیگر کتابیں پڑھ کر جانے والوں کا بھی میرے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ اور جو طلبا کرام دورانِ سال کسی وقت پڑھائی چھوڑ کر چلے گئے تھے ان کی تعداد کا بھی مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

قیام گوجرانوالہ میں تدریس بخاری شریف کی اجازت کے بعد میں نے آٹھ دفعہ بفضل اللہ تعالیٰ بخاری شریف اور دورہ تفسیر القرآن پڑھایا ہے ان بخاری شریف اور دورہ تفسیر القرآن پڑھنے والوں کی تعداد جو میرے پاس لکھی ہوئی ہے اور محفوظ ہے وہ ۴۵ علماء کرام ہیں جو کہ متعدد سالوں میں بخاری شریف اور دورہ تفسیر القرآن پڑھ کر فارغ ہوئے اور سند فراغت بمع دستار حاصل کی۔

یہ فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام ملک کی مختلف مساجد اور مدارس میں تبلیغ دین اور تعلیم وتدریس اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور بعض علماء کرام بیرون ملک بھی تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خوش وخرم رکھے اور دین ودنیا میں خوشی نصیب فرمائے (آمین)

نمازِ ظہر کے فوراً بعد گورنمنٹ اقبال ہائی سکول کے اساتذہ کرام کا گروہ مجھ سے ترجمہ وتفسیر القرآن پڑھا کرتا تھا۔ یہ سب سکول کے اساتذہ کرام تعلیم یافتہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھے لکھے تھے۔اپنے علم اور ذوق کے مطابق وہ دورانِ سبق سوالات بھی کرتے اور میں ان کو تسلی بخش جواب دیتا چنانچہ اس گروہ نے دو سال کے عرصہ میں پورا قرآن پاک ترجمہ وتفسیر کے ساتھ مکمل پڑھ لیا تھا۔اور آخری سبق پڑھنے کے بعد انہوں نے مختصر تقریب میں مٹھائی وغیرہ بھی تقسیم کی تھی جس میں ان کے دوست احباب بھی شریک ہوئے تھے نماز ظہر کے بعد ہی یہ مختصر سی تقریب دعاء خیر کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

ایک گروہ کاروباری احباب کا بھی ترجمہ وتفسیر القرآن پڑھنے والوں کا تھا۔ جن کا اپنا وقت تھا میری طرف سے ان کو پابندی وقت کی کوئی قید نہ تھی ۔ وہ جب بھی آتے سبق پڑھ لیتے تھے ۔ان کاروباری حضرات میں چند عزیزوں کے نام مجھے یاد ہیں اور وہ درج ذیل ہیں

برادرم حافظ محمد اسلم صاحب، دال بازار والے ۔ برادرم حافظ محمد آصف صاحب دال بازار، برادرم حافظ شیخ محمد عرفان انعام شوز والے۔عزیزم سید ضیاء الرحمٰن گیلانی۔عزیزم عطیب الرحمٰن صاحب۔

سید ضیاء الرحمٰن گیلانی اور عطیب الرحمٰن ماشاء اللہ آپس میں بڑے گہرے دوست ہیں نیکی اور اچھے کاموں میں ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں اللہ تعالیٰ سب کو خوش رکھے۔آمین

سدا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

۵-جامعہ رحمانیہ کی مسجد میں خطبہ جمعۃ المبارک، صبح کی نماز کے بعد متواتر درسِ قرآن ، پہلے نمازِ عشاء کے بعد پھر چند سال سے گنج منڈی کے نمازیوں کے مطالبہ پر بعد از نمازِ عصر درس حدیث بھی میں ہی دیا کرتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم جامعہ رحمانیہ کا محل وقوع بڑا نازک تھا۔ محلہ فیصل آباد گلی نمبر ۱۴ میں ہماری مسجد اہل حدیث اور مدرسہ تھا۔ اسی گلی کے چند مکان چھوڑ کر آگے دیوبندی عالم دین حافظ محمد ابراہیم صاحب کی مسجد تھی۔ ہماری مسجد اہل حدیث کے بالکل سامنے شیعہ برادری کے مکانات تھے۔ اور گلی نمبر ۱۳ میں ان کا امام بارگاہ تھا اور اسی گلی کے آخر میں بریلوی مکتب فکر کے مشہور و معروف مقرر مولانا سعید احمد صاحب مجددی کی مسجد اور مدرسہ تھا۔

میلاد النبی کے ایام میں ہم دلائل کے ساتھ اس کی تردید کرتے اور جشن میلاد کو بدعت سیئہ ثابت کرتے اور بریلویت کے عقائد کی خبر لیتے لیکن گفتگو میں احسن طریقہ ہی استعمال کرتے تھے۔ اسی طرح مسلک اہل حدیث بیان کرتے وقت احناف کے مسلک کی تردید دلائل کے ساتھ کی جاتی اور مسلک اہلحدیث کی برتری کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ باحسن وجوہ ثابت کی جاتی۔ ماہِ محرم کے ایام میں فضائل صحابہ کرام اور مسئلہ خلافت، خلافت راشدہ اور دیگر مسائل پر جمعہ کے خطبوں میں سیر حاصل بحث کی جاتی۔

سب ہی مذاہب کے لوگ اور علماء کرام اپنے اپنے وقت پر ہمارے خطبات اور دروس کو سنتے تھے لیکن اتنے طویل عرصہ میں ایک دفعہ بھی ہمارا کسی مکتب فکر کے ساتھ جھگڑا ہوا اور نہ ہی کبھی بدمزگی پیدا ہوئی اور نہ ہی کسی فریق نے کبھی ہمارے خلاف کوئی شکوہ ہی کیا تھا۔ کیونکہ ہمارا خطاب ہمیشہ ناصحانہ ہی ہوتا تھا۔ بدزبانی کے ہم شروع سے ہی قائل نہیں ہیں۔ فریقِ مخالف کا ادب واحترام ملحوظ رکھ کر ہم اس پر تنقید کرتے ہیں۔ ہم نے کبھی بھی مخالف کے لیے اپنے خطاب میں جارحانہ انداز اختیار نہیں کیا تھا۔ یہی اندازِ بیان ہم مختلف مقامات پر تقاریر کرتے وقت اختیار کرتے تھے۔ کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے سامنے عوام الناس کی اصلاح ہوتی ہے۔ان کے ساتھ مقابلہ کرنا مقصد نہیں ہوتا۔

کتاب وسنت کی تعلیم کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ حسن اخلاق، دانائی اور حکمت کے ساتھ دین اسلام کی تبلیغ کرو مخالفین کو برا نہ کہو بلکہ دلائل کے ساتھ بغیر نام لیے ان کی اصلاح کرو۔اسی طریقہ میں برکت ہے اور یہی طریقہ حضرات انبیاء کرام کا طریقہ تھا۔ہم نے ہمیشہ اسی اندازِ بیاں کو اپنایا ہے اور قیام گوجرانوالہ میں بھی ہم اسی طریقہ پر عمل پیرا رہے ہیں۔

۶۔ دارالعلوم جامعہ رحمانیہ اہل حدیث گوجرانوالہ میں سالانہ ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا جاتا۔جس کا آغاز خطبہ جمعۃ المبارک سے ہوتا اور رات گئے تک یہ تقریب جاری رہتی۔خطبہ جمعہ کے لیے ملک کے مقتدر علماء کرام اور خطباء عظام میں سے کسی ایک کو مدعو کیا جاتا تھا۔مثلاً مناظر اسلام مولانا رفیق صاحب مدنپوری، مقرر شیریں بیاں مولانا عبدالرحمٰن صاحب فیروز والا، شیرِ پنجاب حضرت مولانا محمد صادق صاحب عتیق، خطیب اسلام مولانا عبدالعلیم صاحب یزدانی، فاضل نوجوان پروفیسر حافظ محمد مطیع الرحمٰن صاحب، عظیم سکالر جناب رانا محمد شفیق خان پسروری۔ مندرجہ بالا تمام علماء کرام وقتاً فوقتاً جامعہ رحمانیہ کی سالانہ تقریب میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما چکے ہیں۔نمازِ عصر سے پہلے اور جمعۃ المبارک کے بعد ایک دفعہ امام العصر شیخ المشائخ استاذ العلماء علامہ حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اختتام درس قرآن کے موقع پر معوذتین پر بڑا پر مغز اور علمی درس ارشاد فرمایا تھا۔میں نے چونکہ بخاری شریف کے ساتھ تفسیر القرآن بھی حضرت حافظ صاحب سے ہی پڑھی تھی میری خواہش تھی کہ میرے درسِ قرآن کے اختتام پر آپ ہی تشریف لائیں۔میں اور مولانا محمد اعظم صاحب اور مولانا عبدالحمید صاحب جب ان سے وعدہ لینے گئے تو فرمانے لگے ''تم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھا دیا ہے اب یہ سارے کام خود ہی کر لیا کرو۔"

میں نے عرض کیا کہ "ہمیں آپ کی بڑی حرص ہے جب بڑے موجود ہوں تو چھوٹوں کا حق نہیں بنتا۔"

تو حضرت صاحب مسکرانے لگے فرمایا: "اچھا پھر مجھے لے جائیں"

حضرت صاحب چونکہ بہت ضعیف اور کمزور ہو چکے تھے اس لئے ہم ان کو کار پر لے آئے اور درس سے فارغ ہو کر اسی طرح گھر چھوڑ کر آئے۔

نمازِ عصر کے بعد استاذ العلماء علامہ ابوالبرکات احمد صاحب مرحوم درس میں بخاری شریف کی آخری حدیث پر محدثانہ خطاب فرماتے۔ ان کے انتقال کے بعد ضیغم اسلام شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد عبداللہ صاحب یہ منصب سرانجام دیتے رہے۔ جب وہ بیمار ہو گئے اور خطاب نہیں کر سکتے تھے تو مدرسہ کے احباب اور اساتذہ کرام نے بخاری شریف کی عظیم ذمہ داری مجھ عاجز کے نحیف کندھوں پر ڈال دی۔ چنانچہ یہ فریضہ کئی سال تک میں سرانجام دیتا رہا۔

نمازِ عشاء کے بعد فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کرام کو سند فراغت دی جاتی تو جب سند دینے کے ساتھ ہر طالبعلم کے سر پر دستار بندی کرتا تو یہ روح پرور منظر قابل دید ہوتا۔ کئی طلباء مدرسہ کو چھوڑنے کی جدائی میں غم زدہ ہو جاتے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے۔ استادوں اور شاگردوں کی محبت والفت کا یہ رقت آمیز منظر دیکھ کر عوام الناس حیران ہو جاتے اور فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کرام کو اپنی دعاؤں کے ساتھ الوداع کرتے۔ اس پروگرام کے بعد جلسہ عام شروع ہو جاتا جو کہ رات گئے تک جاری رہتا اور آخر میں دعاء خیر کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا اور سالانہ دو ماہ کی تعطیلات ہو جاتیں۔

تبلیغی اور اصلاحی لحاظ سے ہماری یہ سالانہ تقریب بڑی کامیاب اور مؤثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔ سال بھر لوگ اس روح پرور تقریب کا انتظار کرتے رہتے۔ فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کرام کے والدین اور عزیز واقارب بھی ضرور اس سالانہ تقریب میں شامل ہوتے اور اپنے بیٹے اور عزیز کی عزت افزائی کو خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کرتے اور مدرسہ کے لئے دعائیں کرتے۔ مگر افسوس:

آں قدح بشکست و آن ساقی نماند

حضرت گیلانی مرحوم کی ذاتی مصروفیات:

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سید محمد اکرم گیلانی نور اللہ مرقدہ اپنی ذاتی مصروفیات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"میرا طریقہ کار یہ تھا، جب طلباء کرام ظہر کی نماز سے پہلے اسباق سے فارغ ہو جاتے تو نمازِ ظہر ادا کرنے بعد کھانا کھاتے میں بھی کھانا کھا کر نیچے مسجد میں ان کے پاس آ جاتا، میری رہائش گاہ مسجد کی ٹونٹیوں کے اوپر والے حصہ پر تھی اس لیے میں ہر وقت وہاں موجود رہتا۔ جبکہ دوسرے اساتذہ کرام اسباق پڑھا کر اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے جاتے۔ نمازِ ظہر کے بعد طلباء کرام کا مطالعہ شروع ہو جاتا میں ان کے پاس حاضر رہتا نمازِ عصر سے پہلے آدھ گھنٹہ تمام طلباء کرام اور میں بھی آرام کر لیتا۔ اس وقت مطالعہ میں طلباء کرام کو جو سبق سمجھ نہ آتا وہ مجھ سے پوچھتے۔ اور ان کے پاس بیٹھ کر اگلے دِن کے اسباق پڑھانے کا مطالعہ کرتا۔ نمازِ عصر کے بعد طلباء کرام کو چھٹی ہو جاتی لیکن میں نے صبح کے درس قرآن کے لیے تیاری کرنا ہوتی۔ متعدد تفاسیر کا مطالعہ کر کے میں صبح کی نماز کے بعد روزانہ درس قرآن دیتا۔ تفاسیر القرآن کا ذخیرہ بفضل اللہ تعالیٰ میرے پاس ضرورت کے مطابق عربی اور اردو میں موجود ہے۔ نمازِ مغرب کے بعد کھانا کھا کر باقی کتب کا مطالعہ ہوتا نمازِ عشاء کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد پھر رات دس بجے تک طلباء کرام کا مطالعہ ہوتا اور میں ان کے پاس مسجد میں حاضر رہتا، طلباء کرام جب سونے کے لیے تیار ہو جاتے تو میں اپنے گھر' کمرہ میں آ جاتا۔ میں چونکہ طالب علمی کے زمانہ میں ہی کتابیں خریدنے کو ہر ضرورت پر ترجیح دیتا رہا ہوں اس لیے میرے پاس کتابوں کا ذاتی ذخیرہ محفوظ ہو چکا تھا۔ وہ اتنا بڑا کتب خانہ تو نہیں تاہم ایک انفرادی کوشش سے معتبر شیعہ و سنی کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔

نمازِ عشاء کے بعد طلباء کرام کے مطالعہ سے فارغ ہونے کے بعد میری ذاتی غیر نصابی کتب کا مطالعہ شروع ہو جاتا۔ وہ بڑی بڑی مبسوط اور ضخیم کتابیں ہوتیں عموماً رات کے بارہ بجے تک اور کئی دفعہ دو (۲) بجے رات تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہتا۔ میری عادت یہ ہے کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنی ذاتی کتاب خرید کر اس کا مطالعہ کروں ۔ کسی سے عاریۃً کتاب لے کر مطالعہ کرنا میری عادت نہیں کیونکہ کتاب کے شروع میں ضرورت کے حوالہ جات کو میں لکھ لیتا ہوں اور وہ حوالہ جات بوقت ضرورت بہت مفید ثابت ہوتے ہیں ۔ یہ کام تو پھر اپنی ذاتی کتاب پر ہی ہو سکتا ہے ۔ اہل مطالعہ سے سیکھا ہوا یہ میرا اپنا ذوق ہے۔ اور میری کتابیں اس پر گواہ ہیں ۔ الحمدللہ علی ذالک

اب صحت نہیں رہی ، جسم میں نقاہت اور نظر میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ تھوڑا سا وقت مطالعہ کے لئے بھی نکال لیتا ہوں اگر چہ عالم شباب کا سا مطالعہ کرنا تو مشکل ہے تاہم ذوق ختم نہیں ہوا اور صحیح بات یہ ہے کہ اہل علم کا یہ ذوق مطالعہ ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی ہونا چاہیے ۔ بلکہ اہل علم فرماتے ہیں کہ کثرت مطالعہ سے ہی انسان صحیح اہل علم بنتا ہے۔ ورنہ علم بھول جاتا ہے۔ فن تدریس علم کو یاد رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔"

کر خدمت فقیروں کی اگر کچھ مرتبہ چاہیے
نہیں ملتا یہ گوہر پادشاہوں کے خزینوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد اکرم گیلانی کی تصنیفی خدمات:

حضرت گیلانی مرحوم فرماتے ہیں:

"شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی سرپرستی میں شہر کے علماء کرام کی ایک تنظیم بنائی گئی تھی جس کا نام "مجلس علماء اہل حدیث گوجرانوالہ" تھا۔ اس مجلس کے ناظم استادِ محترم حضرت مولانا محمد اعظم صاحب تھے۔ اس مجلس کا ہر مہینہ ایک اجلاس ہوتا تھا۔ جس میں ایک عالم دین مذاکرہ کرتا یا ایک موضوع پر مقالہ پڑھتا۔ آخر میں اسی موضوع کے مطابق علماء کرام سوالات کرتے اور ان کا جواب صاحب مذاکرہ یا صاحب مقالہ خود دیتے اور آخر میں صدرِ مجلس مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم کا اسی موضوع پر مختصر تبصرہ و خطاب ہوتا۔ جس سے نوجوان علماء کرام کو بہت فائدہ ہوتا اور ان کی حوصلہ افزائی ہوتی۔ مذاکرات اور مقالات کا یہ سلسلہ شہر سے باہر بھی پھیل گیا۔ میں خود بھی "مجلس علماء اہل حدیث گوجرانوالہ" کا ایک رکن تھا۔ اس لیے اپنی باری پر میں بھی مجلس کے علمی پروگرام کے مطابق مذاکرات اور مقالات میں حصہ لیتا تھا۔

"مذاکرہ" یہ ہوتا ہے کہ مقرر ایک موضوع کے مطابق پورے دلائل سے خطاب کرے اس کے خطاب کے بعد سامعین حضرات اسی موضوع کے مطابق سوالات کریں اور وہی مقرر ایک معترض کا دلائل کے ساتھ تسلی بخش جواب دے۔ ایسے مذاکرات تو مجھے یاد نہیں کہ کہاں کہاں کیے۔ لیکن ہاں! چند مقامات مندرجہ ذیل ہیں۔ ان میں گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گرجاکھ، پسرور، ڈسکہ، بھوپالوالہ وغیرہ ان مقامات پر میں نے وقتاً فوقتاً مذاکرات میں خطاب کیا ہے۔

"مقالہ" یہ ہوتا ہے کہ ایک موضوع کو پورے دلائل کے ساتھ لکھا جائے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اس کو مجلس میں پڑھا جائے بعد اختتام مقالہ اسی موضوع کے مطابق اعتراضات کیئے جائیں اور پھر صاحب مقالہ ان اعتراضات کا مدلل جواب اسی مجلس میں دے۔ اس انداز میں وقتاً فوقتاً جو مقالات میں نے تحریر کیے ہیں یا ان کے علاوہ کسی مسئلہ پر لکھ کر محفوظ کیے ہیں وہ تحریری مسودے میرے پاس موجود ہیں۔ جو ابھی تک طبع نہیں ہو سکے ممکن ہے اللہ تعالیٰ کبھی اسباب پیدا فرمائے تو زیور طباعت سے آراستہ ہو جائیں۔ ورنہ ہم نے لکھنے میں تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے طبع کرانا یا شائع کرنا مخیّر حضرات کا کام ہے۔ یہ سوال قیامت کے دِن سرمایہ داروں سے ہوگا۔ ہمارے پاس دولت نہ پہلے تھی اور نہ اب ہے۔ لکھنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تو ہم نے توفیق الٰہی سے لکھ دیے ہیں۔

ان کے نام مندرجہ زیل ہیں۔

۱۔ مسئلہ توحید:

یہ مقالہ مسئلہ توحید کی وضاحت میں ہے اس کے تقریباً چھ سو صفحات ہیں۔

۲۔ مسئلہ رسالت:

اس مقالہ میں مسئلہ رسالت کے ساتھ ساتھ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور مناسب مقامات پر مسائل کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ تقریباً بارہ سو صفحات میں نا مکمل ہے۔

۳۔ اصلاح المسلمین:

اس مقالہ میں صرف مختصر طور پر مسائل کا تعارف و تذکرہ ہے۔ پونے تین سو صفحات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴- آداب تبلیغ:

یہ مقالہ کتاب وسنت کی تبلیغ کے موضوع پر قلمبند کیا گیا ہے تقریباً چھ سو صفحات میں نامکمل ہے۔

۵- اسلام کا نظام سیاست:

یہ مقالہ لاہور جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن میں پڑھا تھا۔ چھتیس صفحات کا ہے۔

۶- اسلام میں فن تاریخ کے فوائد:

یہ مقالہ چوک نیائیں مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ میں پڑھا تھا۔ تقریباً چودہ صفحات کا ہے۔

۷- حجیت حدیث:

یہ مقالہ جامع مسجد عزیزیہ اہل حدیث ڈسکہ میں پڑھا گیا تھا۔ تقریباً پندرہ صفحات پر مشتمل ہے۔

۸- مسئلہ سورہ فاتحہ:

پسرور کی جامع مسجد اہل حدیث میں پڑھا گیا تھا۔ تقریباً بیس صفحات ہیں۔

۹- مسئلہ خلافت راشدہ:

جامع مسجد اہل حدیث چوک نیائیں گوجرانوالہ میں مجلس علماء اہل حدیث میں پڑھا گیا۔ تقریباً پندرہ صفحات ہیں۔

۱۰- اثبات عذاب القبر:

مسجد حبیب اللہ اہل حدیث ڈسکہ میں پڑھا گیا تھا۔ تقریباً پندرہ صفحات کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱- جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت:

جامع مسجد عزیزیہ اہل حدیث ڈسکہ میں پڑھا گیا۔تقریباً پندرہ صفحات ہیں ۔(شائع شدہ)

۱۲- مسائل قربانی:

مجلس علماء اہل حدیث گوجرانوالہ میں ایک مذاکرہ جسے بعد میں قلمبند کیا گیا۔دوسو صفحات (شائع شدہ)

۱۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں:

مندرانوالہ ڈسکہ کی سالانہ کانفرنس میں ایک تقریر جسے بعد میں قلمبند کیا گیا۔پچیس صفحات

۱۴- مسئلہ نماز میں رفع الیدین کا اثبات:

کلاس والہ ضلع سیالکوٹ میں پڑھنے کے لیے لکھا پھر بعد میں ڈسکہ میں بھی پڑھا گیا۔بیس صفحات پر مشتمل ہے

۱۵- اسلام اور فطرت:

مرکزی جامع مسجد راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں دورہ تفسیر القرآن کرنے والے طلباء کے لیے لکھا۔دس صفحات

۱۶- اسلام میں طہارت:

طہارت اور پاکیزگی کے موضوع پر لکھا گیا ہے۔تقریباً چار صفحات پر مشتمل ہے

۱۷- تذکرہ موت:

ایک مکمل کتاب پونے چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔''شائع شدہ''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ فضائل صحابہ کرام:

ایک تقریر تھی جسے قلمبند کیا گیا۔ تقریبا بیس صفحات پر مشتمل ہے

۱۹۔ اسلام اور پاکستان:

مقاصد پاکستان کے متعلق یہ مقالہ ہے۔ تقریباً پندرہ صفحات کا ہے

۲۰۔ استادِ محترم امام العصر حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی مرحوم کے متعلق مضمون۔ چار صفحات پر مشتمل

۲۱۔ مسئلہ نماز:

گھر سے لے کر مسجد تک کے' نماز کے آداب کا تذکرہ

مندرجہ بالا مقالہ جات کے علاوہ کچھ کتب کے شروع میں مقدمات بھی ہیں ۔مثلاً مولانا ابوالوفاء عبدالحمید صاحب کی کتاب ''ازالۃ الاوھام'' کے شروع میں اہمیت نماز کے موضوع پر ایک مبسوط مقدمہ ہے جو کہ کئی صفحات پر مشتمل ہے۔محترم قاری محمد موسیٰ صاحب کی کتاب ''اتباع سنت'' کی ابتداء میں اہمیت حدیث کے موضوع پر تقریباً تیس صفحات پر مشتمل مقدمہ ہے۔ملکی جرائد میں وقتاً فوقتاً چھپنے والے مضامین مثلاً رسالہ ''محدث''، ''ترجمان الحدیث''، ہفت روزہ ''الاسلام''، ہفت روزہ ''اہلحدیث'' وغیرہ میں یہ ان مقالات کے علاوہ ہیں۔''

امام بخاری انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی سیالکوٹ میں آمد:

حضرت گیلانی مرحوم گوجرانوالہ کو خیر باد کہہ کر امام بخاری یونیورسٹی سیالکوٹ آ گئے۔فرماتے ہیں:

دارالعلوم جامعہ رحمانیہ اہل حدیث گوجرانوالہ کے بند ہونے کے بعد بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سی جماعتوں نے مختلف شہروں اور قصبوں سے مساجد اور مدارس کے لیے مجھ سے رابطہ کرنا شروع کر دیا لیکن میں چونکہ محلّہ اصغر کالونی والوں سے پہلے ہی وعدہ کر چکا تھا اس لیے تمام احباب سے معذرت کر دی اور محلّہ اصغر کالونی آ گیا۔

ابھی محلّہ اصغر کالونی آئے ہوئے چند ماہ کا عرصہ ہی گذرا تھا کہ ایک دِن میں نے عصر کی نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو دیکھا پیچھے صف میں بہت سے مہمان تھے۔ ان میں عزیز القدر جناب پروفیسر حافظ محمد مطیع الرحمٰن صاحب وائس چانسلر امام بخاری یونیورسٹی بھی تشریف فرما تھے۔ بہت سے احباب میرے متعارف تھے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ ملاقات کے بعد تمام احباب سے خیر و عافیت دریافت کی جناب حافظ محمد مطیع الرحمٰن صاحب سے تو پہلے ہی کافی تعارف تھا لیکن ملاقات کبھی کبھی ہوتی تھی۔ ان کے یونیورسٹی کے منصوبے کا مجھے قطعاً علم نہ تھا اور نہ ہی کبھی میرے ساتھ کسی نے اس کا تذکرہ کیا تھا۔ حافظ صاحب نے مجھے کہا کہ علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں میں ان کو لے کر مسجد کے برآمدہ میں الگ بیٹھ گیا۔ اب عزیزم حافظ صاحب نے اپنے وسیع منصوبے کا مجھے تعارف کرایا۔ میں نے سنا تو خوش ہو کر ان کو کامیابی کی دعائیں دیں۔ حافظ صاحب نے کہا کہ صرف دعائیں نہیں بلکہ میں آپ کو وہاں لے جانے کا پروگرام لے کر آیا ہوں۔ آپ میرے پاس چلیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے میں نے بڑے بڑے عظیم انسانوں کو دیکھا ہے۔ گفتگو بھی کی ہے۔ لیکن میرے اپنے درویشی نظریات ہیں۔ نہ میں زندگی میں کبھی کسی سے مرعوب ہوا تھا اور نہ ہی اتنی جلدی متاثر ہوا تھا۔ لیکن مجھ میں یہ کمزوری ضرور ہے کہ اساتذہ کرام کے سامنے ازراہِ ادب و احترام ہمیشہ میری گردن جھکی رہی ہے۔ میں نے زندگی بھر بحمد اللہ اساتذہ کرام سے اونچی آواز کے ساتھ کبھی کلام کرنے کی جرأت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں کی اور نہ کبھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کی حکم عدولی کی ہے اور اپنے شاگردوں پر ہمیشہ شفقت ہی کی ہے۔ میں نے جہاں بھی پڑھایا ہے کوشش کی ہے کہ مجھ سے بڑھ کر عزت و مقام حاصل کریں۔ ان کے متعلق مجھ میں یہ کمزوری رہی ہے اور ہے کہ ان کے سامنے ازراہِ شفقت میں بول نہیں سکتا۔ جب تک دورانِ اسباق اچھی طرح تسلی نہ کرلیں مجھے چلنے نہیں دیتے، پھر تسلی کے بعد اجازت دیں تو میں آگے سبق میں چلتا ہوں۔ طلباء کے متعلق نہ میں نے کبھی غصہ کھایا ہے اور نہ ہی یہ میری عادت ہے۔ زندگی بھر کبھی طلباء سے میں نے یہ نہیں کہا کہ تمہارے لیے میرے پاس وقت نہیں ہے۔ یہ ہمیشہ مجھ پر غالب ہی رہے ہیں۔ لیکن اب صحت نہیں رہی۔ ڈاکٹر صاحبان روکتے ہیں اس لیے اب معذور ہوں۔ اب بھی ان عزیزوں کے لیے ہی زندہ ہوں ورنہ میری کوئی ضرورت تو اب نظر نہیں آتی۔ اب بھی میرے جذبات ان کے متعلق وہی ہیں۔ اپنے شاگردوں کی کامیابی پر دعائیں کرتا ہوں ان کی کامیابی کا سن کر خوش ہوتا ہوں۔ کیونکہ وہ تو مہمان ہی ہوتے ہیں فراغت کے بعد انہوں نے جانا ہی ہوتا ہے ہمارے پاس تو ان کی یادیں ہی رہ جاتی ہیں۔ ہم تو ان کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش نصیب کرے اگر وہ ہمارے لیے دعائے خیر کریں تو مہربانی ہے۔ بہر حال میں نے اپنے شاگردِ رشید عزیزم حافظ محمد مطیع الرحمٰن سے وعدہ کرلیا۔ یونیورسٹی کی تکمیل میں تقریباً اڑھائی سال کا وقفہ ہوا اتنے عرصہ میں مجھے کئی مدارس کے احباب نے پڑھانے کے لیے دعوت دی لیکن میں نے یہی کہا کہ میں نے حافظ صاحب سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہاں ہی پڑھاؤں گا۔ وہ احباب بھی یہی فرماتے رہے کہ کیا آپ گوجرانوالہ چھوڑ کر چلے جائیں گے؟ میں نے ان سے کہا کہ ہاں پھر ایسے تو ہوگا۔ یا یونیورسٹی رہے گی یا پھر گوجرانوالہ رہے گا۔ کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوجرانوالہ چھوڑنا واقعی میرے لیے عجیب تھا اور مشکل بھی۔

تاہم جب یونیورسٹی میں تعلیم شروع ہوئی تو سخت بیمار ہو گیا۔ ستمبر ۲۰۰۱ء کو اسباق شروع ہوئے اور یکم جنوری ۲۰۰۲ء بروز اتوار میں مع اہل وعیال یہاں آ گیا اور پڑھانا شروع کر دیا۔

تین سال کے قریب محلّہ اصغر کالونی گوجرانوالہ کی جامع مسجد اہلحدیث میں رہا۔ یہاں آنے سے قبل میں نے خطبہ جمعہ کے آخر میں نہایت معذرت سے نمازیوں کو اطلاع دے دی اور یہ کہہ کر منبر سے اُتر آیا۔

ہزاروں منزلیں ہونگیں ہزاروں کارواں ہونگے
نگاہیں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہونگے
ہم تو آئے مثل بلبل سیر گلشن کر چلے
سنبھال مالی باغ اپنا ہم تو اپنے گھر چلے

بعض احباب کو اس اطلاع سے نہایت افسوس ہوا۔ لیکن میں وعدہ کر چکا تھا اس لیے میں وہاں نہ رہا اور یونیورسٹی آ گیا۔ ہر انسان کے مستقبل کے متعلق فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ہر شخص کے مستقبل کا پروگرام صرف اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ کئی دفعہ انسان کو نہ چاہتے ہوئے بھی ایسے فیصلے کرنے پڑتے ہیں جن کا تعلق مشیت ایزدی سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن زندگی نشیب وفراز کا نام ہے اس میں سکون نہیں ملتا۔ کیا خوب ہے۔

سکون ہو جہاں زندگی کے سفر میں
کوئی اب تک ایسا ٹھکانا نہ آیا
شہر میں چین نہ جنگل میں اماں ملتی ہے
اب دیکھئے قبر مسافر کو کہاں ملتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرا مرقد میرے احباب کے سینے ہونگے
تودۂ خاک کو نہ جانیو تربت میری
بلبلو! مت رو یہاں آنسو بہانا ہے منع
اس قفس کے قیدیوں کو دل لگانا ہے منع

اُستاذی المکرّم حضرت شاہ جی کا سفرِ آخرت:

باغِ گلشن میں گلوں کی دید کیا
ہم مسافر ہیں ہماری عید کیا

۲۳ ستمبر ۲۰۰۴ء بروز جمعرات جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں سالانہ تقریب تقسیم اسناد اور تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ دو دِن امتحانات ہوئے چنانچہ آج کے دِن امتحانات کا نتیجہ تھا۔ فارغ التحصیل علماء کرام میں اسناد تقسیم کی گئیں اور ان کو دستارِ فضیلت بھی عطا کی گئی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا فاروق احمد راشدی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ کے دست شفقت سے یہ سلسلہ اپنے انجام کو پہنچا۔ یہ عظیم الشان روح پرور تقریب رات تقریباً گیارہ بجے کے قریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ میں اور حضرت شاہ جی تمام علماء سے فرداً فرداً ملے اور واپسی کی اجازت چاہی۔

ہم دونوں باپ بیٹا پیدل ہی جامعہ اسلامیہ سے اُردو بازار کی طرف چل دیے۔ ہم نے گوندلانوالہ اڈا کی طرف جانا تھا۔ وہاں سے پھر سیالکوٹ کی گاڑی پر بیٹھ کر موترہ پہنچنا تھا۔ میں نے کہا یہاں سے ہم رکشہ وغیرہ پکڑ لیتے ہیں۔ مجھے کہنے لگے کہ نہیں بچپن کی یاد تازہ کرنی ہے۔ زمانہ طالب علمی میں ہم یہاں سے گزرا کرتے تھے۔ پھر نا معلوم کب یہاں آنا ہو۔ چنانچہ ہم پیدل ہی چل دیے۔ ریل بازار سے نکل کر ہم لوگ جی ٹی روڈ پر پہنچے روڈ کراس کر کے ہم گوندلانوالہ اڈا چلے گئے۔ گاڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل گوندلانوالہ برج پر تیار کھڑی تھی۔ہم لوگ بس پر سوار ہو گئے۔حضرت شاہ جی اپنی سیٹ پر بیٹھ کر سامنے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر بڑے سکون کے ساتھ بیٹھ گئے۔گاڑی چل پڑی ابھی گاڑی گوجرانوالہ جناح سٹیڈیم کے بالمقابل ہی پہنچی تھی کہ طبیعت خراب ہونا شروع ہو گئی۔اسی اثناء میں میں نے حضرت شاہ جی کو سہارا دیا بس اتنی سی دیر میں میرے ہی بازوؤں میں جھول گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جنہوں کا عشق صادق ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پہ مہر خاموشی دِلوں میں یاد کرتے ہیں
وے صورتیں الٰہی کس دیس بستی ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں

نماز جنازہ

آپ کی نماز جنازہ دوسرے دن موترہ میں پروفیسر مطیع الرحمٰن صاحب نے پڑھائی بعدازاں آپ کی میت گوجرانوالہ لائی گئی جہاں دوسری نماز جنازہ جامع مسجد مکرم اہل حدیث میں حافظ اسعد محمود سلفی نے پڑھائی۔

پھر آپ کا جسد خاکی تدفین کے لیے 138/10-R منڈی جہانیاں ضلع خانیوال لے جایا گیا جہاں عصر کی نماز کے بعد مولانا عبدالرحمٰن صاحب فیروز والہ والے نے تیسری نماز جنازہ پڑھائی۔اور آپ کو 138/10-R کے قبرستان میں سینکڑوں احباب کی موجودگی میں دفن کیا گیا۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ و عافہ واعف عنہ

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ اور فیض یافتگان میں ایک نمایاں نام استاذی المکرّم فضیلۃ الشیخ مفسر قرآن ومحدث زمان حضرت مولانا حافظ محمد الیاس اثری مہتمم مرکز العلوم الاثریہ گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ و مدیر مرکز الاصلاح گوجرانوالہ کا بھی ہے۔

حضرت استاذی المکرّم کے مفصل حالات مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''بوستان حدیث'' کے صفحہ نمبر 534 سے 537 تک رقم فرمائے ہیں۔ افادہ مزید کے لیے اسی مضمون کو من وعن ذیل کے صفحات میں درج کیا جاتا ہے۔

بھٹی صاحب مرحوم کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

''حافظ محمد الیاس اثری''

(ولادت 1947ء)

ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں کا نام سدھاں والی ہے۔ اس کی آبادی اہل حدیث مسلک کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اسی گاؤں میں 1947ء میں یعنی قیام پاکستان کے سال حافظ محمد الیاس اثری پیدا ہوئے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کی ولادت اگست کے مہینے میں ہوئی یا اس سے آگے پیچھے کسی اور مہینے میں۔ بہرکیف حافظ محمد الیاس اثری اور پاکستان دونوں ''توام'' ہیں یعنی جڑواں بھائی یا ہم عمر کہہ لیجیے۔

ان کے والد کا اسم گرامی حاجی محمد امین تھا۔ حافظ صاحب کی پیدائش سے تین سال بعد 1950ء میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا اور مسلسل 84 گھنٹے بارش ہوتی رہی تھی جس سے ان کا سارا گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گیا تھا' صرف مسجد قائم رہی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اب بھی قائم ہے۔ اسی نام سے یہ گاؤں بی۔ آر۔ بی نہر کے دوسری جانب آباد ہو گیا' لیکن حافظ محمد الیاس اثری کا خاندان سیلاب کے بعد یہاں سے بدوملہی چلا گیا تھا۔

تعلیم کا آغاز انہوں نے بدوملہی میں کیا۔ اس وقت حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری مرحوم وہاں کی مسجد اہل حدیث کے خطیب تھے۔ ان کی اہلیہ مرحومہ حافظ قرآن تھیں' انہوں نے اس نیک بخت خاتون سے قرآن حفظ کرنا شروع کیا' لیکن جلد ہی یہ لوگ بدوملہی سے جلو موڑ (لاہور) چلے گئے' وہاں باٹا پور کی جامع مسجد میں قاری امیر الدین سے پڑھنے لگے۔ وہاں بھی تھوڑا عرصہ ہی قیام رہا اور لاہور چوک دالگراں کی مسجد قدس میں قاری فضل الٰہی کی خدمت میں پیش کر دیے گئے۔ لاہور سے پھر رخت سفر باندھا اور دوبارہ بدوملہی چلے گئے۔ یہ خاندان تو بدوملہی میں رہا' لیکن محمد الیاس کو گکھڑ منڈی بھیج دیا گیا۔ وہاں 1961ء میں قرآن مجید حفظ کر کے واپس اپنے گھر بدوملہی آ گئے۔

ان دنوں نارنگ منڈی کی جامع مسجد اہل حدیث کے منصب خطابت پر مولانا شمشاد سلفی متمکن تھے۔ ان سطور کی تحریر (15 مئی 2013ء) تک وہ وہیں ہیں۔ مشہور عالم دین اور نامور خطیب ہیں۔ 1962ء میں حافظ الیاس صاحب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں کی جماعت اہل حدیث نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ صبح و شام بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوئی اور یہ خود مولانا محمد شمشاد سلفی سے مروجہ دینی نصاب کی کتابیں پڑھنے لگے۔ اس طرح انہوں نے وہاں بہت سے بچوں کو پڑھایا اور بعض نے ان سے قرآن مجید بھی حفظ کیا اور خود انہوں نے نصاب کے مطابق درس نظامی کی تکمیل کی۔ صحیح بخاری کی آخری حدیث کا درس مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی مرحوم و مغفور نے دیا۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانے میں یہ وہیں تھے۔

اپنے استاذ مکرم مولانا محمد شمشاد سلفی کے فرمان کے مطابق یہ نارنگ منڈی سے گوجراں والا کی جامعہ اسلامیہ چلے گئے۔ وہاں مختلف علوم وفنون کی تقریباً تمام کتابیں دوبارہ پڑھیں۔ جامعہ میں ان کے اساتذہ کے اسمائے گرامی بہ ترتیب تواریخ وفات مندرجہ ذیل پانچ حضرات تھے۔

☆ مولانا نذیر احمد صاحب مرحوم کھوکھر کی......وفات 1967ء

☆ حضرت محدث حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ......وفات 1985ء

☆ مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی مرحوم......وفات 1991ء

☆ مولانا قاری محمد یحییٰ بھوجیانی مرحوم......وفات 1997ء

☆ مولانا فاروق احمد راشدی موجودہ شیخ الحدیث' جامعہ اسلامیہ (اللہ ان کی عمر دراز فرمائے آمین)

1968ء میں انہیں گوجراں والا کی ٹاہلی والی مسجد میں امام اور مدرس مقرر کر لیا گیا تھا۔ کئی سال یہ سلسلہ جاری رہا۔ نماز مغرب کے بعد وہاں درس قرآن بھی دیا کرتے تھے۔

1971ء میں حافظ محمد الیاس اثری کے استاذ مکرم مولانا ابوالبرکات احمد نے ان کو اپنے ساتھ ہی جامعہ اسلامیہ (گوجراں والا) کی مسند درس پر متمکن کر لیا۔ یہ بہت بڑا اعزاز تھا جس سے یہ عالی قدر استاذ کی توجہ خاص سے نوازے گئے۔ اکیس سال انہوں نے وہاں خدمت تدریس انجام دی۔ 1991ء میں مولانا ابوالبرکات کی وفات کا سانحہ پیش آیا تو بعض وجوہ کی بنا پر انہیں اس خدمت سے سبک دوش ہونا پڑا۔

حافظ محمد یحییٰ میر محمدی مرحوم ومغفور کی کوشش اور تحریک سے 1990ء کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریب ٹاہلی والی مسجد میں ''مرکز الاصلاح'' کا قیام عمل میں آیا تھا' جس کا مقصد لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرنا تھا۔ حافظ صاحب مرحوم نے مقامی طور پر اس کی ذمہ داری حافظ محمد الیاس اثری کے سپرد کر دی۔ مختلف مقامات میں بہ حیثیت مبلغ جاتے اور اپنے انداز میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادا کرتے تھے۔ بعد ازاں 1996ء میں نوشہرہ روڈ پر اس مرکز کے لیے الگ جگہ لے لی گئی۔ وہاں مرکز تبلیغ کے ساتھ ''مرکز العلوم الاثریہ'' بھی بن گیا۔ اس میں تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ بعد ازاں مرکز تبلیغ اور مرکز علوم اثریہ کو الگ الگ کر دیا گیا۔ اللہ کی مہربانی سے تدریس کا کام بھی ہو رہا ہے۔ تبلیغ کا بھی۔ تبلیغ کے لیے علاقہ گلیات تک مبلغ جاتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کے فہم کے مطابق آسان طریقے سے اسلام کا پیغام ان تک پہنچاتے ہیں۔ ان کی مالی مدد بھی کی جاتی ہے۔ اس قسم کا مرکز اصلاح و تبلیغ کاموں کی میں بھی بنایا گیا ہے۔ جو جی ٹی روڈ پر ضلع گوجراں والا کا مشہور شہر ہے۔

مولانا محمد الیاس اثری باہمت عالم دین ہیں' تدریس و تبلیغ کے ساتھ ساتھ انہوں نے تصنیفی کام بھی کیا' جس کی تفصیل یہ ہے۔

☆ کتاب التوسل: ...... یہ بزرگان دین کے وسیلے کے موضوع پر اچھی کتاب ہے مشتمل بر صفحات 180۔

☆ القول الائق: ...... اس کا موضوع یہ ہے کہ ایام قربانی چار ہیں۔ یہ 40 صفحات کا رسالہ ہے۔

☆ تفسیر سورہ یوسف ...... یہ دوسو صفحات کی کتاب ہے۔

☆ ذکر الکبائر: ...... اس میں ستر (70) کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے۔

☆ ترجمہ نیل المرام: ...... یہ حضرت نواب صدیق حسن خان صاحب کی کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو آیات احکام پر مشتمل ہے۔حافظ محمد الیاس اثری نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

☆ افادۃ الشیخین ...... یہ حضرت محدث حافظ محمد گوندلوی اور مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی کے وہ افادات ہیں جو وہ صحیح بخاری کی تدریس کے آغاز میں بیان فرمایا کرتے تھے۔مولانا محمد اسماعیل صاحب کے بعض افادات بھی اس میں شامل ہیں۔

حافظ محمد الیاس اثری کا اصل اور بنیادی کام تدریس ہے۔جو وہ تینتالیس (43) سال سے باقاعدگی کے ساتھ کر رہے ہیں اور یہ نہایت اہم کام ہے۔ان کا طریق تدریس بہت عمدہ ہے۔طلباء کو ہر فن کی کتاب کا ہر مسئلہ سمجھانے کی وہ پوری کوشش کرتے ہیں۔

ان کے شاگردوں کی وسیع فہرست میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہیں۔

حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی مدرس جامعہ سلفیہ و مدیر ترجمان الحدیث فیصل آباد حافظ ثناء اللہ زاہدی شیخ الحدیث صادق آباد پاکستان کے ممتاز و نامور استاذ الاساتذہ قاری محمد ادریس عاصم لاہور' حافظ عبدالحمید عامر مہتمم جامعہ علوم اثریہ جہلم' پروفیسر حافظ عبدالستار حامد وزیر آباد' مولانا ندیم شہباز مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد' مولانا عبدالسمیع بن مولانا ابوالبرکات احمد مدرس جامعہ اسلامیہ گوجراں والا' پروفیسر سرفراز لکھوی دیپال پور' پروفیسر ذوالفقار احمد ریسرچ سنٹر دارالسلام لاہور' مولانا عبدالسلام کوٹ بھوانی داس ضلع گوجراں والا' حافظ محمد عباس انجم گوندلوی اور دیگر بہت سے حضرات جو مختلف مدارس میں خدمت تدریس میں مصروف ہیں۔

ہمارے عزیز دوست قاضی عبدالقدیر خاموش ان کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔انہوں نے حافظ صاحب سے پچیس (25) متفرق درسی کتب پڑھیں جو مختلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوعات اور فنون پر مشتمل ہیں۔ قاضی صاحب نے ایک مرتبہ اپنے گاؤں ہیل (ضلع گجرات) میں اپنی تنظیم مسلم کرسچن فیڈریشن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام علماء و مبلغین کی تین روزہ ورکشاپ منعقد کی تھی۔ دسمبر کے آخری دن تھے اور سردی زوروں پر تھی۔ قاضی صاحب کا گھر نو تعمیر تھا۔ اس پروگرام میں حافظ محمد الیاس اثری بھی اپنے تلمیذ رشید کی دعوت پر شریک ہوئے تھے۔ میں بھی عزیزم عمر فاروق قدوسی کے ہمراہ قاضی عبدالقدیر خاموش کی دعوت پر اس اجتماع میں شریک تھا۔

اب حافظ محمد الیاس اثری کے چندان شاگردان گرامی کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس دنیا سے رخصت ہو کر عالم جاودانی میں پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی میں تدریسی، خطابتی اور تصنیفی صورت میں بے حد جدوجہد کی۔ ان میں مولانا محمد یحییٰ گوندلوی، قاری عبدالوکیل صدیقی خان پوری اور مولانا فاروق اصغر صارم گوجراں والا شامل ہیں۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

حافظ محمد الیاس اثری کی شادی 18 اکتوبر 1971ء کو ہوئی۔ اولاد پانچ بیٹے ہیں اور دو بیٹیاں۔ بڑے دو بیٹے عبدالحنان مغل اور عبدالمنان مغل کاروبار کرتے ہیں۔ تیسرے بیٹے عبدالدیان اثری باقاعدہ عالم دین ہیں۔

والد مکرم کے ساتھ مرکز العلوم الاثریہ میں مدرس ہیں اور گوجراں والا کی جامع مسجد صدیق اکبر میں خطیب ہیں۔ چوتھے بیٹے حافظ عبدالرحمٰن نے قرات و تجوید کا علم بھی پڑھا ہے۔ آگے شاید وہ مزید علم کی تحصیل کریں گے۔ ان چار بیٹوں کے بعد دو بیٹیوں کی ولادت ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(یہ سطور 15 مئی 2013ء کو لکھی گئیں)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4) خطیب اسلام حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ماضی قریب کے اہل حدیث جماعت کے معروف اور نمایاں مبلغین میں ایک اہم نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبان و بیان کی بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا آپ خاندانی طور پر ایک علمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں آپ کے والد محترم محمد اسماعیل صاحب بھی اپنے دور کے عالم دین تھے اور آپ کے دادا جان مولانا خدا بخش صاحب تو متحدہ پنجاب کے مشہور پنجابی خطیب اور شاعر تھے۔

حضرت حافظ صاحب تقسیم برصغیر سے قبل 24 اگست 1942ء کو مندرانوالہ تحصیل انبالہ ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے تقسیم ملک کے وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی۔ بچپن میں آپ یتیم ہو گئے۔ آپ نے میر محمد ضلع قصور، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، مدرسہ دارالحدیث چینیانوالی لاہور اور جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور سے تعلیم حاصل کی۔

حافظ خالد حیات محمود صاحب آف گوجرانوالہ کی روایت کے مطابق حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی آپ نے علمی استفادے کے لیے کچھ وقت انکی خدمت میں گکھڑ منڈی گزارا ہے۔ تحصیل علم کے بعد آپ نے دین حنیف کی خدمت کے لیے دعوت و تبلیغ کا میدان منتخب کیا اور آسمان خطابت پہ خوب خوب چمکے۔

آپ کے مفصل حالات راقم نے اپنی کتاب ''حافظ عبدالرزاق سعیدی۔ حیات و خدمات'' میں صفحہ نمبر 315 تا صفحہ نمبر 318 تحریر کیے ہیں۔

آپ نے 23 فروری 2004ء کو باسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور شیخوپورہ میں مدفون ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان کے جنۃ الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) حافظ خالد حیات محمود حفظہ اللہ

آپ کا آبائی گاؤں نت کلاں نزد گکھڑ ضلع گوجرانوالہ ہے۔ آپ کا خاندانی تعلق مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ہے جو کہ رشتے میں آپ کے دادا کے کزن تھے۔ حافظ خالد صاحب کے والد محترم حاجی عبدالستار کاروباری سلسلے میں گاؤں کی سکونت چھوڑ کر محلہ چاہ چوہاناں گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہو گئے' وہیں پر 15 اپریل 1952ء کو آپ کی پیدائش ہوئی والدین نے ''خالد حیات'' نام رکھا۔ آپ نے مقامی سکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامع مسجد توحید گنج اہل حدیث گکھڑ میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قرآن مجید حفظ کیا تو ''حافظ خالد حیات محمود'' کہلائے۔

بعد ازاں آپ نے جامعہ محمدیہ چوک نیائیں گوجرانوالہ میں استاذ القراء قاری محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے تجوید و قرات کی تعلیم حاصل کی اور درس نظامی کے لیے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں داخلہ لیا جہاں اس وقت محدث العصر حضرت علامہ ابو البرکات رحمۃ اللہ علیہ' شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور مفسر قرآن حضرت مولانا حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ کا فیض جاری تھا۔

انتہائی کتب کا درس لینے کے لیے جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں عالیہ کلاسز میں داخلہ لیا۔ جہاں مولانا عبدالرحمٰن واصل' مولانا شہباز احمد سلفی سے کسب فیض کرنے کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث' شیخ المشائخ' مولانا عبدالحمید ہزاروی حفظہ اللہ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور 1970ء میں حضرت العلام حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے 1972ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ ہو گیا۔ جہاں آپ نے کلیۃ القرآن سے فراغت حاصل کی۔ اس دوران سعودی عرب'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شام وغیرہ کے شیوخ سے آپ نے خوب خوب استفادہ کیا۔ مدینہ منورہ سے واپسی پر آپ نے انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد سے اعلیٰ نمبروں میں ایم۔ اے کیا اور اس وقت کے صدر پاکستان جناب غلام اسحٰق خان سے ڈگری اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ یاد رہے کہ حافظ صاحب ماشاءاللہ بڑے ذہین اور پڑھائی میں بڑے تیز تھے۔ مدینہ منورہ میں بھی آپ ہر سال اول آتے رہے اور یہ روایت آپ نے اسلام آباد میں بھی قائم رکھی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ وہاں تدریسی ذمہ داریاں بھی ادا کیں۔ تقریباً دو سال تک امریکہ کے ایک سکول میں بھی پڑھاتے رہے۔ لیکن بالآخر گوجرانوالہ واپس تشریف لائے اپنی کاروباری مصروفیات کے ساتھ ساتھ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات گوجرانوالہ میں نظامت کی ذمہ داریاں بھی نبھاتے رہے۔

آپ کو دمشق میں عالم اسلام کی عظیم شخصیت علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی شرف ملاقات حاصل ہے۔

آپ نے دمشق کے بازار سوق الحمیدی میں البانی صاحب سے ملاقات کی اور ان کو دکان پہ گھڑی سازی کرتے ہوئے بھی دیکھا اور ان کے مکتبہ کی زیارت کا بھی شرف حاصل کیا۔ اب آپ اپنے کاروبار کی دیکھ بھال کے ساتھ جامع مسجد فیصل اہل حدیث گوجرانوالہ میں خطابت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ حافظ صاحب کے متعلق آپ نے اپنی یادوں کو ایک مضمون کی شکل دی ہے جو کہ اس کتاب کے صفحہ نمبر 433 پر درج ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم انہیں صحت و عافیت سے لمبی زندگی نصیب فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(6) بابا جی محمد صاحب حفظہ اللہ

آپ کے والد محترم کا نام محمد عبداللہ اور والدہ صاحبہ کا نام آمنہ بی بی ہے۔ والدین نے بڑی چاہت سے آپ کا نام ''محمد'' رکھا۔ اتفاق دیکھیے کہ آپ کی عمر جب تین، چار سال کی ہوئی تو آپ کے والد محترم داغ مفارقت دے گئے اور آپ یتیم ہو گئے۔ تو آپ کی پرورش کے لیے حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ آپکو گھر لے گئے اور قرآن مجید حفظ کروانا شروع کیا ساتھ ہی جامع مسجد توحید گنج اہل حدیث مغلپورہ لاہور میں حدیث کی کتاب ''بلوغ المرام'' پڑھانا شروع کی۔ ان دنوں مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ لاہور مغلپورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

لیکن آپ کے گھریلو حالات نے کچھ اس طرح کا رخ اختیار کیا کہ آپ کو اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر گھر واپس آنا پڑا۔ اس وجہ سے بعض دوست آپ کو ''حافظ محمد'' بھی کہہ دیتے۔ مجھے آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ بڑے خوش طبع اور ملنسار ہیں میں اپنے عزیز دوست اور قابل فخر شاگرد حافظ زبیر احمد شاہین فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد و خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث لیہ شہر، حافظ نعیم عباس ساقی آف قاضی آباد فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد، قاری محمد سلیمان دانش آف چوک اعظم، مولانا محمد عدنان چک نمبر 102 قاضی آباد اور قاری بلال احمد اظہر مدیر مرکز ابی بکر اسلامی چوک اعظم کے ہمراہ چک نمبر 320/TDA میں آپ سے ملا۔ ماشاء اللہ بڑھاپے میں بھی جذبے جوان اور دینی تڑپ رکھنے والے ایک نیک طینت انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی سے زندہ رکھے۔ آمین

آپ 1930ء کے لگ بھگ تو تانوالہ دندیاں تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم تو مکمل نہ کر سکے لیکن حضرت گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحبت وتربیت نے نیکی وصالحیت کی راہ پر ڈال دیا۔

آپ 1958 سے چک نمبر 320/TDA ضلع لیہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔علاقے بھر میں مذہبی وسیاسی لحاظ سے اپنی ایک پہچان رکھتے ہیں۔سرکاری طور پر اپنے گاؤں کے نمبردار ہیں۔ اللہ کریم نے آپ کو بڑی عزت سے نوازا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں کی نعمت سے نوازا۔دوشادی شدہ تھے کہ ایک اپنے پیچھے پانچ بچے چھوڑ کر فوت ہوگیا۔دوسرے کی وفات تین بچوں کو یتیم کرگئی۔دو بیٹے اس وقت بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنۃ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ بیماروں کو اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ سے نوازے۔

اور بزرگوں کو اللہ تعالیٰ صحت و ایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے۔آمین

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(7) جناب مستری محمد صدیق صاحب

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اولین شاگردوں میں محمد صدیق نامی ایک بزرگ بھی ہیں جو کہ اب مستری محمد صدیق کے نام سے معروف ہیں ان کا تعارف مولانا ابو عمر عبدالعزیز سوہدروی حفظہ اللہ نے پیش کیا ہے آپ انہی کے قلم سے پڑھیے کیونکہ انہوں نے یہ تمام معلومات مستری صاحب سے ملاقات کر کے بلاواسطہ حاصل کی ہیں۔ سوہدروی صاحب فرماتے ہیں۔ ”آنکھ کی قدر و قیمت آنکھ والے ہی جانتے ہیں اور سب سے بڑھ کر جو مطالعہ کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ علم کی حقیقت آنکھ کی گرفت میں ہوتی ہے۔ اس لیے ہر قسم کی آنکھ سے علمی آنکھ سب سے زیادہ قدر و قیمت کی حامل ہوتی ہے۔ ایسی ہی آنکھوں کی حامل ایک پُرشکوہ شخصیت کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ جو اٹھائیس سال سے مسلسل محو مطالعہ ہیں۔

مزید یہ کہ وہ جو بھی کتاب خریدتے ہیں خود پڑھنے کے بعد کسی اور کو تحفۃً عنایت کر دیتے ہیں۔ ان کے دوست احباب جن میں اکثریت علماء کرام کی ہے۔ جب ان سے ملاقات کے لیے آتے ہیں تو وہ انہیں بخوشی کہتے ہیں کہ آپ کے ذوق کی جو کتاب یہاں موجود ہے وہ آپ لے جاسکتے ہیں۔ یہ شخصیت ایک سکول ٹیچر ہیں جو تقریباً تیس سال علم کی روشنی پھیلانے کے بعد جب 1985ء میں محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہوئے تو پھر پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کے مطالعہ میں زیادہ تر سیر و سوانح اور مختلف مسالک کے امتیازی مسائل پر مبنی اختلافی کتب رہتی ہیں جو کہ ان کے تحقیقی ذوق کی غماز ہیں۔

نہایت خوش مزاج، زندہ دل، صاف گو اور مہمان نواز بزرگ ہیں۔

آپ بھی ان سے مل لیجیے۔ آپ کا نام محمد صدیق بن احمد دین بن شاہ محمد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے برادری کے اعتبار سے آپ بڑھئی یعنی ترکھان ہیں۔ آپ یکم جنوری 1938ء کو گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے وہیں میٹرک کرنے کے بعد ایف۔ اے کیا پھر سی ٹی کا کورس کرنے کے بعد سکول میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ بتاتے ہیں کہ اس وقت گکھڑ میں صرف ایک اہل حدیث مسجد تھی جو مسجد توحید گنج کے نام سے مشہور ہے۔ گکھڑ میں یہ پہلی اہل حدیث مسجد تھی جس کا سنگ بنیاد مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا۔ اس وقت اس مسجد کے امام وخطیب حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ تھے انہی سے میں نے ناظرہ قرآن مجید اور بعد میں کچھ حصہ قرآن مجید کا ترجمہ کے ساتھ پڑھا۔ مستری صاحب بتانے لگے کہ حافظ صاحب مرحوم کا پڑھانے کا انداز بہت عمدہ تھا۔ اور آپ بڑی محنت سے پڑھاتے تھے۔ میں اس وقت مسجد کے اولین طلباء میں شامل تھا اس وقت مسجد میں مجاہدین اکثر آیا کرتے تھے۔ مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رفقاء کے ساتھ یہاں تشریف لاتے چونکہ حافظ صاحب کا تعلق بھی مجاہدین کے ساتھ تھا۔ اس لیے یہ مسجد ان دنوں مجاہدین کا بیس کیمپ تھی۔

مستری صاحب سے جب ان کے مذہبی رجحان کے بارے معلوم کیا گیا تو فرمانے لگے کہ میں اپنے خاندان میں پہلا آدمی ہوں جس نے مسلک اہل حدیث اختیار کیا۔ اس سے پہلے میں بریلوی علماء کی تقاریر سنتا اور ان سے متاثر تھا۔ پھر مولانا سرفراز خان صفدر صاحب سے میری ملاقات ہوگئی جو کہ دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں ان سے میں اکثر مسائل دریافت کرتا رہتا۔ ایک مرتبہ میں نے ان سے رفع یدین کے متعلق دریافت کیا کہ اہل حدیث رفع یدین پر بہت زور دیتے ہیں تو اس سوال کے جواب میں خان صاحب نے فرمایا کہ دیکھ! بھئی صدیق! رفع یدین کرنے کی احادیث بھی قوی ہیں اور نہ کرنے کی بھی چونکہ ہم امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے ہم نہیں کرتے۔

حالانکہ خان صاحب کا فرمانا کہ رفع یدین نہ کرنے کی احادیث قوی ہیں سراسر غلط اور غیر ثابت بات تھی۔ عدم رفع یدین کی کوئی قوی روایت تو درکنار کوئی حسن درجے کی بھی نہیں ملتی۔ بس اس وجہ سے میں اہل حدیث مسلک پر پختہ ہوگیا کہ اگر رفع یدین کرنے کی احادیث کے قوی ہونے کو خان صاحب جیسا سکہ بند حنفی عالم بھی تسلیم کررہا ہے تو پھر ایک امتی کی تقلید کی وجہ سے ان پر عمل نہ کرنا کیونکر جائز ہے۔ اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے محترم صدیق صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حافظ محمد یوسف اور مولانا سرفراز خاں صفدر کے درمیان فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر گفتگو ہوئی اور مناظرے کے لیے وقت اور دن مقرر ہوا۔ حافظ صاحب نے لاہور سے ایک مناظر صاحب کو بلایا۔ جب حافظ صاحب اپنے ساتھ مناظر کو لے کر خان صاحب کے پاس گئے تو انہوں نے علالت کا عذر کر کے مناظرے سے انکار کر دیا۔

صدیق صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے خود اختلافی مسائل پر فریقین کی کتب کا مطالعہ کیا تو مجھ پر واضح ہوگیا کہ اہل حدیث حق کے زیادہ قریب اور ان کے مسائل قرآن وحدیث سے ملتے ہیں۔ میرے سوال کے جواب میں کہ آپ کس کی کتب زیادہ شوق سے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ اور مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ اس کے علاوہ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب۔ معیار الحق کا کئی بار مطالعہ کر چکا ہو۔ میرے ایک دوسرے سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ وہ مولانا احمد دین گکھڑوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، سید محمد داؤد غزنوی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد خالد گرجاکھی، مولانا حکیم محمود احمد سلفی، مولانا معین الدین لکھوی رحمہم اللہ تعالیٰ سے متاثر ہیں ان کی تقاریر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بکثرت سنی ہیں اور ان سے ملاقات کا شرف بھی رہا ہے۔البتہ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ متاثر ہوں ان کی گفتگو نہایت جاندار اور شاندار ہوتی تھی۔"(سوہدروی صاحب کی تحریر ختم ہوئی۔)

جناب محترم صدیق صاحب' مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے رشتہ دار اور مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے کلاس فیلو بھی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(8) الحاج شیخ عطاء الرحمٰن پنجابی

پنجابی صاحب فیصل آباد کے ایک نیک نام تاجر اور مسلک اہل حدیث کی تڑپ رکھنے والی شخصیت ہیں آپ بڑی اچھی آواز میں مختلف شعراء کے شعر اور نظمیں تبلیغی پروگراموں میں پڑھتے اور خوب داد وصول کرتے ہیں۔

آپ علماء کرام کا بہت احترام کرتے ہیں آپ نے ٹاٹا بازار میں جامع مسجد عائشہ صدیقہ کے نام سے مسجد اہل حدیث بھی تعمیر کی ہے جس میں ملک بھر سے علماء کرام اور واعظین کو خطبہ جمعہ کے لیے دعوت دی جاتی ہے جو اپنی باری پر خطبہ ارشاد فرماتے ہیں آپ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز بھی ہیں اور شاگرد بھی۔ آپ چونکہ بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ گوجرانوالہ میں رہے تھے آپ نے وہیں حضرت حافظ صاحب سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی اور آپ سے شرف تلمذ سے مفتخر ہوئے۔

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(9) حافظ محمد اکرم حفظہ اللہ

آپ کا تعلق تو تانوالہ تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ سے ہے آپ کے نانا صوفی محمد عبداللہ آف تو تانوالہ دندیاں حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے دوست تھے۔

اسی دوستی کے ناطے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محمد اکرم صاحب کو اپنے ہاں گکھڑ لے گئے۔ آپ نے وہاں قرآن مجید حفظ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ میٹرک کے بعد ایف۔ اے تک تعلیم وہیں حاصل کی۔ آپ بابا جی "محمد" حفظہ اللہ آف چک نمبر T-D-A-320 ضلع لیہ کے رشتے میں بھانجے بھی ہیں اور داماد بھی۔

گکھڑ میں آپ کے کلاس فیلوز میں سے آپ کو شیخ الحدیث حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ، شیخ الحدیث سید محمد اکرم شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ، خطیب اسلام حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ، سید بارک اللہ شاہ صاحب آف دھرنگ، حافظ غلام مصطفیٰ قلعہ میہاں سنگھ اور حافظ کرامت اللہ صاحب کے نام یاد ہیں۔

اس وقت آپ کی رہائش فیصل پارک شاہدرہ لاہور میں ہے۔

دیگر تلامذہ

مذکورہ بالا شخصیات کے علاوہ حافظ محمد نذیر آف لاہور، حافظ محمد بشیر نابینا، حافظ محمد اشرف نابینا، حافظ محمد شبیر، حافظ عبدالمالک اور حافظ مختار احمد کے نام بھی ملتے ہیں لیکن باوجود جستجو کے ان کے حالات کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان میں سے جو احباب فوت ہو چکے اللہ کریم ان کی مغفرت فرمائے اور جو زندہ ہیں اللہ کریم انہیں صحت وایمان سے مزین زندگی عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا کے واقعات

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ ...... جب بھی میرے بندے مجھے پکاریں تو میں ان کی دعاؤں کو قبول کرونگا۔ بلکہ اللہ کریم نے یقین دہانی کرواتے ہوئے حکم دیا ہے۔ ادعونی استجب لکم کہ صرف تمہارے مانگنے کی دیر ہے میرے قبول کرنے میں کوئی دیر نہیں لہٰذا تم مجھ سے مانگو۔؛ میں قبول کرلوں گا۔

یہ ایک الگ بات ہے کہ کبھی انسان جو مانگتا ہے اس کی منشاء اور خواہش کے مطابق اسے بعینہ وہ چیز فوری عطا فرما کر اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری کر دیتے ہیں۔ اور کبھی اس کی دعا کی قبولیت ایسی صورت میں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی آنے والی مصیبت اس شخص سے ٹال دیتے ہیں اور کبھی اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ کرلیا جاتا ہے۔ بہرحال دعائیں رد نہیں ہوتیں لیکن انسان کو بھی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق قائم کرے کہ جو وہ مانگے اسے فوری عطا کر دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ انسان ساری زندگی اپنے خالق و مالک کی مرضی اور حکم کے مطابق گذارے۔ اس کا عقیدہ، عبادت، عمل و کردار، رہن سہن، لین دین، شکل وصورت، لباس، وضع قطع، سب اللہ کی مرضی کے مطابق ہو یوں سمجھیے کہ وہ انسان ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین کا عملی نمونہ ہونا چاہیے۔

نصیحت آموز واقعہ

ایک دفعہ محدث العصر مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے ماموں کانجن حضرت مولانا صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے ساتھ مولانا عبدالقادر ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی لے لیا صوفی صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ملاقات کے دوران ندوی صاحب سے سوال کیا کہ کتنے دن ہو گئے ہیں آپ سے ملاقات نہیں ہوئی آپ کہاں رہتے ہیں۔ تو ندوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میرا بیٹا محمد ارشد کئی روز سے لاپتہ ہے اس کی تلاش میں ہی مصروف رہا ہوں آپ کی خدمت میں حاضری نہیں دے سکا۔ تلاش بسیار کے باوجود ''ارشد'' مل نہیں رہا۔ تو صوفی صاحب فرمانے لگے آپ نے بتایا ہی نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے اسے واپس لوٹا دیتے۔۔ چلو خیر! اب عصر کی نماز کے بعد دعا کریں گے۔ ان شاء اللہ

عصر کی نماز کے بعد صوفی صاحب نے دعا کی تو دیر تک اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے رہے پھر یوں گویا ہوئے اللہ پاک اب تک جو تو نے مجھے کہا ہے میں نے مانا ہے اب مجھے آپ کے متعلق ایک کام پڑ گیا ہے لہٰذا تو میرا وہ کام کر دے۔ ''ارشد آ جائے اور آج ہی آ جائے۔ اور مغرب سے پہلے پہلے آ جائے۔'' بس دیر تک یہی الفاظ دہراتے رہے کہ ''ارشد آ جائے آج ہی آ جائے۔ اور مغرب سے پہلے پہلے آ جائے۔'' تو مولانا ندوی صاحب کا بیٹا محمد ارشد اسی روز مغرب کی نماز سے پہلے واپس آ گیا تھا۔

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا پنجابی زبان میں تھی اور جو الفاظ آپ نے استعمال کیے وہ نہایت عاجزی' انکساری والے اور اللہ تعالیٰ سے محبت و عقیدت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ یہ واقعہ اور اس قسم کے کئی واقعات مولانا عبدالرحمٰن سلفی حفظہ اللہ مدرس جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن نے اپنی کتاب ''صوفی محمد عبداللہ کی کرامتیں'' میں ذکر کیے ہیں۔ تو مقصد یہ ہے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکام تسلیم کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کی کوئی بات بھی نہیں مانتے اور امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری زبان سے نکلے ہوئے دعائیہ کلمات کو بعینہٖ پورا کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ وہ اپنے بندوں کو نامراد نہیں لوٹاتا کسی نہ کسی شکل میں ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔ ہمارے ممدوح حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان برگزیدہ ہستیوں میں سے تھے جن کی دعاؤں کو اللہ کریم شرف قبولیت بخشتے تھے۔ آیئے ذیل کی سطور میں آپ کی قبولیت دعا کے چند واقعات ذکر کیے جاتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے یہ جاننا انتہائی ضروری ہے کہ اللہ کے ولی صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اس میں ان کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ اس لیے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں ولی' بزرگ نے یہ کام کر دیا ہے وہ درست نہیں اس لیے ایسے لوگوں کو اپنے عقائد کی اصلاح کر لینی چاہیے۔

(1) اسلحہ کی پیٹیاں خشک مل گئیں

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں عبادت و ریاضت' ذکر و تلاوت میں وقت گزارتے تھے وہاں آپ عملی طور پر کفار کے خلاف جہاد میں بھی مصروف عمل رہے اور بنفس نفیس میدان کارزار میں شامل ہوتے۔ سردار عبدالقیوم سابق صدر آزاد کشمیر بیان کرتے ہیں کہ ''مجاہدین نے اپنی کارروائیوں کا آغاز نیلا بٹ سے کیا تھا اور سب سے پہلی گولی حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے چلائی تھی'' نیز سردار صاحب کا ہی بیان ہے'' قیام پاکستان کے شروع میں آزاد کشمیر کے لیے جہاد کا آغاز ہو چکا تھا۔ مجاہدین کی کارروائیاں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھیں اور کامیابی سے ہمکنار تھیں۔ ہم کچھ مجاہدین ایک گروپ کے ہمراہ حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی امارت و قیادت میں سرگرم عمل تھے۔ ایک مقام سے اسلحہ کی پیٹیاں سروں پر رکھے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے کہ راستے میں دریائے جہلم آ گیا اسے ایک مقام پر کشتی کے ذریعے عبور کرنا تھا..... تمام ساتھی اسلحہ کی پیٹیوں سمیت کشتی پر سوار ہو گئے۔ دریا کا بہاؤ تیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پُر خطر تھا کشتی تیز بہاؤ کو برداشت نہ کر سکی اور الٹ گئی۔ ہم لوگ چونکہ تیراکی سے واقف تھے لہٰذا تیر کر دریا عبور کر گئے۔ لیکن اسلحہ کی پیٹیوں کا کچھ اتہ پتہ نہیں تھا وہ دریا میں بہہ گئیں۔ ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ڈوبنے سے بچالیا ہے۔ لیکن اسی دوران میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا امیر قافلہ ایک طرف بیٹھا زار و قطار رو رہا ہے۔ میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک نیک کام اور اچھے مشن کے لیے اپنا گھر بار، عزیز و اقارب چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی کے لیے ان پہاڑوں میں پھر رہے ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں ابھی کوئی کوتاہی رہ گئی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات ہم سے ناراض ہے۔ جس کی بنا پر ہمارا یہ نقصان ہوا ہے میری رائے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی جائے اور اس کو راضی کیا جائے چنانچہ حافظ صاحب کے حکم سے سب سے پہلے تمام ساتھی سر بسجود ہو گئے اور بعد ازاں ہم سب ہاتھ اٹھا کر حافظ صاحب کے ساتھ دعا میں مشغول ہو گئے حتی کہ ہم رو رو کر بے حال ہو گئے۔

چنانچہ پندرہ بیس منٹ بعد حافظ صاحب نے دعا کا اختتام کیا تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ہمارے اسلحہ کی پیٹیاں ہمارے پاس ہی پڑی ہوئی تھیں اور بالکل خشک حالت میں تھیں۔ مجاہدین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور یہ انعام دیکھ کر ہم سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (بحوالہ آزادی سپلیمنٹ حکومت آزاد کشمیر)

(2) ذکر الٰہی سے بریلوی پیر کی زبان بند ہو گئی۔

گذشتہ سطور میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ حافظ صاحب کا گھرانہ پیر پرست تھا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حافظ صاحب کو نور توحید سے منور فرمایا تو ایک دفعہ آپ کے والد محترم (محمد دین) نے کہا کہ میرے پیر صاحب کے پاس جو شخص بھی جاتا ہے

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کا نام لے کر بلاتے ہیں اور اس کے خاندان کے متعلق بھی بتا دیتے ہیں۔تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ نہیں غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی جانتی ہے۔کوئی پیر، بزرگ ولی یا نبی غیب نہیں جانتا۔آپ کے والد محترم نے حافظ صاحب کو بھی پیر صاحب کے پاس چلنے کو کہا تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ وہ پیر میرے خاندان کے متعلق تو کجا وہ میرا نام بھی نہیں بتا سکے گا تو آپ کے والد صاحب کہنے لگے کہ اگر ایسا ہوا (یعنی میرا پیر غیب سے آپ کا نام اور خاندانی کوائف نہ بتا سکا) تو میں مسلک اہل حدیث قبول کر لوں گا۔چنانچہ حافظ صاحب اپنے والد محترم کے ہمراہ ضلع ساہیوال کے کسی گاؤں میں مذکورہ پیر صاحب کے پاس پہنچے تو پیر نیم برہنہ حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور کچھ خواتین بھی اس کے پاس موجود تھیں۔حافظ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ پیر صاحب نے والد صاحب کو نام لے کر بلایا کیونکہ آپ ان کے مرید تھے اور وہ آپ کو جانتا بھی تھا۔اب والد صاحب نے میرے بارے میں دریافت کیا تو وہ پیر کافی دیر تک بول نہ سکا پھر میرے والد صاحب سے مخاطب ہو کر بولا کہ اس نوجوان سے کہو کہ یہ جو منہ میں پڑھ رہا ہے اسے پڑھنا بند کر دے۔والد صاحب نے مجھ سے پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ میں ذکر الٰہی میں مصروف ہوں میں پڑھنا بند نہیں کر سکتا چنانچہ وہ نام نہاد پیر مجھے پہنچاننے میں کامیاب نہ ہو سکا۔والد صاحب اپنی جگہ سے اٹھے اور مجھے کہنے لگے چلو یوسف گھر چلیں تم اپنے مسلک میں سچے ہو اور میں آج کے بعد مسلک حق اہل حدیث قبول کرتا ہوں۔

عزیز قارئین!

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی تحقیق کر کے حق کو تلاش کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہدایت کا راستہ روشن کر دیتے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان بھی ہے۔وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص آباواجداد کی تقلید کی وجہ سے تحقیق سے محروم ہوتا ہے تو ہدایت سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے رزق کا ذمہ لیا ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا......الایۃ (سورۃ ہود) لیکن ہدایت دینے کا وعدہ ہر کسی سے نہیں کیا بلکہ صرف ان لوگوں کو حقدار ٹھہرایا ہے جو اس کے لیے جدوجہد، جستجو اور کوشش کرتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ إِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ إِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ (الشوریٰ) ''اللہ اپنی طرف چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اپنی طرف راستہ اسے دیتا ہے جو رجوع کرے''

قارئین حضرات!

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے وہ رزق تو حاصل کرنے کے لیے ہم دن رات کوشاں رہتے ہیں اور اس کے لے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہیں حالانکہ وہ سب کو ملنا ہی ملنا ہے خواہ آدمی کوشش کرے یا نہ کرے۔ لیکن جو چیز یعنی ہدایت انسان نے خود تحقیق اور کوشش سے حاصل کرنی تھی اس کے لیے ہمیں کوئی فکر نہیں اور ہم آباواجداد کے رسم ورواج یا علماء اور مفتیان کے اقوال وفتاویٰ پر ہی تکیہ کرکے بیٹھ جاتے ہیں اور اس کے متعلق کبھی غور بھی نہیں کرتے۔

یاد رکھیے! ہدایت ہمیشہ تحقیق سے ملتی ہے تقلید سے نہیں۔

جلسہ پر مخالفین کا پتھراؤ

دعوت توحید وسنت ایک ایسی موثر اور کھری دعوت ہے کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کیے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام بھی سنائیں تو لوگ انہیں بھی نا صرف کہ برداشت نہیں کرتے بلکہ انہیں طعن وتشنیع اور بسا اوقات تشدد کا نشانہ بھی بناتے ہیں قرآن مجید ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات سے بھرا پڑا ہے حتیٰ کہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو دیکھیں کہ جو لوگ آپ کو صادق وامین پکارتے تھے اور اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھتے تھے جب آپ ﷺ نے اعلان نبوت کیا اور عقیدہ توحید سنایا تو وہی لوگ دشمن بن گئے۔ اور جس کی وجہ سے آپ ﷺ کی ذات گرامی اور آپ کے صحابہ پر ظلم وستم اور اذیت کا ہر حربہ آزمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنالیا۔ وہ صرف اور صرف عقیدہ توحید کا پرچار تھا اور یہی کچھ آپ کے بعد آنے والے آپ ﷺ کے متبعین کے ساتھ مشرکین ومخالفین نے روا رکھا۔ بالخصوص برصغیر کے شرک و بدعت سے اٹے ہوئے خطے میں جب اہل حدیث نے عقیدہ توحید کی آواز بلند کی اور سنت کی اہمیت کو اجاگر کیا تو اس گروہ باصفا کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا جو موحدین کے ساتھ مشرکین کرتے ہیں اسی سلسلہ کا ایک واقعہ کنجاہ ضلع گجرات میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آیا۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ وہاں حضرت حافظ صاحب کی ہمشیرہ محترمہ قیام پذیر تھیں اور اس شہر میں کوئی اہل حدیث مسجد نہ تھی چنانچہ وہاں مسجد کے قیام اور تعمیر کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا جس میں خصوصی طور پر شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا سید عبدالغنی شاہ، حافظ محمد یوسف گکھڑوی اور حافظ عنایت اللہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہم کو مدعو کیا گیا۔ علاقے میں چونکہ بریلوی حضرات کی اکثریت تھی جنہیں اس شہر میں اہل حدیث کی مسجد کا قیام قبول نہ تھا چنانچہ مولانا سید عبدالغنی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف کامونکی کا خطاب جاری تھا کہ مخالفین کی طرف سے مجمع پر پتھراؤ شروع ہوگیا۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مائیک پر تشریف لائے اور لوگوں سے مخاطب ہوئے کہ آپ اطمینان سے بیٹھ کر تقریر سنیں جو شخص پوری توجہ اور انہماک سے جلسہ سنے گا تو اسے جلسہ گاہ میں کوئی پتھر گزند نہیں پہنچائے گا۔ اور جو اٹھ گیا اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے پتھر لگ گیا تو ہماری ذمہ داری نہیں ہوگی۔ چنانچہ لوگ اطمینان سے جلسہ سنتے رہے اور وقتاً فوقتاً پتھراؤ بھی جاری رہا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حافظ صاحب کی دعا سے کوئی ایک آدمی بھی زخمی نہ ہوا۔ آج اسی جگہ پر جامع مسجد اہل حدیث اپنی پوری شان و شوکت سے موجود ہے۔

شیطان کا مرغ

جو لوگ عام زندگی میں حرام سے بچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مشکلات میں بھی انہیں لقمہ حرام سے محفوظ رکھتے ہیں اور ان کے لیے حلال رزق کا بندوبست فرما دیتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق) جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر جاتا ہے تو اللہ کریم اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا راستہ' اسباب پیدا فرما دیتے ہیں۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی ایک موقعہ پر ایسا واقعہ پیش آیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ جماعت مجاہدین کے امیر تھے۔ انہی دنوں مجاہدین کا ایک قافلہ ضلع ہزارہ میں جا رہا تھا اس قافلے میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی' سردار عبدالقیوم سابق صدر آزاد کشمیر' سید عمر فاروق غزنوی بن مولانا سید محمد داؤد غزنوی' غازی عبدالغنی قصوری' مولانا محی الدین سفیر جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن' اور مولانا عبدالعزیز چمرکنڈی رحمۃ اللہ علیہم شامل تھے۔ یہ قافلہ جہاد کے لیے رواں دواں تھا کہ پیدل چلتے چلتے تھک گئے۔ بھوک پیاس نے برا حال کر دیا حتی کہ چلنے سے بھی قاصر ہو گئے اس دوران سامنے ایک جھونپڑی نظر آئی جس میں ایک درویش بابا بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس ہی ایک خوبصورت مرغ دانہ وغیرہ چگ رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا ان مجاہدین کو وہ بابا دیکھ کر کہنے لگا کہ گیارہویں والے کے نام پر یہ مرغ لے لو اور اسے ذبح کر کے پکا کر کھا لو۔ اس موقعہ پر حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھا تو وہ بابا دھواں بن کر فضا میں اڑ گیا۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ یہ شیطان تھا جو ہماری مجبوری کی وجہ سے ہمیں گمراہ کرنا چاہتا تھا اور غیر اللہ کے نام کی چیز کھلا کر ہمارے عقیدے کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اس کے چنگل سے بچا لیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ۔

دودھ سے بھرے ہوئے برتن

لیکن سنیئے! اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیں کہ اس کے جو بندے اپنی سخت بھوک کے باوجود غیر اللہ کے نام پر کھانا کھانے کے لے تیار نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کس طرح کھانے کا بندوبست فرمایا اور اپنے بندوں کی دستگیری کی۔ اب یہ قافلہ جب تھوڑی دور اور آگے گیا تو درختوں کے ایک جھنڈ میں مسجد نظر آئی۔ ساتھیوں نے فیصلہ کیا کہ یہاں کچھ دیر آرام کرنا چاہیے چنانچہ یہ تمام احباب جب ستانے کے لیے مسجد میں داخل ہوئے تو اندر دودھ کے بھرے ہوئے برتن پڑے ہیں ان کے پاس ہی پیالے بھی رکھے ہوئے ہیں اور ساتھ چینی اور چمچ بھی موجود ہیں۔ سبحان اللہ۔ سب نے سیر ہو کر دودھ پیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے اس جنگل بیابان میں ان کے لیے رزق کا بندوبست فرمایا۔ (یہ واقعہ سردار عبدالقیوم صاحب سابق صدر آزاد کشمیر نے حافظ عطاء السلام حفظہ اللہ بن حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو اسلام آباد میں خود سنایا تھا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیر سے ملاقات

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی بندگی میں پختہ ہوتا ہے تو اللہ کریم بھی اس کی مدد فرماتے ہیں اس کے لیے نیکی کرنا اور گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔

اس طرح کا ایک واقعہ حافظ عطاء السلام عابد صاحب حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ صبح تہجد کی نماز مسجد ''الفاروق'' میں پڑھتے تھے اور پھر سورج نکلنے کے بعد ''اشراق'' کی نماز ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لاتے۔ ایک دن آپ گھر آئے تو آپ کا رنگ اڑا ہوا اور آپ پریشان دکھائی دے رہے تھے آپ کی اہلیہ محترمہ نے جب پوچھا تو آپ بات کو ٹال گئے لیکن اہلیہ کے اصرار پر آپ نے بتایا کہ آج صبح عجیب واقعہ پیش آیا ہے کہ جب میں صبح مسجد جانے کے لیے گھر سے روانہ ہوا۔ تو مجھے گلی کا موڑ مڑتے ہی سامنے سے شیر آتا ہوا دکھائی دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ یہ شیطان ہے اس سے ڈرنا نہیں۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر لا حول و لا قوۃ الا باللہ پڑھنا شروع کیا تو اس کی شکل شیر سے ریچھ کی بن گئی۔ تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شیطان ہی ہے۔ اب میں یہی کلمات پڑھتا ہوا اس کی طرف چلا جا رہا ہوں وہ میری طرف آنے کی بجائے پیچھے ہٹتا جا رہا ہے چنانچہ پھر اس کی شکل ایک بلی کی بن گئی میں زبان سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا ہوں اور ساتھ ہی اپنی لاٹھی سے اسے مار رہا ہوں تو آخر کار وہ فضا میں معلق ہو جاتا ہے اور اس سے آواز آتی ہے کہ آپ نے توحید بیان کرنا چھوڑنی ہے یا نہیں؟ تو میں نے اسے کہا کہ جس دن محمد یوسف کی زبان نے توحید بیان کرنا چھوڑ دی وہ محمد یوسف کی زندگی کا آخری دن ہوگا۔ اس کے بعد وہ بالکل غائب ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزیز قارئین!

شیطان کے گمراہ کرنے کے بہت سے طریقے ہیں جنہیں وہ اختیار کر کے انسان کی گمراہی کا سبب بنتا ہے لیکن آپ نے دیکھا کہ کبھی وہ ایک بزرگ کی شکل میں ہمدردی جتلاتے ہوئے مرغ کے کھانے کی پیشکش کرتا ہے اور کبھی شیر جیسے درندے کی صورت میں ڈرانے اور خوف زدہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ آپ رات کے اندھیرے میں اٹھ کر نماز کے لیے مسجد میں نہ آئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دونوں مواقع پر اپنے اس نیک بندے ''محمد یوسف'' کو شیطان کے دام فریب سے بچائے رکھا یہ عقیدہ توحید کی برکت اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر پختہ یقین کا نتیجہ ہے ورنہ کئی لوگوں کے پھسلنے میں دیر نہیں لگتی۔

میں نے یہ واقعہ استاد محترم حکیم حافظ عبدالرزاق سعیدی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سنا ہے اور کئی ایک دوسرے حضرات اہل علم سے بھی کہ ایک مرتبہ صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ماموں کانجن والے میاں شیر محمد شرقپوری سے ملنے کے لیے شرق پور تشریف لائے۔ میاں صاحب بریلوی مکتبہ فکر کے مشہور پیر اور بزرگ ہیں۔ شرق پور میں ان کی گدی بڑی مشہور ہے حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے تعلقات تھے۔ جب صوفی صاحب ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کمرہ روشنی سے بھرا ہوا ہے اور ایسے معلوم ہو رہا ہے جیسے آسمان سے شعاعیں آ رہی ہیں اور میاں شیر محمد صاحب بیٹھے **یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاءً لله** کا وظیفہ کر رہے ہیں۔ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ منظر دیکھا تو فوراً پڑھنا شروع کر دیا۔ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ**'' تو وہ روشنی ساری ختم ہو گئی اور کمرہ دھویں سے بھر گیا۔ تو میاں شیر محمد کہنے لگے کہ یہ تو فرشتے تھے جنہوں نے روشنی کی ہوئی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میاں صاحب آپ دھوکے کا شکار ہیں یہ فرشتے نہیں بلکہ شیطان تھا جس نے آپ کو گمراہ کیا ہوا ہے اور آپ ایک شرکیہ وظیفہ پڑھنے میں مشغول ہیں۔ بہر حال عرض یہ کرنا مقصود ہے کہ انسان کو گناہ سے بچنے کے لیے بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہیے۔ ورنہ شیطان کے پھندے بڑے خطرناک ہیں۔

(اعوذ باالله من الشیطن الرجیم)

بیماری سے شفاء

حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ

والد محترم (حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ) اکثر و بیشتر تبلیغی دورے پر صوبہ سرحد جاتے رہتے تھے مولانا خالد گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ہم رکاب ہوتے تھے۔ کوہاٹ اور پشاور کے ایریا میں وہ اکثر جاتے۔ ایسے ہی ایک تبلیغی دورے میں وہ کوہاٹ سے پشاور سفید ڈھیری پہنچے۔ سفید ڈھیری پشاور کی مسجد اہل حدیث میں ان کا درس قرآن کا پروگرام تھا' درس قرآن کے دوران دریافت کرتے ہیں کہ بھائی عبدالقیوم صاحب درس قرآن میں نظر نہیں آ رہے۔ بتایا گیا کہ وہ شدید بیماری کی وجہ سے مسجد میں آنے سے قاصر ہیں۔ عبدالقیوم اس علاقے کے معروف بزرگ عالم دین مولانا بہرام خان مرحوم کے صاحبزادے اور مولانا عبدالعظیم کے بھائی تھے یہ سن کر حافظ صاحب نے تمام شرکاء درس سے فرمایا کہ ہم سب بھائی عبدالقیوم کی تیمارداری کیلئے ان کے گھر جائیں گے اور درس کی آخری دعائیں کریں گے۔ چنانچہ سب تمام شرکاء حافظ صاحب کی معیت میں عبدالقیوم صاحب کے گھر تشریف لے گئے سرحد کی روایات کے تحت تمام شرکاء کیلئے چارپائیوں کا اہتمام کیا گیا اور حافظ صاحب عبدالقیوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قریب بیٹھ گئے بتایا گیا کہ انہیں کینسر کا مرض تشخیص ہوا ہے اور بقول ڈاکٹروں کے کچھ دیر کے مہمان ہیں حافظ صاحب نے عبدالقیوم کو تسلی دی اور شرکاء سے فرمایا کہ تمام ساتھی دعا کیلئے ہاتھ اٹھالیں بتاتے ہیں کہ حافظ صاحب نے رقت امیز لہجے میں آدھ گھنٹہ سے زائد صحت یابی کیلئے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے عبدالقیوم صاحب کو صحت و عافیت سے نوازا اور اس کے بعد وہ تقریباً 13 سال زندہ رہے۔

جب پھانسی ٹل گئی!

قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ کا مشہور قصبہ ہے اور اس لحاظ سے تاریخی بھی کہ آزادی سے قبل انگریز گورنمنٹ کے خلاف جو مجاہدین کے مراکز تھے۔ ان میں ایک قاضی کوٹ بھی تھا وہاں کی اہل حدیث جماعت کے سرکردہ افراد کو گرفتار کر کے جہاد کی وجہ سے انگریز نے ان پر مقدمہ بغاوت قائم کیا تھا جو کہ برصغیر کی تاریخ کے مشہور پانچ مقدمات میں شمار کیا جاتا ہے اس مقدمہ کی تفصیل مقصود ہو تو آزادی ہند کے موضوع پر کوئی بھی کتاب دیکھی جا سکتی ہے اور اب ماضی قریب میں مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''میاں عبدالعزیز مالواڈہ'' میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ قاضی کوٹ کا قصبہ برصغیر میں اپنی ایک تاریخ رکھتا ہے۔ اسی خاندان کے ایک چشم و چراغ تھے قاضی عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ جو کہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں میرے استاد محترم تھے۔ میں نے آپ سے ترجمہ قرآن مجید' سنن ابی داؤد' الفیہ ابن مالک و دیگر علوم وفنون کی کئی کتب پڑھیں۔ بڑے ہی خوش طبع اور شفیق استاد تھے طلبہ پر آپ کا رعب طاری رہتا تھا تدریس کے ساتھ ساتھ لائبریرین کی ذمہ داری بھی نبھاتے تھے۔ فوت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کروٹ کروٹ بخشش فرمائے۔ (آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی خاندان کے ایک بزرگ قاضی محمد یحییٰ تھے جنہیں سزائے موت ہوگئی اوراس سے بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو ان کے ورثاء نے حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کروائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور قاضی صاحب کی پھانسی ٹل گئی۔ اس پورے واقعہ کی تفصیل حافظ صاحب کے صاحبزادے حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کے قلم سے پڑھیں۔

آپ لکھتے ہیں

قاضی محمد یحییٰ ابھی زندہ ہیں اور قاضی محمد عبداللہ چل بسے......ایک دلچسپ واقعہ......!!!!

4 نومبر 2012ء کی ساری رات بے چینی میں گزری، نیند نہیں آرہی تھی کہ اچانک میرے نہایت مخلص دوست قاضی محمد عبداللہ سابق ناظم اسلامی دارالمطالعہ چوک نیائیں گوجرانوالہ کے صاحبزادے قاضی ظہیر احمد نے فون پر بڑی افسوسناک خبر دی کہ ان کے والد محترم قاضی محمد عبداللہ انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دل کو بڑا جھٹکا لگا یوں محسوس ہوا کہ میری متاع گرانمایہ مجھ سے چھن گئی پھر موبائل فون کو میں نے آرام نہیں کرنے دیا جہاں بھی اس ناچیز کا اہل علم سے تعلق خاطر تھا وہاں رابطہ کرتا چلا گیا۔ اوراس سانحہ ارتحال کی خبر پہنچاتا رہا۔ جو شخص بھی یہ سنتا کہ قاضی محمد عبداللہ آج اس جہان سے کوچ کر گئے ہیں وہ شدت غم کا اظہار کرتا۔ اسی دوران قاضی کوٹ حافظ آباد روڈ پر نماز جنازہ کا وقت 2 بجے بعد دوپہر طے ہوا۔

قاضی محمد عبداللہ مرحوم سے ملنے والے اور شناسا احباب جانتے ہیں کہ وہ بہت سی انسانی خوبیوں کے مالک تھے۔ دیانتداری، اخلاص، پاکیزہ سیرت اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ بچوں سے محبت و پیار اور نرم مزاجی سے پیش آنا، خاموشی سے نظریں جھکائے سڑک کے کنارے پر چلنا ان کا طریقہ تھا۔ حقیقی بات یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ شرافت اور تقویٰ وطہارت کا پیکر تھے۔

راقم الحروف نماز ظہر کے بعد اپنے مخلص دوست حافظ عبدالقدوس شاکر کی معیت میں موٹر سائیکل پر قاضی کوٹ پہنچا۔ احباب اور علماء کرام نماز جنازہ کے لئے کثیر تعداد میں پہنچ چکے تھے۔ قاضی مرحوم کے صاحبزادوں قاضی محمد زکریا' قاضی ظہیر احمد' قاضی زبیر احمد اور قاضی خرم سے ملاقات ہوئی جو سراپا غم کی تصویر نظر آئے۔ جب جنازہ اٹھا تو اچانک قاضی محمد یحییٰ نظر آئے۔ سلام ودعا اور معانقہ کیا۔ وہ فالج کی زد میں تھے' مشکل سے چل رہے تھے۔ جنازہ کافی بڑا تھا' گردونواح اور گوجرانوالہ سے بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہت سے احباب تدفین کے لئے قبرستان پہنچ گئے۔ میں اپنی طبعیت کی ناسازی کی وجہ سے قبر تک نہ پہنچ سکا اور پیچھے ہی ایک قبر کے کنارے بیٹھ کر بھولی بسری یادوں میں کھو گیا اور 1967ء کا ایک اہم اور دلچسپ واقعہ یاد کرنے لگا۔ واقعہ یوں ہے کہ قاضی محمد یحییٰ کو سپریم کورٹ سے قاضی کوٹ کے ایک قتل کیس میں سزائے موت سنادی گئی۔ نیز اس کی اپیل بھی خارج ہو چکی تھی۔ ایک روز علی الصبح تین افراد جن میں قاضی محمد عبداللہ' حکیم محمد صالح اور قاضی صاحب کے چچا محمد حسین تھے۔ 'حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچے' مولانا اس وقت اپنی بھینس کو چارہ وغیرہ ڈال رہے تھے۔ مولانا سلفی صاحب تینوں اشخاص کو دیکھ کر مسکرائے اور سلام و دعا کے بعد آمد کا مقصد پوچھا تو وہ احباب رونے لگے۔ مولانا پریشان ہو کر پوچھنے لگے کہ بھائی! بات تو بتلاؤ' کیا مسئلہ ہے؟ اس پر قاضی محمد عبداللہ نے قاضی محمد یحییٰ کے کیس کا معاملہ سنا دیا اور کہا کہ آپ سے دعا کرانے کے لئے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کا دربار کھلا ہے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ' قاضی یحییٰ صاحب کی رہائی کی کوئی صورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا فرما دے۔ مولانا فوراً بولے یہاں وقت ضائع نہ کرو‘ فوری طور پر حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے گھر چلے جاؤ اور وہ اس وقت حدیث شریف پڑھا رہے ہونگے‘ سبق کے اختتام پر ان سے دعا کراؤ‘ میں گھر پر ہی تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی باہر دیکھا تو یہ تینوں اشخاص کھڑے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا‘ آنے کا مدعا پوچھا تو قاضی عبداللہ نے کہا کہ حافظ صاحب سے ملنا ہے ہمیں مولانا محمد اسماعیل سلفی نے بھیجا ہے۔ میں نے احباب کو بیٹھک میں بٹھایا اسی اثناء میں والد محترم سبق ختم ہوتے ہی تشریف لے آئے۔ قاضی صاحب نے قاضی محمد یحییٰ صاحب کا سارا ماجرا سنا دیا اور کہا کہ مولانا سلفی صاحب نے آپ کے پاس دعا کی خاطر بھیجا ہے۔ والد صاحب تمام گفتگو سن کر فرمانے لگے کہ ہاتھ اٹھاؤ دعا کرتے ہیں۔ دعا اس قدر خوبصورت اور رقت آمیز تھی کہ ہر شخص رو رہا تھا والد صاحب بھی رو رو کر عجیب فقیرانہ انداز میں دعا فرما رہے تھے۔ تقریباً نصف گھنٹہ دعا کا سلسلہ جاری رہا۔

پھر والد صاحب نے ان احباب کو ناشتہ کروایا اور ہلکی پھلکی گفتگو بھی جاری رہی۔ جب مہمانوں نے جانے کی اجازت طلب کی تو والد محترم‘ قاضی محمد عبداللہ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ عبداللہ! میری بات کاغذ پر نوٹ کر لو اور فرمایا کہ مجھے اطمینان قلب اور یقین ہو گیا ہے کہ قاضی یحییٰ کو دنیا کی کوئی طاقت پھانسی نہیں دے سکتی۔ جاؤ اللہ تعالیٰ قاضی یحییٰ صاحب کا حامی و ناصر ہو۔ انہی دنوں حاکم وقت کا تختہ الٹ دیا گیا اور آنے والی حکومت نے قاضی یحییٰ کی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا اور وہ چند سال بعد رہا ہو کر گھر پہنچ گئے قاضی محمد یحییٰ ابھی زندہ ہیں مگر قاضی محمد عبداللہ چل بسے ہیں۔ رہے نام اللہ کا۔

(حافظ عطاء السلام عابد بن حافظ محمد یوسف گکھڑوی کی تحریر ختم ہوئی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگ کے شعلے

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مقبول دعاؤں میں سے ایک دعا بہت مشہور ہوئی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر سے آگ کے نکلتے ہوئے شعلے لوگوں کو دکھا دیئے اور پھر اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد آپ پر قادیانیوں' مرزائیوں کی طرف سے جو ظلم کے پہاڑ توڑے گئے وہ ایک الگ داستان ہے اور اسی ظلم کے نتیجے میں آپ کی موت واقع ہوئی اس لحاظ سے اگر آپ کو ''شہید ختم نبوت'' کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔

بہرحال اس کی تفصیل تو آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔ یہاں صرف آپ کی ایک دعا کی موقعہ پر قبولیت کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔ آیئے اس کی تفصیل آپ کے ہونہار شاگرد' مناظر اسلام حضرت مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ آف راہوالی کے قلم سے پڑھیں۔ یہ واقعہ میں نے خود مولانا سلفی صاحب کی زبان سے بھی سنا ہے اور زیر نظر مضمون کئی ایک اخبار اور رسائل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ مولانا سلفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مرزا قادیانی کی قبر سے آگ کے شعلے اور اسلام کی حقانیت''

غالباً 1960ء کی بات ہے میں اس وقت دارالحفاظ اہل حدیث گکھڑ میں زیر تعلیم تھا۔ مغرب کی نماز جامع مسجد توحید گنج اہلحدیث میں ادا کی۔ نماز سے فارغ ہوا تو دیکھتا ہوں کہ مسجد میں راہوالی کے دو اصحاب عبدالمجید اور عبدالحمید موجود ہیں۔ عبدالحمید کا تعلق کشمیری برادری سے تھا اور وہ مذہباً مرزا غلام احمد قادیانی کا امتی تھا جبکہ دوسرا شخص عبدالمجید مسلمان تھا اور تعلیمی قابلیت میں بھی قادیانی شخص سے برتر تھا۔ راہوالی سے تعلق کی بنا پر میں ان سے ملا تو پتہ چلا کہ وہ دونوں عصر کی نماز سے مسجد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ان دونوں میں کسی مسئلہ پر اختلاف ہے اور شدید تر ہے چنانچہ مسلمان شخص نے قادیانی شخص سے طے کیا کہ روز روز کی بحث درست نہیں۔ چلو گکھڑ چلتے ہیں اور وہاں حضرت مولانا حافظ محمد یوسف صاحب گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ وہ انتہائی قابل اور تجربہ کار عالم دین ہیں۔ ان سے اپنے ہر مسئلے کی تسلی کر لینا چاہیے یہ مسئلہ ختم نبوت ہو' حیات ووفات عیسیٰ علیہ السلام ہو یا صدق کذب مرزا صاحب کا ہو۔ میرے اور آپ کے درمیان آج یہ فیصلہ ہو جائے۔ سچا دلیل کے ساتھ سچا ہو جائے اور جھوٹا دلائل کے ساتھ جھوٹا۔ تاکہ ہماری روز روز کی بحث ختم ہو جائے۔ نماز سے فراغت کے بعد حضرت العلام حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف کا درس دیتے تھے۔ اس روز بھی ان کے سامنے میز پر مشکوٰۃ المصابیح پڑی تھی۔ درس کی گفتگو کے بعد حضرت حافظ صاحب نے انڈیا دور کا ایک واقعہ بیان فرمایا جو میں نے' راہوالی سے آنے والے دونوں اشخاص (قادیانی عبدالحمید اور مسلمان عبدالمجید) اور درس میں موجود کافی لوگوں نے سنا۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں۔

''میں لاہور میں محترم شیخ محمد اشرف صاحب (جماعتی شخصیت' معروف بک سیلر) کی دکان پر ملازمت کرتا تھا۔ ساتھ کی دکان پر ایک نوجوان بھی ملازمت کرتا تھا۔ تعارف پر معلوم ہوا کہ وہ مرزائی ہے۔ اس نے مجھے ورغلانے کی پوری کوشش کی اور کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ میں نے ہر دفعہ اسے قرآن وحدیث کے ذریعے مسکت جواب دیئے مگر وہ باز نہ آیا۔ اب اس نے یہ اصرار کرنا شروع کیا کہ میں اس مرزائی نوجوان کے ساتھ صرف ایک دفعہ قادیان ضرور چلوں۔ خیر میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ جب بازار میں دو تین چھٹیاں اکٹھی آئینگی تو آپ کا قادیان بھی دیکھ لوں گا۔ اب اتفاق سے کچھ عرصے بعد چھٹیاں اکٹھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ گئیں تو میں وعدہ کے مطابق اس کے ساتھ قادیان چلا گیا۔ اب وہ مجھے اپنے قبرستان لے گیا۔ جسے وہ جنت کہتا تھا۔ قبرستان میں وہ خاص جگہ پر لیجانے لگا جہاں مرزا غلام احمد قادیانی دفن تھا۔ قبر کے پاس پہنچ کر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ مجھے جہنم کی آگ سے بچا۔ تجھے حقیقت کا علم ہے۔ اگر غلام احمد قادیانی جھوٹا ہے تو اپنی طرف سے کوئی نشانی ظاہر کرتا کہ تیرے بندے کی خوب تسلی ہو جائے۔ دعا مکمل ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر سے آگ نکلی اور اس کے شعلے آسمان کو چھونے لگے۔ میں نے اس آگ سے بچنے کے لئے دوڑ لگا دی۔ مرزائی ساتھی نے دوڑ کر مجھے پکڑ لیا اور کہا کہ حافظ صاحب! کیا بات ہے کیوں دوڑ کر جا رہے ہو۔ میں نے اسے کہا کہ دیکھو! قبر جل رہی ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر سے شعلے اٹھ رہے ہیں۔ اس نے کہا مجھے تو کوئی آگ نظر نہیں آ رہی۔ چنانچہ میں نے دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ۔ یا الٰہی...... جو میں نے دیکھا ہے وہی حقیقت اس مرزائی پر بھی ظاہر کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مرزائی نوجوان کو بھی مرزا قادیانی کی قبر سے آگ کے بلند شعلے نکلتے دکھائی دیئے۔ (حضرت حافظ صاحب نے اس نوجوان کا نام بھی بتایا تھا جو اب میں بھول چکا ہوں) اس مرزائی نوجوان نے اسی جگہ کھڑے کھڑے مرزائیت ترک کر دی اور اسلام کے حلقہ میں آ گیا اور اپنی بات اور اسلام پر تا حیات قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے!''

یہ تمام گفتگو میرے سامنے بیان ہوئی جسے راہوالی سے آئے ہوئے مرزائی شخص نے بھی غور سے سنا۔ اس شخص نے حافظ صاحب سے کہا کہ میں کوئی عالم نہیں۔ مجھے تحقیق کا موقع دیں۔ یہ کہا۔

اور دونوں شخص (عبدالحمید مرزائی' عبدالمجید مسلمان) مجلس سے اٹھے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہوالی کی طرف چل دیئے۔ جب وہ دونوں واپس چلے گئے۔ تو استاد محترم حضرت حافظ محمد یوسف صاحب نے فرمایا۔

کہ یہ شخص دلیل کا جواب نہیں دے سکا اور نہ ہی اس حلفیہ واقعہ نے اس پر کوئی اثر کیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے یہ آدمی تحقیق میں مخلص نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہدایت دینے پر قادر ہے۔ وہ ہدایت دے دے تو کوئی بڑی بات بھی نہیں۔ شواہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آدمی مرزائیت پر ہی مرے گا۔"

راقم بھی راہوالی میں رہتا ہے اور وہ مرزائی (عبدالحمید) بھی راہوالی میں رہنے والا تھا۔ اس کا خاتمہ بھی مرزائیت پر ہی ہوا۔

(مولانا محمد رفیق سلفی خطیب مرکزی مسجد اہلحدیث راہوالی ' امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ کی تحریر مکمل ہوئی)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میدان جہاد میں

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لسانی' مالی جہاد تو کرتے ہی تھے عملی طور پر آپ میدان کارزار میں بھی سرگرم عمل رہے۔اور بنفس نفیس جہادی معرکوں میں حصہ لیتے رہے جس کے کئی واقعات گذشتہ سطور میں بیان کیے جا چکے ہیں۔مزید چند ایک سے خوانندگان محترم کو آگاہ کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ذہبی دوران مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ امیر المجاہدین غازی عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی جہادی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالتے ہیں آیئے بھٹی صاحب مرحوم کے قلم سے اس کی تفصیل جاننے کی کوشش کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

"جماعت مجاہدین کے آخری دور کے امیر مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی تھے۔ان کی وفات کے بعد یہ منصب حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب کو حاصل ہوا وہ فوت ہوئے تو غازی عبدالکریم کو امیر بنایا گیا۔

غازی عبدالکریم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے انگریز اور ہندو دونوں سے گوریلا جنگوں کی صورت میں جہاد کیا۔افغانستان کے اولین جہاد میں شیخ جمیل الرحمٰن شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر روسیوں سے برسرِ پیکار رہے۔

غازی عبدالکریم کا ایک بھائی حبیب اللہ تھا جو عالم جوانی میں وفات پا گیا تھا۔غازی صاحب اس وقت کم عمر تھے۔اس بھائی کے بچے ماشاءاللہ جوان ہیں۔اور کاروبار میں مصروف ہیں۔اس خاندان کی مادری زبان پشتو ہے۔

غازی عبدالکریم کی زندگی جہادی تگ ودو میں گزری اور انہیں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے۔

غازی صاحب اپنے دور کے پُرعزم مجاہد تھے۔ان کے مجاہد ساتھیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست میں شیخ جمیل الرحمٰن شہید کا نام بھی شامل ہے۔ ایک مجاہد باجوڑ ایجنسی کے نواب شاہ جہان تھے جو مولانا فضل الٰہی صاحب کے معتقد تھے۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی کے صاحب زادے سید عمر فاروق غزنوی، حافظ محمد یوسف گکھڑوی اور سردار عبدالقیوم (سابق صدر آزاد کشمیر) ان کے دور جہاد کے ساتھیوں میں شامل تھے۔

غازی صاحب کے دادا اور پردادا نے بھی انگریزوں کے خلاف جہاد کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انگریز دشمنی ان کی رگوں میں رچی بسی تھی۔ انگریز سے لڑائی کے دوران یوں تو بہت سا مال غنیمت انہیں ملا لیکن اب صرف ایک بندوق اس دور کی یادگار ہے۔ جوان کے پاس محفوظ ہے۔ مالاکنڈ کے قریب ایک جنگی کارروائی کے دوران وہ شدید زخمی ہو گئے تھے۔ ایک مرتبہ گرفتار بھی ہوئے اور انگریزی دور میں پندرہ دن پولیس چوکی میں قید رہے۔

بنوں کے علاقے میں ایک تھانے کا عملہ مجاہدین کو بہت پریشان کرتا تھا۔ وہاں کے ایک غازی مرجان صاحب تھے' انہوں نے کہا کہ آج رات اس تھانے پر حملہ کیا جائے گا۔ یہ قیام پاکستان سے تقریباً چار برس قبل کا واقعہ ہے۔ کسی نے مخبری کی اور ڈیڑھ سو مجاہدین کا قافلہ وہاں گھیرے میں آ گیا۔ سات روز تک یہ لوگ گھیرے میں رہے۔ اس اثنا میں محصورین گھاس اور درختوں کے پتے کھاتے رہے۔ ان کے امیر نے حکم دیا تھا کہ تم نے اسی وقت ہتھیار اٹھانے ہیں جب دشمن قریب آ کر تم پر حملہ کرے۔ اسی اثناء میں ان کے گاؤں کے لوگوں کو پتا چلا تو انہوں نے علاقہ کو وزیرستان سے بارہ ہزار کے قریب مجاہدین اکٹھے کر کے دشمن سے مقابلہ کیا اور محصورین کو آزاد کرا لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہادی تربیت کے واقعات سناتے ہوئے غازی عبدالکریم نے ایک واقعہ سنایا کہ کشمیر میں جہادی سرگرمیوں کے دوران ان کے امیر نے ہنگامی طور پر کہا ''لیٹ جاؤ'' تمام ساتھی اطاعت امیر کرتے ہوئے ساری رات برف پر لیٹے رہے۔

آزاد کشمیر کی جنگ کے دوران ہندوستانی فوج کے ساتھ مقابلے کے لیے مولانا فضل الٰہی صاحب نے امیر المجاہدین کی حیثیت سے پچاس مجاہدین کا ایک دستہ چمر کنڈ سے آزاد کشمیر میں سردار عبدالقیوم کے پاس بھیجا' یہ قیام پاکستان کے فوراً بعد کی بات ہے۔ سردار عبدالقیوم ان لوگوں کے لیے ناشتے کا انتظام کر رہے تھے۔ کہ ایک شخص آیا' اس نے سردار صاحب کے کان میں کچھ کہا' سردار صاحب نے اس شخص کی بات سنی تو پریشان سے ہو گئے۔

حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ بھی پچاس مجاہدین کے اس نووارد دستے میں شامل تھے۔ انہوں نے سردار عبدالقیوم کی پریشانی دیکھ کر ان سے پوچھا کیا بات ہے؟ ہماری وجہ سے کوئی پریشانی ہے تو ہم واپس جانے کو تیار ہیں۔ سردار عبدالقیوم نے کہا یہ پریشانی نہیں' بلکہ اطلاع ملی ہے کہ فرنٹ لائن پر ہمارے تین سو سپاہیوں کے دستے کو قید کر لیا گیا ہے۔ اور حملہ کر کے ہیڈ کوارٹر پر دشمن قابض ہو گیا ہے۔ سردار صاحب کی یہ تشویش ناک بات سن کر سب پکار اٹھے کہ ہم بدلہ لیں گے۔ مگر سردار صاحب نے ان پچاس آدمیوں کو اجازت نہ دی جو ابھی آئے تھے' اور خود ساٹھ آدمیوں کو لے کر چلے گئے۔ جب وہ ساٹھ آدمی آگے بڑھے تو گم شدہ تین سو آدمیوں کا دستہ بھی ظاہر ہو گیا' جو درختوں اور پتھروں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ اس طرح ظہر اور عصر کے درمیان پونچھ آزاد کشمیر کی چوکی پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔

(بحوالہ صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ حیات۔ آثار۔ خدمات ص258 تا260)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) مولانا ابو عمر عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ جماعت اہل حدیث کے ایک ثقہ عالم دین ہیں آپ کی ساری زندگی دعوت و تبلیغ اور قرآن و حدیث کے درس و تدریس میں گذری ہے آپ جہاد افغانستان کا تذکرہ کرتے ہوئے مالی تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ''میں ان تمام معاونین حضرات کا شکر گذار ہوں خاص کر جناب مولانا محمد یوسف گکھڑوی جناب مولانا خالد صاحب گرجاکھی' جناب قاری محمد یحیٰی خان صاحب اور حکیم صاحب (حکیم محمود سلفی رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں) وغیرہ کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اپنے مسلک قرآن و سنت کی اعانت واشاعت کے لیے اپنے شب و روز ایک کر کے کسی قسم کی امداد سے دریغ نہیں کیا۔' (آئینہ نورستان ص 4)

(3) میدان جہاد میں حضرت حافظ صاحب کے ساتھیوں میں ایک نام خواجہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے خواجہ صاحب مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ پہلے لاہور میں رہائش پذیر تھے بعد ازاں ان کی آل اولاد نے گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کر لی۔ خواجہ صاحب کے صاحبزادے خواجہ محمد یوسف صاحب حافظ صاحب کی جہادی سرگرمیوں کے متعلق اپنے مشاہدات ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''حضرت حافظ صاحب سے میری پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں پانچ' چھ سال کا تھا ہم قلعہ گجر سنگھ' مسلم روڈ لاہور میں رہتے تھے۔ ایک دن کسی نے باہر دروازے پر دستک دی تو والد صاحب نے مجھے کہا کہ باہر دیکھو کون آیا ہے۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے۔

انہوں نے کہا ہے کہ اندر جا کر ابا جان کو بتاؤ کہ حافظ محمد یوسف آیا ہے تو جب میں اندر آیا تو والد صاحب نے پوچھا کون آیا ہے۔ میں نے کہا کہ ''میں آیا ہوں' کیونکہ وہ میرے ہم نام تھے۔ میرے والد صاحب' مسکرائے اور سمجھ گئے کہ حافظ محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف صاحب آئے ہیں۔

والد صاحب کے ان کے ساتھ پرانے تعلقات تھے۔ کیونکہ یہ دونوں مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کے خاص آدمی تھے۔ خواجہ عبدالعزیز تحریک المجاہدین کے اکاؤنٹ کے شعبہ کے نگران تھے۔ جب مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کو گولی مارنے کا حکم ہوا تو اس وقت خواجہ عبدالعزیز پشاور میں اکاؤنٹنٹ جنرل تھے۔ اور مولانا فضل الٰہی صاحب خواجہ صاحب کے پاس آ کر ہی روپوش ہوئے اور انہی خواجہ صاحب نے ہی بھیس بدلوا کر باڈر کراس کروایا تھا۔ حافظ محمد یوسف گکھڑوی کی مولانا فضل الٰہی کے نزدیک کس قدر اہمیت تھی وہ اس بات سے ہی عیاں ہے کہ آپ کے حکم پر یہاں کے مجاہدین نے حافظ محمد یوسف گکھڑوی کی بیعت کی تھی۔"

سردار عبدالقیوم سے ایک ملاقات

خواجہ صاحب ہی تحریر کرتے ہیں کہ سردار عبدالقیوم بھی تحریک جہاد کے ایک سرگرم کارکن تھے اس وجہ سے حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے ساتھ بھی تعلقات تھے۔ ایک دفعہ سردار عبدالقیوم گوجرانوالہ میں مولانا عبدالعزیز راجوروی سے ملنے کے لیے آئے مولانا عبدالعزیز اس وقت رضا کاروں کے امیر تھے۔ میں نے حافظ صاحب کو بتایا کہ سردار عبدالقیوم گوجرانوالہ آئے ہوئے ہیں تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ اسے میرا پیغام دو کہ آج شام کی چائے ہمارے ساتھ پیئے۔ میں نے سردار صاحب سے پہلے اپنا تعارف کروایا کہ میں خواجہ عبدالعزیز کا بیٹا ہوں تو وہ حال احوال پوچھنے لگے میں نے انہیں بتایا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ سردار عبدالقیوم خواجہ صاحب کا بہت احترام کرتے تھے۔ انہیں لوٹے میں پانی لیکر خود وضو کرواتے۔ خواجہ صاحب انکار کرتے اور بارہا کہتے کہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود ہی کرلوں گا۔لیکن سردار صاحب خواجہ صاحب کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے اور اس عمل کو نیکی سمجھتے تھے۔

جب میں نے حافظ محمد یوسف صاحب کا پیغام دیا تو سردار صاحب نے دعوت قبول کر لی۔ اردو بازار کا چوک میں ہمارے ماموں جان کی دکانیں تھیں۔ دکانوں کے اوپر چوبارے پر دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں ہمارے دونوں ماموں سیٹھ نذر محمد اور سیٹھ نیاز احمد بھی شریک تھے اور مولانا عبدالعزیز راجوروی بھی سردار صاحب کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ سردار صاحب کے ساتھ حافظ محمد یوسف صاحب کی گفتگو ہوتی رہی جس میں بہت پرانی یادوں کو تازہ کیا گیا۔

میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات تھی کیونکہ میں نے ہی اس دعوت کا اہتمام کیا تھا اور میں خود ہی سردار صاحب کو لے کر آیا تھا۔

پہلی گولی

گذشتہ سطور میں انہی سردار عبدالقیوم کے حوالے سے یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ جہاد کشمیر کا آغاز مجاہدین نے نیلا بٹ سے کیا تھا اور سب سے پہلی گولی حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے چلائی اس کے بعد دوسرے مجاہدین کی کارروائیاں شروع ہوئیں۔

بہرحال عرض یہ کرنا مقصود ہے کہ حضرت حافظ صاحب نے ہر میدان میں دین اسلام کے لیے خدمات سرانجام دیں خواہ وہ دعوت و تبلیغ کا میدان ہو یا درس و تدریس کا یا پھر مالی اور جانی جہاد کا موقعہ ہو حضرت حافظ صاحب مرحوم ہمیشہ صف اول میں نظر آئے۔

(رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی کہانی۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی زبانی

مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی

اب آئیے خود حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی ان کا امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کرنا اور جہاد کشمیر میں شرکت کی تفصیل پڑھتے ہیں۔ لیکن آگے بڑھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مختصر معلومات حاصل کر لی جائیں۔ اس کے لیے ہم مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کے باب عالی پر دستک دیتے ہیں۔ بھٹی صاحب مرحوم نے امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح پر جو کتاب لکھی ہے اس میں ایک طویل مضمون صفحہ نمبر 61 سے صفحہ نمبر 74 تک ''مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ'' کے متعلق ہے بھٹی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

''جماعت مجاہدین کی قابل ذکر شخصیتوں میں ایک اہم شخصیت مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کی ہے۔ ان کی ولادت جمعۃ المبارک کے دن صبح چار بجے 27 رمضان 1299ھ (12 اگست 1882ء) کو ہوئی۔ آبائی وطن وزیر آباد (ضلع گوجرانوالا) ہے والد کا نام میراں بخش تھا' جو ریلوے کے محکمے میں ملازم تھے۔ پلیٹر کے درجے پر پہنچ کر ریٹائر ہوئے' تقریباً اڑھائی ہزار روپیہ بونس کے طور پر ملا تھا۔

حصول علم

میراں بخش نے اپنے بیٹے فضل الٰہی کو وزیر آباد کے مشن ہائی سکول میں داخل کرایا۔ بعض باتوں میں نہ صرف اپنے ہم جماعتوں بلکہ تمام سکول میں نمایاں تھے' مثلاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(1) پڑھنے میں تیز تھے اور ذہن بہت اچھا تھا۔

(2) انگریزی خط خاص طور سے نہایت عمدہ تھا۔ چھٹی جماعت میں تھے کہ ایک دفعہ انسپکٹر آف سکولز آیا اور ان کا انگریزی کا خط دیکھ کر بے حد متعجب ہوا۔ کچھ پتا نہیں چلتا تھا کہ ہاتھ کا لکھا ہے یا چھپا ہوا ہے۔

(3) سادگی سے رہتے تھے سکول میں بھی اور سکول سے باہر بھی۔

(4) نماز کے پابند تھے اور باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔

(5) سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حضرت حافظ عبدالمنان سے مسجد میں دینیات کی کتابیں پڑھتے تھے اور اس علم کے حصول کا انہیں بہت شوق تھا' چنانچہ جب میٹرک کا امتحان پاس کیا' اس وقت عربی اور فارسی کی بعض اہم کتابیں پڑھ چکے تھے' مروجہ درس نظامی کی تکمیل حضرت حافظ عبدالمنان اور مولانا عمر دین سے کی۔

1900ء میں میٹرک پاس کر کے اسی سال اپنے والد ماجد کی سفارش سے ریلوے میں بطور کلرک ملازم ہو گئے تھے' لیکن بڑی مشکل سے ایک سال ملازمت کی ہوگی کہ استعفیٰ دے دیا۔

معلوم ہوتا ہے جماعت مجاہدین کا علم انہیں اس زمانے میں ہوا جب وہ حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی سے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ جماعت مجاہدین کے مختلف لوگ حافظ صاحب کی خدمت میں آتے تھے اور حافظ صاحب ان کی مالی اعانت فرماتے تھے۔ اس طرح مولانا فضل الٰہی کو اس جماعت کا اس کے سلسلہ جہاد کا اور ان حضرات کی اسلام سے شیفتگی اور وابستگی کا علم ہوا تو اس جماعت سے اور اس سے تعلق رکھنے والوں سے دلچسپی پیدا ہوئی اور بالآخر اسی کے ہو کر رہ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمست کو روانگی

1903ء میں وہ اسمست پہنچے، اس وقت مجاہدین کی زمام سربراہی امیر عبدالکریم کے ہاتھ میں تھی۔ مولانا نے ان سے بیعت جہاد کی۔ واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ 1901ء سے یعنی جب سے انہوں نے ملازمت اختیار کی، مجاہدین کے لیے اپنے انداز سے زراعانت فراہم کرنا شروع کر دیا تھا اور امیر جماعت کو اس کا علم تھا یہی وجہ ہے کہ جب وہ اسمست جا کر امیر کی بیعت کے ذریعے باقاعدہ جماعت کے حلقہ جہاد میں داخل ہوئے تو امیر نے ان کو حکم دیا کہ ہندوستان جائیں اور جماعت کے لیے چندہ جمع کرنے کی بھی کوشش کریں اور انگریزوں سے جہاد کے لیے آدمی بھی یہاں بھیجیں۔

اس سے قبل وہ حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی کے کہنے سے یہ کام کرتے تھے۔ اب براہ راست امیر المجاہدین کے حکم سے یہ فریضہ انجام دینے لگے اور اپنے آپ کو کلی طور سے جماعت کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔

کچھ عرصے کے بعد امیر المجاہدین کی طرف سے انہیں "امیر المجاہدین ہند" بنا دیا گیا تھا۔ یعنی ملک کے طول و عرض سے آدمیوں کی اور روپے پیسے کی فراہمی کا سلسلہ ان کے سپرد تھا۔ وہ اپنے طریقے کے مطابق خاموشی کے ساتھ پورے ملک میں گھومتے اور اپنے مفوضہ فرائض انجام دیتے تھے۔ یہاں یہ یاد رہے کہ ان کے صاحب زادے مولوی محمد سلیمان کے بیان کے مطابق 1921ء سے لے کر 1928ء تک وہ یقینی طور پر مرکز چمرکنڈ کے امیر المجاہدین رہے۔ (تعارف جماعت مجاہدین صفحہ 105)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملکی رہنماؤں سے مراسم

اسی زمانے میں انہوں نے ملک کے سیاسی اور دینی رہنماؤں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں یہ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ جن سیاسی و دینی رہنماؤں سے ان کے تعلقات زیادہ مضبوط اور استوار ہوئے' مولانا غلام رسول مہر کے بقول ''ان میں بطور خاص مولانا ابوالکلام آزاد ہیں' جن کی دینی دعوت نے ''الہلال'' کے ذریعے سے عالم گیر شہرت حاصل کر لی تھی۔ (سرگزشت مجاہدین صفحہ 588)

مولانا فضل الٰہی نے ملک کے مختلف علاقوں کا دورہ کر کے اس زمانے میں ہزاروں روپے فراہم کیے اور بے شمار لوگوں کو جماعت مجاہدین کے منصوبوں اور سرگرمیوں سے مطلع کیا' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کی ایک اچھی خاصی تعداد نہایت خلوص اور جذبہ صادقہ کے ساتھ ان کی ہم نوا ہو گئی۔

یہ ان کا کمال تھا کہ جس سے بات کرتے اس طرح قطعیت اور دلائل کے ساتھ اپنے افکار و نظریات اس کے سامنے بیان کرتے کہ وہ ان کی صحت کا قائل ہو جاتا اور ان سے تعاون کرنا اپنے لیے ضروری قرار دے لیتا۔ ان کا دائرہ تعلقات پورے ملک میں پھیل گیا تھا اور حالات کے مطابق بھیس بدل کر وہ ہر جگہ پہنچنے کی کوشش کرتے تھے اور جماعت کے مرکز کی ہر ضرورت پوری کرنا انہوں نے اپنے لیے لازم ٹھہرا لیا تھا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ ان کے مراسم و روابط بہت وسیع تھے اور مولانا آزاد کو وہ جماعت کی تمام ضروریات سے مطلع رکھتے تھے' چنانچہ اسمست میں ایک ڈاکٹر کی ضرورت کا مسئلہ سامنے آیا تو مولانا آزاد سے اس کا ذکر کیا گیا اور مولانا نے فوراً اس کا انتظام کر دیا اور وہ ڈاکٹر آرام و آسائش کے ماحول کو خیر باد کہہ کر انتہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطرناک راستوں میں سے گزرتا ہوا مجاہدین کے غیر مانوس اور پُر خطر مقام میں پہنچ گیا۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات میں گزر چکا اس سے قبل ایک ڈاکٹر مولانا آزاد نے مولانا عبدالکریم کے کہنے پر بھیجا تھا۔

گرفتاری اور قید

قرائن سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا فضل الٰہی نے 1901ء میں اپنی ہمت اور کوشش کے مطابق مجاہدین کی امداد کا کام شروع کیا تھا' لیکن یہ یقینی بات ہے کہ 1903ء (یا 1904) میں انہوں نے مجاہدین کے مرکز اسمست جا کر امیر عبدالکریم کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی تھی۔ پھر ان کے حکم سے ملک میں واپس آ کر زر وافراد کی فراہمی میں مشغول ہو گئے تھے۔ یہ کام نہایت راز داری سے ہو رہا تھا۔ ملک میں انگریزوں کی حکومت تھی اور یہ جماعت آزاد علاقے میں ٹھکانا بنا کر انگریزوں سے برسر پیکار تھی لیکن حکومت کی سی' آئی ڈی کا سلسلہ بڑا وسیع تھا اور اس کی نظر بہت گہری تھی۔ خالص سرکاری اور تنخواہ دار آدمیوں کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگ بھی جیسا کہ عام طور سے ہوتا ہے' اپنے ذاتی مفاد کے لیے حکومت کی مدد کرتے اور مجاہدین کی تاک میں رہتے تھے۔ قدم قدم پر خطرات اور جگہ جگہ اندیشوں کے جال......!

1915ء میں مولانا فضل الٰہی بھی خطرے کی زد میں آ گئے اور خفیہ پولیس کے جال میں پھنس گئے جو کچھ مدت سے ان کے تعاقب میں لگی ہوئی تھی۔

انہیں گرفتار کر کے جالندھر جیل میں بند کر دیا گیا۔ لیکن ان کا نشہ اسلامیت اور جذبہ جہاد اتنا تیز تھا کہ نہ اسے جیل کی ترشی اتار سکتی تھی اور نہ حکومت کا تشدد اسے زائل کر سکتا تھا۔ انہوں نے جیل میں بھی اپنا کام جاری رکھا۔ جیل کا ایک وارڈن ولی محمد تھا' اس سے اس انداز سے بات کی کہ اسے اپنا ہم راز بنا لیا اور اس کی وساطت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک کے مختلف علاقوں میں رہنے والے اپنے تمام رفقاء کار سے رابطہ قائم کر لیا اور انہیں تحریری طور سے ہدایات دینے لگے کہ وہ اپنے کام میں بہر صورت سرگرم رہیں۔

لیکن سوئے اتفاق سے رفقا کے نام تحریری ہدایات کا یہ سلسلہ زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکا۔ ایک خط پکڑا گیا اور ولی محمد سے پوچھ گچھ ہونے لگی۔ اس نے تمام بھید کھول دیا اور جن جن لوگوں کے نام مولانا نے خطوط لکھے تھے' ولی محمد نے ان سب کے نام پولیس کو بتا دیئے۔ بس پھر کیا تھا' ان سب کو گرفتار کر لیا گیا اور ایک نئی مصیبت سر پر آ پڑی۔

قید سے رہائی

مولانا فضل الٰہی کو جب گرفتار کر کے جالندھر کے جیل خانے میں قید کیا گیا تھا' اس وقت ان کے والد ماجد میراں بخش ریلوے میں ملازم تھے۔ مولانا جیل ہی میں تھے کہ 1916ء میں ان کے والد ملازمت سے ریٹائر ہو گئے اور اس سے دو سال بعد 1918ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ نہایت تکلیف رساں حادثہ تھا اور گھر کا نظام بالکل بگڑ گیا تھا۔ اب حالات سے مجبور ہو کر مولانا نے جیل سے رہائی کے لیے کوشش کی۔ اس شرط پر انہیں تین ہزار روپے کی ضمانت پر ایک سال کے لیے رہا کیا گیا کہ وہ وزیر آباد سے باہر نہیں جائیں گے۔ یہ پابندی ان کے لیے بڑی سخت تھی' تاہم اس مدت میں بھی وہ کسی نہ کسی صورت میں جماعت مجاہدین کا کام برابر کرتے رہے' حالاں کہ اس دور میں حکومت کی طرف سے ان کی سخت نگرانی کی جاتی تھی اور خطرات بہت بڑھ گئے تھے۔

وہ جفاکش اور بے خوف آدمی تھے۔ بے حد تکلیف اور پابندی کے دنوں میں بھی اپنا کام جاری رکھا۔ کسی نہ کسی طرح اپنے آدمیوں سے خط و کتابت بھی کرتے تھے' ان سے رابطہ بھی قائم رکھتے تھے اور فراہمی زر کا سلسلہ بھی حالات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق جاری تھا۔

ہجرت

ضمانت کی مدت ایک سال تھی۔ وہ ختم ہوئی تو مولانا ممدوح وزیر آباد سے نکلے اور مجاہدین کی اعانت کے لیے فراہمی زر کی غرض سے روانہ ہو گئے۔ اس کا طریقہ یہ تھا کہ وہ چاقو' چھریاں اور قینچیاں لیتے (جسے اس وقت وزیر آباد کی مشہور و مضبوط صنعت سمجھا جاتا تھا) اور انہیں بیچنے کے بہانے مختلف مقامات کے چکر لگاتے۔ اس طرح وہ بیک وقت تین کام کر رہے تھے......!

ایک گھر کے اخراجات پورا کرنے کے لیے چھریوں' چاقوؤں اور قینچیوں کی چھوٹی موٹی تجارت۔

دوسرے خفیہ طور سے انگریزوں کے خلاف لوگوں کو جہاد کی تلقین جو ایک شرعی فریضہ تھا۔

تیسرے مجاہدین کے لیے رقم کی فراہمی' اس سے اسلحہ بھی خریدا جاتا تھا اور مجاہدین کی گزر بسر کا بھی یہ ایک ذریعہ تھا۔

اس اثناء میں ایک بہت بڑا مسئلہ پیش آیا۔ وہ تھا' 1921ء میں ضلع گوجراں والا کے ایک قصبے قاضی کوٹ کے ''بم کیس'' کا مسئلہ۔ اس دور کا یہ بہت بڑا کیس تھا' جس میں جماعت کی اندرون ملک رہنے والی اہم شخصیتوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا' اس لیے کہ قاضی کوٹ کی ایک بڑی شخصیت قاضی عبدالرؤف کے مکان سے بہت سا ناجائز اسلحہ برآمد ہوا تھا اور تفتیش کے دوران بعض لوگوں نے پولیس کے سامنے بیان دیا تھا کہ انہوں نے مولانا فضل الٰہی کو مجاہدین کی اعانت کے لیے روپے دیے تھے۔ نیز یہ کہ جو اسلحہ پکڑا گیا ہے اسے کسی طرح مجاہدین کے مرکز آزاد علاقے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچانا مقصود تھا' تا کہ اسے انگریزوں کے خلاف جنگ میں استعمال کیا جائے۔ جن افراد کے ذریعے یہ اسلحہ پہنچانے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا' ان میں مولانا فضل الٰہی وزیرآبادی کا نام بھی شامل تھا۔

یہ ایک نہایت سنگین کیس تھا' جسے اس عہد میں ''قاضی کوٹ بم کیس'' کہا جاتا تھا اور اخبارات میں اس کی کارروائی تفصیل سے شائع ہوتی تھی۔

اسی زمانے (1920ء) میں مولانا فضل الٰہی بچ بچا کر ملک کی سرحد پار کر کے ہجرت کی غرض سے یاغستان پہنچ گئے تھے۔ اہل وعیال کو بھی وہیں بلا لیا تھا۔ کچھ مدت اسمست میں گزری پھر چمرکنڈ چلے گئے تھے۔

ہجرت کے تھوڑا عرصے بعد ان کی والدہ ماجدہ اور بھائی محمد الٰہی کا انتقال ہو گیا تھا' مگر وہ گھر واپس نہیں آئے مرکز مجاہدین ہی میں رہے۔

سید صاحب کے متعلق عقیدہ

حافظ عنایت اللہ اثری مرحوم ومغفور جماعت مجاہدین کے رکن تھے' اس سے وابستگی کے نتیجے میں انہوں نے انگریزی حکومت کے ہاتھوں بے حد اذیتیں اٹھائیں۔ وہ جامع مسجد اہل حدیث گجرات کے خطیب تھے۔ انہوں نے 1980ء کے مئی کی 10 اور 11 تاریخ کی درمیانی شب کو وفات پائی۔ مولانا غلام رسول مہر نے ان کے حوالے سے لکھا ہے کہ مولانا فضل الٰہی کہا کرتے تھے کہ سید احمد بریلوی شہید نہیں ہوئے' وہ ہماری نظروں سے غائب ہو گئے ہیں' عنقریب ظاہر ہوں گے۔ حافظ صاحب مرحوم نے مہر صاحب کو بتایا کہ:

''میں نے ایک مرتبہ سید صاحب کو شہید کہا تو مولوی فضل الٰہی سخت ناراض ہوئے' مجھے دھکا دے کر چارپائی سے نیچے گرا دیا اور فرمایا وہ زندہ ہیں' لیکن غائب ہیں'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنقریب ظاہر ہوں گے۔ (سرگزشت مجاہدین ۔ صفحہ 590)

مجاہدین کے لیے فراہمی زر کے سلسلے میں برصغیر میں مولانا فضل الٰہی کی آمد و رفت رہتی تھی اور وہ اس خطے کے سیاسی حالات سے پوری واقفیت رکھتے تھے۔ دہلی میں جب ہندوستانی رہنماؤں اور انگریزی حکومت کے درمیان ملک کی آزادی اور تقسیم سے متعلق گفتگو ہو رہی تھی' اس وقت وہ چھپ چھپا کر کچھ مدت بنگال میں رہے۔ دیگر مقامات میں بھی ان کا قیام رہا۔ اس دور میں وہ مولانا ابوالکلام آزاد سے بھی ملتے رہے۔ بعض دوسرے بڑے لیڈروں سے بھی ان کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم و مغفور نے ایک دفعہ بتایا تھا کہ آزادیء ملک سے پہلے مولانا آزاد نے مولانا فضل الٰہی کے ایما پر وائسرائے ہند سے بات کی تھی کہ اب ملک کے حالات بدل گئے ہیں' مولانا فضل الٰہی اور ان کی طرح کے دوسرے لوگوں پر جو پابندیاں حکومت برطانیہ نے عائد کر رکھی ہیں وہ ختم کر دینی چاہئیں۔

قیام پاکستان کے بعد گرفتاری اور رہائی

یہاں اس دور کی سیاسی تاریخ سے آج کے لوگوں کو روشناس کرانے کے لیے یہ بتانا ضروری ہے کہ مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کی گرفتاری پر پاکستان کے مختلف حلقوں کی طرف سے شدید احتجاج کیا گیا تھا اور اس کی سخت مذمت کی گئی تھی۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی اس وقت پنجاب اسمبلی کے ایم ایل اے تھے۔ یعنی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی 5 اگست 1948ء کے ''نوائے وقت'' میں ان کا ایک بیان شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے مولانا وزیر آبادی کی گرفتاری کو انتہائی افسوس ناک قرار دیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اس کی پُر زور الفاظ میں مذمت کی تھی اور فرمایا تھا کہ مولانا فضل الٰہی کو مطالبہ آزادی کے جرم میں تیس سال تک جلاوطنی کی تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں۔ مگر اب جب کہ برطانیہ کا اقتدار ختم ہو چکا ہے اور مسلمانوں کی مملکت پاکستان کے نام سے قائم ہو چکی ہے تو مولانا وزیر آبادی کی گرفتاری انتہائی افسوسناک ہے۔ آج بھی ان کی ایک پلٹن پونچھ کے محاذ پر دشمن کے خلاف برسرپیکار ہے۔ تعجب ہے کہ موجودہ حالات میں ان کو کیوں گرفتار کیا گیا۔

مولانا داؤد غزنوی نے اپنے بیان میں کہا کہ انہوں نے اس سلسلے میں وزیر اعظم مغربی پنجاب سے ملاقات کر کے مولانا فضل الٰہی کی گرفتاری کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ آج سے ستائیس اٹھائیس برس پہلے کی مرکزی حکومت ہند کے ایک وارنٹ کی بنا پر انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔

ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن آف پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر اقبال شیدائی نے امیر المجاہدین حضرت مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کی گرفتاری پر احتجاج کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں ایک ایسے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے جو 1920ء میں شاہ برطانیہ کے خلاف جنگ کرنے کے سلسلے میں ان پر عائد کیا گیا تھا۔ اقبال شیدائی نے کہا کہ میں نے پاکستان کے گورنر جنرل، وزیر اعظم، وزیر خارجہ، وزیر داخلہ اور مولانا شبیر احمد عثمانی کو تار بھیجے ہیں جن میں مولانا کے جرم کی نوعیت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ انہیں فوراً رہا کیا جائے۔

مغربی پنجاب کی مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے سالار اعلیٰ مسٹر محمد شفیع خاں نے مولانا کی گرفتاری پر سخت حیرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

بہر حال قیام پاکستان کے بعد مولانا فضل الٰہی 27 اپریل 1948ء کو وزیر آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے تو انہیں زیر دفعہ 302 گرفتار کر لیا گیا تھا۔ لیکن پھر رہا کر دیے گئے تھے اور حکومت پنجاب نے وہ تمام مقدمات واپس لے لیے تھے جو بہت عرصہ بیشتر انگریزی حکومت نے ان پر عائد کیے تھے۔

وفات

پاکستان آ کر انہوں نے جہاد کشمیر میں حصہ لیا اور جہاد کشمیر کے موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی...... بلا شبہ وہ برصغیر کی عظیم شخصیت تھے جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لیے بے پناہ جدوجہد کی عمر بھر مجاہدین کی خدمت میں مصروف رہے اور ملک کی آزادی کے لیے بے حد تکلیفیں اٹھائیں اور مشکل ترین حالات سے گزرے۔ اللہ نے ان کو کامیابی عطا فرمائی' انہوں نے آزادی کی بہار دیکھی اور ان کے سامنے اس ملک سے انگریزی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ اس مرد مجاہد نے 5 مئی 1951ء کو اپنے آبائی وطن وزیر آباد میں وفات پائی اور ان کی وصیت کے مطابق انہیں بالاکوٹ میں دفن کیا گیا۔

ان سطور کا راقم عاجز ان دنوں ہفت روزہ ''الاعتصام'' سے منسلک تھا اور گوجراں والا میں مقیم تھا۔ اس زمانے میں یہ اخبار وہیں سے شائع ہوتا تھا۔ گوجراں والا سے بہت سے لوگ مولانا کے جنازے میں شرکت کے لیے وزیر آباد گئے تھے' اس فقیر کو بھی اس عظیم مجاہد کے جنازے میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ جنازے کے بعد ان کی میت بالاکوٹ لے جانے کے لیے جب ٹرک میں رکھی جا رہی تھی' اس وقت میں وہاں موجود تھا۔

مولانا ممدوح کی وفات پر میں نے ''الاعتصام'' کے 11 مئی 1951ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے شمارے میں حسب ذیل ادارتی شذرہ لکھا تھا۔

"امیر المجاہدین حضرت مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی 5 مئی 1951ء کو 72 برس کی عمر پا کر اپنے وطن وزیر آباد میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

"مرحوم کی پوری زندگی انگریز کے خلاف جہاد کرتے گزری۔ عین عالم شباب میں انہوں نے سرحد پار کے انگریز دشمن اور شاہ شہید کے بقیۃ السیف مجاہدوں کے ساتھ تعلقات استوار کیے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ وہ قیام یاغستان کے دوران میں کئی دفعہ چھپ چھپا کر ہندوستان آئے اور ایک دفعہ گرفتار ہو کر تین سال قید بھی رہے۔

"تقسیم ملک سے کچھ عرصہ قبل تک ان کا ہندوستان میں داخلہ بند تھا۔ 1946ء میں جب وزارتی مشن ہندوستان آیا تو مرحوم خفیہ طور سے مولانا ابو الکلام آزاد سے ملے اور ان سے کہا کہ وہ حکومت ہند سے کہہ کر ان پر سے ملک میں داخلے سے متعلق پابندیاں اٹھوا دیں۔ چنانچہ مولانا کی کوشش سے مرحوم کو اپنے ملک میں آنے اور رہنے کی اجازت مل گئی۔ قریب قریب دو برس سے وہ بیمار تھے۔ افسوس ہے ان کی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔

"یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ پاکستان کی اسلامی حکومت میں ان لوگوں پر آسائش وراحت کے کواڑ بند ہیں' جن کی زندگیاں انگریز کے خلاف جہاد کرنے میں گزریں۔ یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر یہ لوگ اس ملک میں نہ ہوتے اور ان کی مجاہدانہ کوششیں بروئے کار نہ آتیں تو انگریز کا یہاں سے نکلنا بہت مشکل تھا۔

"چاہیے تو یہ تھا کہ انگریز کے چلے جانے کے بعد حکومت کے دروبست میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا بھی کچھ حصہ ہوتا یا کم از کم یہ لوگ اطمینان سے اپنی بقیہ زندگی ہی گزار سکتے' مگر ارباب حکومت کے تغافل کا یہ عالم ہے کہ وہ ان سے اس طرح بے اعتنائی کا معاملہ کر رہے ہیں کہ آزادی وطن کے سلسلے میں گویا ان کی کوئی خدمات ہی نہ تھیں۔

"مولانا فضل الٰہی نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ انگریز کے خلاف لڑنے کے لیے وقف کیے رکھا۔ کشمیر کی لڑائی میں بھی انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا' مگر وقت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ وہ لوگ جو ایک وقت تک ان کی بوڑھی ہڈیوں کی وساطت سے اپنے اقتدار کا تحفظ کرتے رہے ہیں انہوں نے پوچھا تک نہیں کہ ہمارا محسن مجاہد کس حال میں ہے' یہ بے اعتنائی صرف اس لیے برتی گئی کہ ان کا کام نکل چکا تھا اور انہیں ان کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

"مولانا ممدوح 5 مئی کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے اور 6 مئی کو ان کے جسد خاکی کو بالاکوٹ میں حضرت سید احمد شہید اور مولانا شاہ اسماعیل شہید کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

"دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل ارزاں فرمائے۔"

یہ تعزیتی شذرہ اس فقیر کا آج سے 54 سال پہلے کا رقم کردہ ہے۔ اب مولانا مرحوم کو جاننے والے اور ان کی قربانیوں سے آگاہ بہت کم لوگ باقی رہ گئے ہوں گے۔

ان کے ایک ہی صاحب زادے تھے' جن کا اسم گرامی مولانا محمد سلیمان تھا۔ افسوس ہے' عرصہ ہوا وہ بھی وفات پا چکے ہیں۔ اللہ ان سب پر اپنی رحمت کی بارش فرمائے۔ آمین یارب العالمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالاکوٹ میں سید احمد شہید کی قبر ہے یا نہیں؟ یہ ایک سوال ہے۔

جماعت مجاہدین اور اس کے اکابر ارکان کے بارے میں مولانا غلام رسول مہر کی تحقیق ہمارے نزدیک بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ واقعات کی روشنی میں ان کا کہنا ہے کہ سید صاحب کی قبر بالاکوٹ میں نہیں ہے۔ جسے سید صاحب کی قبر کہا جاتا ہے' وہ ان کی شہادت کے بہت سال بعد بنائی گئی تھی۔ چنانچہ مولانا فضل الٰہی کی وصیت تدفین کے متعلق وہ لکھتے ہیں۔

"وصیت کے مطابق انہیں (مولانا فضل الٰہی) کو بہ مقام بالاکوٹ اس احاطے میں دفن کیا گیا' جس میں سید صاحب کی قبر بتائی جاتی ہے' حالانکہ سید صاحب کی قبر کا متعین نشان کوئی نہیں۔ موجودہ قبر کم وبیش باسٹھ سال بعد 1893ء میں بنائی گئی تھی۔ اگر سید صاحب اس قبر میں دفن ہوئے تو میت صرف دو تین دن وہاں رہی۔ پھر نہنگ سکھوں نے اسے نکال کر دریائے کنہار میں بہا دیا۔" (سرگذشت مجاہدین۔ صفحہ 593)

(بھٹی صاحب مرحوم کی تحریر مکمل ہوئی)

انہی مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے انتہائی قریبی اور قابل اعتماد ساتھی تھے حافظ فضل کریم صاحب جو کہ لاہور میں مقیم تھے۔ حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی ان دنوں مغلپورہ لاہور میں اپنی ہی تعمیر کردہ مسجد جامع مسجد توحید گنج اہل حدیث میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اور لاہور صدر بازار میں کینٹ جنرل سٹور کے نام سے دکان کرتے تھے۔ حافظ فضل کریم صاحب جمعہ پڑھنے کے لیے مسجد توحید گنج مغلپورہ میں جایا کرتے تھے اس مناسبت سے انہوں نے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے دوپہر کے کھانے کی ذمہ داری اپنے سر لی تھی اور حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس دوپہر کا کھانا کھایا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے متدین۔ اہل علم اور مجاہدین سے محبت کرنے والے انسان تھے تقریباً تینتیس سال تک اپنے گھر میں اہل خانہ اور محلّہ داروں کو تراویح کی نماز باجماعت پڑھایا کرتے تھے تقریباً 82-1981 میں نوے سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے ورثاء اب بھی اسی علاقے میں رہائش پذیر ہیں۔ راقم الحروف نے اپنے نہایت ہی فرمانبردار اور خدمت گزار تلامذہ حافظ ساجد زبیر حفظہ اللہ پتوکی' حافظ سیف اللہ حفظہ اللہ سرگودھا اور حافظ بدر محمود حفظہ اللہ رحیم یار خان یہ تینوں ساتھی اس وقت لاہور میں رہائش پذیر ہیں جامعہ سلفیہ کے فیض یافتہ ہیں اور شاہ عالم مارکیٹ میں اپنا کاروبار کر کے دین اور اہل دین کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے مال و جان میں مزید برکت فرمائے۔ میرے بڑے ہی بے تکلف دوست بھی ہیں اور ان سے گھریلو مراسم بھی حافظ ساجد زبیر حفظہ اللہ کے بڑے بھائی قاری عزیر احمد راشد حفظہ اللہ سابق مدرس جامع سلفیہ وخطیب جامعہ مسجد اہل حدیث پتوکی اور ان کے قریبی عزیز ڈاکٹر عبدالرزاق ظہیر حفظہ اللہ سابق مدرس جامعہ سلفیہ وحال خطیب جامع مسجد فیصل اہل حدیث گرین ٹاؤن فیصل آباد کی وساطت سے قائم ہیں۔ جب میں نے اپنی الجھن کا اظہار ان کے سامنے کیا اور مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کے پوتے جناب زاہد سلیمان حفظہ اللہ کا بتایا ہوا دکان کا نام "سٹینڈر آپٹیکس" انہیں بتایا کہ اس نام کی دکان لاہور کے صدر بازار میں ہے نہ تو دکاندار کا نام اور نہ ہی حافظ فضل کریم کے کسی وارث کا نام معلوم تھا اور نہ ہی کوئی رابطہ نمبر۔

چنانچہ ان تینوں بھائیوں نے ہمیشہ کی طرح میری پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا اور چند دن بعد اس دکان کا فون نمبر مجھے دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ چنانچہ راقم الحروف اس نمبر کے ذریعے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے شیخ امان اللہ صاحب سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ میں اس تعاون پر ان تمام بھائیوں کا شکر گزار ہوں۔ حافظ فضل کریم بڑے نیک' صالح بزرگ تھے۔ شیخ برادری سے آپ کا تعلق تھا اور سوڈا واٹر فیکٹری کا کاروبار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں سے نوازا۔ جن کے نام بالترتیب عطاء الرحمٰن' محمد عبداللہ' امان اللہ اور احسان اللہ ہیں۔ شیخ امان اللہ صاحب کے علاوہ باقی تینوں فوت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جو زندہ ہیں ان کو صحت و ایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

بعد ازاں راقم نے حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کو اطلاع دی تو وہ بھی بڑے خوش ہوئے اور انہوں نے بھی فوری رابطہ کیا چنانچہ 12 اکتوبر 2019ء بروز ہفتہ کو شام کے وقت شیخ امان اللہ سے ملاقات کا وقت طے ہوا۔

گوجرانوالہ سے حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کے ہمراہ ولی کامل مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ والے کے پڑپوتے حافظ حمید اللہ اعوان حفظہ اللہ' حافظ عبدالقدوس شاکر حفظہ اللہ اور مولانا سید ضیاء الرحمٰن گیلانی حفظہ اللہ تشریف لائے فیصل آباد سے راقم الحروف بھی پہنچ گیا اور عشاء کے بعد ان کی رہائش گاہ پر پرانے زمانے کی کئی ایک باتوں نے دیر تک مجلس پہ رنگ جمائے رکھا۔

شیخ امان اللہ صاحب نے اس مکان' گھر کی نشاندہی بھی کی جہاں امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ ٹھہرا کرتے تھے۔ لیکن رات کافی گزر جانے کی وجہ سے اس کی زیارت سے ہم محروم ہی رہے لیکن شیخ صاحب سے مل کر حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی سرگزشت کے کئی ایک پہلو نکھر کر ہمارے سامنے آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو صحت وسلامی والی زندگی عطا فرمائے اور گوجرانوالہ سے آنے والے تمام احباب کو دنیا وآخرت میں اپنی رحمتوں سے نوازے۔ (آمین)

حافظ محمد یوسف صاحب اپنے استاد مولانا سلطان احمد آف نت کلاں سے مولانا وزیر آبادی کا تذکرہ سن چکے تھے اور پھر اخبارات میں بھی ان کے متعلق خبریں وغیرہ پڑھ کر نہ صرف کہ غائبانہ متعارف تھے بلکہ ان سے متاثر بھی۔ چنانچہ اس اثناء میں آپ سے ملاقات کو حافظ صاحب یوں بیان کرتے ہیں۔

'1947ء کے اوائل میں ایک دن گھر پر روٹی کھانے گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک سفید ریش بزرگ سیرت پیر مرد گھر پر بیٹھے ہیں۔ میں دیکھتے ہی کہہ اٹھا کہ کیا یہ مولانا فضل الٰہی صاحب تو نہیں ہیں؟۔ یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔ (مولانا صاحب اس وقت کلکتہ سے محمد علی جناح صاحب کی ملاقات کر کے واپس آ رہے تھے کیونکہ تحریک مسلم لیگ میں انہوں نے بہت ملاقاتیں کی تھیں لیکن بہت رازداری سے کیونکہ انگریز کی سی۔ آئی۔ ڈی ہمیشہ ان کے پیچھے رہتی تھی۔)

دوران گفتگو میں نے ان سے مسلم لیگ کے متعلق چند ایک سوالات بھی کیے۔ یہ بھی پوچھا کہ اگر ہندو قوم سے تعاون کیا جائے تو شائد آزادی جلد مل سکے۔ مولانا صاحب نے جواب میں سورہ ممتحنہ کی آیت پڑھی۔ ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء وودوا لو تکفرون۔ اور فرمایا کفر ہر حالت میں تمہارا دشمن ہے اور کبھی بھی وہ دشمنی سے باز نہیں آ سکتا اور مسلمان خواہ کیسا ہی ہو وہ ضرور ہمدردی کرے گا مگر یہ کہ منافق ہو۔

کچھ دیر ملاقات ہوتی رہی جب اٹھنے لگے تو میں نے مؤدبانہ گذارش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کہ میں آپ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مولانا صاحب نے باقی دوسرے افراد کو بھی بلا کر دوبارہ بٹھالیا اور جہاد کے موضوع پر مختصر سی تقریر فرمائی اور سب سے جہاد فی سبیل اللہ پر بیعت کی اس کے بعد ان کے چلے جانے کا مجھے علم نہ ہوا کہ کب چلے گئے اور پھر پاکستان بن جانے کے بعد ملاقات ہوئی۔

1948ء کے شروع میں حضرت مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی اور آزادانہ ہوئی کیونکہ پاکستان بن جانے کے بعد ان سے پابندی خود بخود ختم ہوگئی۔ ملاقات ان کے بھتیجے عبدالرحمٰن آزر صاحب کی کوٹھی پر ہوئی۔ آپ نے کئی مرتبہ فرمایا ''یوسف! خدا تمہیں جہاد فی سبیل اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔ اگرچہ میں بیعت تو پاکستان بننے سے پہلے ہی کر چکا تھا لیکن پھر بھی مجھے حکماً نہیں کہا بلکہ ترغیباً فرمایا اور کئی مرتبہ فرمایا۔ خدا تمہیں جہاد کی سعادت نصیب فرمائے۔

ایک دن ایک موقع مجھے ایسا ملا کہ صرف میں اور حضرت مولانا فضل الٰہی صاحب دونوں ہی کمرہ میں رہ گئے۔ چنانچہ میں نے بڑی بے باکی سے پوچھا کہ حضرت آپ اس وقت اکیلے ہیں خدا کو گواہ کر کے آپ مجھے بتائیں کہ کیا مولانا محمد بشیر صاحب امیر المجاہدین چمرقند کے قتل میں آپ کا ہاتھ بھی تھا؟ آپ نے سرد آہ کھینچ کر فرمایا یوسف ان شاء اللہ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں اور اس، حکم الحاکمین کو جزا سزا کے دن کے مالک کو گواہ کر کے کہتا ہوں جس کے سامنے تمام لوگوں نے پیش ہونا ہے۔ میرا اس قتل میں کوئی حصہ نہیں بلکہ خدا کی قسم مجھے تو علم بھی نہیں کہ انہیں کس نے قتل کیا کیونکہ میں ان دنوں کہیں دوسری جگہ گیا ہوا تھا اور واقعہ قتل کے تین چار دن بعد آیا تھا۔ جہاں تک اصل حقیقت میں سمجھا ہوں انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریز نے قتل کروایا تھا اور میرے سر تھوپ دیا تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ ایک تیر سے دو شکار کرے۔ کیونکہ وہاں اسلامی قانون کے مطابق جرگہ فیصلہ کر کے قاتل کو مقتول کے وارثوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ تاکہ قتل کر دیا جائے۔ انگریز اسمست کے رؤسا سے قریباً بے خوف ہو چکا تھا۔ لیکن چمر کند کے مجاہدین سے ابھی تک بے خوف نہ تھا وہاں صرف دو ہی آدمی تھے جن کے ہاتھ میں مجاہدین کی باگ ڈور تھی۔ مولانا محمد بشیر صاحب اور میں (مولانا فضل الٰہی صاحب) ایک کو انگریز نے قتل کروا دیا اور دوسرے کو اس طرح مروا دینا چاہا۔ تاکہ مجاہدین کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے وہ تو جرگہ کے فیصلہ کرنے والوں کو میرے قاتل ہونے کی کوئی دلیل نہ مل سکی جس کی وجہ سے میں بری ہو گیا۔ حالانکہ اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لیے جرگہ متواتر چار دن تک فیصلہ کرنے کے لیے بیٹھا رہا۔

الحمدللہ میری اس بیان سے پوری تسلی ہوگئی کیونکہ میں نے سنا ہوا تھا کہ مولانا بشیر صاحب کے قتل کروانے والے مولانا فضل الٰہی صاحب ہیں۔ بلکہ ہندوستانی اخباروں میں موٹی سرخی کے ساتھ یہ خبر چھپی تھی کہ مولانا محمد بشیر صاحب قتل کر دیئے گئے اور خیال ہے کہ مولوی فضل الٰہی صاحب نے یہ کام کروایا ہے۔ بہر حال انگریز نے جو خبر دینی تھی اخباروں نے وہی خبر چھاپنی تھی۔

اس گفتگو کے بعد حضرت مولانا صاحب سے رخصت ہوا۔ اپنی دوکان پر گیا اور دوکان کے شریک کار اختر حسین صاحب صدیقی سے مشورہ کیا کہ میں کشمیر کے جہاد کی مہم پر جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اختر صاحب نے اجازت دے دی ان وقتوں میں چار ہزار کی مالیت کا مال دوکان میں تھا کیونکہ ایک سو روپیہ زکوٰۃ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ادا کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے کشمیر کے جہاد کی مہم پر جانے کا عزم کر کے حضرت مولانا صاحب کو اطلاع دی۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب نے مجھے بھی اور اپنے اکلوتے بیٹے محمد سلیمان کو بھی تیار کیا اور اپریل 1948ء میں ہمیں الوداع کہنے گئے اور مجھے اپنی ذاتی رائفل جوٹر کی حکومت کا اسلحہ تھا اور جرمنی کی بنی ہوئی تھی وہ ہزار گز تک مار کرتی تھی دی اور سردار عبدالقیوم صاحب کے ہاتھ سے دلوائی کیونکہ اس نے بھی حضرت مولانا صاحب کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہوئی تھی۔ مولانا فضل الٰہی صاحب کے بھائی محمد الٰہی صاحب کی زوجہ محترمہ نور بیگم صاحبہ نے مجھے بیٹوں کی طرح الوداع کیا اور راولپنڈی تک میرے ساتھ گئیں کیونکہ ان سے اولاد کوئی نہ تھی اور بعد میں میرے گھر پر بھی خبر گیری کے لیے آتی رہیں۔

اس مہم سے ہم چار ماہ بعد واپس آئے عید اپنے گھر میں کی اور پھر دوبارہ محاذ پر چلے گئے جہاد کشمیر میں حصہ لینے والوں میں عمر فاروق صاحب مولانا داؤد صاحب غزنوی کے صاحبزادہ نے نمایاں کام سرانجام دیئے۔ جب میں دوسری مرتبہ محاذ کشمیر پر گیا تو اختر صاحب میرے کاروباری ساتھی بھی دوکان اونے پونے داموں دے کر کشمیر کے جہاد کی مہم پر چلے گئے گویا دوکان ساری کشمیر کے جہاد کی نذر ہو گئی۔

دوسری مرتبہ میں تھوڑا عرصہ ہی محاذ پر رہا کہ میں بیمار ہو جانے کی وجہ سے اجازت لے کر واپس آ گیا اور گکھڑ کی مسجد کے لیے جو مکان والد صاحب نے وقف کیا تھا اسے گرا کر مسجد بنوانا شروع کر دی۔ تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ آنریبل لیاقت علی خاں نے کشمیر کے محاذ پر سیس فائر کا آرڈر دے دیا جس کا مولانا فضل الٰہی صاحب کو اتنا صدمہ ہوا کہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔ مولانا صاحب کا خیال تھا کہ کشمیر کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہنے دیں ان شاء اللہ چند دنوں میں ہم تمہیں لے دیں گے لیکن چونکہ جنگ بندی کا اعلان ہو چکا تھا مجبوراً محاذ سے واپس آ گئے اور مولانا صاحب اس صدمہ میں کافی دیر صاحب فراش رہے جب کوئی شخص کشمیر کے متعلق بات کرتا تو مولانا صاحب فوراً اٹھ کر بیٹھ جاتے ورنہ بستر پر لیٹے ہی رہتے بالآخر اسی صدمہ سے مورخہ 5 مئی 1951ء عالم فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

(بحوالہ سوانح حضرت مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی صفحہ 164 تا 167۔ مصنف مولانا خالد گھرجاکھی)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعمیر مساجد!

ایک مومن مسلمان کی سب سے پہلی ضرورت تو مسجد ہی ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی رہے خواہ اس کا قیام عارضی ہو یا مستقل اس نے نماز ادا کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سر سجدے میں رکھنا ہے۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب سفر ہجرت میں قبا پہنچے تو آپ نے سب سے پہلے وہاں مسجد ہی تعمیر کی اگرچہ وہاں آپ کا قیام صرف چند روزہ تھا۔ بعد ازاں آپ مدینہ تشریف لائے جس کا اس وقت نام یثرب تھا تو وہاں بھی آپ نے مسجد کی تعمیر کا اہتمام کیا اور اس کی تعمیر میں بذات خود حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان عالی شان ہے۔ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ (التوبہ)

''اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔ تو یہ لوگ امید ہے کہ ہدایت پانے والوں سے ہوں گے''

گذشتہ صفحات میں حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے جن گوشوں کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔ مثلاً ان کی عبادت و ریاضت' تقویٰ و پرہیزگاری اور بلا خوف لومۃ لائم توحید و سنت کی تبلیغ پھر بوقت ضرورت عملی جہاد وغیرہ کو دیکھتے ہیں۔ تو آپ اس آیت مبارکہ کی بھی عملی تصویر نظر آتے ہیں۔ جہاں آپ نے دیگر مومنانہ صفات اپنائیں وہاں آپ نے تعمیر مساجد میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لاہور شہر سے لیکر کوہاٹ جیسے دور دراز علاقوں میں کئی ایک مساجد حضرت حافظ صاحب کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ خصوصاً لاہور مغل پورہ میں مسجد توحید گنج اہل حدیث' گکھڑ منڈی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مسجد توحید گنج اہل حدیث' کنجاہ ضلع گجرات میں مرکز اہل حدیث مین بازار' مرکزی جامع مسجد اہل حدیث جنگل خیل کوہاٹ وغیرہ لیکن دو مساجد خصوصی طور پر اپنی تاریخی انفرادیت کی وجہ سے امتیازی حیثیت کی حامل ہیں۔

(1) مرکزی جامع مسجد اہل حدیث توحید گنج گکھڑ

یہ مسجد نا صرف کہ حافظ صاحب کے آبائی قصبے میں سب سے پہلی اہل حدیث مسجد ہے بلکہ اس کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسے حافظ صاحب نے اپنا وراثتی مکان وقف کر کے تعمیر کیا اور خود کرائے کے گھر میں زندگی بسر کی۔ اس کا کچھ تذکرہ گذشتہ سطور میں ہو چکا مزید تفصیل آئندہ صفحات میں مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کے مضمون میں بیان ہو جائیگی اس لیے تکرار سے بچنے کے لیے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(2) جامع مسجد اختر اہل حدیث چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

یہ مسجد بھی حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش سے آپ کی نگرانی میں تعمیر ہوئی اور آپ نے آخری عمر میں مستقل خطابت بھی اسی مسجد میں فرمائی۔ آپ کی اس مسجد کی خصوصیت دو لحاظ سے ہے ایک تو یہ کسی خاص واقعہ کی وجہ سے تعمیر ہوئی اور دوسرا حافظ صاحب نے اس مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کی وجہ سے آپ پر قادیانیوں کی طرف سے ظلم کے پہاڑ توڑے گئے اور آخر کار اسی سلسلہ میں آپ کی وفات حسرت آیات ہوئی۔

اس کی تاریخی حیثیت اور وجہ تعمیر حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ گرامی قدر جناب حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کی زبانی سنئے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مسجد اختر اہل حدیث گھنٹہ گھر کے قریب واقع ہے۔اس جگہ قیام پاکستان سے پہلے پانی کا بہت بڑا جوہڑ تھا۔ جو آہستہ آہستہ لوگوں نے مٹی ڈال کر ختم کر دیا اور اپنے مکان بنانے شروع کر دیئے انہی اوقات میں سڑک پر کاروبار کرنے والے لوگوں نے بھی اپنے گودام جوہڑ کی اراضی میں بنائے۔ان افراد میں اروپ کے حاجی محمد اسماعیل اور خاکسار تحریک کے مقامی رہنما عبدالکریم نے بھی اپنے اپنے کاروبار کے گودام سڑک سے ملحقہ اراضی میں بنائے۔ یہ دونوں احباب مسلک اہلحدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ حاجی محمد اسماعیل اروپ والے مولانا خالد گرجاکھی مرحومؒ سے رشتہ داری رکھتے تھے۔ حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے قریبی دوستوں میں شمار ہوتے تھے۔حاجی محمد اسماعیل اروپ والے عمارتی لکڑی کا کاروبار کرتے تھے۔انہوں نے لکڑی کاٹنے کیلئے آرا مشین لگا رکھی تھی۔ جبکہ خاکسار عبدالکریم مشینری کا کام کرتے تھے۔ حاجی محمد اسماعیل اروپ والے کے بیٹوں میں ایک بیٹا حافظ محمد اختر باڈی بلڈر اور مسٹر گوجرانوالہ بھی تھا اور اکثر اپنے گودام میں "کسرت ورزش کیا کرتا تھا۔ اس کے ساتھ علاقے کے کچھ نوجوان بھی وہاں جسم کی مشقت کیا کرتے تھے۔ عبدالکریم خاکسار نے وہاں رہائش بھی رکھی ہوئی تھی۔ مذکورہ بالا نوجوانوں کی آمد ورفت کو وہ پسند نہیں کرتا تھا اور کئی بار انہیں یہاں آنے سے منع کیا۔ تکرار بڑھتے بڑھتے جھگڑے کی صورت اختیار کر گئی اور عبدالکریم خاکسار کے ایک بیٹے نے فائرنگ کر دی جس کی وجہ سے حاجی محمد اسماعیل اروپ والے کے بیٹے حافظ محمد اختر شدید زخمی ہو گئے گولی سیدھی ان کے سینے میں لگی تھی تاہم قدرت خداوندی گولی جسم سے پار نہ ہو سکی اور انہیں فوری طور پر میو ہسپتال لاہور پہنچا دیا گیا جہاں ان کا فوری آپریشن ہوا اور حافظ محمد اختر کی زندگی بچ گئی۔ یہ واقعہ 1975ء میں پیش آیا تاہم اب اس المناک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعہ کے بعد ان دونوں اصحاب کے خاندان .... احباب اور کھوکھر برادری کے مقتدر لوگ دونوں افراد کی حمایت کیلئے میدان میں آ گئے جن میں معروف مقامی صنعتکار اور جنرل ضیاء الحق مرحوم کے مشیر عزیز ذوالفقار' جماعت اہل حدیث کے معروف عالم دین اور مصنف مولانا خالد گرجاکھی اور حاجی سلطان احمد شامل ہیں۔ متاثرہ خاندان کے سربراہ حاجی محمد اسماعیل اروپ والے مصالحت پر کسی طور پر آمادہ نہ تھے۔ اور ان کا فیصلہ تھا کہ قرآنی احکام کے تحت بدلہ لیا جائے گا۔ جس طرح ان کے بیٹے کو سینے پر گولی ماری گئی ہے اسی طرح ان کے (عبدالکریم خاکسار) بیٹے کے سینے پر بھی گولی ماری جائیگی۔ چنانچہ اس نازک صورت حال کے پیش نظر عزیز ذوالفقار صاحب حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے پاس آئے اور انہیں آمادہ کیا کہ اپنے دوست حاجی محمد اسماعیل اروپ والے کو مصالحت کی طرف لائیں۔ ان کے ایماء پر حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوست محمد اسماعیل کے ہاں گئے اور انہیں قرآنی آیات کی روشنی میں قائل کرنے کی کوشش کی کہ مومن کی نشانی ہے کہ وہ غصہ پی جاتے اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ یہ سننا تھا کہ حاجی صاحب بولے کہ حافظ صاحب آپ کی بات درست ہے لیکن یہ بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے کہ کان کے بدلے کان' دانت کے بدلے دانت چنانچہ بحث تمیص کے بعد حضرت حافظ صاحب نے حاجی محمد اسماعیل کو مصالحت پر آمادہ کر لیا اور انہوں نے حافظ صاحب کو مکمل اختیار دے دیا کہ وہ جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہوگا۔ حافظ صاحب نے اس امر کی اطلاع عزیز ذوالفقار صاحب کو دے دی اور ان کی طرف سے بھی آمادگی ہوگئی۔ حضرت حافظ صاحب نے دونوں پارٹیوں کو بذریعہ اشٹام پابند کر لیا کہ وہ ان کے فیصلہ کی مکمل پابندی کریں گے۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب نے فیصلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا کہ عبدالکریم خاکسار اپنی اراضی میں سے دس مرلے جگہ مسجد کی تعمیر کیلئے دیں گے۔ اور ساتھ ہی پچاس ہزار کی نقد رقم۔ جو مسجد کی تعمیر پر صرف ہو گی چنانچہ اس راضی نامہ کی صورت میں عبدالکریم خاکسار نے ایک قطعہ اراضی دے دیا تاہم پچاس ہزار روپے کے بارے میں علم نہیں۔ اس اراضی پر حضرت حافظ صاحب نے مسجد اہل حدیث کی بنیاد رکھی اس مسجد کا نام حاجی محمد اسماعیل اروپ والے کے مذکورہ بیٹے حافظ محمد اختر کے نام سے رکھا گیا۔ اور یوں حافظ صاحب کی فراست سے شہر کے معروف خاندانوں میں رقابت کی جنگ اختتام پذیر ہوئی' حافظ صاحب اپنی وفات تک اسی مسجد کے خطیب رہے۔"

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی نظر میں

قارئین ذی وقار!

اب تک ہم حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے بہت سارے پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر چکے ہیں کہ آپ کس قدر اہل حدیث کے مخالف تھے پھر کس طرح اہل حدیث ہوئے کن علماء کرام اور اساتذہ گرامی قدر سے تحصیل علم اور استفادہ دین کیا۔ اور پھر ساری زندگی توحید و سنت کی اشاعت میں گزار دی۔ خود اپنی ذات پر دین داری کس طرح غالب رہی اور عمل بالسنۃ کا کس قدر اہتمام کرتے رہے۔

آپ نے دور دراز کے علاقوں میں دعوت و تبلیغ کے مشن کی خاطر دامے درمے سخنے اپنا تعاون پیش کیا اور عملی طور پر بھی جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہوئے۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مصروفیات کو آپ کے اپنے قلم سے پڑھا جائے۔ اس کے لیے بطور نمونہ آپ کی خود نوشت ڈائری سے چند ایک تواریخ سے آپ کی مصروفیات نقل کی جاتی ہیں (کیونکہ مکمل ڈائری نقل کرنا مقصود نہیں) جو کہ قارئین کے لئے نا صرف کہ دلچسپی کا باعث ہونگی بلکہ بہت نصیحت آموز بھی۔

حافظ صاحب نے ڈائری میں یقیناً اشارات ہی تحریر فرمائے ہیں اصل الفاظ تو حضرت حافظ صاحب کے ہی رہیں گے لیکن جملہ مکمل کرنے کے لیے کہیں کہیں "میں" "سے" "ہے" "یہ" "وہ" وغیرہ الفاظ کا اضافہ کیا جائے گا۔ لیجئے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

15 جنوری 1963ء بروز منگل

آج دار الحفاظ کے لیے پہلے طالب علم محمد سلیم بن محمد عبداللہ ولد دولت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشمیری کو داخل کیا گیا۔

16 جنوری 1963ء بروز بدھ

آج کی تاریخ سے بندہ نے سائیکل پر گوجرانوالے آنا شروع کیا۔

4 فروری 1963ء بروز سوموار

گکھڑ سے بذریعہ ریل پاکستان ایکسپریس لاہور اور لاہور سے اسی ٹرین کے ذریعہ روہڑی عزیزم محمد خالد صاحب لوکوفورمین کے ہمراہ روانہ ہوا۔

5 فروری 1963ء بروز منگل

11 بجے دوپہر روہڑی پہنچے رات ڈرائیوران کی مسجد میں دو گھنٹے تقریر کی۔

6 فروری 1963ء بروز بدھ

صبح بنگلے کے پاس والی مسجد میں درس دیا اور رات 3 گھنٹے تقریر کی۔

7 فروری 1963ء بروز جمعرات

رات 2 بجے چناب ایکسپریس کے ذریعہ لودھراں پہنچا۔ بہاولپور پیغام دیا گیا اور پھر لودھراں سے پیدل چل کر اسٹیشن شاہ نال پہنچا اور وہاں سے اسٹیشن ماسٹر احمد دین سے سائیکل حاصل کر کے مجاہد آباد پہنچا۔ لودھراں سے شاہ نال 6/1/2 میل اور شاہ نال سے مجاہد آباد 4 میل' مجاہد آباد جا کر زمین جو ملی ہے اس کا معائنہ کیا۔ شام کو مجاہد آباد سے بذریعہ ٹرین شاہ نال اور پھر شاہ نال سائیکل واپس کرنے کے بعد لودھراں اور لودھراں سے رات 11.30 بجے پاکستان ایکسپریس کے ذریعہ لاہور روانہ ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8فروری1963ء بروز جمعہ

صبح 7.45 بجے لاہور پہنچ گیا۔ جمعہ کا خطبہ مغل پورہ ورکشاپ میں دیکر بابو ٹرین سے شام کو گکھڑ پہنچا

5اپریل1963ء بروز ہفتہ

سندھ ایکسپریس پر لاہور مغلپورہ پہنچنا ہے۔ الحمدللہ پہنچ گیا۔ اور جماعت کی اصلاح کے لیے کوشش کی گئی۔ جسے اللہ پاک نے قبول فرما کر اتحاد پیدا کر دیا۔

9مئی1963ء بروز جمعہ

حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی نے مسجد توحید گنج میں خطبہ ارشاد فرمایا۔

11فروری1964ء بروز منگل

مسجد اہل حدیث کی جگہ کے انتخاب کے لیے کنجاہ گیا۔

15فروری1964ء بروز ہفتہ

عید کی نماز مولانا محمد اسماعیل امیر مرکزی کے حکم سے منٹو پارک لاہور میں پڑھائی۔

6مارچ1964ء بروز جمعہ

جمعہ مسجد اقصیٰ سیٹلائٹ ٹاؤن میں پڑھایا۔

7مارچ1964ء بروز ہفتہ

آج شیخ محمد اشرف تاجر کتب کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوا جس کے باعث لاہور جانا پڑا۔ مرحومہ کا جنازہ میں نے ہی پڑھایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

20 مارچ 1964ء بروز جمعہ

(خطبہ جمعہ) مسجد توحید گنج میں مولانا احمد دین نے ارشاد فرمایا۔

28 مارچ 1964ء بروز ہفتہ

آج منصور پور ڈھیسیاں ضلع لائل پور متصل جڑانوالہ برائے تبلیغ جانا ہوا۔ رات وہاں بسر کی

21 اپریل 1964ء بروز منگل

آج دکان پر ہی بیمار ہو کر گکھڑ چلا گیا

22 اپریل 1964ء بروز بدھ

شدید بخار میں مبتلا رہا۔ دکان پر عبدالسلام آیا۔

23 اپریل 1964ء بروز جمعرات

عیدالاضحیٰ بیماری کی حالت میں گزر گئی۔

25 اپریل 1964ء بروز ہفتہ

آج بھی بیماری کے باعث دکان پر نہ آ سکا۔

17 جولائی 1964ء بروز جمعہ

جامع مسجد اہل حدیث حافظ عبدالمنان (وزیر آباد) مسجد کنجاہ کے لیے -/250 روپے شیخ عبدالمجید نے ایک ٹرک سیمنٹ کا وعدہ کیا۔

4 ستمبر 1964ء بروز جمعہ

آج جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے بعد گوجرانوالہ برائے شمولیت دعوت عزیزم محمد اسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانا پڑا۔ رات 5/3/4 بجے واپس آیا تو مسجد میں ٹیپ ریکارڈ لگی ہوئی تھی۔ میں نے لوگوں سے اپیل کی کہ عبداللہ شاہ کی مسجد والوں نے اپنا پروگرام شروع کر رکھا ہے۔ لہٰذا آپ لوگ ٹیپ ریکارڈ بند کر دیں۔ مگر اکثریت نے اس کی حمایت نہ کی۔ جس کے باعث میں ٹیپ بند نہ کرا سکا۔

9 ستمبر 1964ء بروز ہفتہ

آج شیخ فضل دین نے مسجد میں آ کر (صبح کی نماز کے بعد) بہت ترش اور تلخ بد کلامی سے کام لیا۔ جس کے جواب میں میں نے بھی ویسا ہی کیا۔

29 ستمبر 1964ء بروز منگل

مولانا خالد کے ہمراہ وزیر آباد گیا۔ بخدمت برادر مکرم مولانا سلیمان جانا ہوا۔ آج 10.30 بجے محمد شریف کنجاہی اور احقر چندہ جامع مسجد کنجاہ کے لیے پشاور روانہ ہوئے۔ ٹھیک 2 بجے مسجد اہل حدیث راولپنڈی پہنچ گئے۔

30 ستمبر 1964ء بروز بدھ

بعد نماز فجر مسجد سے روانہ ہو کر بذریعہ ریل کار پشاور صدر 10.45 اور بعد نماز ظہر سفید ڈھیری میں مولانا بہرام صاحب کی خدمت میں برائے ملاقات گئے۔

17 دسمبر 1964ء بروز جمعرات

آج پچھلے پہر بعد از عصر برائے منڈیالہ تیگہ وحمید پور کلاں روانہ ہوا۔ رات منڈیالہ میں (بسر کی)

18 دسمبر 1964ء بروز جمعہ

خطبہ (جمعہ) موضع حمید پور کلاں میں دیا۔ بعد نماز فجر فیروز والا تک پیدل اور پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بذریعہ تانگہ گوجرانوالہ آیا۔

8اگست 1965ء بروز اتوار

آج گکھڑ میں جلسہ ہوا مگر مولانا محمد حسین بیماری کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ حضرت الامیر مولانا محمد اسماعیل اور مولانا عبدالرشید خطیب نشاط مل اور راقم الحروف نے لوگوں سے خطاب کیا۔ رات 1.30 بجے تک جلسہ قائم رہا۔

25اگست 1965ء بروز بدھ

رات جلال بلکن میں تقریر کی۔ پیدل گکھڑ

"قارئین غور فرمائیں کہ آج یکم نومبر 2018ء سے تقریباً 53 سال پہلے جماعتی صورت حال کیا تھی کہ پورے گاؤں سے کسی شخص نے یہ ایثار نہیں کیا کہ وہ کسی سواری پر حافظ صاحب کو گکھڑ چھوڑ جائے یا کم از کم کوئی سائیکل ہی دے دے کہ آپ پیدل چلنے کی اذیت سے بچ جاتے۔ یا پھر جماعت اتنی کمزور تھی کہ کسی کے پاس کوئی ایسا انتظام نہیں تھا کہ وہ آپ کی خدمت کر سکتے مگر حافظ صاحب وہاں بھی گئے اور تقریر فرمائی پھر ان کے پاس رات بھی نہیں گزاری بلکہ واپس اپنے گھر تشریف لائے۔ یاد رہے کہ گکھڑ سے جلال بلکن تقریباً پانچ' چھ کلومیٹر ہے۔ ترگڑی کے زمانے میں مجھے کئی دفعہ وہاں جانے اور تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔"

27اگست 1965ء بروز جمعہ

جمعۃ المبارک کا خطبہ دیکر بعد از نماز جمعہ بنیت جہاد کشمیر راولپنڈی روانہ ہو گیا۔ اخراجات سفر مولانا خالد نے ادا کیے۔ رات صدر بازار راولپنڈی کی مسجد میں بسر کی۔

28اگست 1965ء بروز ہفتہ

صبح بذریعہ بس کوہاٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔ کوئی گیارہ بجے کوہاٹ پہنچ گئے۔ رات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلسہ میں تقریر کی۔

29 اگست 1965ء بروز اتوار

دن کوہاٹ میں بسر ہوا۔ رات کو جلسہ میں شرکت کی۔

30 اگست 1965ء بروز سوموار

صبح براستہ آدم خیل کوہاٹ سے پشاور اور پھر سفید ڈھیری پہنچے۔ رات سفید ڈھیری میں بسر کی اور رات کو جہاد کے موضوع پر تقریر کی۔

31 اگست 1965ء بروز منگل

رات پشاور میں بسر کی نیز جہاد کے موضوع پر تقریر کی۔ مولانا خالد کوہاٹ کے طلبہ کو چھوڑنے کے لیے گرجاکھ روانہ ہو گئے۔

(اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہاٹ میں حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مولانا محمد خالد گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جو کہ کوہاٹ سے چند طلبہ کو لے کر گوجرانوالہ مدرسہ میں چھوڑنے کے لیے واپس آئے اور حافظ صاحب پشاور چلے گئے بعد ازاں حافظ صاحب پشاور سے راولپنڈی آئے تو مولانا خالد صاحب بھی گوجرانوالہ سے واپس راولپنڈی چلے گئے۔ اور پھر دونوں بزرگ اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مظفر آباد چلے گئے جیسا کہ آئندہ تواریخ کی ڈائری سے معلوم ہوگا۔

مجھے اس وقت صرف یہ توجہ دلانا مقصود ہے کہ اہل حدیث علماء نے مسلک اہل حدیث کی تبلیغ و اشاعت کے لیے کس قدر مشقتیں برداشت کیں اور عملی طور پر جہاد کشمیر میں اول دن سے ہی سرگرم ہیں خصوصاً 1965ء کی پاک، بھارت جنگ میں اہل حدیث کے کردار اور خدمات کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکم ستمبر 1965ء بروز بدھ

صبح بذریعہ تیز رو پشاور سے چل کر بوقت 12 بجے راولپنڈی پہنچا۔ رات مومن پورہ کے جلسہ کی صدارت کی۔ الحمد للہ جلسہ کامیاب تھا۔

2 ستمبر 1965ء بروز جمعرات

آج صبح دس بجے بمعیت مولانا خالد' محترم محمد سلیمان برائے مظفر آباد روانہ ہوئے شام 4.30 بجے مظفر آباد پہنچ گئے۔

3 ستمبر 1965ء بروز جمعہ

جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا خالد نے دیا۔ میں نے سلطانی مسجد میں تقریر کی یہ جلسہ انقلابی کونسل کے زیر اہتمام ہوا۔ رات مسجد اہل حدیث میں تقریر کی۔

4 ستمبر 1965ء بروز ہفتہ

صبح براستہ گڑھی حبیب اللہ بالاکوٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔ ظہر کی نماز بالاکوٹ میں ادا کی اس کے بعد جہاد پر تقریر کی۔ رات مسجد شہیداں میں تقریر کی۔

یکم نومبر 1965ء بروز سوموار

آج بوقت 5 بجے شام حضرت مولانا اسماعیل کے ہمراہ بذریعہ ٹرک میرپور آزاد کشمیر برائے تقسیم پارچہ جات' لحاف وغیرہ روانہ ہوا۔ کھانا رستے میں کھایا۔ رات 10.30 بجے میرپور پہنچے اور کالج میں قیام کیا۔

2 نومبر 1965ء بروز منگل

آج دوپہر تک میرپور میں قیام کیا بعد دوپہر 4 بجے گوجرانوالہ کے لیے چل دیے۔ تمام سامان گورنمنٹ آزاد کشمیر کے سپرد کر دیا گیا۔ 10 من صابن خود تقسیم کیا۔ باقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صابن غازی الٰہی بخش کے سپرد کیا گیا۔ 2 پیٹی دیسی صابن۔ 1 پیٹی لائف بوائے اور نئے کپڑوں کی گٹھڑی میر پور سے کوٹلی کے لیے بجھوا دی گئی۔

6 دسمبر 1965ء بروز سوموار

مجاہدین کشمیر کے لیے ایک ٹرک سامان لیکر میر پور گیا جسے وہاں کے افسران مجاز کے سپرد کر دیا گیا۔

23 جنوری 1966ء بروز اتوار

آج عید کی نماز سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کے دھوبی گھاٹ میں پڑھائی دیو بندی فرقہ نے اہل حدیث کے مدمقابل جان بوجھ کر اپنا علیحدہ اڈا قائم کر لیا۔ حالانکہ اہل حدیث چھ سات برس سے اس جگہ نماز عید ادا کرتے چلے آئے ہیں۔ بذریعہ کار مجھے لے جایا گیا اور بذریعہ کار مجھے گکھڑ پہنچا دیا گیا۔ گکھڑ میں مولوی عبدالرحمٰن نوشہرہ ورکاں نے عید کی نماز پڑھائی۔

28 مئی 1966ء بروز ہفتہ

آج بذریعہ بابو ٹرین وزیر آباد سردار عبدالقیوم کی آمد پر جانا پڑا۔ مولانا سلیمان سے سردار صاحب نے ملاقات کی اور کھانا وہیں کھایا۔

22 جولائی 1966ء بروز جمعہ

بذریعہ ٹرین پسنجر برائے لودھراں بمعہ مولانا محمد سلیمان برائے رجسٹری زمین مجاہد آباد جانا ہوا۔ رات سفر میں بسر ہوئی۔

23 جولائی 1966ء بروز ہفتہ

آج صبح لودھراں ہمراہ مولانا سلیمان پہنچا' غازی عبدالکریم بھی لودھراں پہنچ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ریڈر نہ ہونے کے باعث رجسٹری نہ ہو سکی۔ لہٰذا دوپہر کی ٹرین سے مجاہد آباد پہنچ گئے۔

24 جولائی 1966ء بروز اتوار

آج کا دن مجاہد آباد میں بسر ہوا۔

25 جولائی 1966ء بروز سوموار

آج الحمد للہ لودھراں پہنچ کر زمین کی رجسٹری میں نے اور محترم المقام غازی مولانا سلیمان صاحب نے کرالی۔ پھر بذریعہ سمہ سٹہ (ٹرین) براستہ خانیوال وزیر آباد کا ٹکٹ لے کر روانہ ہوئے۔ رات سفر میں بسر ہوئی۔

24 نومبر 1966ء بروز جمعرات

نماز مغرب سے قبل برائے رتی پنڈی ضلع لاہور جانے کے لیے روانہ ہوا۔ (رات مسجد چینیانوالی لاہور) میں بسر کی۔

25 نومبر 1966ء بروز جمعہ

آج مسجد چینیانوالی سے روانہ ہو کر بذریعہ ملتان ایکسپریس کوٹ رادھا کشن پہنچا وہاں سے بذریعہ تانگہ رتی پنڈی پہنچ کر طلباء کا امتحان لیا۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ وہاں کی جامع مسجد میں دیا۔

(رتی پنڈی ضلع قصور کا ایک معروف اور قدیمی قصبہ ہے جو کہ کوٹ رادھا کشن کے قریب ہے جب حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تحریر فرمایا تو اس وقت یہ ضلع لاہور میں ہی شامل تھا۔ بعد ازاں جب 1974ء میں قصور کو ضلع کا درجہ دیا گیا تو اسے ضلع قصور میں شامل کر دیا گیا۔ وہاں دینی تعلیم کا ایک مدرسہ بھی قائم تھا۔ جس کے طلباء کا امتحان لینے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے حضرت حافظ صاحب تشریف لے گئے تھے۔ میرے حفظ کے استاد قاری محمد اسلم بلوچ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اسی گاؤں سے تھا جن کا تفصیلی تذکرہ میں نے اپنی کتاب (حافظ عبدالرزاق سعیدی۔ حیات خدمات' آثار) میں کیا ہے۔

7 فروری 1967ء بروز منگل

گکھڑ سے گوجرانوالہ رہائش منتقل کی۔

3 مارچ 1967ء بروز جمعہ

مسجد مبارک لاہور۔ نکاح سبحانی نذیر (شاعر اسلام مولانا نذیر احمد سبحانی متوفی 29 جنوری 2019ء مراد ہیں

21 مارچ 1967ء بروز منگل

بعداز عصر سرگودھا کا سفر اختیار کیا تاکہ صبح عید کی نماز پڑھاؤں (اس واقعہ کی تفصیل گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکی ہے لیکن حافظ صاحب کے بیٹے حافظ عطاء السلام نے عید سے دو دن پہلے منتقلی ذکر کی ہے جبکہ حافظ صاحب نے ڈائری میں 7 فروری درج فرمایا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سامان وغیرہ فروری میں منتقل کرنا شروع کیا جبکہ بیوی بچوں کو عید سے دو دن قبل لے کر آئے۔ واللہ اعلم)

4 جون 1967ء بروز اتوار

بعد ظہر عبدالخالق جامعی کے ہمراہ لالہ موسیٰ جانا ہوا۔ وہاں سے چک رجادی رات کو تقریر کی۔

25 جون 1967ء بروز اتوار

آج شادی کے سلسلہ میں جہلم گیا شادی کی مجلس چونکہ غیر شرعی تھی۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے فوراً بغیر شمولیت کے واپس آ گیا۔

"حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرعی احکام کی خود بھی بہت زیادہ پابندی کرتے تھے اور دوسروں کو نا صرف کہ اس کی تبلیغ کرتے بلکہ جہاں ممکن ہوتا آپ اپنا عملی کردار پیش کرتے تھے۔آپ نے کئی ایک ایسی شادی کی تقریبات و دیگر مجالس سے احتجاجاً واک آؤٹ کیا اور اس تقریب میں شرکت نہ کی۔ جو کسی بھی لحاظ سے ان کے نقطہ نظر کے مطابق شرعی احکام اور دینی تعلیمات کے منافی اور مخالف تھی۔ مجھے فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالسلام زاہد حفظہ اللہ سابق مدیر التعلیم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور حافظ عبدالقدوس شاکر حفظہ اللہ کی موجودگی میں آپ کے صاحبزادے حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ نے بتایا کہ اباجی مرحوم (حافظ محمد یوسف صاحب) نے اپنی ایک بیٹی کی شادی کی جب آپ بیٹی کے ولیمے پر گئے تو وہاں مہمانوں کے لیے کھڑے ہو کر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا آپ کو جب معلوم ہوا تو آپ سخت ناراض ہوئے بلکہ آپ نے اپنی بیٹی کی طلاق کا مطالبہ کر دیا کہ میں ایسے گھر میں اپنی بیٹی کو رکھنا پسند نہیں کرتا۔جس گھر میں شریعت کی مخالفت ہوتی ہو۔ بہت سے احباب نے معاملہ سلجھانے کی کوشش کی لیکن حضرت حافظ صاحب اپنے مطالبے پر بضد ہو گئے۔ بہرحال دوستوں کی کوشش اور گھر والوں کی معذرت اور منت سماجت کے بعد آپ اپنے مطالبے سے دستبردار ہوئے لیکن کئی سال تک آپ اپنے سمدھی سے ناراض رہے۔

تو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ ایسی مجالس میں شریک ہونا پسند نہیں کرتے تھے۔ جہاں شریعت کی مخالفت ہوتی ہو آج ہم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ مصلحت' رواداری اور وسیع الظرفی کے نام پر ایسی مجالس کا باقاعدہ حصہ بن جاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کا استہزاء کیا جا رہا

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔" انا للہ وانا الیہ راجعون

18 اگست 1967ء بروز جمعہ

برائے تبلیغ وجلسہ کوہاٹ بمعہ مولانا خالد ومحمود بن خالد سفر شروع کیا۔ جملہ اخراجات مولانا خالد نے برداشت کیے۔

19 اگست 1967ء بروز ہفتہ

تقریر جلسہ کوہاٹ۔ بعنوان 'میں اور میری جماعت

20 اگست 1967ء بروز اتوار

دن بھر کوہاٹ میں گزارا اور رات کو تقریر وجلسہ

21 اگست 1967ء بروز سوموار

صبح کوہاٹ سے چل کر پشاور صدر پہنچے۔ مولانا خالد صاحب نے سفید ڈھیری میں رات کو تقریر کی۔ میں نے صدر بازار پشاور میں۔ عنوان "اتباع سنت"

22 اگست 1967ء بروز منگل

صبح کا درس پشاور صدر کی مسجد میں دیکر براستہ چارسدہ' مردان نوشہرہ شام کو پہنچ گئے۔ مردان میں چوہدری غلام رسول نے دعوت کی۔ چارسدہ میں محمد' چپل ساز سے ملاقات نہ ہوسکی۔ رات عبدالقیوم کے گھر بسر کی۔

23 اگست 1967ء بروز بدھ

نوشہرہ' آج رات عبدالقیوم کے گھر درس دیا۔ الحمد للہ حاضری کافی تھی۔

24 اگست 1967ء بروز جمعرات

صبح سیکرٹری کے گھر سے ناشتہ کیا اور وہاں ہی نوشہرہ کی جامع مسجد کے لیے پُر زور اپیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کہ بیعانہ جمع کر کے جگہ کی خریداری شروع کریں۔ان شاء اللہ امداد ہو جائیگی۔

ہری پور، ایبٹ آباد، گھوڑا گلی پہنچ گئے۔

8 نومبر 1969ء بروز ہفتہ

آج بعد نماز مغرب دکان قاضی بکڈپو گوجرانوالہ جس کے مالک قاضی ثنا ہیں مبلغ 1062/81 کو سودا کرلیا گیا۔رقم کچھ عرصہ بعد ادا کرنی ہے۔

11 نومبر 1969ء بروز منگل

آج حکیم محمد علی والی دکان (آف گکھڑ) کو خالی کر کے حکیم صاحب کا کرایہ وغیرہ ختم کردیا گیا۔اور سامان گھر پر پہنچا دیا گیا۔آہستہ آہستہ وہاں سے گوجرانوالہ منتقل کردیا جائے گا۔

12 نومبر 1969ء بروز بدھ

آج گوجرانوالہ کے لیے ماہوار ٹکٹ گکھڑ اسٹیشن سے بنوایا۔

13 نومبر 1969ء بروز جمعرات

آج سے گوجرانوالہ کی دکان پر باقاعدگی سے کام کرنا شروع کیا۔

قارئین ذی وقار!

یہ چند ایک اوراق تھے جو مختلف سالوں کی مختلف تواریخ کے آپکے سامنے پیش کئے گئے ہیں ان میں آپ کے عقیدے وعمل سے لیکر آپ کی تبلیغی، تدریسی جہادی اور کاروباری مصروفیات خوانندگان محترم کے علم میں آئی ہیں آیئے سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان جہود کو اپنے بندے کی حسنات میں شامل فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے (آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چونکہ زندگی بھر قرآن وحدیث کی تبلیغ کرتے رہے اور اس کے لیے آپ کبھی کسی مداہنت کا شکار نہیں ہوئے۔ جس بات کو حق سمجھا اسے علی الاعلان کہا اور کیا۔ کبھی انجام کی پرواہ نہ کی۔ جس کے لیے آپ کو زندگی بھر مصائب ومشکلات کا سامنا رہا حتیٰ کہ وفات سے قبل جب آپ بیمار ہوئے تو بعض ڈاکٹروں نے صرف اس وجہ سے علاج کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہیں اس متن کی شرح جاننے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس کے اسباب کیا تھے۔ تو آیئے ہم اس کی تفصیل آپ کے صاحبزادہ گرامی قدر حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ سے معلوم کرتے ہیں۔ عابد صاحب بیان کرتے ہیں۔

''غالباً 1977ء کی بات ہے کہ والد محترم نے اپنے خطبہ جمعہ میں ایک واقعہ سنایا۔ کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر سے آگ کے شعلے نکلتے ہوئے دیکھے ہیں۔ (جس کی تفصیل گذشتہ صفحات میں صفحہ نمبر 287 پر مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے گزر چکی ہے۔)۔۔۔ اور مرزائیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔

اس کے بعد آپ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے اور آپ کو سخت مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا کیا گیا۔ جس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

یہ خطبہ جمعہ جامع مسجد اختر اہلحدیث نزد چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں تھا' قریب ہی تھانہ باغبانپورہ واقع ہے۔ اس دور میں تھانہ کا S.H.O قادیانی تھا۔ اس نے والد صاحب کی گفتگو سنی جو قادیانیوں کے خلاف تھی تو وہ تھانے کی چھت پر گیا اور پوری تقریر سننے کے ساتھ ساتھ نوٹ بھی کی اس کے فوراً بعد اس نے والد صاحب پر ایف' آئی' آر (FIR) کاٹی۔ جس میں 16MPO لگائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت ابھی نئی نئی بھٹو کی حکومت ختم ہوئی تھی اور جنرل ضیاء الحق نے مارشل لاء لگا دیا تھا۔ چنانچہ اسی رات پولیس کی نفری ہمارے گھر پہنچ گئی اتفاق سے اس رات والد صاحب گھر میں نہیں تھے۔ اس لئے والد صاحب گرفتار نہ ہو سکے۔ پولیس والے بار بار چھاپے مارتے رہے لیکن ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ ادھر میں نے والد صاحب سے رابطہ کر کے کہہ دیا کہ آپ لاہور پھوپھو کے گھر چلے جائیں۔ کیونکہ یہ معاملہ بنا ہوا ہے۔ صبح میں تھانہ گیا اور S.H.O سے کہا کہ اگر حافظ صاحب کے خلاف کوئی ایف آئی آر ہے تو اس کی نقل مجھے دے دو کیونکہ آپ لوگ رات ہمارے گھر بار بار چھاپے مار رہے تھے۔ اس نے (FIR) دینے سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی رشوت کا مطالبہ بھی کر دیا کہ اتنی رقم دے دو تو نقل مل جائے گی۔ جب کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ہم نے کسی کو رشوت وغیرہ نہیں دینی۔ چنانچہ میں تھانے سے باہر آ گیا۔ باہر مجھے ایک حوالدار طفیل نامی آدمی ملا جو کہ والد صاحب کا شاگرد تھا۔ اس نے تھانے میں آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ اس نے کہا کہ یہ S.H.O قادیانی ہے۔ اس نے FIR نہیں دینی۔ آپ دکان (سکول بکڈپو) پر چلے جائیں۔ میں تھوڑی دیر تک خود آپ کو لا کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے مجھے نقل بھجوا دی۔ میں نے یہ سارا معاملہ اپنے ایک دوست سجاد کو بتایا۔ وہ مجھے اپنے خالو جو وکیل تھے ان کے پاس لے گیا اور وہ سرکار کی طرف سے اس کیس کی پیروی کر رہے تھے۔

ان کو اس حقیقت کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ اس کی پیروی نہ کروں۔ ادھر پولیس والے گھر والوں کو مسلسل تنگ کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے ہم سب پریشان تھے۔ میں نے والد صاحب کو اپنے عزیزوں کے پاس اسلام آباد بھیج دیا۔ تقریباً پندرہ دنوں بعد FIR کی نقل لے کر والد صاحب کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام آباد گیا اور کہا کہ اس کا کوئی حل کریں۔ وہ کہنے لگے میں نے اللہ سے رابطہ کیا ہوا ہے۔ وہ ضرور ہماری مدد کرے گا۔ میں نے اس سلسلے میں ایک فوجی افسر عبدالوحید صاحب سے بات کرنے کی اجازت مانگی۔ لیکن انہوں نے اجازت نہ دی پھر میں نے اس وقت کے صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم سے ملنے کی اجازت مانگی وہ چونکہ ابو جان کے ہاتھ پر بیعت کر کے 1948ء کے جہاد میں شریک ہوئے تھے۔ ابو جان نے ان سے ملنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ میں اور والد صاحب سردار عبدالقیوم کے پاس سیٹلائٹ ٹاؤن ''کاکاجی ہاؤس'' میں گئے۔ سردار صاحب والد صاحب کے آنے کا سن کر بہت خوش ہوئے اور جلدی سے اٹھ کر آ کر ملے۔ ہم سے معانقہ کیا اور آنے کی وجہ پوچھی۔ میں نے سارا واقعہ سنایا۔ اور وہ FIR پیش کی۔ انہوں نے ہمیں تسلی دی اور کہا کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں آپ گھر جائیں میں کچھ کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ ابھی کچھ کریں۔ انہوں نے فوراً اندر سے فون منگوایا۔ اور اسی وقت جنرل ضیاء الحق سے بات کر کے اگلے دن صبح دس بجے ملاقات کا ٹائم لیا۔ چنانچہ ہم رات وہیں ٹھہرے اگلے دن سردار صاحب میرے والد صاحب کو ساتھ لے کر جنرل صاحب سے ملے تو جنرل صاحب والد گرامی حافظ محمد یوسف صاحب سے مخاطب ہوئے کہ یہ نیک لوگ آپ نے کہاں چھپائے ہوئے ہیں۔ سردار صاحب فرمانے لگے کہ ایسے لوگوں کو آپ کے دور میں تنگ کیا جا رہا ہے۔ یہ گوجرانوالہ سے آئے ہیں۔ اور میرے بڑے بھائی ہیں اور پھر سارا واقعہ بیان کیا اور جنرل صاحب کو FIR دکھائی جنرل صاحب نے اس پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ اور اسی وقت لاہور میں جنرل سوار خان سے رابطہ کر کے حکم دیا کہ گوجرانوالہ کے S.S.P کو فون کر کے اس معاملے کو ختم کراؤ اور حافظ صاحب کو عزت کے ساتھ گھر چھوڑ کے آؤ اور S.H.O کو وہاں سے تبدیل کرواس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد ہم نے سکھ کا سانس لیا اور اس مصیبت سے سرخرو ہوئے یہ سارا واقعہ سردار عبدالقیوم صاحب نے اپنے ایک انٹرویو میں بھی بیان کیا۔ جو ہفت روزہ زندگی لاہور رسالہ میں چھپ چکا ہے۔"

عزیز قارئین!

صرف یہی پر بس نہیں کہ ایک S.H.O نے آپ کو اپنے ستم کا نشانہ بنایا۔ بلکہ پوری قادیانیت آپ کی جانی دشمن بن گئی اور جب آپ مرض الموت میں بیمار ہو کر ہسپتال گئے تو وہاں کے قادیانی ڈاکٹروں نے آپ کا علاج کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کی تفصیل بھی آپ حافظ عطاء السلام عابد حفظہ اللہ کے قلم ہی سے پڑھیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"18 اپریل 1980ء کو والد محترم گھر میں سیڑھیوں سے گر کر زخمی ہو گئے اور ان کی بائیں ٹانگ کی ہڈی فریکچر ہو گئی۔ میں اس وقت دکان پر تھا اور میری والدہ نے وہاں پہنچ کر مجھے اس کی اطلاع کی۔ میں نے دکان بند کی اور گھر پہنچا۔ کیونکہ میں اکیلا والد صاحب کو اٹھا نہیں سکتا تھا۔ لہٰذا میں نے قریب نور مسجد سے چار آدمی ساتھ لئے اور والد صاحب کو اٹھا کر چارپائی پر لٹایا۔ مجھے والد صاحب نے کہا۔ بیٹا عطاء السلام تم میرے علاج کی فکر تو کرو گے۔ لیکن یاد رکھنا میری موت کا وقت قریب ہے۔ 15 یا 16 دن باقی ہیں۔ اس لئے زیادہ بوجھ نہ اٹھانا۔ میں نے عرض کیا ابا جان آپ کو تو معمولی زخم آئے ہیں۔ حالانکہ اس سے بڑے بڑے زخمی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ وہ فرمانے لگے جو ہونے والا ہے میں نے وہ بتا دیا ہے۔ آگے تمہاری مرضی!

میں نے مشہور حافظ آبادی ہڈی جوڑ والے کو بلایا اور ابو جی کا علاج شروع کر دیا۔ لیکن طبیعت ٹھیک نہیں ہو رہی تھی۔ لہٰذا میں لاہور میو ہسپتال میں لے گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں 2 دن داخل رہنے کے بعد والد صاحب فرمانے لگے کہ مجھے یہاں رہنے کی اجازت نہیں یہاں جو کچھ ہوتا ہے مجھے دکھا دیا گیا ہے اور مجھے کہا گیا ہے کہ یوسف یہاں سے چلے جاؤ والد صاحب کے سخت آرڈر کی وجہ سے ہم ان کو گھر لے آئے اس سے اگلے دن کافی ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپ انہیں راہوالی کینٹ CMH میں داخل کراؤ۔ چنانچہ ہم والد صاحب کو CMH لے آئے۔ وہاں پر موجود ڈاکٹر میجر سرجن تھا اور وہ قادیانی تھا اس نے سختی کے ساتھ یہ کہہ دیا کہ حافظ یوسف کو دیکھنے کی اجازت نہیں اس کے بعد اس نے ہمیں کہا کہ انہیں کراچی یا راولپنڈی CMH میں لے جاؤ ہم راولپنڈی لے آئے۔ وہاں لیفٹیننٹ جنرل آرتھوپیڈک سرجن تھا۔ ہم والد صاحب کو اس کے گھر میں چیک کروانے گئے اور فیس بھی ادا کی اس نے کہا کہ آپ انہیں ہسپتال لے جاؤ اور میں تین گھنٹے کے بعد شام پانچ بجے آ کر مزید دیکھوں گا ہم ان کو CMH لے آئے اور داخل کروا دیا اور ڈاکٹر صاحب کا انتظار کرنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب شام پانچ بجے کی بجائے اگلے دن صبح پانچ بجے آئے۔ اس نے کہا میں قادیانی ہوں اور مجھے میرے مرکز قادیان نے ان کا علاج کرنے سے منع کر دیا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس تین بریگیڈیئر بھی کھڑے تھے۔ انہوں نے اس ڈاکٹر کو گریبان سے پکڑا اور زدوکوب بھی کیا۔ اس نے کہا کہ جو مرضی کر لو میں مجبور ہوں۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد ہم نے دوبارہ ڈاکٹر سے کہا کہ والد صاحب کو چیک تو کرو تو اس نے دیکھ کر کہا کہ ان کی زندگی کے صرف چند گھنٹے باقی رہ گئے ہیں۔ آپ ان کو گھر واپس لے جائیں۔ ہم والد صاحب کو گھر واپس لے آئے۔ اپنے گھر گلی مسجد نور والی گوجرانوالہ پہنچتے ہی والد صاحب نے آنکھیں کھولیں اور مسکرا کر ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑا کر کے کلمہ طیبہ بلند آواز میں پڑھا اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ یہ 7 مئی 1980 کا دن تھا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

یاالٰہی! وہ صورتیں کس دیس بستی ہیں
جنہیں دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں
بارے دنیا میں رہو غمزدہ یا شاد رہو
ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو

حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ علمائے اہل حدیث میں ایک خاص مقام رکھتے تھے ان کا نام مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے بانیوں میں شامل ہے۔ ذاتی طور پر آپ نیک نیت، متقی اور نہایت ایمان دار شخصیت تھے۔ ہم عصر علماء ورفقاء کی نظر میں قابل صد لائق احترام تھے۔ عظیم بزرگ اور عالم دین مولانا محمد اسماعیل سلفی مرکزی جامع مسجد چوک نیائیں میں جمعہ کا خطبہ دیتے تھے۔ اتفاق سے اگر انہیں کہیں جانا پڑتا تو خطبہ کے فرائض مرحوم حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے سپرد کرتے تھے۔

فروری 1968ء میں جب مولانا محمد اسماعیل سلفی کی وفات ہوئی تو مولانا سلفی کی وصیت تھی کہ میرا جنازہ مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی پڑھائیں۔ تاہم اتنی عظیم ہستی کا جنازہ پڑھانا مولانا گکھڑوی کے لئے کسی اعزاز سے کم نہ تھا جب کہ اس جنازہ میں سعودی عرب کے خاص وفد کے علاوہ ملک بھر کے دینی حلقوں کا ایک جم غفیر بھی موجود تھا۔

بعدازاں آغا شورش کاشمیری جو کہ جنازہ میں بھی موجود تھے۔ انہوں نے ہفتہ وار (چٹان) کے اداریہ میں اس جنازہ کی روئیداد رقم کی خاص طور پر جنازہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائی جانے والی رقت امیزی کا ذکر کیا۔اوراس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش وہ جنازہ میرا(یعنی شورش کاشمیری) کا ہوتا اور حافظ صاحب وہ دعائیں میرے لئے کرتے۔ میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدمحترم کی غلطیوں سے درگزر کرے اوران کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاءفرمائے۔'' (آمین ثم آمین)

جنازہ

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اسلام آباد سے گوجرانوالہ رات کو لایا گیا جیسا کہ ابھی آپ کے بیٹے کے حوالے سے آپ نے پڑھا ہے کہ آپ گھر پہنچے۔ مسکرائے اور کلمہ پڑھا تو روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی یہ تہجد کا وقت تھا۔ جب آپ ہر روز اپنے رب سے ملاقات اور سرگوشیوں کے لیے اہتمام فرماتے تھے۔ اور اللہ کریم بھی اس وقت آسمان دنیا پر تشریف فرما ہوتے ہیں اور اپنے بندوں کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ مجھ سے اپنے گناہ بخشوالو۔ دنیا کی کوئی ضرورت ہے تو سوال کرو میں تمہاری ضرورتیں بھی پوری کردونگا اور تمہیں بخش بھی دونگا۔ اس قربت والے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے ''محمد یوسف'' کو اپنے پاس بلالیا۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز ظہر گورنمنٹ عطاء محمد ہائی سکول کی وسیع گراؤنڈ میں آپ کی وصیت کے مطابق شیخ الحدیث ولی کامل حضرت مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی حفظہ اللہ نے پڑھائی۔

نماز جنازہ میں ایک خلق خدا اُمڈ آئی کہ سکول کی گراؤنڈ اپنی تنگ دامانی پہ شکوہ کناں تھی۔ کبھی وہ دور تھا کہ آپ دوسروں کی نماز جنازہ پڑھاتے' کئی لوگ خصوصی طور پر آپ کے لیے وصیت کرتے کہ ہمارا جنازہ حافظ صاحب پڑھائیں۔

حتیٰ کہ شیخ الحدیث' متکلم اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی وصیت کی ہوئی تھی کہ میرا جنازہ حافظ محمد یوسف گکھڑوی پڑھائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اس دن شدید ترین بخار کی حالت میں نماز جنازہ پڑھانے کے لیے اسٹیڈیم میں تشریف لائے تو وہاں عوام کا ایک جم غفیر تھا آپ نے وہاں کھڑے ہو کر کہا کہ اسماعیل' میری تو خواہش ہے کہ یہ جنازہ میرا ہوتا اور آپ میرا جنازہ پڑھاتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہیں اور ہم سب اس کے فیصلوں پر راضی ہیں۔

بعدازاں آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ لوگوں کے جنازے اس کثرت سے پڑھاتے تھے کہ دوستوں میں آپ ''امام الجنائز'' کے نام سے معروف تھے۔

اولاد واحفاد

حافظ صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے 6 بیٹے اور 5 بیٹیاں عطا فرمائیں 2 بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بچپن میں ہی فوت ہو گئے جب آپ مغلپورہ لاہور میں قیام پذیر تھے باقی بچے ماشاء اللہ پلے' بڑھے اور گھر بار والے ہوئے۔ آپ کے بیٹوں کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

☆ عبدالسلام حفظہ اللہ

ان کے دو بیٹے فرقان اور حافظ محمد عثمان ہیں' ایک بیٹی ہے

☆ حافظ عطاء السلام عابد' حفظہ اللہ

حافظ قرآن ہیں اور دین و دنیا میں اپنے والد محترم کے جانشین' اس کتاب کی تیاری میں آپ کی دلچسپی اور فکر مندی نے مہمیز کا کام دیا ہے۔ ورنہ شاید یہ اہم کام قارئین کی نگاہوں سے اوجھل ہی رہ جاتا۔ آپ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

بڑے بیٹے حافظ لقمان یوسف' اس وقت اسپین میں مقیم ہیں۔ دوسرے بیٹے محمد عدنان یوسف' سکول بک ڈپو گوجرانوالہ دکان پر وقت دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ضیاء السلام ضیاء حفظہ اللہ

آپ کے دو بیٹے حافظ محمد وقاص اور محمد معاذ لاہور میں مقیم ہیں۔اور آپ کی دو بیٹیاں ہیں۔

☆ حافظ عبدالعلام حفظہ اللہ

آپ یو کے میں مقیم ہیں اور آپ کا ایک بیٹا حافظ محمد عبداللہ اور 2 بیٹیاں ہیں۔

اللہ رب العزت سے بصد عجز و انکسار دعا ہے کہ اللہ کریم حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تمام آل' اولاد کو دین کا عامل اور دین سے محبت کرتے ہوئے اس کی خدمت کرنے والا بنائے۔کہ وہ اپنے باپ اور دادا کے لیے صدقہ جاریہ بنیں۔

آمين اله الحق آمين يا رب العالمين.

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ یادیں' کچھ باتیں

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے تقویٰ شعار اور مرنجاں مرنج شخصیت تھے آپ نے پوری زندگی حتی الوسع اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری میں گذاری آپ کی زندگی نا صرف کہ ایک کھلی کتاب کی مانند تھی بلکہ ہرسو کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتی تھی۔آپ نے اس خوبی کی وجہ سے ہی اپنے پیچھے ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔آپ کی یادوں کو آپ کے بعض معاصرین' تلامذہ اور عقیدت مندوں نے تازہ کیا ہے۔جسے ذیل کی سطور میں نقل کیا جاتا ہے۔ایسی صورت میں بعض واقعات کا تکرار لازم آتا ہے لیکن اسے ذکر کیے بغیر چارہ نہیں کیونکہ بعض اوقات وہی بات یا واقعہ پورے مضمون کی روح اور جان ہوتا ہے اور پھر ہر شخص کا اپنا اسلوب بیان اور الفاظ ہوتے ہیں جس کی چاشنی ایک الگ ہی چیز ہے۔لہٰذا جہاں کہیں قارئین کو ایسی کوئی صورت نظر آئے تو ''قند مکرر'' کے طور پر ہی سہی اس سے محظوظ ہونا چاہیے۔......

(1) مورخ اہل حدیث حضرت مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا بھٹی مرحوم کا نام' کام اور شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ نے غربت اور تنگی بلکہ یتیمی سے اپنے سفر زندگی کا آغاز کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم' اپنی محنت اور خلوص' عاجزی وانکساری اور جہد مسلسل کی بدولت اللہ کریم نے انہیں ہر لحاظ سے بلندیوں سے نوازا۔آپ نے ایک مشن سمجھ کر برصغیر کی تاریخ اہل حدیث مرتب کر دی جس میں ان کی تاریخ' کردار' تعلیمی' تدریسی' تبلیغی' تنظیمی' سماجی وسیاسی خدمات کا تذکرہ بالتفصیل کیا اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک بیش بہا خزینہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلومات مہیا کر کے نہ صرف کہ ایک تاریخ رقم کی بلکہ خود بھی تاریخ میں امر ہو گئے۔

رحمه الله تعالىٰ رحمة واسعة

اس ضمن میں آپ نے ہزاروں علماء کرام کے حالات وواقعات سے قوم کو آگاہی دی انہی ذی احتشام ہستیوں میں ایک ہمارے ممدوح حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آیئے بھٹی صاحب کے قلم سے پڑھیے کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کون؟ اور کیا؟ تھے۔ آپ کا یہ مضمون ان کی کتاب استاذ المناظرین مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ ناشر دار ابی الطیب گوجرانوالہ کے آخر میں مرقوم ہے۔

بھٹی صاحب رقمطراز ہیں۔

''حافظ محمد یوسف گکھڑوی''

مولانا احمد الدین گکھڑوی سے متعدد حضرات نے تعلیم حاصل کی' ان میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی بھی شامل ہیں۔ ذیل میں ان کے حالات پڑھیے:

1941ء میں یہ خاک نشین گوجراں والا میں حضرت حافظ محمد گوندلوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں بھی شامل تھا اور درس نظامی کی انتہائی درجے کی کتابیں پڑھتا تھا۔ 25 اگست 1941ء کو چند کتابیں خریدنے کے لیے لاہور آیا۔ ان دنوں کتابوں کی خرید وفروخت کا مرکز لاہور کا کشمیری بازار تھا۔ جس میں تاجران کتب کی بے شمار دکانیں تھیں۔ درسی اور غیر درسی ہر قسم کی کتابیں ان دکانوں سے مل جاتی تھیں۔ اردو بازار نام کا لاہور میں کوئی بازار نہ تھا۔ موجودہ اردو بازار کو موہن لال روڈ کہا جاتا تھا۔ تقسیم سے کئی سال بعد تک یہی صورت حال رہی۔ تاہم کتابوں کی اور کتابت کے پیلے رنگ کے مسطر اور کتابت کی روشنائی کی چند دکانیں موہن لال روڈ میں موجود تھیں۔ پھر ایک وقت آیا کہ موہن لال روڈ کا نام اردو بازار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیا گیا، کشمیری بازار کے کتب خانے ختم ہو گئے، وہ دیگر اشیائے تجارت کا محور بن گیا اور کتابوں کی نشر و اشاعت اور خرید و فروخت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر اردو بازار کے حصے میں آ گیا۔

حافظ صاحب کے اولین دیدار

25 اگست 1941ء کو میں چند کتابیں خریدنے کے لیے لاہور آیا تو دہلی دروازے کی طرف سے کشمیری بازار میں داخل ہوا اور دائیں بائیں کتابوں کی دکانیں دیکھتا ہوا رنگ محل میں سنہری مسجد کے قریب جا پہنچا۔ وہاں دائیں جانب کی ایک چھوٹی سی دکان میں بیٹھے ایک صاحب کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ سیاہ لمبی اور بھری ہوئی داڑھی، صاف گندمی رنگ، آنکھیں موٹی، پورا قد، ابھری ہوئی ناک کسرتی سا جسم، سر پر ترکی ٹوپی اور 35/34 سال کے جوان۔ میں نے السلام علیکم کہا تو کتاب سے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور وعلیکم السلام کہہ کر آنکھیں دوبارہ زیر مطالعہ کتاب کے صفحات پر گاڑ لیں۔ مجھے احساس ہوا کہ انہوں نے سلام کا جواب خوش دلی سے نہیں دیا، بلکہ سلام کو مطالعہ کتاب میں مخل قرار دیا ہے۔ عرض کیا: چند کتابیں لینا چاہتا ہوں۔

کتاب سے نظر اٹھائے اور میری طرف دیکھے بغیر ارشاد ہوا جو کتابیں لینا چاہتے ہو، دیکھ لو۔ کتابیں باہر پھٹے پر بھی سجائی ہوئی تھیں اور اندر الماریوں میں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔

میں نے اپنی مطلب کی کتابیں منتخب کیں اور قیمت پوچھی، جو قیمت انہوں نے بتائی، اس میں کچھ رعایت کے لیے عرض کیا تو بے رخی (بلکہ بے رحمی) سے جواب دیا۔ بازار میں بہت دکانیں ہیں، جہاں رعایت سے ملتی ہیں، لے لو۔ عرض کیا طالب علم ہوں گوجرانوالا سے آیا ہوں۔ بولے: میں نے کہا ہے جہاں رعایت سے ملتی ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے لے لو۔

ان کے فرمان کے مطابق میں نے کتابوں کی قیمت ادا کی تو اسی وقت ایک صاحب نے میرے دائیں کندھے پر ہاتھ رکھا اور دوسرے نے بائیں کندھے پر۔ میں نے دیکھا تو ان میں ایک میرے استاد محترم حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی تھے۔ اور دوسرے تھے میرے مشفق مولانا حکیم عبداللہ روڑی والے۔ دونوں نے فرمایا: ''تم کدھر؟''

انہوں نے دکان دار کو السلام علیکم کہا تو دکان دار نے کتاب بند کی اور نہایت احترام سے کھڑے ہو کر انہیں دکان کے اندر لے گئے اور ان دونوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ مجھے دکان میں لے گئے۔ دکان دار نے ان کو شربت پیش کیا اور مجھے بھی پلایا۔ اب دکان دار مجھ پر مہربان تھے۔

یہ دکان دار تھے جناب حافظ محمد یوسف گکھڑوی' اور دکان تھی انگریزی اور اردو کتابوں کے مشہور اہل حدیث ناشر شیخ محمد اشرف مرحوم کی۔ ان کا دفتر تو اس سے دو تین دکانیں آگے دوسری منزل پر تھا جہاں سے مختلف مقامات میں کتابیں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی تھیں۔ لیکن بازار کی اس دکان پر حافظ محمد یوسف گکھڑوی کام کرتے تھے جو شیخ صاحب کے نزدیک نہایت قابل اعتماد اور ذمے دار شخص تھے۔

حافظ صاحب کتاب و سنت کے تقویٰ شعار عالم اور پرجوش خطیب تھے' سراپا خلوص اور پیکر حسنات ان کا لہجہ اور اسلوب کلام ایسا تھا' جس سے سننے والے کو کچھ تلخی کا احساس ہوتا تھا' ورنہ عام مجلسی گفتگو میں وہ شیریں گفتار اور وضع دار بزرگ تھے۔ یہ پہلے دیدار تھے جو حافظ صاحب کے میں نے کیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت اسلامی کی تاسیس کا دن

اس سے دوسرے دن 26 اگست 1941ء کو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے ہندوستان کے بہت سے مقامات کے ان سرکردہ علماء وزعما کا اجلاس بلایا تھا' جس میں جماعت اسلامی کی تاسیس عمل میں آئی۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور مولانا حکیم عبداللہ روڑی والے اسی اجلاس میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لائے تھے۔ جماعت کے اس تاسیسی اجلاس میں ان کے ساتھ مجھے بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ تعداد میں یہ 75 حضرات تھے۔ جن کی موجودگی میں جماعت اسلامی معرض وجود میں آئی۔ ان میں سے کوئی صاحب جماعت کے رکن بنے' کسی نے متفقین کی فہرست میں اپنا اسم گرامی درج کرایا۔ اور کسی نے ہم درد ہونے کا اعلان کیا۔ ہم تینوں میں سے مولانا حکیم عبداللہ صاحب رکنیت کے دائرے میں داخل ہوئے' مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے متفقین میں نام لکھوایا اور یہ گناہ گار فقیر ہم دردوں میں شامل ہوا۔ میں نے اس کی پوری تفصیل پہلے اکتوبر 1991ء کے ماہنامہ ''قومی ڈائجسٹ'' میں بیان کی اور اس کے بعد اس کا تذکرہ اپنی کتاب 'نقوش عظمت رفتہ' میں کیا' جو مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور کی طرف سے چھپی' بہرحال 26 اگست 1941ء جماعت اسلامی کی تاسیس کا دن تھا اور میں اس میں شامل تھا۔

ولادت اور مسلک

حافظ محمد یوسف مقام گکھڑ 1905ء میں پیدا ہوئے' ان کے آبا و اجداد قدیم دور سے گکھڑ ہی کے رہنے والے تھے۔ پہلے یہ گاؤں تھا۔ پھر اس نے قصبے کی شکل اختیار کی۔ اب یہ خاصا بڑا شہر ہے اور قیام پاکستان سے قبل ہی سے یہ دری کی صنعت کا مشہور مرکز ہے۔ گوجراں والا سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر راولپنڈی جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی جرنیلی سڑک پر واقع ہے اور ضلع گوجراں والا میں شامل' جسے جی ٹی روڈ کہا جاتا ہے۔

یہ دو بھائی تھے اور ایک بہن۔ دوسرے بھائی کا نام حکیم محمد امین تھا' وہ ان سے بڑے تھے اور گکھڑ میں طبابت کرتے تھے۔ حافظ صاحب نے ابتدائی دینی تعلیم گکھڑ کے قریبی گاؤں میں حکیم محمد صادق سے حاصل کی۔ پھر گکھڑ کے مڈل سکول میں مڈل پاس کیا۔

حافظ صاحب اور اس کے خاندان کے لوگ احناف کے بریلوی مسلک سے وابستہ تھے اور اہل حدیث کے سخت مخالف۔ گکھڑ سے تھوڑی دور کے فاصلے پر موضع نت کلاں تھا۔ وہاں ایک بزرگ عالم دین مولانا سلطان احمد انصاریؒ فروکش تھے۔ وہ محدث پنجاب حضرت عبدالمنان وزیر آبادیؒ کے شاگرد تھے۔ انہوں نے پنجابی نظم میں حضرت حافظ صاحب کے سوانح حیات لکھے ہیں۔ ابتدا میں اس علاقے میں اہل حدیث کی مسجد صرف نت کلاں ہی میں تھی۔ جس میں مولانا سلطان احمد درس و تدریس کا فریضہ بھی سرانجام دیتے تھے۔ اور جمعہ و جماعت کا سلسلہ بھی انہی کے سپرد تھا۔ ان کا ذریعہ معاش گھر میں کھڈی پر کپڑا بننا تھا۔ (ان کا تذکرہ مولانا احمد الدین گکھڑوی کے اساتذہ کے سلسلے میں مولانا بھٹی صاحب کی کتاب ''استاذ المناظرین' مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ'' کے چوتھے باب اور دیگر مقامات میں قارئین کرام کے مطالعہ میں آچکا ہے۔)

ایک دن حافظ صاحب کسی کام سے نت کلاں گئے اور وہاں کی مسجد اہل حدیث میں نماز پڑھی۔ مولانا سلطان احمد بھی اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور حافظ صاحب کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ جب یہ نماز پڑھ چکے تو مولانا نے ان سے کہا: آپ نے صحیح طور پر نماز نہیں پڑھی' حافظ صاحب ان کی یہ بات سن کر بھڑک اٹھے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا؛تم وہابی اپنے گھر رہو۔میں نے نماز بالکل صحیح طریقے سے پڑھی ہے۔

بریلویت سے اہل حدیثیت کی طرف

مولانا نے فرمایا؛ آپ آرام سے سنیں' میں آپ کو نماز کے بارے میں نبی مکرم ﷺ کا فرمان سناتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ کس طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی سن کر حافظ صاحب ان کے پاس بیٹھ گئے۔انہوں نے جب حضور ﷺ کے طریقہ نماز کے متعلق بتایا تو حافظ صاحب نے بریلویت ترک کر کے مسلک اہل حدیث اختیار کرلیا۔ پھر مولانا ممدوح سے دینی تعلیم حاصل کرنے لگے۔احمد الدین گکھڑوی بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر مولانا سلطان احمد سے درسی کتابیں پڑھنے جایا کرتے تھے۔حافظ صاحب نے اس اثناء میں مولانا احمد الدین گکھڑوی سے بھی استفادہ کیا' اس لیے وہ مولانا سلطان احمد کے ساتھ مولانا احمد الدین گکھڑوی کو بھی اپنے استاذ قرار دیتے تھے۔

حافظ صاحب کہا کرتے تھے کہ جولاہوں نے میری تندیں ٹھیک کیں اور لوہاروں نے میری لائنیں صحیح کیں۔ جولاہوں سے مراد ان کے استاذ مولانا سلطان احمد انصاری (ساکن نت کلاں) تھے اور لوہاروں سے مراد تھے مولانا احمد الدین گکھڑوی۔

حافظ صاحب کے والد سخت قسم کے بریلوی اور پیر پرست تھے' لیکن خود حافظ صاحب مولانا سلطان احمد کے فرمان سے اثر پذیر ہو کر دائرہ اہل حدیثیت میں داخل ہو گئے تھے۔ان کے والد صاحب کے پیر ساہیوال کے قریب کسی گاؤں میں رہتے تھے۔اور وہ کبھی کبھی اپنے پیر کی زیارت کے لیے وہاں جایا کرتے تھے۔پیر صاحب کے بارے میں وہ عقیدت مندانہ لہجے میں کہا کرتے تھے کہ وہ غائبانہ طور پر ہمارے خاندان کے متعلق مکمل معلومات رکھتے اور سب افراد کے نام بتا دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ایک روز اپنے بیٹے (حافظ محمد یوسف) سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور پیر صاحب سے ملو' ان سے مل کر اور ان کی باتیں سن کر تمہیں بہت سے معاملات کا پتا چلے گا۔ حافظ صاحب نے کہا یہ لوگ شعبدہ باز ہوتے ہیں' ادھر ادھر کی باتیں سنا کر لوگوں کو لوٹتے ہیں' انہیں صحیح بات کا علم نہیں ہوتا' لیکن آپ مجھے ضرور ساتھ لے جانا چاہتے ہیں تو چلیے میں چلا جاتا ہوں' لیکن وہ میرے خاندان کے نام تو کجا خود میرا نام بھی نہیں بتا سکے گا۔ بیٹے کی یہ بات سن کر والد محترم نے فرمایا اگر وہ نہ بتا سکا تو میں مسلک اہل حدیث اختیار کرلوں گا' چنانچہ یہ دونوں باپ بیٹا پیر صاحب کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ پیر صاحب نیم عریاں بیٹھے ہیں اور چند خواتین ان کی مجلس میں موجود ہیں۔

حافظ صاحب کے والد صاحب کو پیر صاحب نے ان کا نام لے کر بلایا' چوں کہ وہ ان کے مرید تھے' اس لیے وہ انہیں خوب جانتے تھے۔ اب والد صاحب نے پیر سے حافظ صاحب کے بارے میں پوچھا تو وہ کافی دیر تک کوئی لفظ زبان سے نہ نکال سکے اور خاموش بیٹھے انہیں دیکھتے رہے۔ کچھ دیر کے بعد والد صاحب سے مخاطب ہوئے اور کہا اس نوجوان سے کہو یہ جو کچھ منہ سے پڑھ رہا ہے' اسے پڑھنا بند کردے۔ والد صاحب نے بیٹے سے کہا کہ تو انہوں نے جواب دیا: میں ذکر الٰہی میں مشغول ہوں' اسے پڑھنا بند نہیں کرسکتا۔ وہ پیر حافظ صاحب کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا تو ان کے والد نے کہا یوسف چلو گھر واپس چلیں۔ تم اپنے مسلک میں سچے ہو اور میں تمہارا مسلک قبول کرتا ہوں۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ و اعفہ واعف عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظ قرآن اور حدیث کی تعلیم

حافظ صاحب نے قرآن مجید لاہور کی مسجد لسوڑیاں والی میں حفظ کیا۔ پھر لاہور کی مسجد چینیاں والی کے مدرسے میں تعلیم حاصل کرتے رہے جو مولانا سید محمد داؤد غزنوی نے جاری کیا تھا۔ اس وقت اس مدرسے میں حضرت مولانا محمد علی لکھوی طلباء کو حدیث کی کتابیں پڑھاتے تھے' حافظ صاحب نے حضرت مولانا لکھوی سے کتب حدیث پڑھیں۔

مساجد کی تعمیر

حافظ صاحب نے لاہور ہی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہاں انہوں نے شیخ محمد اشرف کے کتب خانے میں ملازمت کی اور مغل پورہ میں ان کا قیام رہا۔ لاہور میں ان کی کوشش سے اہل حدیث کی ایک مسجد تو لوکو ورکشاپ میں تعمیر ہوئی۔ اور ایک مغل پورہ میں مسجد توحید گنج۔ اس سے کئی سال بعد ان کی سعی بابرکت سے ایک مسجد گوجراں والا کے گھنٹا گھر کے قریب بنائی گئی۔ جسے مسجد اختر اہل حدیث کہا جاتا ہے۔

کتاب وسنت کی تبلیغ کا جذبہ

حافظ صاحب کو قرآن وحدیث کی تبلیغ کا شوق تھا اور پورے جوش اور زور سے تقریر میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے تھے۔ قرآن وحدیث پر عمل نہ کرنے والوں کے وہ شدید مخالف تھے۔ ان کے لیے سخت الفاظ استعمال فرماتے اور کسی قسم کی پروا کیے بغیر ان کے مقابلے پر اتر آتے۔ وہ غیرت دینی کا چلتا پھرتا پیکر اور حمیت اسلام کا مضبوط مجسمہ تھے۔ کسی دینی مسئلے کی ذرہ سی خلاف ورزی بھی انہیں گوارا نہ تھی۔ علمائے کرام کے بے حد قدردان اور طلبائے علم کے لیے انتہائی مشفق۔ اللہ نے بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سی صفات حسنہ ان کے خمیر میں جمع فرما دی تھیں۔ اور وہ علم وعمل اور تقویٰ ونجابت کا روح پرور مجموعہ تھے۔ تبلیغ دین اور وعظ وخطابت کے ساتھ ساتھ وہ مجاہد فی سبیل اللہ بھی تھے۔ کشمیر کے محاذ پر انہوں نے سردار عبدالقیوم اور دیگر رفقائے جہاد کی رفاقت میں بہت سے مجاہدانہ کارنامے سرانجام دیئے۔ ان کا قلبی تعلق مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد شہید کی قائم کردہ جماعت مجاہدین سے تھا جو 1826ء سے اگست 1947ء یعنی تا آزادی برصغیر تک انگریزی حکومت سے برسرپیکار رہی۔

حافظ صاحب 1920ء سے 1947ء تک ستائیس برس لاہور میں رہے۔ پھر اپنے آبائی قصبے گکھڑ چلے گئے۔ اسی سال یعنی 1947ء ہی میں انہوں نے گوجراں والا کے اردو بازار میں سکول بک ڈپو کے نام سے کتابوں کی نشرواشاعت کا کام شروع کیا۔ یہ ان کا ذریعہ معاش تھا۔

تعمیر مسجد اور مدرسہ

1948ء میں حافظ صاحب نے اپنے گکھڑ کے خاندانی سکونتی مکان کو مسجد میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا اور اس پر عمل بھی کیا۔ مسجد کا نام انہوں نے توحید گنج رکھا ہے۔ یہ خاصی وسیع مسجد ہے۔ اس میں حفظ قرآن کا مدرسہ جاری فرمایا۔ اس مدرسے میں سینکڑوں بچوں نے قرآن حفظ کیا۔ جن میں بیرونی طلباء بھی شامل تھے۔ اور مقامی بھی۔ بیرونی طلباء کے لیے ناشتہ روزانہ حافظ صاحب کے گھر میں تیار ہوتا تھا۔ جب کہ دوپہر اور شام کا کھانا مسجد سے ملحقہ گھروں سے آتا تھا۔

حافظ صاحب کی اہلیہ محترمہ جنہیں احترام سے آپا جی کہا جاتا تھا' طلباء پر انتہائی شفقت کرتی تھیں اور ان سے والدہ کا سا سلوک روا رکھتی تھیں۔ طلباء کو ناشتہ کرانے کے بعد اپنے حقیقی بچوں کو ناشتہ کراتی تھیں۔ حافظ خالد محمود فاضل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی، جو گوجراں والا سے تعلق رکھتے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی گکھڑ میں حافظ محمد یوسف صاحب کے جاری کردہ مدرسے میں قرآن مجید حفظ کیا تھا اور میرا مشاہدہ ہے کہ حافظ صاحب کی اہلیہ مرحومہ طلباء سے بے حد ہمدردی اور شفقت کا برتاؤ کرتی تھیں۔

گفتار و کردار کی ہم آہنگی

حافظ صاحب کی وسعت قلبی اور فراخ حوصلگی ملاحظہ ہو کہ اپنا رہائشی مکان مسجد میں بدل دیا ہے اور اس میں مدرسہ جاری کر کے لوگوں کے بچوں کو قرآن مجید حفظ کرایا جا رہا ہے۔ پھر ان کے لیے ناشتہ بھی اپنے گھر میں تیار کیا جاتا ہے۔ حافظ صاحب واقعتاً ولی اللہ اور مخلص ترین خادم قرآن و حدیث تھے۔ مادیت کے طوفان میں گھرے ہوئے اس دور میں حافظ صاحب جیسا شخص ملنا بہت مشکل ہے۔ وہ صاحب گفتار بھی تھے۔ اور صاحب کردار بھی۔ یعنی ان کے گفتار اور کردار میں کامل ہم آہنگی پائی جاتی تھی۔ جو بات زبان پر آئی، وہ عمل سے بھی آشنا ہوئی۔

مسجد کا افتتاح اور مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا خطبہ جمعہ

1948ء میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی نے اپنے ذاتی مکان کو منہدم کر کے جب اسے مسجد میں تبدیل کیا تو اس کے افتتاح کے لیے لاہور سے حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ کو دعوت دی گئی تھی۔ وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ مولانا گکھڑ تشریف لائے اور نو تعمیر مسجد میں خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں گوجراں والا، وزیر آباد، گکھڑ اور دور و نزدیک کے بے شمار لوگوں نے شرکت کی، اور مولانا غزنوی کا خطبہ، جمعہ سنا۔ اس بابرکت موقعے پر اس فقیر کے گوجراں والا کے قابل احترام دیرینہ دوست چودھری عبدالواحد گوندل بھی موجود تھے۔ جو علماء و زعما سے نہایت قریبی مخلصانہ تعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں۔ مولانا غزنوی کا یہ خطبہ چودھری صاحب ممدوح نے اس سے 63 سال بعد 20 اپریل 2011ء کو قلم بند کیا اور آج 28 فروری 2014ء کو جب میں حافظ محمد یوسف صاحب کے بارے میں یہ سطور لکھ رہا ہوں' چودھری عبدالواحد گوندل کے ہاتھ کا لکھا ہوا وہ خطبہ میرے سامنے ہے' اسے خوانندگان کرام کے مطالعہ کے لیے یہاں درج کیا جا رہا ہے۔ مولانا نے سورۃ الاعلیٰ کی آیت (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى) سے آخری چھے آیات کی تفسیر بیان فرمائی۔

چودھری صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اتنی طویل مدت کی خالص علمی نوعیت کی باتیں ان کے حافظے میں محفوظ رہیں۔ معلوم نہیں اس وقت پاکستان میں کتنے لوگ موجود ہیں' جنھوں نے مولانا سید محمد داؤد غزنوی کی تقریریں سنی ہوں۔ میں پندرہ سال سے زیادہ عرصہ مولانا غزنوی کی خدمت میں رہا اور انکی لاتعداد تقریریں سننے کا شرف حاصل کیا اور ان کی مجلسی گفتگو روزانہ سنتا رہا۔ ان کی تقریر پر مشتمل جب یہ سطور لکھ رہا ہوں' تو مجھے شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ مولانا تقریر فرما رہے ہیں اور میں ان کے سامنے بیٹھا سن رہا ہوں۔ چودھری صاحب نے خطبہ جمعہ کے جو الفاظ تحریر کیے ہیں' وہ بلا شبہ مولانا کے ارشاد فرمودہ ہیں۔ اب آئیے مولانا غزنوی کے اس خطبہ جمعہ کا مطالعہ فرمایئے جو مجھے حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے فرزند گرامی عطاء السلام کی وساطت سے موصول ہوا۔ چودھری صاحب لکھتے ہیں:

"میرے ایک دوست عبدالستار غوری میرے گھر آئے۔ فرمایا: میں نے اخبار میں یہ اعلان پڑھا ہے کہ گکھڑ میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی ہے' جس کا افتتاحی خطبہ 'جمعہ حضرت مولانا داؤد غزنوی صاحب ارشاد فرمائیں گے' چلو آج وہیں نماز جمعہ ادا کریں گے۔ ہم بس پر سوار ہوئے' گکھڑ جا کر بس سے اتر رہے تھے کہ دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا داؤد غزنوی بھی لاہور سے آنے والی بس سے اترے ہیں۔ استقبال کے لیے حافظ یوسف صاحب موجود تھے۔ علیک سلیک اور مصافحہ کے بعد ہم دونوں بزرگوں کے ساتھ مسجد میں پہنچے۔ اذان کے بعد مولانا غزنوی صاحب منبر پر کھڑے ہوئے' خطبہ مسنونہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ کی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى سے صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى تک چھ آیات تلاوت کیں۔ اب تفسیر اوران الفاظ کے معانی کا ایک چشمہ جاری تھا۔ خوب صورت چہرے سے بڑے ہی موزوں اور برمحل الفاظ ''وابل'' کی طرح ہم سن رہے تھے' یعنی موسلا دھار بارش کا سا سماں تھا۔ خطبہ کیا تھا ایک خالص علمی کتاب تھی۔ افسوس خطبہ ان کی آواز میں ریکارڈ نہ ہو سکا۔ ایسا ہوتا تو یہ ایک نہایت گراں مایہ چیز ہوتی اور لوگ اس سے اخذ فیض کرتے۔ تاہم بعض الفاظ و مطالب ذہن میں محفوظ ہیں' یادداشت پر زور دے کر انہیں قلم بند کرتا ہوں۔

''سب سے پہلے مولانا غزنوی نے تزکیۂ نفس کا ذکر کیا۔ فرمایا: جب تک عقیدہ درست نہ ہو گا' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی طرف سے نازل کردہ ہدایت پر پورا پورا عمل نہ ہو سکے گا' نفس کی پاکیزگی ایک خواب ہو گی اور انسان دھوکے میں مبتلا رہے گا۔ مولانا نے راہبوں اور جوگیوں کے مختلف طریقوں اور عملوں کا تذکرہ کیا اور ان کے رد میں قرآن مجید سے گواہی پیش کی۔ فرمایا: انسانوں نے ان طوق وسلاسل کو خود اختیار کیا اور صحیح بات پر عمل نہ کر سکے۔ اپنے لیے اور دوسروں کے لیے آزمائش کا باعث بنے حاصل کچھ نہ ہوا۔

اس کے بعد صوفیائے کرام کے وظائف واوراد اوران کی ریاضتوں کے بارے میں فرمایا: کلمہ طیبہ کا ورد اور اس کے لیے خاص انداز اور جہتوں کو اختیار کرنا' اگلنا اور نگلنا' اگلنا یہ ہے کہ لا الہ پڑھے تو تصور کرے کہ زمین کے ہر مقام پر کسی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہٰ نہیں مانتا۔ لفظ الا کو زبان سے نکالے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو یعنی غیر اللہ کو اگلنا اور اللہ تعالیٰ کے تصور کو نگلنا۔

بعض لوگوں نے یہ طریقہ اپنا رکھا ہے کہ جب اللہ ہو کہے تو رخ عرش معلی کی طرف کرے اور دل کو بھی ادھر متوجہ کرے۔ فرمایا: میں ان طریقوں کا رد نہیں کرتا' بعض حضرات نے اس سے کچھ فوائد بھی حاصل کیے ہیں' لیکن سنت سے یا آثار صحابہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان شرک سے بچے اور کتاب و سنت کے احکام پر کاربند ہو جائے۔ گناہوں کو چھوڑ دے وہ یقیناً پاک صاف ہو جائے گا۔ اور ان الفاظ کا مصداق بن جائے گا۔ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی وہ یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے اپنے آپ کو پاک صاف کر لیا اور نیکی کو اپنا لیا۔ اس کے بعد لوگوں کے سامنے اپنی پاکیزگی کا اظہار نہ کرنا' کیوں کہ اللہ تعالیٰ جسے پاک صاف کر دے وہی پاک صاف ہو گا۔ ارشاد ہے: فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ

رمضان المبارک سال بھر میں ایک ماہ کا ریفریشر کورس ہے' جس سے تزکیہ نفس پوری طرح ہو جاتا ہے۔ ایک ماہ انسان روحانی ورزش کرے تو پھر اس پر قائم ہو جائے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے حوالے سے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان ہم تک پہنچا ہے:

مَنۡ صَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَاناً وَّاحۡتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِهٖ

''جس نے یقین و خلوص نیت سے روزے رکھے اس کے گذشتہ دور کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

جب گناہ معاف ہو گئے تو وہ پاک ہو گیا۔ دوسرا فرمان یہ ہے کہ جس نے رمضان المبارک میں قیام کیا' نماز تراویح ادا کی اس کے بھی گناہ معاف ہوئے۔ تیسرا فرمان یہ ہے کہ مَنۡ قَامَ لَیۡلَةَ الۡقَدۡرِ جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا یعنی اعتکاف کیا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بھی گناہ معاف ہو گئے۔ اس کا تزکیہ نفس ہو گیا۔ رمضان المبارک میں نیک اعمال کا اجر و ثواب زیادہ ہوتا ہے' اسی خیال کے پیش نظر رمضان میں زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔ دور دراز سے غربا اور مدارس و مساجد کے سفیر آتے ہیں اور مالی امداد حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح مسلمان کا مال بھی پاک ہو گیا' کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال پلید ہوتا ہے' مال ہی پاک نہیں ہوتا' بلکہ مال والے کو بھی پاک کرتا ہے؛ اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی

انسان خطا کار ہے۔ روزے کی حالت میں بھی بھول چوک ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات معیار سے کم تر کام کرتا ہے' لغو سے اعراض نہیں ہوتا' اس کے لیے صدقہ الفطر فرض کیا گیا اور وہ رمضان کے دوران کی لغویات سے بھی بری ہو گیا۔ رمضان المبارک میں خود حضور ﷺ کی سخاوت ''ریح مرسلہ'' کی طرح ہوتی تھی۔ یعنی تیز ہوا کی طرح خیرات کرتے تھے۔ ان تمام نیک اعمال کی ادائیگی سے پوری صفائی اور پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔

ہلال عید نظر آ گیا۔ انسان جسم کی پاکیزگی کے لیے بیدار ہوتا ہے' غسل خانے میں داخل ہوتا ہے' اپنے جسم کی ظاہری میل کچیل اتارتا ہے اور اجلا لباس زیب تن کرتا ہے۔ باطنی پاکیزگی تو اس کی رمضان المبارک کے اعمال سے مکمل ہو گئی تھی' غسل سے ظاہری طہارت و صفائی بھی ہو گئی۔

اب یہ سعید روح اہل خانہ کو ساتھ لے کر عید گاہ کی طرف چل پڑا ہے۔ یہ تو تھی تصویر قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی کی اور اب اس سے اگلی آیت پر عمل شروع ہوا۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ یعنی اپنے رب کے نام کا ذکر کر رہا ہے۔ قدرے بلند آواز سے پکارتا ہے:۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد یا یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ اس کی زبان سے ادا ہوتے ہیں؛. الله اکبر الله اکبر کبیرا و الحمد لله کثیرا و سبحان الله بکرة و اصیلا

حال یہ ہے کہ ان خوش بخت افراد کو خوش آمدید کہنے کے لیے فرشتے گلیوں اور بازاروں میں موجود ہیں۔ ان کی خیریت کے لیے دعا کر رہے ہیں اور ان کا استقبال کیا جا رہا ہے۔

اب یہ اللہ کا بندہ عید گاہ میں پہنچ گیا ہے۔ اور اللہ کا ذکر کثرت اور بلند آواز سے کر کے دوسرا حکم بجالا رہا ہے اور وہ ہے فَصَلّٰی یعنی نماز عید ادا کی۔ اس نماز کے لیے نہ تو اذان دے کر لوگوں کو آگاہ اور خبردار کیا گیا اور نہ قیام جماعت کے وقت کسی نے اقامت کہی۔ پھر اس قدر ہجوم کیسے اکٹھا ہو گیا۔ اللہ اکبر! آسمان میں ایک منظر اور ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں؛ یہ اس قدر لوگ کیوں جمع ہوئے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں؛ یہ اپنے گناہوں کی معافی اور جنت کے طلب گار ہیں۔ فرمان ہوتا ہے گواہ رہو میں نے ان کو معاف کیا اور ان کو جنت عطا کی۔

ان دو آیات کا مطلب مکمل ہو گیا سورۃ الاعلیٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی جہاں ابھی تک رمضان اور تراویح کا سلسلہ نہیں تھا۔ اس کے باوجود امام تفسیر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ آیات رمضان اور عید الفطر سے مناسبت رکھتی ہیں۔ اگرچہ یہ ان اعمال کی فرضیت سے پہلے نازل ہو چکی تھیں۔

اب مولانا سید داؤد غزنوی صاحب تلاوت فرماتے ہیں؛ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی کچھ بدنصیب ایسے ہیں کہ رمضان آیا گزر گیا' انہوں نے اپنی بخشش کے لیے کچھ نہ کیا۔ اس دنیا کی زندگی کو ترجیح دے کر مال کمانے میں لگے رہے' دن رات بس یہی دھن ہے۔ کہ معیار زندگی کو بلند کر لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹ لیں تاکہ Up Lift Of living (زندگی کا معیار بہتر ہو جائے) دوسرے انسانوں سے وہ برتر ہو جائیں' لیکن اس کوشش میں آخرت کو بھلا بیٹھے جو کہ ابدی زندگی ہے اور جس میں خیر و بہتری ہے۔ اس میں خیر بھی ہے اور وَابْقٰی بھی ہے۔ ہمیشہ باقی رہنے والی۔

آخر میں فرمایا: مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ یہ سورۃ یعنی سورۃ الاعلیٰ پہلے صحیفوں' حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحف میں درج تھی اور بعض نے یہ فرمایا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ سے وَّاَبْقٰی تک کے الفاظ ان کتابوں میں درج تھے۔

آخر میں مولانا غزنوی نے حافظ محمد یوسف صاحب کے لیے دعا کی اور مسجد کے لے مکان وقف کرنے کے سلسلے کی تحسین کرتے ہوئے لوگوں کو ان کے اس عمل کی پیروی کی تلقین فرمائی۔''

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ مولانا غزنوی کا 1948ء کا ارشاد فرمودہ یہ خطبہ جمعۃ المبارک چودھری عبدالواحد گوندل نے 20 اپریل 2011ء کو قلم بند کیا اور 28 فروری 2014ء کو حافظ عطاء السلام کی وساطت سے مجھے موصول ہوا۔ اس کے متعلق گوجراں والا ہی کے اس فقیر کے دیرینہ دوست میر عبدالرحیم صاحب فرماتے ہیں:

''کسی بھلے زمانے کی بھلی باتیں یاد رہنا بھی ایک سعادت ہے' پھر انہیں محفوظ رکھنا اور تبلیغ کے لیے لکھنا بھی خاص عنایت من جانب اللہ ہے۔'' توفیق کے لیے دعا گو' میر عبدالرحیم (11-11-2008)

یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ ہفت روزہ الاعتصام' گوجراں والا سے حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے اگست 1949ء میں جاری فرمایا تھا اور اس کے ایڈیٹر مولانا محمد حنیف ندوی تھے۔ اس سے چار مہینے بعد فروری 1950ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مجھے بطور مدیر معاون گوجراں والا بھیجا گیا۔ میں 1952ء کے آخر تک وہاں یہ خدمت سرانجام دیتا رہا۔ پھر اخبار لاہور منتقل ہو گیا۔ قیام گوجراں والا کے زمانے میں وہاں کے جن بے شمار حضرات سے دوستانہ مراسم پیدا ہوئے' ان میں چودھری عبدالواحد گوندل اور میر عبدالرحیم شامل ہیں' جن سے کسی نہ کسی صورت میں رابطہ قائم رہتا ہے۔ اس دور کے دوستوں کی فہرست میں خواجہ محمد یوسف' محمد امین کھوکھر اور متعدد دیگر حضرات بھی شامل ہیں جن سے اس فقیر کی ملاقات رہتی ہے۔ میں شکرگزار ہوں کہ 65/64 سال قبل کے میرے یہ دوست مجھے یاد رکھتے ہیں۔ جزاهم الله خير الجزاء

چند مزید واقعات

اب حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے بارے میں چند مزید واقعات ملاحظہ ہوں:

قبولیت دعا

آج سے 65 سال پہلے 1968ء کی بات ہے کہ حافظ صاحب اپنے چند رفقا کی رفاقت میں جن میں آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار عبدالقیوم بھی شامل تھے' جہاد کشمیر کے لیے دریائے جہلم میں بذریعہ کشتی اسلحے کی پیٹیاں لے کر جا رہے تھے۔ ایک مقام پر پانی کا اتنا شدید ریلا آیا کہ کشتی الٹ گئی اور اسلحے کی پیٹیاں پانی کی تہہ میں چلی گئیں۔ یہ لوگ تو تیر کر دریا پار کر گئے' لیکن اسلحہ کا کچھ پتا نہ چلا' حافظ صاحب وہیں بیٹھ گئے اور اللہ سے رو رو کر دعا کرنا شروع کی اور فریاد کناں ہوئے کہ ہم اپنی دانست میں تیری راہ میں جہاد کے لیے نکلے تھے' لیکن جو اسلحہ کفار سے مقابلے کے لیے ہم لائے تھے وہ دریا میں غرق ہو گیا' اب تو ہی ہماری مدد کرنے والا ہے۔ تھوڑی دیر بعد پانی کا زور ختم ہوا تو پیٹیوں کا ایک سرا نظر آیا اور پھر چند ساعتوں میں ساری پیٹیاں سامنے آ گئیں اور دریا سے نکال لی گئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ شعاری

حافظ صاحب کے فرزند ارجمند حافظ عطاء السلام اپنے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک روز گکھڑ سے ریل پر سوار ہوئے اور بغیر ٹکٹ گوجراں والا آ گئے۔ دکان (سکول بک ڈپو) پہنچے تو حافظ صاحب تشریف فرما تھے۔ انھوں نے بتایا کہ بغیر ٹکٹ آیا ہوں۔ حافظ صاحب یہ الفاظ سنتے ہی طیش میں آ گئے اور بیٹے کو زور سے تھپڑ رسید کیا اور فرمایا: تم نے چوری کی ہے۔ اسی وقت انہیں دکان سے اٹھایا اور گوجراں والا کے اسٹیشن ماسٹر کے سامنے پیش کیا۔ فرمایا: یہ میرا بیٹا چور ہے۔ اس نے گکھڑ سے لے کر یہاں تک بغیر ٹکٹ سفر کیا ہے۔ ریلوے کے قانون کے مطابق اسے سزا دی جائے۔ اسٹیشن ماسٹر نے تو حافظ عطاء السلام کو چھوڑ دیا، لیکن حافظ صاحب نے باہر آ کر بیٹے سے کہا: گکھڑ کے دو ٹکٹ لو اور انہیں پھاڑ کر یہاں پھینک دو تاکہ محکمہ ریلوے کا جو نقصان تم نے کیا ہے وہ پورا ہو جائے۔ یہ تھی حافظ صاحب کی تقویٰ شعاری۔

راقم الحروف پر شفقت

ایک مرتبہ حافظ صاحب اس فقیر کو ملنے کے لیے گوجراں والا سے لاہور تشریف لائے، لیکن میں اس دن گاؤں چلا گیا تھا۔ حافظ صاحب ہمارے گاؤں پہنچ گئے۔ سخت گرمیوں کا موسم۔ اس زمانے میں بجلی بھی وہاں نہیں تھی۔ اتفاقاً اس وقت وہاں مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ بھی تشریف فرما تھے۔ میں ان دنوں ہفت روزہ ''الاعتصام'' کی ادارت سے منسلک تھا۔ میں حافظ صاحب کو دیکھ کر حیران ہوا۔ فرمایا: آج صبح تم سے ملاقات کے لیے شدید جذبہ دل میں ابھرا۔ یہی جذبہ مجھے لاہور اور پھر یہاں لے آیا۔ وہ رات میرے پاس گاؤں میں رہے۔ صبح گوجراں والا چلے گئے۔ گرمی کے موسم میں میرے لیے اتنا سفر کیا۔ یہ مجھ پر ان کی شفقت تھی، جس کا اثر مجھ پر ہمیشہ رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمل بالحدیث کا جذبۂ صادقہ

حافظ صاحب قرآن وحدیث پر عمل کے بارے میں بہت سخت تھے۔اور نہایت نازک احساسات رکھتے تھے۔اس کے خلاف ذرہ سی مداہنت بھی انہیں گوارا نہ تھی۔

قیام پاکستان کے بعد لاہور میں جماعت اسلامی کا دعوت وتبلیغ کا سلسلہ بھی باقاعدگی سے جاری تھا اور حافظ صاحب بھی اپنے رفقائے کرام کے ساتھ یہی خدمت سرانجام دے رہے تھے۔جماعت اسلامی کا دفتر اچھرہ میں تھا اور حافظ صاحب کا مرکز تبلیغ تھا مغل پورہ کی مسجد توحید گنج۔

حافظ صاحب اور جماعت اسلامی والوں نے فیصلہ کیا کہ مشترکہ طور پر سلسلۂ دعوت جاری رکھا جائے۔اس ضمن میں حافظ صاحب کی مولانا مودودی صاحب سے مشاورت ہوئی اور اس پر عمل شروع ہوگیا۔اس اثناء میں حافظ صاحب کو مطالعہ کے لیے مولانا مودودی کی بعض کتابیں بھی دی گئیں۔ان کتابوں میں ایک کتاب میں حدیث سے متعلق مولانا کا مضمون مسلک اعتدال بھی تھا حافظ صاحب نے یہ مضمون پڑھا تو انہیں احساس ہوا کہ حدیث کی حجیت واستناد کے بارے میں مولانا کا موقف محدثین کے موقف سے ہٹا ہوا ہے۔اب وہ یہ مضمون لے کر مولانا کی خدمت میں پہنچے اور اس باب میں ان سے سوال کیا۔پہلے تو مولانا خاموش رہے' لیکن جب سوال کا جواب دینے پر اصرار کیا گیا تو فرمایا: یہ میری ذاتی رائے ہے۔

حافظ صاحب نے کہا ہمارا نقطہ نظر تو یہ ہے کہ حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھا ہی نہیں جاسکتا اور نہ اس میں ذاتی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے' لیکن آپ کچھ اور ہی فرما رہے ہیں۔اس صورت میں ہم آپ کے ساتھ نہیں چل سکتے۔آپ کی راہ اور ہے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری اور۔ ہم حدیث کی روشنی میں دعوت و تبلیغ کا کام کریں گے' آپ جس طرح جی چاہے کریں۔ ہمارا اور آپ کا اشتراک ختم!

ایک قصائی کا جنازہ

چودھری عبدالواحد گوندل بتاتے ہیں کہ گوجراں والا میں ایک شخص مولا بخش پہلوان رہتے تھے۔ جو قصائی برادری سے تعلق رکھتے تھے اور مسلکاً بریلوی تھے۔ بھیڑ بکریوں کی ان کی آڑھت تھی اور مالی اعتبار سے آسودہ حال تھے۔ آخر عمر میں وہ بیمار ہو گئے اور بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ میرا جنازہ کتابوں کی دکان والے مولوی صاحب پڑھائیں (اس سے سکول بک ڈپو کے مالک حافظ محمد یوسف گکھڑوی مراد تھے) مولا بخش قصائی کی وفات کے بعد ان کے بیٹے حافظ صاحب کی خدمت میں آئے اور باپ کی وصیت کے متعلق بتایا اور کہا کہ جب جنازہ گھر سے اٹھایا گیا تو ہم آپ کو جنازہ گاہ لے جائیں گے۔ حافظ صاحب نے فرمایا: تمہیں آنے کی ضرورت نہیں۔ میں خود ہی جنازہ گاہ پہنچ جاؤں گا۔

جنازے کا وقت ہوا تو حافظ صاحب پہنچ گئے۔ انہوں نے اس قدر رقت آمیز انداز میں جنازہ پڑھایا کہ خود بھی روئے اور مقتدی بھی روتے رہے۔ حدیث میں جنازے کی جو دعائیں نبی ﷺ سے مروی ہیں' وہ سب نہایت خشوع و خضوع سے پڑھیں۔

جنازے کی نماز ختم ہوئی تو اعلان فرمایا کہ کوئی شخص یہاں سے نہ جائے' دفن کے بعد قبر پر پھر دعا کی جائے گی۔ چنانچہ قبر پر بھی رو رو کر طویل دعا کی۔ اس کے بعد ایک قصائی نے بلند آواز سے میت کے وارثوں سے کہا:

"او قصائیو! تہاڈے مولا بخش نوں مولا نے بخش دتا اے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب کا نماز جنازہ پڑھانے کا طریقہ گوجراں والا میں مشہور تھا اور مرنے والے کے وارثوں کی خواہش ہوتی تھی کہ اس کا جنازہ حافظ صاحب پڑھائیں۔ جنازے کے علاوہ لوگ اپنے بچوں کی نکاح خوانی کے لیے بھی ان کی خدمت میں آتے اور نکاح پڑھانے کی درخواست کرتے۔

مولانا سلفی کا جنازہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی نے 20 فروری 1968ء کو وفات پائی تو ان کا جنازہ بھی حافظ صاحب نے پڑھایا۔ گوجراں والا کی تاریخ کا یہ بہت بڑا جنازہ تھا۔ اس میں بے شمار علما وصلحا شامل تھے۔ لیکن جنازہ پڑھانے کی سعادت حافظ محمد یوسف صاحب کے حصے میں آئی۔ وہ حضرت مولانا سلفی کے بے حد عقیدت مند تھے۔ مولانا بھرپور جوانی میں 1921ء میں گوجراں والا تشریف لائے۔ اس شہر میں انہوں نے خطابتی' تدریسی اور تصنیفی اعتبار سے 47 سال خدمات سرانجام دیں' جن کے نتیجے میں وہاں کی فضا بالکل بدل گئی اور ہر سو توحید وسنت کا شامیانہ تن گیا۔ مولانا کی خدمات گوناگوں کی بنا پر گوجراں والا کا ہر فرد ان کا احترام کرتا تھا' وہ بھی ہر شخص کو اس کے مرتبے کے مطابق اکرام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

بہرحال یہاں عرض یہ کرنا مقصود ہے کہ علما وصلحا کی کثیر جماعت کی موجودگی کے باوصف حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی کی نماز جنازہ حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب نے پڑھائی۔ حافظ صاحب مرحوم کے فرزند گرامی حافظ عطاء السلام کا بیان ہے کہ مولانا کی وفات کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ ان کا جنازہ کون عالم دین پڑھائیں گے۔ اس کا پتا حضرت مولانا کی اہلیہ مرحومہ کو ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں (پروفیسر محمد چودھری' حکیم محمد محمود سلفی اور محمد داؤد) کو بلا کر کہا کہ مولانا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وصیت ہے کہ ان کا جنازہ حافظ محمد یوسف گکھڑوی پڑھائیں۔ مولانا کے بعد ان کے لائق فرزند بھی وفات پا گئے اور حافظ صاحب بھی اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ان سب کی مغفرت فرمائے۔

مولانا غزنوی کے مکتوبات گرامی

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ حافظ صاحب پر بڑی شفقت فرماتے اور ان کے اسلوب تقریر اور صالحیت پر بہت خوش تھے۔ اس کا اندازہ ان مکتوبات سے ہوتا ہے جو انھوں نے حافظ صاحب کے نام ارسال فرمائے۔ ان میں سے دو مکتوب مجھے حافظ عطاء السلام کی وساطت سے دست یاب ہوئے۔ ان میں سے ایک مکتوب 30 اکتوبر 1956ء کا تحریر فرمودہ ہے۔ اس مکتوب کے ارسال سے پہلے مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری چینیاں والی مسجد میں خطابت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے اور پھر اس منصب سے مستعفی ہو گئے تھے۔ مولانا غزنوی نے حافظ محمد یوسف صاحب کو خط لکھا کہ وہ مسجد چینیاں والی میں خطابت کی ذمہ داری قبول کر لیں۔ مکتوب مندرجہ ذیل ہے؛

اخی فی اللہ حافظ محمد یوسف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد چینیاں والی سے حافظ ابراہیم صاحب اپنے مخصوص حالات کی بنا پر مستعفی ہو گئے ہیں، اب مسجد کے لیے خطیب کی اشد ضرورت ہے۔ میری طبیعت علیل ہے۔ کسی وقت میں خطبے کے قابل ہوتا ہوں، کسی وقت طبیعت اچانک خراب ہو جاتی ہے، اس لیے ایک خطیب کی ضرورت ہے۔ میری اور میرے دوستوں کی نظر انتخاب آپ پر پڑتی ہے۔ اگر آپ جمعہ پڑھا کر اگلے دن صبح درس قرآن مجید دے کر واپس تشریف لے جایا کریں تو بہت مناسب ہوگا۔ اس طرح آپ سے ملاقات کا بھی سلسلہ قائم ہو جائے گا۔ اور کبھی کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا خطبہ بھی آپ سن سکیں گے اور میں اکثر آپ کے خطبوں سے مستفیض ہوا کروں گا۔

جواب کا منتظر ہوں۔ والسلام

داؤد غزنوی

30-10-1956

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حافظ صاحب نے مولانا غزنوی کے اس مکتوب گرامی کا کیا جواب دیا' یہ البتہ حقیقت ہے کہ وہ کسی وجہ سے مسجد چینیاں والی میں خطابت کا سلسلہ شروع نہیں کر سکے۔

ایک مکتوب گرامی اور ہے جو 20 دسمبر 1958ء کا رقم فرمودہ ہے۔ اس زمانے میں مولانا محمد اسحاق رحمانی (گوہڑوی) قصور کی جامع مسجد اہل حدیث کے منصب خطابت پر فائز تھے۔ پھر اس منصب سے علاحدہ ہو گئے تھے۔ ان کی علیحدگی کے بعد ایک جمعہ یا اس سے زیادہ حافظ صاحب کو پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا غزنوی نے ان کو خط لکھا کہ وہ مستقل طور پر قصور کی مسجد اہل حدیث میں جمعہ پڑھایا کریں۔ خط کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں......

مکرمی مولانا حافظ محمد یوسف!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مجھے جماعت اہل حدیث قصور کے بعض احباب سے یہ معلوم کر کے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کے خطبہ جمعہ کو بہت پسند کیا گیا اور وہاں کی جماعت کی دلی خواہش ہے کہ آپ اگر مستقل طور پر قصور تشریف لے آئیں تو مولوی اسحاق صاحب کے جانے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے' اسے آپ پُر کر سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ آپ گوجراں والا میں اپنا تجارتی کاروبار کرتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رزق مقرر کیا ہے وہ بہر حال آپ کو ہر جگہ ملے گا۔

قصور بھی ایک بہت اچھا قصبہ ہے' وہاں آپ اگر کوئی تجارتی کام کرنا چاہیں تو وہاں اس کے مواقع بھی ہیں' اس لیے میری دلی تمنا ہے کہ آپ قصور تشریف لائیں اور مستقل رہائش یہاں اختیار کرلیں۔ اپنے مواعظ حسنہ اور تجارت کے لیے اہل قصور اور گردونواح کے مسلمانوں کو محظوظ فرمائیں۔ آپ ماشاء اللہ ایمانی بصیرت رکھتے ہیں' آپ کو زیادہ اس بارے میں کہنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ جو رزق اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مقرر کیا ہے' وہ بہر حال آپ کو عطا کرتا رہے گا۔ اس میں سے کوئی ایک دانہ بھی آپ سے چھین نہیں سکتا اور نہ کوئی ایک دانہ اس میں دے سکتا ہے۔ آپ اللہ کے دین کے لیے یہ تبدیلی مکان کریں گے' اللہ تعالیٰ آپ کی ضرور مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا اس لیے امید کرتا ہوں کہ آپ میری اس درخواست کو قبول فرما کر قصور آنے کے پروگرام کو دوسری چیزوں پر ترجیح دیں گے۔

امید ہے کہ جواب باصواب سے جلد مطلع فرمائیں گے۔

والسلام

دعا گو

محمد داؤد غزنوی

20-12-1958

پہلے خط کی طرح اس خط کا جواب بھی ہمارے علم میں نہیں کہ حافظ صاحب نے کن الفاظ میں دیا' لیکن ان کے حالات اس قسم کے تھے کہ گوجراں والا کی سکونت ترک کر کے دوسری جگہ مستقل طور سے قیام کرنا ان کے لیے مشکل تھا' چنانچہ گکھڑ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل مکانی کر کے وہ گوجراں والا آئے اور وہیں سکول بک ڈپو کے نام سے کام شروع کیا اور پھر اسی شہر میں زندگی گزار دی۔

اساتذہ گرامی

حافظ صاحب نے جن اساتذہ گرامی سے دینی تعلیم حاصل کی' وہ مندرجہ ذیل حضرات تھے:

☆ حکیم محمد صادق جو گکھڑ کے قریب ہی ایک گاؤں میں رہتے تھے۔

☆ مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ' موضع نت کلاں۔ یہ محدث پنجاب حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ کے شاگرد تھے۔

☆ مولانا احمد الدین گکھڑوی رحمۃ اللہ

☆ مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ

☆ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ

☆ مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ

حضرت مولانا محمد علی لکھوی سے انہوں نے 1932ء میں چینیاں والی مسجد (لاہور) میں کتب حدیث پڑھیں اور سند لی۔ مولانا لکھوی کا مسجد چینیاں والی کے مدرسے میں تشریف لے جانے اور طلباء کو پڑھانے کا پس منظر یہ ہے کہ مولانا داود غزنوی انگریزی حکومت کے خلاف کسی تحریک میں قید ہوئے تو انہوں نے مسجد کی انتظامیہ کی معرفت مولانا محمد علی لکھوی کو پیغام بھجوایا کہ وہ لاہور تشریف لے جائیں اور ان کی جگہ مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کریں۔ مولانا محمد علی لکھوی نے جواب دیا۔ میں اس صورت میں وہاں جا سکتا ہوں کہ خطبہ جمعہ کے ساتھ ساتھ کتب حدیث کی تدریس کا سلسلہ بھی جاری کیا جائے۔ مولانا غزنوی اپنے آبائی مدرسہ غزنویہ (امرتسر) کے مہتمم تھے۔ انہوں نے وہاں پیغام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھجوایا کہ مدرسہ غزنویہ کے چند طلباء کو جو کتب حدیث پڑھتے ہیں‘ چینیاں والی مسجد میں بھیجا جائے‘ چنانچہ چھے یا سات طلباء مدرسہ غزنویہ سے آ گئے اور دو یا تین لاہور سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ کل دس طلباء تھے جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں؛

☆ حافظ محمد سلیمان بھوجیانی

☆ مولانا عبدالودود (موضع ہڈاں والی‘ ضلع فیروزپور)

☆ مولانا عبدالواحد (سابق امام جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد)

☆ حافظ محمد یوسف گکھڑوی

☆ سید زین العابدین (ان کا تعلق بھی غالباً فیصل آباد سے تھا)

☆ مولانا عبدالحلیم (بڑبن آزاد کشمیر)

☆ مولانا عبدالعزیز (کاتب)

☆ مولانا عبدالصمد بنگالی (میمن سنگھ)

☆ مولانا عبدالعظیم انصاری

☆ ایک صاحب اور تھے جن کے نام کا علم نہیں ہو سکا۔

یہ حضرات 1351ھ میں حضرت مولانا محمد علی لکھوی سے چینیاں والی مسجد میں کتب حدیث پڑھتے تھے۔ مولانا لکھوی نے مولانا عبدالعظیم انصاری کو جو سند حدیث دی‘ اس پر 4 رجب 1351ھ لکھا ہے‘ عیسوی حساب سے یہ 3 نومبر 1932ء بنتا ہے‘ اسی زمانے میں دیگر طلباء کو سندیں دی گئیں۔

وفات

حافظ محمد یوسف صاحب گکھڑوی سے متعلق بہت سی باتوں سے ہم مطلع ہو چکے ہیں۔ وہ ہر کار خیر میں ہر آن مستعد رہتے تھے۔ ان کی عام صحت بہت اچھی تھی۔ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوجراں والا میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ 18 اپریل 1980ء کو وہ سیڑھیوں سے گرے اور بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ان کے بیٹے حافظ عطاء السلام اس وقت دکان پر تھے' انہیں اطلاع دی گئی تو وہ فوراً گھر پہنچے۔ اللہ جانے حافظ صاحب کو کیا معلوم ہوا۔ عطاء السلام سے کہا: اب میرا آخری وقت آ پہنچا ہے۔ زندگی کے صرف پندرہ سولہ روز باقی ہیں۔

بیٹے نے تسلی دی اور کہا: یہ معمولی زخم ہے' ان شاء اللہ آپ جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔

حافظ آباد میں ہڈی جوڑ کا ماہر ایک مشہور جراح تھا' اسے بلایا گیا۔ اس نے علاج کیا' لیکن کامیاب نہ ہوا۔ اس کے بعد انہیں میو ہسپتال داخل کرایا گیا۔ یہاں وہ صرف دو دن رہے۔ فرمایا: مجھے یہاں سے لے جاؤ۔ "مجھے یہاں رہنے کی اجازت نہیں۔"

اب انہیں لاہور سے گوجراں والا لے آئے اور لوگوں کے مشورے سے راہوالی کے سی' ایم' ایچ میں داخل کرا دیئے گئے۔ یہاں کا ڈاکٹر قادیانی تھا اور حافظ صاحب کے خلاف انتہائی تعصب رکھتا تھا۔ یہاں سے انہیں سی' ایم' ایچ راولپنڈی لے گئے' یہاں بھی کوئی تسلی بخش علاج نہ ہو سکا۔ بالآخر وہ 7 مئی 1980ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میں ان دنوں ادارہ ثقافت اسلامیہ میں ریسرچ فیلو کی حیثیت سے تصنیفی خدمات سر انجام دیتا تھا۔ مجھے گوجراں والا سے ایک دوست نے ان کی وفات کی اطلاع دی اور جنازے کا وقت بتایا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ریڈیو پر بھی ان کی وفات اور جنازے کے وقت کا اعلان کرانا تمہاری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ میں نے ریڈیو پر اعلان کرایا اور جنازے میں شرکت کے لیے گوجراں والا پہنچا۔ ان کی وصیت کے مطابق جنازہ مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھایا۔ مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی نیک اور متقی عالم دین ہیں۔ انہوں نے بے حد خشوع وخضوع کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔

نرینہ اولاد

حافظ صاحب کی اولاد چھ بیٹے اور پانچ بیٹیاں۔ ان میں سے دو بیٹیاں اور دو بیٹے وفات پا گئے تھے۔ ذیل میں چار بیٹوں کے نام پڑھیے اور مجھے اجازت دیجیے۔

☆ حافظ عبدالسلام

☆ حافظ عطاء السلام عابد

☆ ضیاء السلام

☆ حافظ عبدالعلام

عبدالسلام نے نصف قرآن مجید یاد کیا تھا۔ پھر بیمار ہو گئے اور پورا قرآن حفظ نہ کیا جا سکا۔ آج کل اہل حدیث کی ایک جہادی تنظیم سے منسلک ہیں۔

عطاء السلام عابد نے سرکاری سکول کی تعلیم میٹرک تک حاصل کی۔ اپنی آبائی مسجد توحید گنج گکھڑ میں قاری ایاز محمد اور قاری صابر حسین سے قرآن مجید حفظ کیا۔ والد محترم کے ساتھ سکول بک ڈپو میں کام کرتے تھے۔ اب بھی اسی دکان میں ہیں' لیکن کام کی نوعیت کچھ بدل گئی ہے۔ والد ہی کی طرح صالح سرشت اور پابند شرع ہیں۔

ضیاء السلام ایف' ایس' سی اور انجینئرنگ کے ڈپلوما ہولڈر ہیں۔ آج کل بہ سلسلہ معاش سعودی عرب میں مقیم ہیں۔

حافظ عبدالعلام نے بی اے پاس کرنے کے بعد کچھ عرصہ لاہور میں میڈیسن کمپنیوں میں کام کیا' آج کل معاشی سلسلے میں لندن میں قیام پذیر ہیں۔

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) پیکرِ اخلاص حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مولانا اثری حفظہ اللہ ایک محقق عالم دین اور انوکھی وضع کے مصنف ہیں۔ آپ کی بیسیوں کتب اور تراجم و حواشی طبع ہو کر اہل علم سے داد و تحسین وصول کر چکی ہیں اور یہ سلسلہ بحمد اللہ تعالیٰ روز افزوں ہے۔

آپ ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد کے رئیس اور ذمہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کو صحت و ایمان سے مزین لمبی عمر عطا فرمائیں کہ آپ امت کو مزید علمی جواہر پارے دیکر اس امت کی راہنمائی فرماتے رہیں۔

آپ حضرت گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے ارشاد فرماتے ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و صحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین .اما بعد

سرزمین پنجاب میں گوجرانوالہ کا علاقہ علم و عمل کے اعتبار سے بڑا مردم خیز خطہ ہے۔ جس میں تاج الاولیاء مولانا غلام رسول ساکن قلعہ میاں سنگھ‘ مولانا علاء الدین‘ استاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی‘ ان کے تلمیذ رشید اور مسند نشین مولانا حافظ عمر الدین وزیر آبادی‘ قائد حریت مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی‘ ولی کامل مولانا غلام نبی ربانی سوہدروی اور ان کا علوی خاندان‘ مولانا ہدایت اللہ سوہدروی‘ مولانا امام خاں نوشہروی‘ حکیم عبداللہ خاں نصر‘ حکیم عنایت اللہ سوہدروی‘ امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ‘ مولانا ظفر علی خاں‘ استاذ الاساتذہ حضرت حافظ محمد گوندلوی‘ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی‘ مولانا قاضی عبدالرحیم قاضی کوٹ‘ متکلم اسلام مولانا محمد حنیف ندوی ‘حضرت مولانا ابوالبرکات احمد‘ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ اور دیگر بہت سے علماء و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضلا کو اس سرزمین کا مولد، مسکن اور مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے۔

انہی بزرگ اور پیکر اخلاص اور صاحب علم و عرفان ہستیوں میں ایک ہمارے ممدوح حضرت مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی بھی ہیں۔

گکھڑ، گوجرانوالہ سے وزیر آباد راولپنڈی کی جرنیلی سڑک پر واقعہ معروف قصبہ ہے جو گوجرانوالہ سے تقریباً پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہ قصبہ تین اہل علم بزرگوں کے لاحقے کے ساتھ ملک بھر میں معروف ہوا ہے۔ ان میں ایک مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑوی دوسرے شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز گکھڑوی اور تیسرے ہمارے ممدوح مولانا حافظ محمد یوسف صاحب گکھڑوی ہیں ''گکھڑوی'' نسبت سے جس قدر یہ حضرات معروف ہیں غالباً اور کوئی نہیں یا یوں کہنا چاہیے کہ گکھڑ کی جان پہچان سب سے زیادہ ان تین بزرگوں سے وابستہ ہے۔

''گکھڑ'' دراصل اس علاقے میں آباد ایک جنگ جو قبیلے گکھڑ کی نسبت سے ہے ایک دور میں اس قبیلے کی عمل داری علاقہ پوٹھوہار سے دریائے چناب سے تقریباً ستر کلومیٹر لاہور کی جانب تک تھی۔ گکھڑ کی سرکوبی کے لیے ہی شیر شاہ سوری نے قلعہ روہتاس تعمیر کروایا تھا۔ پہلے پہل شیر شاہ سوری نے یہاں ایک چوکی تعمیر کرائی تھی جو بستی کی صورت اختیار کر گئی اور اسے پہلے گکھڑ چوکی کہا جانے لگا اور یہی بالآخر گکھڑ کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور اب یہ پنجاب کا معروف قصبہ ہے اور ان بزرگوں کے مسکن کی وجہ سے پاکستان بھر میں اور بیرون پاکستان معروف ہے۔

یہی گکھڑ مولانا حافظ محمد یوسف کی جائے مولد ہے جہاں وہ 1905ء میں پیدا ہوئے۔ بڑے ہوئے تو عمر بھر علم کی خدمت اور دعوت دین میں مصروف رہے۔ یہ ناکارہ 1968ء میں گوجرانوالہ استاذ الاساتذہ ملحق الاصاغر مع الاکابر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخنا الحافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں کسب فیض کے لیے حاضر ہوا۔ان دنوں حضرت حافظ صاحب کا جامعہ اسلامیہ چاہ شاہاں میں فیض جاری تھا۔وہاں ان سے اور حضرت مولانا ابوالبرکات احمد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت حافظ صاحب کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں سے استفادہ کیا۔کتابوں کا شوق بحمداللہ طالب علمی کے دور میں ہی اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمایا تھا۔گوجرانوالہ کے اردو بازار میں ان دنوں مسلک اہلحدیث کی تین دوکانیں تھیں۔مکتبہ نعمانیہ' مکتبہ سلفیہ اور سکول بک ڈپو' سکول بک ڈپو کے نام سے یہ دکان حافظ محمد یوسف صاحب کی تھی۔اور اس پر اکثر و بیشتر حافظ صاحب کے فرزند حافظ عطاء السلام صاحب سے ملاقات ہوتی تھی کیونکہ وہی اس کا انتظام سنبھالے ہوئے تھے۔چند بار اسی دوکان پر مرحوم حافظ محمد یوسف کی زیارت ہوئی۔میانہ قد وقامت' گھنی داڑھی' شلوار قمیص میں ملبوس بھاری اور رعب دار آواز جس میں خوف وخشیت کے ملے جلے آثار۔میرے ہمراہ اکثر کتابیں خریدنے اور دیکھنے کے ذوق وشوق رکھنے والے دوسرے ساتھی مولانا سید محمد اکرم شاہ گیلانی مرحوم بھی ہوتے تھے۔انہی کے ذریعہ حافظ صاحب کا تعارف ہوا۔

جامعہ اسلامیہ ہی میں تھا کہ 20 فروری 1968ء کو حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی کا انتقال ہوا۔ان کا جنازہ گوجرانوالہ کے اسٹیڈیم میں پڑھا گیا یوں محسوس ہوتا تھا کہ سارا شہر اُمڈ آیا ہے۔جنازہ پڑھنے والوں میں علماء وصلحا کا جم غفیر تھا مگر جنازہ پڑھانے کی سعادت حافظ محمد یوسف کے حصے میں آئی۔''حضرت محدث گوندلوی کے ہوتے ہوئے حافظ محمد یوسف کا جنازہ پڑھانا بڑا عجیب سا لگا مگر بعد میں پتا چلا کہ انہیں جنازہ پڑھنے کی وصیت خود مولانا سلفی نے فرمائی تھی۔حافظ صاحب نے نہایت رقت آمیز اور بھرائی ہوئی آواز میں جنازہ پڑھایا خود بھی جی بھر کر روئے اور مقتدیوں کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رولایا۔ یوں آہوں اور سسکیوں میں جنازہ پڑھایا گیا۔ جس سے حافظ صاحب کی للّٰہیت اور حضرت سلفی صاحب سے ان کے تعلق خاطر کا اندازہ ہوا۔

گوجرانوالہ کے گردونواح سے جب کبھی کوئی صاحب حضرت مولانا ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کے عرض گزار ہوتا کہ ہمارے خطیب صاحب یہ جمعہ نہیں پڑھا رہے۔ جمعہ پڑھانے کے لیے کوئی شاگرد بھجوا دیں تو اکثر و بیشتر حضرت مولانا اس ناکارہ کو یا مولانا سید محمد اکرم شاہ صاحب کو بھیج دیتے۔ شاہ صاحب نے کامونکی میں لائن پار ایک مسجد میں متعدد جمعے پڑھائے۔ ایک دفعہ جب وہ جمعہ پڑھا کے واپس آئے تو مجھے بتلایا آج میں واپسی پر حضرت مولانا عبدالغنی شاہ صاحب سے مل کے آیا ہوں۔ انہوں نے مجھے پوچھا کہ کیا کرتے ہو تو عرض کیا کہ جامعہ اسلامیہ میں پڑھتا ہوں۔ تو شاہ صاحب نے فرما' مولانا ابوالبرکات حفظہ اللہ سے' تو میں نے عرض کیا جی ہاں۔ شاہ صاحب نے فرمایا ان سے بھرپور استفادہ کرو وہ گوجرانوالہ میں چلتے پھرتے فرشتے ہیں۔

ایک بار اسی طرح حضرت مولانا ابوالبرکات نور اللہ مرقدہ نے حکم فرمایا کہ یہ جمعہ تم نے گکھڑ مسجد توحید گنج میں' جو حافظ محمد یوسف صاحب کی مسجد ہے' پڑھانا ہے' یہ مسجد انہوں نے 1948ء میں اپنے خاندانی رہائشی مکان کی جگہ بنوائی تھی اور وہاں حفظ القرآن کے مدرسہ کا اجراء بھی کیا تھا چنانچہ حسب حکم گکھڑ پہنچا۔ راستہ پوچھتا ہوا مسجد میں پہنچ گیا۔ مگر جب جمعہ کی اذان کا وقت ہوا تو حسن اتفاق سے حافظ محمد یوسف تشریف لے آئے۔ میرے دل میں ملال اور خوشی کے ملے جلے آثار تھے۔ ملال تو اس پر کہ سفر کر کے آیا بھی۔ حافظ صاحب نے پہنچ جانا تھا تو مجھے جمعہ کے لیے کیوں پابند کیا گیا۔ اور خوشی اس بات کی کہ حافظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب خود جمعہ پڑھائیں گے تو ان کے اسلوب اور بیان سے استفادہ کا موقعہ ملے گا۔ کیونکہ قبل ازیں میں کبھی بھی ان کی گفتگو سے مستفید نہیں ہوا تھا۔

میں نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا تو انہوں نے پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ میں نے حاضری کا پس منظر ذکر کیا تو فرمانے لگے ٹھیک ہے جمعہ کا خطبہ تم نے دینا ہے۔ مگر میں نے پرزور انکار کر دیا کہ آپ کے ہوتے ہوئے میں خطبہ نہیں دے سکتا۔ چنانچہ جمعہ کا خطبہ انہوں نے ہی ارشاد فرمایا۔

خطبہ کا موضوع انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور عظمت رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آتا تو بڑے محبت بھرے انداز اور زوردار آواز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے آنکھیں ڈبڈبا جاتیں اور آواز بھرا جاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی محمد اور احمد کے رموز و نکات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سراپا حمد و نعت ہیں دونوں اسمائے مبارکہ کے پہلے لفظ م اور الف کو حذف کر دیا جائے تو باقی ''حمد'' رہ جاتا ہے۔ جس میں اشارہ ہے کہ آپ سراپا تعریف ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی تعریف کی، فرشتوں نے اور انبیائے کرام نے آپ کی تعریف کی حتی کہ آپ کو رسول نہ ماننے والوں نے بھی آپ کی تعریف کی اور آپ کو صادق و امین تسلیم کیا۔ غیر مسلم عیسائیوں، ہندوؤں اور سکھوں نے آپ کی تعریف کی۔ اور اس اجمال کی تھوڑی تفصیل بھی بیان فرمائی۔ اس حقیقت کو بیان کرنے کے لیے صرف زبانی طور پر بات سمجھانے پر اکتفا نہ فرمائی بلکہ سامنے تختہ سیاہ پڑا تھا دو نوجوانوں کو حکم دیا وہ اٹھا کے لاؤ۔ وہ تختہ سیاہ لائے تو اس پر یہ دونوں اسمائے مبارکہ محمد اور احمد لکھے۔ پھر رومال سے پہلے ''محمد'' سے پہلی ''م'' کو مٹایا پھر ''احمد'' کی ''ا'' الف کو مٹایا اور بڑی گرجدار آواز میں فرمایا بتاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی کیا بچا؟

''حمد'' ہی بچا۔ ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کے یہ نام ہی آپ کی عظمت پر دلالت کناں ہیں۔ جیسے ''اللہ'' کا لفظ اللہ کی الوہیت وعظمت پر دلالت کرتا ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے یہ دونوں اسمائے مبارکہ آپ کی عظمت پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کے بیان کی خوبی اپنی جگہ مگر سامعین کو بات ازبر کرانے کے لیے جو عملی طریقہ بے تکلفی میں انہوں نے اختیار کیا اس جیسا نمونہ بہت کم کہیں نظر آیا ہے۔ یہی ایک خطبہ سننے کا مجھے اتفاق ہوا اور بیان کی سادگی کا گرویدہ ہو گیا۔ وہ بلاشبہ اپنے پہلو میں ایک دردمند دل رکھتے تھے اور ان کی باتیں دل پر اثر کرتی تھیں۔ سچ فرمایا گیا ہے کہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے' درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں انبیاء کرام علیہم السلام' صدیقین وشہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب فرمائے۔ اور ان کے ساتھ اس ناکارہ کو بھی یہی سعادتیں عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین

ارشاد الحق اثری

14-5-2016

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوعمر عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ کے تاثرات

مولانا نورستانی حفظہ اللہ ایک ثقہ عالم دین' بہترین مدرس' خطیب اور مربی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سکہ بند مصنف بھی ہیں۔ آپ ان علماء کرام میں شامل ہونے کا شرف رکھتے ہیں جو قرآن و حدیث کی ترویج و اشاعت اور شرک و بدعات کی بیخ کنی اپنا مقصد حیات ٹھہرا لیتے ہیں۔ آپ نے اس مشن کی کامیابی کے لیے ماریں کھائیں۔ جیلیں کاٹیں' معاشرے کے بائیکاٹ کی صعوبتیں برداشت کیں۔ لیکن استقامت کے ساتھ عزیمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خیبر پی کے اور افغانستان میں مسلک اہل حدیث کی نا صرف کہ ترقی و بلندی کا سبب بنے بلکہ عملی طور پر روس جیسی سپر طاقت سے جہاد کے میدان میں ٹکراتے ہوئے اس کے آہنی پنجوں اور خونخوار جبڑوں سے نورستان کا علاقہ چھیننے میں کامیاب رہے اور پھر اس علاقے میں صحیح اسلامی نظام جو قرآن و حدیث کے اصولوں اور تعلیمات پر مبنی تھا کو نافذ کر کے دنیا والوں کو بتا دیا کہ ''ریاست مدینہ'' کیا تھی اور کیسی ہوتی ہے۔؟

ایک دفعہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لائے تو مجھے آپ کی خدمت میں بیٹھنے' آپ کے خیالات سننے اور سلام و مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرما کر ان کی جہود میں مزید برکت فرمائے اور انہیں طویل عمر صحت و ایمان والی نصیب فرمائے (آمین)

آپ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

''نورستان کی پہاڑیوں اور درہ پیچ کی وادیوں سے کتاب و سنت کے علم بردار اٹھے اور روس کی طاغوتی طاقت کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔ اس عالم میں کہ ان کو کھانے پینے کے لئے کسی طرف سے کسی قسم کی امداد میسر نہیں تھی۔ یہ مجاہد بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سروسامانی کے عالم میں فقط خداوند قدوس کی نصرت پر ایک سپر طاقت کے ساتھ شب و روز جہاد میں مصروف تھے۔

الحمدللہ ایسے کٹھن وقت میں مسلمانوں کے کام صرف قرآن وسنت والے ہی آتے ہیں چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک ان کی امداد پاکستان کے اہل حدیث بھائیوں نے کی ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے توسط سے نورستان شرقی وغربی اور درہ پیچ جو نورستان وسطی کی ابتدا ہے۔ درہ نور وغیرہ تک نقدی' کپڑے' ادویات' مورچوں میں کھانے کیلئے چینی چائے' گڑ اور دریا عبور کرنے کے لئے جالوں اور ٹیوب وغیرہ کی امداد پہنچائی گئی ہے۔ میں ان تمام معاونین حضرات اور خصوصاً جناب مولانا محمد یوسف صاحب گکھڑوی' جناب مولانا خالد صاحب گرجاکھی' جناب قاری محمد یحیٰی خان صاحب اور حکیم محمود صاحب وغیرہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے مسلک قرآن وسنت کی اعانت واشاعت کیلئے اپنے شب وروز ایک کر کے کسی قسم کی امداد سے دریغ نہیں کیا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ قرآن وسنت کے علمبرداروں کو کسی قسم کی مالی امداد نہیں دی گئی جو دوسرے ممالک سے ان مفلوک الحال افغانیوں کی امداد کے لئے آ رہی ہے۔ ان کی نگاہیں صرف اللہ تعالیٰ کی اعانت اور اپنے سلفی بھائیوں کی پرخلوص دعاؤں کی منتظر ہیں''

(بحوالہ آئینہ نورستان ص 4)

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4) حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث مولانا محمد یونس حفظہ اللہ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد

مولانا محمد یونس صاحب ان نابغہ روزگار شخصیات میں سے ہیں جن پر زمانہ فخر کرتا ہے۔ آپ کی پیدائش 4 اپریل 1956ء کو ساہیوال میں ہوئی آپ کے والد محترم محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ نے میٹرک تک تعلیم دلانے کے بعد 1971ء میں جامعہ سلفیہ میں داخل کروادیا جہاں آپ نے محنت و لگن سے عرصہ چھ سال میں درس نظامی کا مروجہ نصاب مکمل کر لیا۔ جامعہ میں آپ کو حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی مولانا محمد صدیق کرپالوی، مولانا سلطان محمود جلالپوری، حافظ احمد اللہ بڈھیمالوی اور حافظ محمد بنیامین جیسے کبار محدثین و مشائخ عظام سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

بعد ازاں انہوں نے 1977ء میں مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں آپ نے عرب و عجم کے بڑے بڑے شیوخ سے کسب فیض کیا 1982ء میں واپس تشریف لائے اور جامعہ سلفیہ میں فریضہ تدریس ادا کرنے لگے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ بعض انتظامی امور کی ذمہ داری بھی نبھاتے رہے۔ اس وقت بھی وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کے آپ مدار المہام ہیں۔ وفاق المدارس میں دفتری نظم سے لیکر پورے ملک میں آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سمیت امتحانات میں حسن انتظام آپ کی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مومنانہ فراست اور صحتمندانہ بصیرت عطا کی ہے۔ ابتدائی کتب سے انتہائی کتب تک تدریس کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ ساتھیوں کے ساتھ بڑے ملنسار خوش باش، ہمدرد ساتھی اور طلبہ کے لیے بہت ہی مشفق استاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور دین حنیف کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق فرمائے۔ (آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری کی روایت ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ نامی ایک صحابی تھے جنہیں شراب پینے پر حد لگائی گئی ، ایک مرتبہ پھر وہ اسی جرم میں لائے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر دوبارہ انہیں حد لگائی گئی تو ایک آدمی نے کہا اللھم العنه ما اکثر ما یوتی به اللہ اس پر لعنت کرے اسے کئی بار حد لگانے کے لئے لایا گیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تلعنوه فواللہ ما علمت الا انه یحب اللہ و رسوله باب ما یکره من لعن شارب الخمر و انه لیس من خارج الملة اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم میں تو یہ جانتا ہوں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

ایک عام آدمی تعجب کا اظہار کرے گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے وہ شراب جیسی حرام چیز کے قریب کیسے جا سکتا ہے؟ لیکن محبت کے نشیب وفراز سے آشنا اور محبت کی بھول بھلیوں سے گزرنے والا جانتا ہے کہ سچی محبت ایک غنچے کی طرح ہوتی ہے جو کبھی بن کھلے نہیں مرجھاتا ہے بلکہ کلی بن کر کھلتا ہے پھر پھول بن کر مہکتا ہے پھر ایک پھول سے کئی پودے وجود میں آتے ہیں جو گلستان کی شان بنتے ہیں اس کی فضاؤں کو معطر کرتے ہیں اس کے حسن و جمال اور خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں پھر کوئی محبت کا ثبوت نہیں مانگتا بلکہ وہ یعجب الزراع اور یغیظ به الکفار کا مصداق بن رہے ہوتے ہیں۔

اس سے ہمیں یہ نصیحت ملتی ہے کہ کسی بھی مسلمان کا دل محبت رسول سے خالی نہیں ہوتا، محبت رسول تو ایمان کے لئے نہایت ضروری ہے صرف ضروری نہیں بلکہ اس کائنات کی ہر مخلوق سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ایمان کا تقاضہ ہے۔ ہر مسلمان کے دل میں محبت رسول کسی نہ کسی حد تک موجود ہوتی ہے ۔کسی مسلمان کو جو بظاہر محبت رسول کے تقاضوں کو ادا نہ کر رہا ہو اسے طعنہ دینا کہ تمہارے دل میں محبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول نہیں ہے یہ بہت ہی غیر مناسب بات ہے۔ایک مسلمان کے دل میں دوسرے مسلمان کے لئے محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات ہوتے ہیں وہ اسے جہنم کا ایندھن بننے کے بجائے جنت کا مستحق بنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کرتا ہے، اس لئے اسے چاہئے کہ وہ مسلمان جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضوں کو ادا نہیں کر رہا، اپنے حسن اخلاق، اپنی دعاؤں اور عمدہ رویہ کے ساتھ اس کے دل میں موجود محبت رسول میں گرمجوشی پیدا کر کے اسے محبت کے تقاضوں سے آشنا بنائے اس طرح بالتدریج محنت اور مسلسل دعاؤں سے اس کی کایا پلٹی جا سکتی ہے۔

مولانا محمد یوسف گکھڑوی اور ان کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ اس کی بہترین مثال ہیں۔ حافظ صاحب کا خاندان حنفی اور بریلوی مسلک سے وابستہ تھا اور اہل حدیث کے سخت مخالف ۔ایک دن حافظ صاحب گکھڑ کے قریب ہی ایک قصبہ نت کلاں میں گئے وہاں ایک اہل حدیث مسجد میں نماز پڑھی، وہاں کے خطیب و امام مولانا سلطان احمد صاحب انہیں دیکھ رہے تھے نماز کے بعد انہوں نے حافظ صاحب سے فرمایا: آپ نے نماز صحیح طریقہ سے ادا نہیں کی ہے۔تو حافظ صاحب یہ بات سن کر غصہ میں آ گئے اور کہا کہ میں نے نماز بالکل درست طریقہ سے ادا کی ہے تم وہابی لوگ تو ہر چیز پہ اعتراض کرتے رہتے ہو۔مولانا سلطان احمد صاحب نے بڑے تحمل سے فرمایا کہ آپ میری بات سنیں میں آپ کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناتا ہوں اور آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔ دل میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنتے ہی حافظ صاحب بیٹھ جاتے ہیں، جب مولانا سلطان احمد صاحب نے صحیح احادیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز بتایا تو مطمئن ہو جاتے ہیں اور پھر مسلک اہل حدیث کو قبول ہی نہیں کرتے بلکہ اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خادم اور بے باک داعی بن جاتے ہیں۔

حافظ یوسف صاحب کے والد گرامی بھی پیر پرست ذہنیت کے سخت مزاج متعصب بریلوی تھے ان کے پیر ساہیوال کے قریب رہائش پذیر تھے اور یہ کبھی کبھار ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔ حافظ یوسف صاحب خود تو مسلک اہل حدیث پر گامزن ہو چکے تھے لیکن احترام ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے والد گرامی سے زیادہ بحث نہیں کرتے تھے البتہ اپنے رب کے حضور ان کی ہدایت کے لئے دعا گو رہتے تھے۔

ایک دن والد گرامی نے اپنے بیٹے حافظ یوسف صاحب سے کہا: کہ میں پیر صاحب سے ملنے جا رہا ہوں تم بھی میرے ساتھ چلو، وہ بہت کچھ جانتے ہیں ۔ حافظ یوسف صاحب نے فرمایا کہ یہ لوگ شعبدہ باز ہوتے ہیں کچھ نہیں جانتے ہیں ، آپ کا پیر تو میرا نام بھی نہیں بتا سکے گا، لیکن آپ کہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ ضرور جاؤں گا۔ والد گرامی نے کہا کہ اگر وہ تمہارا نام نہ بتا سکے تو میں تیری طرح مسلک اہل حدیث اختیار کرلوں گا۔

دونوں باپ بیٹا پیر صاحب کے پاس پہنچے تو وہ نیم عریاں حالت میں چند خواتین کے روبرو جلوہ افروز تھے۔ حافظ صاحب کے والد گرامی کو پیر صاحب نے نام لے کر پکارا کیونکہ وہ انہیں جانتے تھے۔ تو والد صاحب نے بیٹے کی طرف اشارہ کرکے پوچھا کہ اس کا نام بتائیں۔ مگر پیر صاحب نہ بتا سکے کچھ دیر بعد کہنے لگے کہ اس سے کہو جو یہ پڑھ رہا ہے اسے پڑھنا بند کردے۔ تو آپ کے والد صاحب نے بیٹے سے کہا کیا پڑھ رہے ہو؟ یہ پڑھنا بند کردو ۔تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں اسے کیوں کر بند کردوں ؟ حافظ صاحب کی دعائیں رنگ لائیں، کچھ دیر بعد والد گرامی بولے یوسف چلو گھر واپس چلتے

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، تمہارا مسلک درست ہے میں بھی مسلک اہل حدیث قبول کرتا ہوں۔

خود کو سچا محبّ رسول ﷺ سمجھ کر اور دوسروں کو جھوٹے عاشق رسول ﷺ کہہ کر ہم اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے عہدہ براء نہیں ہو سکتے ہیں ، ایک شخص جسے شراب پینے پر بار بار حد لگائی جاتی ہے نبی مکرم ﷺ کے ہاتھوں سزا لے کر بھی وہ اس جرم کو نہیں چھوڑتا، پھر بھی کوئی اسے لعن طعن کرے تو ھادی کائنات ، نباض انسانیت، نبی الرحمہ ﷺ اسے روک دیں کہ اس پر لعنت نہ کرو ، اللہ کی قسم یہ اللہ تعالی اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے ۔ اس سے نفرت نہ کرو، ایسے شخص کی اصلاح کی قوی امید ہوتی ہے جس کے دل میں ذرہ بھر بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی محبت موجود ہو۔ ہمیں فکر کرنی چاہئے کہیں روز قیامت رب ذوالجلال ہم سے سوال نہ کر لیں کہ میرے ان بندوں کے دلوں میں میری اور میرے رسول کی محبت موجود تھی تم نے اس محبت کی آبیاری کیوں نہ کی؟

مسلک اہل حدیث کوئی نیا دین نہیں ہے بلکہ وہی دین ہے جو امت کی بہترین جماعت صحابہ کرام کا دین تھا، دین حاصل کرنے کا انداز اور طریق کار وہی ہے جو صحابہ کرام کا تھا کہ دین کا منبع و مرکز، قال اللہ و قال الرسول ﷺ ہے کتاب وسنت کے سوا کوئی چیز دین کا درجہ نہیں رکھتی ہے صحابہ کرام کا دین بھی کتاب وسنت تھا ان کا اجتہاد بھی کتاب وسنت سے تھا۔ یہی مسلک اہل حدیث ہے کہ دین صرف اور صرف کتاب وسنت کا نام ہے یہی دین کی بنیادیں ہیں اور اسی پر ہر مجتہد کے اجتہاد کی بنیاد ہونی چاہئے۔ جب حافظ یوسف صاحب اس حقیقت سے آشکار ہوئے تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ قرآن حکیم حفظ کرنے اور حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔

آپ نے لاہور میں لسوڑیاں والی مسجد میں حفظ قرآن کی تکمیل کی اور جامع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد چینیاں والی میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر نگرانی چلنے والے مدرسہ میں مولانا محمد علی لکھوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کی طرف بھی توجہ دی۔ دین حق کے متلاشی کو جب وحی الٰہی کی صورت میں اپنی منزل ملتی ہے تو اس پر یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ "ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں"۔ پھر وہ رُکتا نہیں، ٹھہرتا نہیں بلکہ نئے جہانوں کو ڈھونڈنے کے لئے محوِ سفر ہو جاتا ہے۔

حافظ صاحب نے بھی جب سراغ زندگی پا لیا تو نئے جہانوں کی تلاش نہیں بلکہ تعمیر کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ آپ کی کوشش اور محنت سے لوکو ورکشاپ لاہور میں ایک مسجد تعمیر ہوئی پھر مغل پورہ لاہور میں مسجد توحید گنج کے نام سے ایک مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا جو آپ کی مخلصانہ کوششوں سے پایہ تکمیل تک پہنچی ، یہی جوش وجنون آپ کو اپنے شہر گوجرانوالہ لے گیا وہاں گھنٹہ گھر کے نزدیک ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو مسجد اختر اہل حدیث کے نام سے معروف ہوئی۔ جب انسان اپنے رب کی محبت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں صراط مستقیم پر چل نکلتا ہے تو اس کی رفتار میں سستی نہیں بلکہ بالتدریج تیزی آتی رہتی ہے حافظ صاحب نے مساجد تعمیر کرواتے کرواتے 1948ء میں فیصلہ کیا کہ گکھڑ میں واقع اپنے آبائی گھر کو مسجد اور مدرسہ میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس فیصلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مسجد توحید گنج کی بنیاد رکھی اور اسی مسجد میں مدرسہ تحفیظ القرآن قائم کر دیا۔ جہاں سے سینکڑوں نوجوان حافظ قرآن بن کر نکلے۔ اس مدرسہ میں مقامی بچوں کے ساتھ ساتھ بیرونی طلبہ بھی زیر تعلیم تھے ان طلبہ کا ناشتہ حافظ صاحب کے گھر سے آتا تھا اور آپ کی اہلیہ محترمہ خود ناشتہ تیار کرتیں اور نہایت محبت وشفقت کے ساتھ بچوں کو کھلاتی تھیں۔

حافظ صاحب نے جس طرح خود جوش وجذبہ سے کتاب وسنت کا علم حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا اس سے بڑھ کر بلکہ جنون کی حد تک یہ جذبہ تھا کہ ہر فرد تک رب کا یہ پیغام پہنچ جائے ۔ اخلاص اور جذبہ کے ساتھ اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے ، دینی غیرت' اسلامی حمیت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ،کبھی شدت جذبات میں سخت الفاظ ،کرخت انداز بھی اختیار کر جاتے تھے ،آپ علماء کرام کے بے حد قدردان تھے دل سے ان کا احترام کرتے تھے۔داعی دین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ مجاہد فی سبیل اللہ بھی تھے آپ کا قلبی تعلق سید اسمعیل شہید اور سید احمد شہید کی قائم کردہ جماعت مجاہدین کے ساتھ تھا۔اور عملی طور پر آپ نے سردار عبدالقیوم سابق صدر آزاد کشمیر اور دیگر احباب کی معیت میں جہاد کشمیر میں حصہ لیا تھا اور بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔

حافظ یوسف صاحب رحمہ اللہ مستجاب الدعوات بھی تھے، آہ وزاری کے ساتھ اللہ تعالی سے دعائیں کیا کرتے تھے اور اللہ رب العزت انہیں شرف قبولیت عطا فرماتے تھے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا ؟ جب بندہ اپنے مالک کی ہر بات مانتا ہو، اپنا سب کچھ اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے قربان کر دیتا ہو، تو وہ مالک الملک اپنے اس بندے کی بات کیوں نہ مانے گا۔حافظ یوسف صاحب وہ شخصیت تھے جن کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور یہ محبت ہر دوسری محبت پر غالب تھی ، ان کا جینا مرنا اللہ اور اس کے دین کے لئے تھا ، ان کی سوچ اور فکر یہ تھی کہ رب کا پیغام اس کے ہر بندے تک پہنچ جائے اور ہر بندہ اس کا عملی طور پر مطیع وفرمانبردار بن جائے۔اس مشن کے لئے اپنے گھر کو مسجد و مدرسہ بنا دیا، دن رات تبلیغ وارشاد میں مگن رہے، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کا راستہ منتخب کیا اور ہمیشہ رزق حلال سے اپنا اور اپنی اولاد کا پیٹ بھرا، حرام لقمہ سے نفرت کی اور اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولاد کو بھی نا جائز دولت سے دور رکھا۔ ایک مرتبہ حافظ صاحب کے فرزند ارجمند حافظ عطاء السلام صاحب گکھڑ سے گوجرانوالہ کے لئے ٹرین پر سوار ہوئے اور بغیر ٹکٹ سفر کر کے دکان پر پہنچ گئے۔ اپنے والد محترم کو یہ بات بتائی تو وہ فوراً غصہ میں آ گئے اور بیٹے کو زوردار تھپڑ رسید کیا اور اسی وقت اسے لے کر گوجرانوالہ کے اسٹیشن ماسٹر کے پاس گئے اور کہا کہ میرے اس بیٹے نے بغیر ٹکٹ سفر کیا ہے اسے ریلوے کے قانون کے مطابق سزا دی جائے، اسٹیشن ماسٹر نے تو حافظ عطاء السلام صاحب کو چھوڑ دیا مگر حافظ صاحب نے باہر آ کر بیٹے سے کہا کہ گکھڑ کے دو ٹکٹ خریدو اور انہیں پھاڑ کر پھینک دو تاکہ ریلوے کا جو تم نے نقصان کیا ہے اس کی تلافی ہو سکے۔ یہ تھی حافظ صاحب کی تقوی شعاری اور حلال روزی کا اہتمام ۔ ایسے بندے کی التجائیں رب تعالی کیوں کر رد کرے گا؟ یہی وجہ تھی کہ گوجرانوالہ کے بہت سے لوگ یہاں تک کہ مخالف مسلک کے لوگ بھی وصیت کر جاتے کہ میری نماز جنازہ حافظ یوسف صاحب سے پڑھائی جائے۔ گوجرانوالہ میں مولا بخش نامی ایک پہلوان رہا کرتے تھے جو مسلکاً بریلوی تھے لیکن اپنی اولاد کو وصیت کی کہ میری نماز جنازہ مولانا یوسف صاحب پڑھائیں، آپ نے نہایت رقت آمیز انداز میں نماز جنازہ میں دعائیں کیں اور تدفین کے بعد بھی آہ وزاری اور تضرع کے ساتھ دعائیں کیں کہ لوگ بے ساختہ پکار اٹھے کہ رب نے ضرور مولا بخش کو معاف فرما دیا ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد اسمعیل سلفی رحمہ اللہ کا جب انتقال ہوا تو ان کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے نظر انتخاب محترم جناب حافظ یوسف صاحب پر پڑی حالانکہ اس وقت بے شمار علماء کرام موجود تھے اور یہ گوجرانوالہ کی تاریخ کا ایک بہت بڑا جنازہ تھا۔ اسی طرح لوگ اپنے بچوں کے نکاح پڑھانے کے لئے آپ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درخواست کیا کرتے تھے تاکہ یہ نکاح ان کے بچوں کے لئے خیر و برکت کا باعث ہو اور ان کی زندگی خوشیوں سے بھر جائے۔

18 اپریل 1980 کو حافظ صاحب سیڑھیوں سے گر پڑے اور آپ کی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس وقت آپ نے اپنے بیٹے حافظ عطاء السلام سے فرمایا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے زندگی کے بس تھوڑے سے ایام باقی ہیں ۔آپ کا علاج ہوتا رہا مگر زندگی کے سانس پورے ہو رہے تھے آخرکار 07 مئی 1980 کو آپ انتقال فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ کی اولاد میں 06 بیٹے اور 05 بیٹیاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو اور ان کے خاندان کے جو افراد اس دنیا سے جا چکے ہیں ان سب کو اپنی بے انتہا رحمتوں کے ساتھ انبیاء اور صدیقین کی رفاقت عطا فرمائے اور جو بقید حیات ہیں ان سب کو اپنی شفقتوں، مہربانیوں، رحمتوں، فضل و کرم اور خیر و برکات میں رکھے ان سب کو دین پر استقامت عطا فرمائے ان کی اولادوں میں بھی دینداری قائم رکھے اور ہر قسم کے شر اور آزمائشوں سے بچا کر اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین)

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) عالم باعمل حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ

استاذی المکرّم حضرت حافظ محمد الیاس اثری حفظہ اللہ علوم وفنون کے ماہر کہنہ مشق مدرس اور طلبہ کے انتہائی شفیق استاد ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم وحلم، فہم و فراست کے ساتھ سبق کی تفہیم کا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ آپ نالائق سے نالائق شاگرد کو بھی سادہ الفاظ اور حالات و واقعات کی مثالوں سے بات سمجھانے بلکہ اسے ازبر کروانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ "ذالک فضل الله يوتيه من يشاء" مجھے آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے آپ نے کبار محدثین حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کیا۔

بعد ازاں اپنی مادر علمی جامعہ اسلامیہ اور جامعہ اسلامیہ سلفیہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اب نوشہرہ روڈ پر گلبرگ کالونی میں ادارہ علوم اثریہ کے نام سے مرکز بنا کر تعلیم وتدریس کے ساتھ ساتھ دعوت وتبلیغ کا کام بھی کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور مزید برکتوں سے نوازے (آمین)

آپ بھی ایک لحاظ سے حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔

آپ فرماتے ہیں۔

مورخہ 7 مئی 1980ء کی تاریخ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گی کیونکہ اس دن ہمارے بہت قابل احترام بزرگ استاذ جناب حافظ محمد یوسف صاحب گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے تھے۔ ہم نے ان کو بڑا قریب سے دیکھا ہے وہ نہایت پارسا، متقی اور بڑے پرہیزگار تھے۔ وہ ہمیں بھی نیکی وتقویٰ کا درس دیا کرتے تھے حضرت حافظ صاحب مرحوم کی پبلک اور پرائیویٹ زندگی ہم نے برابر دیکھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔وہ خلوت وجلوت میں عامل بالسنہ تھے۔

1960ء کی بات ہے سید بارک اللہ شاہ صاحب مرحوم ہمارے شہر بدوملہی میں خطیب تھے۔ پہلے سال کے اختتام پر جو عید الاضحیٰ آئی تو شاہ صاحب عید الاضحیٰ کی نماز پڑھانے کے لیے بدوملہی تشریف لائے تو میرے والد گرامی میاں محمد امین مرحوم نے شاہ جی سے کہا کہ میرے بچے (محمد الیاس اثری) کے چند پارے باقی رہ گئے ہیں آپ اس کو کسی مدرسہ میں داخل کرا دیں تاکہ اس کی منزل پوری ہو جائے آپ اس کو ابھی ساتھ لے جائیں' شاہ جی نے خطبہ عید کے بعد اپنے پیچھے بائیسکل پر سوار کیا اور دھرنگ کی طرف چل دیئے' میں نے عید کے تین دن شاہ صاحب کے گھر ہی گذارے پھر آپ کے برادر اصغر سید محمد اکرم شاہ صاحب مجھے گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ لے گئے سید صاحب بھی وہاں کے فیض یافتہ تھے جن دنوں میں وہاں حاضر ہوا۔ ان دنوں میں قاری محمد ایاز صاحب حفظہ اللہ حفظ کے استاذ تھے شاہ صاحب نے مجھے ان کے حوالہ کیا چنانچہ 1961 میں قرآن پاک کا وہاں اختتام ہوا۔ اس سال پھر قرآن مجید کا کچھ حصہ نظام آباد باغ والی مسجد میں اور کچھ زیادہ حصہ بنکہ چیمہ میں ایک گھر کے اندر سنایا تھا۔ اس وقت وہاں مسجد اہل حدیث تعمیر نہ ہوئی تھی بحمد اللہ تعالیٰ اب وہاں دو مسجدیں ہیں۔

امر الٰہی دیکھیے کہ فراغت کے بعد میرا یہ خیال تھا کہ اپنے گھر جا کر خراد مشین کا کام سیکھوں گا اور ترجمۃ القرآن پڑھوں گا اور پھر زندگی اس کے مطابق گذاروں گا مگر اللہ پاک کے فیصلے اپنے ہی ہوتے ہیں اس سے خراد مشین کا کام نہیں لینا بلکہ دین کا کام لینا ہے۔

کیونکہ دل دے فیصلے کچھ ہور' کچھ ہور نے تقدیر دے
لوح و قلم دیا مالکا صدقے تیری تحریر دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1962ء کی بات ہے کہ والد گرامی میاں محمد امین مرحوم نے مجھے نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں بھیج دیا ان دنوں نارنگ منڈی کی مرکزی مسجد ریل بازار میں مناظر اسلام حضرت مولانا محمد شمشاد صاحب سلفی حفظہ اللہ نئے نئے فارغ ہو کر بطور خطیب تعینات ہوئے تھے۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد مولانا محمد شمشاد سلفی صاحب نے مجھے جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ میں محدث گوندلوی مرحوم (وفات1985) اور حضرت شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد مرحوم (وفات1991) کی خدمت میں بھیج دیا پھر ان دنوں حضرت حافظ صاحب مذکور سے میل جول ہوتا رہتا تھا بڑے پیار سے ملتے اور محبت سے گفتگو فرماتے۔

یاد رہے کہ حضرت حافظ محمد یوسف صاحب مرحوم کی اردو بازار گوجرانوالہ میں سکول بکڈپو کے نام سے ایک دوکان تھی سکول کی کتابوں کے ساتھ ساتھ دینی کتب بھی فروخت کرتے تھے۔ جامعہ سے فارغ ہو کر کبھی کبھی دوکان پر حاضری دیا کرتا تھا۔ تاکہ کوئی نصیحت کی بات مل جائے۔ 1971ء کے آغاز میں مجھے جامعہ اسلامیہ میں تدریس کا موقع ملا۔

اس دوران ایک مرتبہ حضرت حافظ صاحب مرحوم نے مجھے حکم دیا کہ آج کا خطبہ جمعہ تو نے جامع مسجد اختر اہل حدیث ٹمبر مارکیٹ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں دینا ہے۔ خطبہ جمعہ کے لئے حاضر ہوا تو حضرت حافظ صاحب مرحوم بھی موجود تھے۔ وہ اپنے وقت کے بہترین خطیب تھے ان کی موجودگی میں منبر پر کھڑا ہونا ہی میرے لیے بہت مشکل تھا مگر حکم تھا تعمیل کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا خطبہ کے بعد نماز ادا کی گئی تو فرمانے لگے کہ آج خطبہ بہت اچھا تھا1980ء کی بات ہے بطور انعام دس روپے مجھے دیئے، حاجی محمد اسماعیل صاحب ان کے ایک مرید باصفا تھے انہوں نے بھی دس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روپے دیئے، شیخ عبدالواحد بھی ان کے ارادت مند تھے۔ انہوں نے بیس روپے دیئے جب گھر تشریف لائے تو مجھے بھی فرمانے لگے کہ گھر چلو کھانا کھائے بغیر نہیں جانا جب گھر آئے تو آپاں جی (حضرت صاحب کی اہلیہ محترمہ کو آپاں جی کہا کرتے تھے) سے کہنے لگے کہ آج پتر دا یعنی بیٹے محمد الیاس اثری کا خطبہ سنا ہے وہ فرمانے لگیں ہاں جی تو بہت اچھا خطبہ تھا انہوں نے پانچ روپے بطور انعام دیئے حضرت حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا کہ پیسے سب کو ملتے ہیں مگر اس طرح کسی کسی کو ملتے ہیں آپ نے دیکھ لیا کہ کتنی حوصلہ افزائی فرمائی حالانکہ میں جانتا ہوں کہ وہ خود کتنے بڑے خطیب تھے۔ آج اس بات کی بہت کمی ہے۔

مسجد کی صفائی

حضرت حافظ صاحب مرحوم مسجد کی خود صفائی کرنے کو بڑا اعزاز سمجھتے تھے، جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ان کو صفائی کرتے دیکھا بھی ہے جبکہ ہم جیسے نکمے لوگ خدام المساجد کی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ صف کو بچھانا یا اٹھانا اور لپیٹنا اپنی توہین سمجھتے ہیں، مساجد کی صفائی کے بارے میں منقول احادیث کے بارے میں ہم بڑے لاپرواہ ہیں، حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ ایک رات فوت ہوگئی تو آپ نے پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ وہ رات کو فوت ہوگئی تو ہم نے اس کو رات ہی دفن کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا "دُلُّونی علی قبرھا" کہ چلو مجھے اس کی قبر بتاؤ وہ کہاں ہے؟ تو صحابہ کرام نے آپ کو اس کی قبر کی نشاندہی فرمائی تو آپ نے قبر پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز)

آپ نے اندازہ فرمایا کہ مسجد سے متعلق ہونے والے کا کتنا مرتبہ ہے جناب ابراہیم اور جناب اسماعیل علیہما السلام نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تو رب تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں کو حکم دیا کہ طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود (سورہ بقرہ)
جب جدالانبیاء کو یہ حکم ہے تو ہم کون ہیں! ہم احساس کمتری کا شکار ہیں جناب نبی کریم ﷺ کی بھی کئی امثلہ حدیث میں موجود ہیں عندالطلب مل سکتی ہیں

عملی زندگی

عموماً یہ ہوتا ہے کہ ہم جیسے لوگ پبلک زندگی میں بڑے محتاط ہوتے ہیں جبکہ پرائیویٹ میں ضرور کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے مگر حافظ صاحب مرحوم کو میں نے پرائیویٹ اور نجی زندگی میں بھی پورا عامل کتاب وسنت پایا ہے۔ میں ایک مرتبہ ملاقات کے لیے گھر حاضر ہوا تو ایک بڑے تخت پر ایک کپڑا پڑا ہوا میں نے دیکھا میں نے آپاں جی سے پوچھا کہ کپڑا یہاں پڑا ہوا ہے تو وہ فرمانے لگیں کہ یہ گڈی کی شلوار ہے حافظ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی شلوار نہیں بنانی یہ کپڑا باریک ہے حالانکہ وہ گھر ہی میں زیادہ استعمال ہونی تھی حافظ صاحب کا مقصد یہ تھا کہ گھر میں مہمان بھی تو آسکتے ہیں کبھی کبھی گھر سے باہر بھی تو جانا ہوتا ہے۔ تو یہ سب کا سیة فی الدنیا عارية فی الاخرہ کا مصداق ہے

حافظ عطاء السلام حافظ صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں جو اپنے باپ کی دکان پر بیٹھتے ہیں انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ آپ ایک بات اباجی سے کریں ہماری تو جرات نہیں ہے وہ یہ ہے کہ میں نے ایک کمیٹی جمع کی ہے جو ہر ماہ کسی نہ کسی کی نکلتی ہے۔ اس مہینے جس کی کمیٹی نکلی ہے وہ آدمی اچھا نہیں ہے اگر میں نے اس کو کمیٹی دی تو اندیشہ ہے کہ وہ مجھے خراب کرے گا۔ ویسے بھی مجھے پیسوں کی ضرورت ہے جتنے پیسے اس کے بنتے ہیں اس کو دیدوں اور باقی میں استعمال کرلوں میں نے موقع پاکر حضرت حافظ صاحب سے بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی امانت ہے اس کو ہی دی جائے اللہ پاک کا ارشاد ہے ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا (سورہ النساء) باقی رہا اس آدمی کا خراب کرنا تو وہ ان شاء اللہ بالکل خراب نہیں کرے گا۔ آپ ان کے ایمان ویقین اور اعمال صالحہ کا اندازہ فرمالیں اور یاد رہے کہ وقلیل من عبادی الشکور کا مصداق بہت تھوڑے لوگ ہوتے ہیں۔

حاجی محمد اسماعیل صاحب اروپ والے ان کے بہت عقیدتمند تھے ان کے بیٹے حافظ محمد ارشد کی شادی گجرات میں ہونا قرار پائی' نکاح خوانی کے لیے حضرت حافظ صاحب مرحوم کو ساتھ لے گئے۔ بارات جب گھر پہنچی اور جہاں بارات کو بٹھایا گیا وہاں ساتھ ہی کھانے کا انتظام تھا۔ ادھر سے اچانک دروازہ کھلا تو دیکھا کہ بارات کو کھڑا کر کے کھانا کھلانے کا پروگرام تھا تو وہ وہاں سے فوراً واپس آ گئے لوگوں نے بہت معذرت کی کہ آپ کو بٹھا کر کھانا کھلائیں گے لیکن انہوں نے کہا کہ یہاں سنت کی مخالفت ہو رہی ہے یوسف یہاں بیٹھ کر بھی کھانا نہیں کھائے گا۔ ایسا ہی ایک واقعہ حاجی عبدالرشید صاحب ناگی کو بھی پیش آیا۔ وہ سنت وحدیث پر عمل کرنے کے بہت زیادہ پابند تھے اللہ پاک ہمیں بھی ہمت وتوفیق نصیب فرمائے اس طرح نکاح کے موقع پر کوئی فوٹو بناتا تو بھی اس کو معاف نہ کرتے اگر کوئی باز نہ آتا تو وہاں سے فوراً اٹھ جاتے اور نکاح بھی نہ پڑھاتے مگر اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ ہے۔

مذکورہ واقعات نہی عن المنکر کے قبیل سے ہیں اشارۃ ان میں امر بالمعروف کا ہی تذکرہ ہے امر بالمعروف کے تو وہ ہمیشہ حریص وخواہشمند رہے ہیں نماز کی پابندی پر خوب درس دیا کرتے تھے اس طرح حقوق وفرائض کی ادائیگی پر بھی خوب بیان دیتے تھے۔ ایک واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت حافظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب مرحوم چوک اہل حدیث سے اپنی دوکان سکول بکڈپو کی طرف تشریف لا رہے تھے کہ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ کے سامنے حاجی سیف اللہ صاحب مرحوم کی شوز کی دوکان تھی حاجی صاحب متشرع آدمی تھے مگر وہ حقہ پی رہے تھے حافظ صاحب ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور آگے بڑھ کر حاجی سیف اللہ صاحب کو کوئی بات فرمائی تو حاجی صاحب نے حقے کی ٹوپی اٹھا کر بازار میں دے ماری اور آئندہ سے توبہ کر لی اس طرح ہمارے ایک ملنے والے مہر محمد شریف صاحب گوجرانوالہ کے ہیں حافظ صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میرا نام محمد شریف ہے۔ فرمایا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے اپنے باپ کا نام بتایا تو کہنے لگے کہ اس کے آپ پر اثرات ظاہر نہیں ہو رہے محمد شریف صاحب نے پوچھا کہ حافظ جی وہ کیسے؟ تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ میں ان کو جانتا ہوں وہ تو صاحب ریش ہیں اور آپ نے داڑھی منڈوا رکھی ہے انہوں نے فوراً توبہ کی اور مکمل داڑھی رکھ لی۔ اس قسم کے بہت سارے واقعات مختلف لوگوں کے پاس ہیں۔

نیکی سے لگاؤ

نیکی سے پیار اور لگاؤ کا یہ حال تھا کہ بہت کم بولتے تھے اگر بولتے تھے تو ذکر واذکار میں زبان تر رہتی تھی اللہ پاک کے قرب کی چار نشانیاں علماء نے لکھی ہیں وہ چاروں ہی ان میں تھیں۔ قلة الكلام 'قلة الطعام 'قلة المنام 'اور قلة الاختلاط مع الانام۔ ان نشانیوں سے خوب نیک آدمی کی پہچان ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک دن میاں احسان اللہ صاحب جامع مسجد فردوس الرحمان کے صدر نے مجھے بیان کیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک رمضان المبارک میں مجھے کسی نے کہا کہ اس سال لیلۃ القدر پچیسویں رات تھی جو کل گذر چکی ہے میں نے اس کو کہا کہ تجھے کس نے بتایا ہے وہ کہنے لگا کہ مجھے حافظ محمد یوسف صاحب گکھڑوی نے بتایا ہے میں نے کہا ہم نہیں مانتے ہاں ہم حضرت شیخ الکل فی الکل محدث گوندلوی سے پوچھیں گے۔ پھر مانیں گے۔ محدث گوندلوی مرحوم کی عادت تھی کہ عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد مسلم اہل حدیث نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں کوئی آدھا پونا گھنٹہ بیٹھے رہتے لوگ مسائل وغیرہ پوچھتے بڑے تحمل سے جواب ارشاد فرماتے۔ میاں احسان اللہ صاحب کا بیان ہے کہ میں نے حاضر ہو کر پوچھا کہ حافظ جی لیلۃ القدر گذر چکی ہے یا آنے والی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ رات گذر گئی ہے اس کے بعد مجھے حافظ محمد یوسف کے مرتبہ کا ادراک ہوا۔

گناہ سے بدبو

ہم نے حضرت محدث گوندلوی کے بارے میں پڑھا بھی اور سنا بھی کہ ان کو گنہگار سے گناہ کی بدبو آ جایا کرتی تھی۔ (نقوش عظمت رفتہ) دوسرے نمبر پر ہم نے حضرت حافظ محمد یوسف صاحب کو بھی اس مرتبہ پر پایا ہے خطیب اسلام حضرت مولانا محمد صادق عتیق امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں چوک نیائیں سے اردو بازار کی طرف جا رہا تھا اتفاق سے میرے ساتھ ایک عالم دین بھی تھے۔ مولانا صاحب نے ان کا نام بھی لیا۔ ہم تھوڑا سا آگے گئے تو سامنے سے حضرت گکھڑوی بھی تشریف لا رہے تھے۔ علیک سلیک ہوئی تعارف تو پہلے ہی تھا مجھے فرماتے ہیں کہ آپ ایمن آباد میں خطیب ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں تو آج کل مبارک مسجد اہل حدیث گلہ گھڑتلیاں والا حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں پھر فرمانے لگے کہ وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون ہے؟ میں نے اپنے ساتھ والے عالم کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا کہ وہاں یہ حضرت آج کل خطیب ہیں ان کو دیکھ کر فورا انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور فرمانے لگے کہ یہ تو وہاں ٹھیک نہیں ہے ان کا وجود وہاں مناسب نہیں ہے۔ مولانا محمد صادق بالقابہ نے بتایا کہ ٹھیک چند دن کے بعد اس کو وہاں جواب ہو گیا۔

آخر میں

عرض کرونگا کہ علماء کرام اور قراء عظام عموماً ایک جگہ سے دوسری جگہ حالات کی تبدیلی کی بنا پر آتے جاتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ علماء کرام بھی انسان ہیں اور انتظامیہ والے بھی انسان ہیں جبکہ مزاج بھی الگ الگ ہوتے ہیں تو اختلاف کا ہونا ایک فطری امر ہے۔ مگر دونوں گروہوں کو برداشت سے کام لینا ہوگا۔ عدم برداشت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اب علماء کرام نے اپنی اپنی مساجد بنانا شروع کر دی ہیں ایسے علماء کرام سے ایک گذارش ہے کہ اپنا پورا کنٹرول رکھتے ہوئے ایک انتظامیہ ضرور بنائیں اور اگر انتظامیہ نہیں بنانی تو پھر حساب وریکارڈ بالکل درست رکھیں اپنی تنخواہ معقول رکھ کر تعمیر کا کام کریں اور اس کا حساب لکھیں جب کوئی حساب پوچھے تو کہو لو جی یہ حساب چیک کر لو یہ نہ کہا جائے کہ تو کیا دیتا ہے اس سے کئی قسم کے ابہام پیدا ہوتے ہیں۔ انڈا کھانا چاہئے۔ مرغی نہیں کھانی چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق دیں (آمین)

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(6) نصیحت کنندگان در یک سفر

مولانا محمد سرور شفیق پسروری حفظہ اللہ

مولانا محمد سرور شفیق حفظہ اللہ ایک صاحب قلم عالم دین ہیں۔آپ مردم خیز خطہ ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھتے ہیں آپ نے 6 اگست 1946ء کو ضلع گورداسپور کے گاؤں ''پوڑ بہل پور'' میں ولادت پائی۔ تقسیم برصغیر کے بعد ہجرت کر کے ''دیپوکے'' تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہوئے انتظامی لحاظ سے اب نارووال کو ضلع کا درجہ دے دیا گیا ہے۔آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے گاؤں کے امام وخطیب مولانا ولی الرحمٰن سے حاصل کی بعدازاں آپ کراچی تشریف لے گئے اور مدرسہ عربیہ محمدی مسجد برنس روڈ میں کبار علماء کرام مولانا عبدالقہار دہلوی' مولانا محمد یونس دہلوی' قاری عبدالحکم دہلوی' مولانا عبدالجلیل اور شیخ الحدیث مولانا عبدالستار وغیرہم رحمہ اللہ علیہم سے کسب فیض کیا اور سند فراغت حاصل کی۔بعدازاں آپ نے کئی ایک علمی کورس کیے اور محکمہ ایجوکیشن میں 29 سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

آپ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد رفیق خان پسروری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد 1976ء سے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث پسرور میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں یاد رہے کہ آپ مولانا رفیق خان رحمۃ اللہ علیہ کے برادر نسبتی ہیں اور غازی اسلام رانا محمد شفیق خان پسروری حفظہ اللہ آپ کے بھانجے ہیں۔

آپ بڑے شفیق اور ملنسار ہیں۔چھوٹوں' بڑوں سے حسب مراتب برتاؤ کرتے ہیں متقی' پرہیز گار اور مستجاب الدعوات بزرگ ہیں آپ نے کئی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتب تصنیف فرمائی ہیں جن میں ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن' مفتاح الصلوٰۃ' نماز در آئینہ تاریخ اور روزہ در آئینہ تاریخ مطبوعہ ہیں۔ کئی ایک کتب طباعت کی منتظر ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طباعت کے بھی جلد اسباب پیدا فرما دیں۔ آپ جماعت غرباء اہل حدیث پنجاب کی امامت کے منصب پر فائز ہیں راقم الحروف گذشتہ دنوں پسرور خطبہ جمعہ دینے کے لیے گیا تو آپ کی زیارت کا شرف بھی حاصل کیا دوران گفتگو میں نے عرض کیا کہ ان دنوں میں حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھ رہا ہوں اگر آپ کو کوئی معلومات ہوں تو تحریر فرمادیں۔ چنانچہ آپ نے ذیل کا مضمون ارسال فرمایا جو آپ کے شکریہ کے ساتھ قارئین کے نظر نواز کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت و ایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے۔ میرے بڑے مشفق و مہربان ہیں بتاریخ 10 اپریل 2016ء کو آپ کے صاحبزادے مولانا لقمان سرور فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی شادی کے موقعہ پر بالاصرار حکم فرمایا کہ میں عزیزم کا نکاح پڑھاؤں حالانکہ وہاں بڑے بڑے کبار علماء کرام و قائدین موجود تھے۔ بعد از نکاح میں نے اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کیا تو مسکرا کر فرمانے لگے "نکاح تو میں بھی پڑھا سکتا ہوں لیکن آپ چونکہ میرے بیٹے کے استاد ہیں اس لئے آپ کا حق بنتا تھا کہ آپ اس کا نکاح پڑھائیں۔"

اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خوش رکھے (آمین)

اب آپ ان کا تحریر فرمودہ مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

حمد وثنا اور تحیۃ وسلام کے بعد محترم قارئین کرام میری طفولیت کے آثار ختم ہورہے ہیں اور بلوغت کے ریش چہرے پر نمایاں ہورہے ہیں کہ میرے مربی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمان ہوا ایک سفر کا۔ میرے مربی محترم کے ہمراہ دو سفر ہیں جو تربیتی و تعلیمی تھے۔ پہلا سفر خاندان قصور کے علاقے صوفی تبسم اور بلھے شاہ کے شہر اور مضافاتی کھڈیاں کا تھا۔ نماز ظہر نور جہاں کے شہر کی مسجد اہل حدیث میں ادا کی جس کے خطیب مولانا محمد عبداللہ صاحب سید والہ قاری محمد موسیٰ کے بھائی اور موڑ کھنڈے والے حافظ عبدالرحمان کے بھانجے تھے۔

مغرب سے قبل کھڈیاں پہنچ گئے۔ یہ مستری صاحبان ہیں ایگریکلچر مشینیں بناتے ہیں یہ حج پڑھ کے آئے تھے تو انہوں نے میرے مربی پسروری کو وعظ کیلئے بلوایا تھا۔ اور میں متعلم بھی ساتھ تھا میرے مربی سے مراد مولانا محمد رفیق خان صاحب مناظر اسلام پسروری ہیں آپ کی قریباً تین درجن کتب مناظرانہ رنگ میں لکھی ہوئی ہیں۔ درمحبوب برگردن مجذوب' برہنہ شمشیر برگردن بشیر' اربعین قرآنی در مسئلہ غیب دانی' اصلاح عقائد' ختم نبوت' مناظرہ تراویح' برھان عظیم بر پدر ابرہیم' آئینہ قربانی وغیرہ بہت سے لوگ پڑھ' سن کر جماعت حقہ میں شریک ہوئے ہیں ماشاءاللہ آپ کی تبلیغ سے ضلع سیالکوٹ خصوصاً مستفید ہوا ہے۔ ان ہی کی سوچ سے ہم ''پنجتن'' کراچی میں حصول تعلیم کے لئے گئے (1) مولوی محمد صالح صاحب داماد شیخوپوری صاحب (2) مولوی محمد منیر شاکر صاحب' (3) مولوی محمد حنیف سلفی صاحب کھرڑیانوالہ' (4) حافظ صوفی محمد مقبول صاحب اور (5) راقم بھی اسی گروہ میں شامل تھا۔ دوسرا سفر صوبہ سرحد کیلئے تھا۔ موسم نہ سرد ہے نہ گرم لیاقت باغ راولپنڈی میں ایک ملکی اکٹھ ہے جس میں عمر رسیدہ بھی ہیں اور بچے و نوجوان بھی ہیں ایک وسیع ترین پنڈال ہے فصاحت و بلاغت کے فاضل حضرات خطابت کیلئے تشریف فرما ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رات بھر مدن پوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں(1) رحمانی کراچی والے ہیں (2) سلفی صاحب کراچی والے(3) شیخوپوری صاحب(4) ساہیوال والے(5) حافظ آبادی (6) راشدی صاحب(7) علامہ صاحب(8) گوندلوی صاحب(9) الغرض علمائے پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے بہت سے مہمان علماء ومقررین ہیں نماز فجر ایک بوڑھے بزرگ نے ادا کروائی اور اسٹیج پر درس کیلئے تشریف لائے۔ یہ بزرگ ہیں شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کے' کچھ عرصہ مدینہ یونیورسٹی میں استاذ رہے ہیں۔

اکثریت پاکستانی علماء ان کے تلامذہ سے ہیں یہ ہیں جناب حافظ محمد صاحب گوندلوی' خسر علامہ احسان الٰہی ظہیر' نانا ابتسام الٰہی ظہیر' ہشام الٰہی ظہیر وغیرہ۔

کانفرنس اختتام پذیر ہوئی تو میں اپنے مربی پسروری صاحب کے ہمراہ اگلے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ اس وقت ایسی سبک رفتار بسیں نہ تھیں۔ ان کو راکٹ کہتے ہیں ٹرکوں کی طرح ہوتی تھیں۔ بیٹھ جائیں بس بیٹھ جائیں ہر اڈے پر ہر ڈیرے پر سٹاپ ہے دوران سفر دو تین مرتبہ چائے نوشی کا وقت ملا۔ تام چینی کی چینک اور تام چینی کی چھوٹی پیالیاں ہیں۔ چائے بیچاری دودھ سے یتیم ہے۔ رنگ خوب گاڑھا ہے کڑتن بھی ہے ایسے معلوم ہوتی تھی یہ چائے صرف نشیوں کیلئے ہے۔ علاقہ کے لوگ تو بڑی دلچسپی اور رغبت سے لب سوز لب دوز فرما رہے ہیں ہمارے تو منہ کا مزہ خراب ہو گیا۔ یہ ابتدا ہے آگے نا معلوم کیا ہو گا؟

---

(1) مولانا محمد رفیق مدن پوری' (2) قاری عبدالخالق رحمانی' (3) مولانا عبدالستار سلفی' (4) مولانا محمد حسین شیخوپوری' (5) حافظ عبدالحق صدیقی ساہیوال' (6) حکیم محمد ابراہیم حافظ آبادی' مولانا محمد یحییٰ حافظ آبادی' (7) سید بدیع الدین راشدی سندھ' (8) علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید' (9) حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہم مراد ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد نماز ظہر' عصر سے پہلے پتھروں کا نمکیاتی علاقہ کوہاٹ شہر کا مغربی علاقہ ہے جنگل خیل کا گاؤں ہے دوران سفر ایک انوکھی کیفیات سے ہمکنار ہیں پنج دریاؤں کی دھرتی کے بالکل برعکس حالات ہیں پنجند کی سرزمین میں تو مستورات اور رات کی رانیوں کی چنچل نظروں کے چبھتے تیروں کے الم وکرب تھے۔ یـا یـھـا الـنـبـی قـل لازواجک و بـنـاتـک و نسـاء الـمـؤمـنـیـن یـدنـیـن عـلـیـھـن مـن جـلابـیـبـھـن...... الـی آخـر ھـا کا تمسخر اور دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں جناب مولانا عبدالستار علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی ہے۔ اسی علاقہ کے ساکنین کیلئے کہا تھا۔

واہ مردو مر جاؤ ڈب ڈب زنانیاں گنیاں ودھ اگے
نامرادی دیاں پگاں تائیں داغ اجے نائیں گئے

جناب الہ آبادی صاحب نے برخوردار متعلم انگلیڈ کو لکھا۔

موم کی پتیوں پہ ایسی طبیعت پگل گئی
کہ چمن ہند کی پریوں کی ادا کو بھول گئے؟

برسرعام آپ الہ آبادی صاحب چل رہے ہیں کہ ہونہار کسی کالج یا یونیورسٹی کی طالبات آئندہ نسل کی مادر محترماں سامنے آتی ہیں یہ بنات حوا نام لیوا اسلام کی ہیں ٹھٹھک کر رہ گئے اور کلام حال سے سائل ہیں؟

کل نظر آئیں جو چند بے پرد بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمین میں گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں عقل پر مردوں کے پڑ گیا
بنت حوا کے لبوں پہ یہ سرخی
اے مسلم تیری غیرت کا لہو ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افسوس صد افسوس!

جنگل خیل کوہاٹ کی اسلامی درس گاہ نمکیاتی پہاڑ سے بہہ کر آنے والے چشمہ پر ہے۔ آب عین میٹھا ہاضمہ دار ہے غسل' وضو کیلئے دستیاب ہے پنجاب کی طرح ٹونٹیاں نہیں۔ مسجد کے جنوب میں تھوڑے فاصلہ پر عمارت ہے۔ جس کو قلعہ کوہاٹ کا نام دیا گیا ہے۔ اسی قلعہ میں اگرتلا سازش کا لیڈر ریا انڈیا کا ایجنٹ شیخ مجیب قید تھا جس کو حکومت ایوب نے سزائے موت سنائی تھی قومی لیڈران کی سفارش پر رہائی ہوئی۔ جناب نواب زادہ صاحب (1) جناب شاہ صاحب (2) جناب ایئر مارشل صاحب (3) جناب جماعت اسلامی کے سربراہ (4) وغیرہ وغیرہ کے کہنے پر رہا کر دیئے گئے جو دولخت پاکستان کا موجد بنا...... نماز مغرب سے قبل تمام بزرگ تشریف لا چکے ہیں جن سے میں متعارف تھا وہ ہیں

جناب مولانا خالد گرجاکھی صاحب مستدیر چہرے والے! ریش مبارک سیاہ ہے۔ سفید لباس میں ملبوس کپڑے کی ٹوپی ہے۔ دوسرے بزرگ جن سے میں متعارف نہ تھا۔ آج پہلی زیارت ہے سفید جامہ مزین برجسم ہے۔ سفید ریش مبارک' منور چہرہ' خندہ پیشانی والے ہیں۔ یہ ہیں جناب حافظ محمد یوسف گکھڑ والے' تیسری شخصیت پروفیسر جناب محمد شریف اشرف صاحب فیصل آبادی ہیں اور مناظر اسلام مولانا محمد رفیق خان پسروری مقامی علماء پختونی مولانا شمس العارفین مولانا عبدالعظیم پشاوری اور دیگر ساتھی بھی تھے۔

آج کل کے پیشہ ور مولوی نہ تھے کہ فیس مقرر کر کے وعظ کیلئے جاتے ہزاروں روپے مہنگی ترین فیس ہے' وارثان انبیاء کی کیونکہ بڑے طمطراق سے

---

(1) نواب زادہ نصر اللہ خان (2) شاہ احمد نورانی (3) اصغر خان (4) مولانا مودودی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں العلماء ورثۃ الانبیاء اکرم بھم وارثا و موروثا رات گئے تک کئی محفلوں، مجلسوں کے شعلہ بیان مقرر ہیں اگر کہیں فیس کم ہو جائے تو آلہ مکبر الصوت اٹھا لیتے ہیں۔ انا للہ..........

اسلاف چلے گئے جن کے متعلق احادیث نبوی میں آپ کا ارشاد علم اٹھا لیا جائیگا' سر شام سے قبل ہی علماء کرام پہنچ جاتے ہیں منتظمین وسامعین کو نہ آنے کی پریشانی میں مبتلاء نہ ہونا پڑے۔ یہ محفل کی زینت بننے والے سامعین کو کیا دے کے گئے ہیں ہزاروں کی فیس کے عوض؟

جیہڑا ابا بالسی پی گیا۔ اوہ دے گیا دوانی کھوٹی

کوئی عمل سنت کی ترغیب یا گناہوں کی ترہیب یا خلق عظیم کا درس کیا گیا؟؟؟

پروگرام میں دورات کا قیام تھا دن کو بھی پروگرام جاری رہتا۔ مسجد کے خطیب وامام جناب مولانا معراج محمد خان صاحب تھے ان کے رفیق ماسٹر محمد عیسیٰ خاں' جناب محمد خاں صاحب اور دیگر احباب تھے۔

مسجد کے تھوڑے فاصلہ پر شرقی جانب ایک بلند بالا دیواروں سے گرا ہوا احاطہ ہے۔ جس میں خواتین ومستورات اپنے گھریلوں کپڑے دھوتی سکھاتی ہیں سفید پردوں میں لپٹی ٹوپی دار برقعوں میں مستور بیبیاں آتی ہیں۔ بازاری نسواں کی زندگی نایاب ہے۔ ابناء آدم بے ریش یا باریش سب پگڑی یا ٹوپی سے پُر رعب ہیں۔ نمازی بھی ہیں خواہ کیسی ہی ہو۔؟

اول رات جناب گکھڑوی صاحب اور پروفیسر صاحب کے خطابات ہوئے۔ جناب گکھڑوی صاحب نے مسئلہ جہاد بیان فرمایا۔ اور دوران بیان ایک مجاہد اول کا کئی مرتبہ تذکرہ فرمایا یہ مجاہد اول مسلم کانفرنس کے صدر آزاد کشمیر کا صدر و وزیر اعظم جناب سردار عبدالقیوم خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں پُر رعب شخصیت باوقار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چال ڈھال واقعۃً مجاہد اول کہلانے کا حق دار تھے۔ یہ آزاد کشمیر' ان اول مجاہدین کا ثمرہ ہے۔ سن 1965ء میں چھمب جوڑیاں موجودہ افتخار آباد حاصل ہوا تھا۔

جناب حافظ صاحب نے مدلل اور مؤثر بیان سے نوازا جناب پروفیسر صاحب نے اتباع رسولﷺ پر اپنے بیان کو آیات واحادیث سے مزین فرمایا اور دعوت اطاعت سے نوازا۔ ماشاءاللہ

بعد نماز ظہر راقم نے بیان کیا' متعلم دین نے اپنی بساط علمی کے مطابق جہاد پر گفتگو کی علماء کرام نے شاباش دی۔ اور میری طبیعت نادانی کو حوصلہ سے نوازا۔ بحمداللہ

دوسری رات جناب گرجاکھی اور پسروری صاحبان کے بیانات ہوئے۔ اختراعات کے رد میں خطیب اول اور رد شرک میں خطیب ثانی کے بیانات ہوئے۔ پختونی احباب کثرت سے تشریف فرما تھے تمام بزرگوں نے اردو سپیکنگ کی تھی جس کا پختون بھی علم رکھتے تھے۔

آخری روز بعد از ناشتہ سفید ڈھیری پشاور کیلئے مولانا عبدالعظیم کے ساتھ روانہ ہوئے ہیں اور مولانا پسروری صاحب ماسٹر محمد عیسےٰ خاں' محمد خاں دیگر احباب سوائے گرجاکھی' گکھڑوی' فیصل آبادی' رحم اللہ علیہم۔

جماعت غرباء اہل حدیث کے امیر صوبہ سرحد' مولانا عبدالعزیز نورستانی تلمیذ رشید مولانا عبدالستار صاحب رحمہ اللہ دہلوی میرے جونیئر ساتھی کا جامعہ شرعیہ جس میں پختون طلباء' پاکستانی' افغانی ہیں۔ مولائے کل جامعہ کو ترقی سے نوازے اور مولانا صاحب کو صحت والی حیات سے سرفراز فرمائے (آمین ثم آمین)

محمد سرور شفیق والد مولوی محمد لقمان سرور

رات چار بجے بروز پیر 3-12-2018

......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(7) یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ

حضرت مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا بشیر احمد انصاری حفظہ اللہ

انصاری صاحب ایک کہنہ مشق لکھاری اور جہاندیدہ صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ اداراتی ذمہ داریوں کا ایک طویل تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ کو جماعت کے عظیم محدثین، صاحب تقویٰ وللّٰہیت بزرگوں اور تحریکی قائدین کو نا صرف کہ قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے بلکہ آپ کو ان سے کسب فیض اور ان کے شانہ بشانہ دین اسلام کی ترویج واشاعت اور سربلندی کے لیے جدوجہد کرنے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ صحیح بات ہے کہ آپ ان بزرگ ہستیوں سے تعلق رکھتے ہیں جو حکمت عملی کے ساتھ اپنے تجربے کی بنیاد پر ہر وقت اپنے مسلک کے کاز کے لیے سرگرم رہتے ہیں خصوصاً الاسلام ڈائری کی ترتیب واشاعت ایک بہت بڑی جماعتی و مسلکی خدمت ہے۔ اس وقت آپ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے مسلک و جماعت کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔ میرے بڑے مہربان ہیں ہمیشہ کی طرح شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خوش رکھے اور صحت وایمان سے مزین طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق رقمطراز ہیں۔

اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ یہ جہان اور دنیا کی زندگی فانی ہے۔ یہاں کوئی فرد و بشر ابدی حیات لے کر نہیں آیا۔ جو بھی آیا ہے اس کا آنا اس کے جانے کی تمہید ہے۔ اگر کسی کو حیات ابدی حاصل ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس نعمت سے بہرہ ور ہوتے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جہان فانی سے تشریف لے جانا اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات کی واضح دلیل ہے کہ یہاں پر کوئی فرد و بشر ہمیشہ کے لئے نہیں آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک ہر جاندار کا اپنے مقررہ وقت پر چلے جانے کا سلسلہ جاری ہے بقا صرف اور صرف خالق کائنات کو حاصل ہے جو تصور کون و مکان سے پہلے بھی اور سب کے فنا پر بھی حی و قیوم نے باقی رہنا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر متنفس کے ساتھ موت کا دیرینہ رشتہ ہے۔ اسی حقیقت کا غماز قرآن مجید کا یہ ارشاد ہے۔ اذا جاء اجلہ لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون یعنی وقت اجل میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر و تعجیل نہیں ہوتی۔ وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں جو اپنی چند روزہ زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق گزار کر اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ جاتے ہیں۔ ان میں سے اہل حدیث کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ مقصود ہے۔

حضرت حافظ صاحب ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ قد درمیانہ' بھرا بدن' پیشانی کشادہ' روشن آنکھیں' داڑھی سفید بھری ہوئی' رنگت سانولی' چال ڈھال اور گفتگو میں انکساری' سر پر سرخ ترکی ٹوپی' صاف ستھرا لباس اور شیروانی زیب تن کرتے۔ عصا کے ساتھ دیرینہ دوستی تھی۔ آواز جاندار اور مزاج میں سنجیدگی نمایاں تھی۔ ان کی خدا ترسی' ان کا خلوص' ان کی صداقت' ان کی جرات اظہار' ان کی بلندی کردار' تعریف و تعارف کی محتاج نہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ اصحاب علم و فضل اور اہم شخصیات و رجال کی دینی' علمی' تحقیقی' مسلکی' تدریسی و دیگر خدمات کا تذکرہ مسلمانوں کا خصوصی شعار اور تاریخ کا ایک اہم موضوع رہا ہے۔ ہمارے دیرینہ اور مخلص دوست حافظ عطاء السلام عابد صاحب (مالک سکول بکڈپو اردو بازار گوجرانوالہ) بڑے خوش قسمت اور متحرک شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جنہوں نے اپنے والد مرحوم کے حالات زندگی اور ہمہ جہت خدمات پر مختلف احباب سے مضامین لکھوا کر کتاب ترتیب دینے کا پروگرام بنایا ہے۔ مجھے بھی حافظ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی اس ''کارخیر'' میں حصہ ڈالوں انہوں نے مجھے ضروری معلومات بھی مہیا کیں۔ اور یاد دہانی بھی کراتے رہے۔ میں اپنی بعض مصروفیات کی وجہ سے اسے مؤخر کرتا رہا۔ اس کے باوجود حافظ صاحب کی یاد دہانی اور پیچھا نہ چھوڑنے میں کوئی فرق نہ آیا۔ اب میں اس مرد خلیق پر جو علم و فضل، تقویٰ و طہارت اور فکر و عمل کے اعتبار سے سلفیت کا نمونہ تھے۔

یہ سطور لکھتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں۔

ابتدائی حالات

حضرت حافظ صاحب 1905ء کو قصبہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قریبی گاؤں پیرکوٹ میں حکیم محمد صادق سے حاصل کی۔ یاد رہے کہ پیرکوٹ سابق صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ کا گاؤں ہے مڈل تک عصری تعلیم کے لئے گکھڑ کے ایک سکول میں زیر تعلیم رہے۔ آپ کا گھرانہ قبر پرستی کا رسیا تھا۔ آپ بھی اسی عقیدہ میں بڑے متشدد تھے۔ اہل حدیث کی مساجد میں توڑ پھوڑ کو کار ثواب سمجھتے ہوئے بلا خوف و خطر ایسی کارروائیاں کرتے رہتے تھے۔ گکھڑ کے قریب ہی ایک گاؤں نت کلاں جہاں مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ خطیب تھے۔ وہاں حافظ صاحب نے مسجد کی چیزوں کی توڑ پھوڑ کی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا وہاں نماز پڑھ لی۔ آپ کی ہیئت نماز سے مولانا سلطان احمد صاحب کو ان سے گفتگو کرنے کا موقع مل گیا۔ مولانا صاحب کے اخلاق، ناصحانہ گفتگو اور حدیث پاک سے استدلال نے حافظ صاحب کو عقیدہ توحید کا اسیر بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حافظ صاحب کی زندگی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بہت بڑی اور صحتمند تبدیلی تھی۔ چنانچہ آپ نے جامع مسجد لسوڑیوالی لاہور میں قرآن مجید مکمل حفظ کیا۔ دارالعلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور میں حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں دینی تعلیم مکمل کی۔

تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے ذریعہ معاش کی طرف توجہ دی۔ آپ اچھے خوشنویس تھے اور ایک اخبار کے دفتر میں کام کرتے رہے۔ معروف انگریزی اور اردو کتابوں کے ناشر شیخ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور کی دکان پر بھی ملازمت کی۔ پھر گوجرانوالہ میں سکول بکڈپو کے نام سے اپنی دکان شروع کی جو بحمد للہ آج بھی کامیابی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ اس کے منتظم مرحوم کے صاحبزادے حافظ عطاء السلام عابد ہیں۔

خطابت:

آپ ایک عرصہ تک جامع مسجد ریلوے لوکو ورکشاپ لاہور، جامع مسجد اختر اہل حدیث نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ اور گکھڑ میں اپنی رہائش گرا کر نئی تعمیر کردہ مسجد کے بھی خطیب رہے۔ اسی مسجد میں دارالحفاظ کے نام سے مدرسہ بھی قائم کیا۔ رہائشی طلبہ کے لئے کھانا حافظ صاحب کے گھر سے آتا تھا۔ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کے گہرے نیازمندانہ تعلقات تھے۔ وہ جامع مسجد چینیانوالی کوچہ چابک سواراں میں خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جب وہ لاہور سے باہر جماعتی اور تبلیغی دورہ پر ہوتے تو ان کی عدم موجودگی میں حافظ صاحب خطبہ دیا کرتے تھے۔ اسی طرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان کے دیرینہ مراسم تھے۔ وہ بھی جب شہر سے باہر ہوتے تو خطبہ جمعۃ المبارک کے لئے حافظ صاحب کو پابند کر دیتے۔ مختلف مقامات پر تبلیغی جلسوں میں بھی حافظ صاحب ان کے رفیق سفر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے۔ جلسے میں ان کا خطاب بھی کرواتے۔

جس سے لوگ بے حد متاثر ہوتے۔ ان کے تربیتی اور اصلاحی خطبات بڑے اہم ہوتے تھے۔

دعوت وتبلیغ

حضرت حافظ صاحب دعوت وتبلیغ کے مرد میدان تھے۔ تبلیغ کے شوق سے وہ سرشار تھے۔ ان کے ہم عصر اور ہمسفر بھی جانتے ہیں کہ ان میں تبلیغ کی لگن بدرجہ اتم موجود تھی۔ جہاں بھی بلایا جاتا بڑے شوق سے جاتے۔ اس سلسلہ میں کسی سے کچھ لینا دینا بھی نہ تھا۔ اس دور میں تبلیغی سفر بڑا کٹھن اور مشکل تھا۔ ذرائع آمدورفت اس قدر نہ تھے مگر دین کی اشاعت اور تبلیغ کا جذبہ تو ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ طبیعت بڑی حساس تھی۔ امامت وخطابت کے فرائض بڑی ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ صوبہ KPK میں کوئی علاقہ ہی ایسا ہوگا جہاں تبلیغ کے سلسلہ میں ان کے قدم نہ پہنچے ہوں۔ حالانکہ پہاڑی علاقوں کا سفر بڑا کٹھن اور پُر خطر ہوتا ہے۔ مگر توکل علی اللہ نشیب وفراز سے گزر کر اپنا فریضہ انجام دیتے رہے۔

ہوا ہے گو تندو تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے میں انداز خسروانہ

جہادی سرگرمیاں

آپ نے دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ بڑی مجاہدانہ زندگی بسر کی۔ قیام پاکستان کے بعد جہاد کشمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ عظیم مجاہد مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تو بڑے احترام کا رشتہ تھا۔ مجاہد اول سردار عبدالقیوم ان کی خدمات کے بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معترف تھے۔ جہادی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت' تحریک بحالی جمہوریت' تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ملک وملت کے استحکام کے لئے چلنے والی دیگر تحریکوں میں بھرپور کردار ادا کیا۔ کئی مقدمات کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر اپنے مشن سے بے وفائی نہیں کی۔

علماء کرام سے رابطہ

حضرت حافظ صاحب اصحاب علم کے بڑے قدردان اور خدمت گزار تھے۔ جن علماء کرام سے ان کے قریبی تعلقات تھے اور ان سے اکثر رابطہ رہتا تھا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی' شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی' حضرت مولانا عبدالستار دہلوی' حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری' حضرت مولانا محمد رفیق پسروری' حضرت مولانا عبدالحق صدیقی' حضرت مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین 'حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب سلفی (کراچی) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب حنیف (اسلام آباد) حضرت مولانا محمد یوسف انور صاحب فیصل آباد اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین سے بھی روابط تھے۔

حضرت حافظ صاحب اخلاص وللّٰہیت کا پیکر' عاجزی وانکساری کی عملی تصویر اور سادگی و بے نفسی کا عکس جمیل تھے۔ وہ ہمیشہ نام ونمود سے گریزاں رہے احباب کے باہمی اختلافات میں مصالحتی مواقع پر ان کی صائب رائے اور حکمت ودانش کی تجاویز کو بڑی اہمیت دی جاتی' سیاسی' سماجی اور کاروباری معاملات کو سلجھانے میں انہیں کمال درجہ کی مہارت اور تجربہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر من نور الله کے مظہر تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک واقعہ

مجھے ایک ادبی کتاب کی ضرورت تھی وہ گوجرانوالہ سے دستیاب نہ تھی۔ ان دنوں میرا لاہور جانا بھی نہیں ہوتا تھا۔ میں نے حافظ صاحب سے گذارش کی کہ مجھے یہ کتاب منگوا دیں انہوں نے وعدہ کرلیا کہ میں لاہور جاؤنگا تو مطلوبہ کتاب لانے کی کوشش کرونگا۔ دس پندرہ دنوں بعد حافظ صاحب لاہور سے یہ کتاب لے آئے۔ اسی دوران کراچی سے میرے ایک دوست نے مجھے وہ کتاب بھیج دی۔ میں حافظ صاحب کی دکان پر گیا پیشتر اس کے کہ کوئی بات کرتا۔ حافظ صاحب کہنے لگے آپ کی کتاب بڑی مشکل سے ملی ہے۔ مجھے اس سلسلہ میں کلب روڈ جانا پڑا۔ میں نے بتایا کہ حافظ صاحب مجھے کتاب تو مل گئی ہے تاہم یہ کتاب بھی لے لیتا ہوں کیونکہ آپ نے اس کے حصول کے لئے بڑی محنت کی ہے۔ حافظ صاحب فرمانے لگے آپ یہ کتاب نہ لیں ہماری دکان سے بک ہی جائے گی آپ طالب علم ہیں دوہرا خرچ کیوں کریں۔ میں ان کے اس حسن سلوک سے بڑا متاثر ہوا اور یہ مصرع گنگناتا ہوا واپس ہوا۔

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

ایک مناظرہ

اب آپ ایک مناظرے کی روئیداد ملاحظہ فرمائیں۔ جس کے داعی حضرت حافظ صاحب تھے۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب حافظ صاحب گکھڑ میں جامع مسجد توحید گنج اہل حدیث کے خطیب تھے۔ دیوبندی مکتب فکر کے جید عالم مولانا محمد سرفراز صفدر (مصنف کتب کثیرہ) ان دنوں وہیں اپنی خطابت کے جوہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکھا رہے تھے۔ حضرت حافظ صاحب کا ان سے مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر مناظرہ طے پا گیا۔ حافظ صاحب گوجرانوالہ آئے اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور بتایا کہ اہل حدیث اور احناف کے درمیان مناظرہ طے پا گیا ہے آپ ہماری مدد فرمائیں۔ مولانا سلفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں فرمایا کہ آپ فکر نہ کریں اس کا سارا انتظام ہم خود کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی صاحب اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب کو مناظرہ کے لئے گکھڑ بھیجنے کا فیصلہ کیا اور کہا کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب گفتگو کریں گے۔ جبکہ حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی حوالہ جات دیں گے چنانچہ یہ دونوں صاحبان وقت مقررہ پر گکھڑ پہنچ گئے

گکھڑ میں بٹ دری فیکٹری والوں نے جو کہ خود بھی حنفی المسلک تھے۔ مناظرے کا اہتمام کرنا تھا۔ جب اہل حدیث علماء وہاں وقت مقررہ پر پہنچ گئے تو انہوں نے مولانا سرفراز صفدر صاحب کو اطلاع دی کہ اہل حدیث علماء پہنچ گئے ہیں۔ آپ بھی تشریف لے آئیں۔ چنانچہ مولانا سرفراز صفدر صاحب بھی تشریف لے آئے علیک سلیک ہوئی تو موصوف کہنے لگے کہ میں ابھی کتابیں لے کر آتا ہوں اور اپنے ساتھ کسی اور عالم کو بھی لے آتا ہوں۔ انہوں نے جامع نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ سے کتابیں لانی تھیں۔ چنانچہ بٹ صاحب (مالک فیکٹری) نے گاڑی کا انتظام کر دیا۔ تاکہ مولانا صاحب کتابیں وغیرہ لے کر جلد واپس آ جائیں گکھڑ سے گوجرانوالہ کا فاصلہ تقریباً نصف گھنٹے میں طے ہو سکتا ہے۔ لیکن مولانا سرفراز صفدر صاحب کو صرف کتابوں وغیرہ کا محض ایک بہانہ تھا اور وہ درحقیقت حضرت العلام مولانا محدث گوندلوی اور ضیغم اسلام مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ایسی علمی شخصیات کا سامنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے گریزاں تھے۔ اور میدان مناظرہ سے فرار کو ہی اپنی عافیت سمجھ رہے تھے۔ ادھر گکھڑ میں انتظار کی گھڑیاں دراز ہوتی محسوس ہو رہی تھیں اہل حدیث علماء نے ظہر کی نماز مولانا سرفراز صفدر صاحب کی مرکزی جامع مسجد حنفیہ میں ہی ادا کی لیکن صبح دس بجے سے سپیشل گاڑی پر روانہ ہونے والے مولانا سرفراز صفدر ابھی تک واپس نہ آ سکے تھے۔ حتی کہ اہل حدیث علماء نے عصر کی نماز بھی وہیں ادا کی۔ لیکن آخر کار بٹ صاحب مہتمم مناظرہ نے اہل حدیث علماء سے کہا کہ اب آپ جا سکتے ہیں۔ مولانا سرفراز صفدر بھاگ گئے ہیں۔ اور اب وہ نہیں آئیں گے۔ مسلک اہل حدیث زندہ باد کے نعروں سے مسجد گونج اٹھی اور مولانا محدث گوندلوی' حضرت مولانا محمد عبداللہ اور دوسرے اہل حدیث احباب واپس عازم گوجرانوالہ ہوئے۔ اس واقعہ کے بعد گکھڑ میں مسلک اہل حدیث کی دھاک بیٹھ گئی۔ بٹ صاحب سے جب گفتگو ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ مولانا سرفراز صفدر صاحب مغرب کی نماز کے بعد واپس گکھڑ پہنچے تھے۔ اور کہنے لگے کہ مجھے کیا علم تھا کہ اس قدر بڑے علماء آ جائیں گے اور میں ان سے بات کیسے کرسکتا تھا؟

(شیخ الحدیث نمبر' ہفت روزہ اہل حدیث لاہور صفحہ 125 مئی 2001ء)

عادات وخصائل

حضرت حافظ صاحب بڑے منکسر المزاج' مہمان نواز' اوصاف حمیدہ اور اخلاق جلیلہ کا مجسمہ تھے۔ وہ طبعاً بڑے نرم دل اور بردبار انسان تھے۔ زندگی کی تلخیوں کو صبر و رضا سے سہہ جانے والے' زبان پر حرف شکایت نہ لانے والے' عابد و زاہد' شب زندہ دار اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ اسی لئے انہیں ہر حلقہ میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ دل دردمند کے مالک تھے۔ لوگوں کے دکھ درد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریک ہونا اوران کے کام آنا ان کی زندگی کا شعار تھا۔اب ایسے لوگ کمیاب ہیں۔

وہ کوہ کن کی بات گئی کوہ کن کے ساتھ

دینی کتب کے ناشر

اگر چہ حافظ صاحب کے مکتبے کی بنیاد بڑے سرمائے پر نہ تھی۔ مگر حافظ صاحب دینی کتب ضرور منگواتے' فروخت کرتے اور اشاعت کا اہتمام بھی کرتے تھے۔مناظر اسلام حضرت مولانا احمد الدین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل تین کتابیں انہوں نے شائع کیں۔

(1) فضائل سید العالمین (2) مسئلہ حیات مسیح

(3) وہ اپنے عہد کا نبی اوررسول

اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ دین کی نشرواشاعت کا گہرا جذبہ رکھتے تھے۔

وفات

پیرانہ سالی کے باوجود وہ بڑے متحرک تھے مگر صحت و بیماری کا تعلق انسان کے ساتھ ازلی ہے۔کچھ عرصہ سے ان کی طبیعت ناساز چلی آرہی تھی۔گھر والوں نے علاج معالجہ میں کوئی فرق نہ آنے دیا۔آخر وہ وقت مقررہ آن پہنچا جس میں کمی بیشی ناممکن ہے۔آپ 7 مئی 1980ء کو گوجرانوالہ میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کے انتقال کی خبر سن کر کئی دل بے قراراور بہت سی آنکھیں نم ہوگئیں۔ اوراحباب جماعت ان کی رہائش پر پہنچنا شروع ہوگئے۔

سبھی لوگ غمزدہ اور مغموم نظر آتے تھے۔ایسے موقع پر پتہ چلتا ہے کہ عالم کی موت عالم کی موت ہے۔(موت العالِم موت العالَم) یہ محض عربی کا مقولہ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ انسانی زندگی کی ایک بنیادی حقیقت کا اعتراف ہے۔ اس موقعہ پر حافظ صاحب کے صاحبزادوں اور عزیز و اقارب کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ مگر انہوں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ مانقول الا ما یرضی ربنا۔ ان کے پیش نظر تھا۔

نماز جنازہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی صاحب نے پڑھائی جنازے میں لوگوں کا ایک جم غفیر تھا جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اس تاریخی ارشاد کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ ''بیننا و بینکم یوم الجنائز چنانچہ بے شمار سوگواروں کی موجودگی میں مرحوم کو خدائے رحمان و رحیم کی رحمت کے سپرد کر دیا۔ یقیناً اس وقت یہ صدا آتی ہوگی یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی''

جنازہ سے واپسی پر لوگ مرحوم کی حسنات کے تذکرہ کے ساتھ کوئی کہہ رہا تھا فکر و عمل کا ایک ستارہ دفن ہو گیا' علم و بصیرت کا ایک کوہ گراں تھا جو ٹوٹ گیا۔ اہل حدیث کا ایک چراغ تھا جو گل ہو گیا۔ گلشن اسلام کا ایک پھول تھا جو مرجھا گیا۔

رہے نام اللہ کا

موت اس کی ہے کرے جس پر زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(8) واعظ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے دو ایمان افروز واقعات

شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد عباس انجم گوندلوی حفظہ اللہ خوش لباس، خوش باش اور کہنہ مشق استاذ، تجربہ کار مدرس، مصنف و مترجم اور طلباء کے لیے بڑے مشفق و مہربان مربی ہیں۔ مجھے بھی جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے اور دیگر فنون کے علاوہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کی سعادت حاصل ہے۔ آپ بہترین خطیب بھی کہ سالہا سال (تقریباً 35 سال) سے جامع مسجد صدیقیہ اہل حدیث ماڈل ٹاؤن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ، جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، مرکز العلوم الاثریہ نوشہرہ روڈ میں تشنگان علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ اب بھی تقریباً عرصہ آٹھ سال سے جامعہ تعلیم البنات گلشن آباد (المعروف مدرسہ باجی ثریا والا) میں اور تقریباً 15 سال سے آپ جامعۃ البنات کھوکھر کی (المعروف مدرسہ باجی زبیدہ والا) میں صحیح بخاری شریف کے ساتھ ساتھ دیگر انتہائی کتب پڑھا رہے ہیں۔ آپ طلبہ کے بڑے مشفق و مہربان ہیں جامعہ محمدیہ میں عرصہ تدریس کے دوران آپ سے اگر کسی طالب علم نے وقت مانگ لیا تو آپ غیر نصابی کتب اضافی وقت حتی کہ کھانے کے وقفے کے دوران بھی پڑھاتے تھے۔ آپ نے کئی ایک کتب تصنیف کی ہیں اور کئی ایک کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ جن میں چند ایک یہ ہیں۔ (1) تفہیم الاسلام شرح بلوغ المرام (دو جلد) (2) الجوہر المنفر د شرح الادب المفرد، (3) شرح جمع الفوائد (سات جلدوں میں) (4) شرح ریاض الصالحین (زیر طبع)، (5) فوائد مختصر بخاری (6) تفسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین نمبر (7) جواہر اسلام' (8) آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے' (9) جادو بیماری اور پریشانی کا مسنون طریقہ علاج' (10) جناتی اور شیطانی چالوں کا توڑ' (11) مسکراہٹیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی' (12) مقالات گوندلوی' (13) پیغمبر امن' (14) گناہ چھوڑنے کے انعامات' (15) گناہوں کی دلدل میں' (16) جنت کی شہزادیاں' (17) ادائیں محبوب کی' (18) شرعی دم سے علاج (تقریباً نصف کتاب کا ترجمہ کیا ہے)' (19) آداب حیات کا خلاصہ' (20) محبتیں الفتیں کا ترجمہ' (21) مقدمہ انجاز الحاجہ کا ترجمہ' (22) صحیح سیرت رسول مترجم' (23) اشتہار مقام حدیث

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین۔

آپ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادوں کو اپنے قارئین سے یوں شیئر کرتے ہیں۔

(1) ہمارے اسلاف کوئی بھی لمحہ تبلیغ ضائع نہ ہونے دیتے تھے۔ راقم طلب علم کے لئے جامعہ اسلامیہ میں داخل تھا۔ نماز عصر کے بعد اردو بازار سے گزرا تو دیکھا کہ مجاہد اسلام حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی دکان سکول بکڈپو پر تشریف فرما ہیں تعارف نہ تھا ایک طالب علم کی حیثیت سے بزرگ تصور کرتے ہوئے۔ سلام عرض کیا۔ تو نہایت ہی بزرگانہ شفقت فرمائی۔ راقم کو ابھی داڑھی اتر رہی تھی۔ سبزہ نوخیز کی مانند چہرے پر بالوں کی نرم و نازک کونپلیں اگ رہی تھیں۔ میرے وہاں کھڑے ہی ایک عمر رسیدہ آدمی بھی حضرت سے ملنے آیا۔ اس نے داڑھی منڈوا رکھی تھی۔ حضرت نے اس سے یہ نہ کہا تھا تم داڑھی رکھو۔ اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کون کہتا ہے داڑھی اچھی نہیں لگتی۔ دیکھو! اس برخوردار کو داڑھی نے کتنی زیبائش سے نوازا ہے۔

اس آدمی نے کہا حضرت میں سمجھ گیا۔ آئندہ داڑھی رکھوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) آج ہم مقررین اور واعظین لوگ (اللہ ان سے زیادہ سے زیادہ دین کا کام لے) قوم کی محنت کی قدر نہیں کرتے معمولی معمولی باتوں پر اپنے کسی فائدہ کی خاطر جلسہ میں نہیں پہنچتے اور وعدہ کا پاس نہیں کرتے۔ اللہ ہمیں اپنے اسلاف کا قلب وجگر دے۔

گوندلانوالہ میں بعد از نماز عصر حضرت حافظ صاحب کا درس تھا۔ راقم ابھی بچہ ہی تھا مسجد اقصیٰ میں یہ درس تھا' راقم نوعمر ہونے کے باوجود آج تک حافظ صاحب کے سوز وگداز کو اسی طرح تازہ محسوس کر رہا ہے۔ درس کے آخر میں دوران درس ذکر نہیں کیا۔ کہا! میری بیٹی شدید بیمار ہے پتہ نہیں زندہ بھی رہتی ہے یا نہیں میں نے درس کا وعدہ کیا تھا اسے وفا کرنے حاضر ہوا ہوں۔ لہٰذا میری بیٹی کی صحت کے لئے دعاء کریں۔

لوگ دنگ رہ گئے کہ حافظ صاحب نے کمال کر دیا۔ باوجود کہ لاپرواہ عمر میں تھا میرے دل میں رقت پیدا ہوگئی جس کا تصور اب بھی میرے مشام ایمان میں تازگی پیدا کر رہا ہے۔

اللہ کریم! ہمارے تمام اسلاف کی مغفرت فرما۔ خصوصاً مرحوم حافظ صاحب کے جنت میں درجات بلند فرما۔ اور ہمیں ان کے تابناک نقوش پر چلنے کی توفیق ارزاں فرما۔ (آمین)

(الراقم الآثم ؛محمد عباس انجم گوندلوی خطیب مسجد صدیقیہ ماڈل ٹاؤن شیخ الجامعہ باجی ثریاوالا)

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(9) مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

ملک عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ

ملک صاحب جماعت کے معروف زود نویس ہیں اب تک آپ کی پچاس سے زائد کتب زیور طبع سے آراستہ ہو کر ملک کے طول و عرض سے ہر عام و خاص سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں اور کئی ایک طباعت کے انتظار میں تیار پڑی ہیں۔ آپ ماشاء اللہ پیرانہ سالی کے باوجود تصنیف و تالیف کے شعبہ میں ایک خاص انداز سے گامزن ہیں۔ اگر آپ کو جماعتی تاریخ کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔

آپ حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں

مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ اپنی ذات میں خود ایک انجمن تھے۔ بہت بڑے مبلغ اسلام' واعظ اور خطیب و مقرر تھے۔ اتباع سنت نبوی میں اپنی مثال آپ تھے۔ توحید و سنت کے داعی تھے۔ تقلید شخصی سے اجتناب کرتے تھے مگر ائمہ کرام کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ اور ان کی خدمات عالیہ کے معترف تھے۔ حافظ محمد یوسف صاحب بہت زیادہ عابد و زاہد' تہجد گزار' شب زندہ دار اور صاحب کرامات عالم دین تھے۔ ان کی ساری زندگی دین اسلام کی نشر و اشاعت' کتاب اللہ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی و ترویج' مسلک اہل حدیث کی اشاعت و حمایت اور تائید اور شرک و بدعت و محدثات کی تردید و توبیخ اور ادیان باطلہ کا قلع قمع کرنے میں بسر ہوئی۔

تعلیم

حافظ محمد یوسف 1905ء بمطابق 1323ھ ضلع گوجرانوالہ کے قصبہ گکھڑ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی علماء سے حاصل کی۔ ان کا گھرانہ بریلوی مسلک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تعلق رکھتا تھا لیکن حافظ صاحب ابتداء ہی سے خانقاہی نظام سے نفرت کرتے تھے۔ حافظ صاحب 1920ء میں جبکہ آپ کی عمر 15 سال تھی' لاہور تشریف لے گئے۔ مسجد لسوڑے سے قرآن مجید حفظ کیا اور حفظ قرآن مجید کے بعد مولانا سید محمد داؤد غزنوی (وفات 1963ء) کے مدرسے سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ لاہور میں آپ نے ستائیس سال کا عرصہ گزارا۔ 1947ء میں آپ واپس گکھڑ تشریف لائے اور گوجرانوالہ اردو بازار میں ''اسکول بک ڈپو'' کے نام سے کتابوں کی ایک دکان شروع کی اور یہ دکان حافظ صاحب کا ذریعہ معاش تھی۔''

1948ء میں حافظ محمد یوسف صاحب نے اپنے مکان کو مسجد کے لئے وقف کر دیا اور وہاں مسجد تعمیر کی۔ اس مسجد کا افتتاح مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے کیا۔

مولانا غزنوی نے حافظ صاحب کی تعریف و تحسین کی اور دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حافظ محمد یوسف صاحب کے عطیہ کو قبول فرمائے اور ان کا یہ عطیہ ان کی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ (آمین)

حافظ محمد یوسف میری نظر میں

حافظ محمد یوسف کو کس سن میں دیکھا' یہ تو مجھے یاد نہیں۔ آپ کئی بار بسلسلہ تبلیغ دین اسلام سوہدرہ تشریف لائے اور ان کا وعظ سننے کا اتفاق ہوا۔

حافظ صاحب سے میری شناسائی غالباً 1974ء میں مسجد منانیہ اہل حدیث وزیر آباد عصر کی نماز کے بعد مولانا عبدالرحمٰن عتیق (1995) کے ذریعے سے ہوئی۔ حکیم محمود سلفی مرحوم بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اس کے بعد جب بھی راقم گوجرانوالہ گیا' حافظ صاحب سے ان کی دکان سکول بک ڈپو پر ملاقات ہوتی تھی۔ یہ بڑی محبت سے ملتے تھے۔ گرمی کا موسم ہوتا تو شربت پلاتے سردی ہوتی تو چائے سے تواضع کرتے تھے۔ ان سے مل کر دل کو سکون حاصل ہوتا۔ ایک دن ملاقات میں فرمایا: ''عراقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب' حافظ احسان الٰہی ظہیر نے کتابوں کی اشاعت کے سلسلے میں ادارہ ترجمان السنۃ کے نام سے ایک مکتبہ قائم کیا ہے اور اس ادارہ سے شیخ الاسلام' فاتح قادیان' سردار اہل حدیث و شیر پنجاب' حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی تفسیر ثنائی اور حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کی تفسیر سورہ فاتحہ (تفسیر واضح البیان) شائع کی ہیں۔ یہ شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی دور کی بات ہے جب آپ ابھی حافظ احسان الٰہی کے نام سے ہی متعارف تھے۔

حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دم سے ایک عہد اور علمائے سلف کی یاد گار تھے اور علمائے سلف کی طرح نام و نمود سے اجتناب کرتے تھے۔ حافظ صاحب علوم دینیہ کے بصیرت مند عالم' ذی رائے سیاسی زعیم' نکتہ آفرین' مؤثر خطیب' کامیاب مدرس' بلند اخلاق انسان' پیکر تواضع' زہد و ورع کے مرقع اور باوضع بزرگ تھے۔ حافظ صاحب تقریر کے میدان میں کامیاب شہسوار تھے۔ ان کی زبان میں بلا کی شگفتگی اور دلآویزی تھی آپ کی تقاریر و مواعظ میں علم و روحانیات' فکر و بصیرت اور اسلوب کی دلآویزی نظر آتی تھی۔

حافظ صاحب کی شخصیت جامع صفات تھی۔ خود حافظ قرآن' جید عالم' بہترین خطیب و مقرر' اچھے منتظم' بلند پایہ مدبر و مفکر اور صاحب فہم و بصیرت' جنگ آزادی کے مجاہد' عدالت و ثقاہت' ذکاوت و متانت' شجاعت و بسالت' شرافت و دیانت محبت و اخوت' دوستی و مروت' وضع داری' رواداری' خوش مزاجی ان کے کردار کے نمایاں جوہر اور خاص اوصاف تھے۔

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(10) نمونہ اسلاف حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ (فیصل آباد)

مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ جماعت کی معروف اور بزرگ شخصیت ہیں آپ کو علماء اہل حدیث سے محبت ورثے میں ملی ہے کہ آپ کے والد محترم حاجی عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ علماء کے بہت قدردان تھے۔ اور آپ کا گھر علماء کرام کی آمدورفت کا مرکز ہوتا تھا۔ آپ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور کے مدیر بھی رہے ہیں۔ جماعت اہل حدیث کی پاکستان میں تاریخ کے نشیب و فراز کے چشم دید گواہ ہیں۔ آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر ہیں۔ اس وقت پیرانہ سالی میں اپنی پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے صفحات کی زینت بناتے رہتے ہیں۔ آپ حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل تقویٰ شعار اور زہد و ورع میں اپنی مثال آپ تھے' وہ عالمانہ وقار' مناسب قدوکاٹھ' مضبوط جسم و جان' خوش اخلاق و خوش اطوار جیسے اوصاف حمیدہ کی مالک شخصیت تھے...... جن کی شعلہ نوا گفتگو 'مدبرانہ و حکیمانہ خطابت اور کلام و بیان کے حسن سے سننے والے گہرے اثرات لیتے' نماز پڑھاتے ہوئے ان پر خشیت و خضوع کی عجیب کیفیت طاری ہو جاتی' مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر اور علمی دنیا کی بلند مرتبت ہستی حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ انہوں نے گوجرانوالہ سٹیڈیم میں جب پڑھائی تو لاکھوں مقتدی ان کی قرات سوز و گداز سے محزون' مغموم اور اشک بار تھے۔ ان سطور کے راقم کو بھی شبان اہلحدیث کے رفقاء کے ہمراہ نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت حافظ صاحب نے گوجرانوالہ ضلع کے مشہور قصبہ گکھڑ منڈی میں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضافات میں خطابت کے جوہر دکھائے' دعوت وتبلیغ کے میدان میں ان کا خلوص اور ایثار ہر آن وہر جگہ دیکھا گیا ان کی اس سلسلہ تبلیغ میں معروف مناظر مولانا احمد الدین گکھڑوی کی بعض اوقات رفاقت بھی رہی دونوں میں ہم وطن ہونے کے ساتھ ساتھ بہت پیار ومحبت تھی۔ حضرت حافظ صاحب میں ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ کتابوں کی دکان کرتے تھے یہی ذریعہ معاش تھا میری معلومات کے مطابق وہ وعظ وتقاریر کا کوئی معاوضہ یا کرایہ وغیرہ وصول نہ کرتے تھے۔

فیصل آباد میں ہم نے انہیں دوتین بار جلسوں میں مدعو کیا تو انہوں نے کسی قسم کی خدمت کے حصول کو قبول نہ فرمایا۔ برسوں پیشتر مولانا احمد الدین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ جب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار میں خطیب تھے تو میری ہمشیرہ کے نکاح میں شرکت کی مناسبت سے انہیں خطبہ جمعہ کی دعوت دی گئی وہ بڑے پر خلوص اور جذبہ تشکر کا مظاہرہ فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا اور بعدہ نکاح کے موقع پر بھی بیان موثر سے محظوظ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی چند ایک تقاریر اور عام مجالس میں بھی کی جانیوالی علمی گفتگو اور محبت بھری بات چیت کی یادیں اب بھی دل ودماغ میں سرایت کی ہوئی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ خدمات دینیہ قبول ومنظور فرماتے ہوئے عظیم اجر وثواب کا باعث بنائے اور خلد بریں میں مقام بلند پر فائز فرمائے۔

بلاشبہ وہ نمونہ اسلاف تھے ان جیسی علمی شخصیتیں آج کے دور انحطاط میں ناپید ہیں بقول اقبال (مرحوم)

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(11) حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالعزیز راشد فیصل آباد

مولانا عبدالعزیز راشد مرکزی جمعیت اہلحدیث کے نامور مبلغ اور خطیب ہیں آپ نے اپنی جوانی کے کچھ سال گوجرانوالہ میں گزارے آپ جامع مسجد فروس الرحمٰن نوشہرہ روڈ کے خطیب رہے ہیں اور جامع مسجد فردوس الرحمٰن کی موجودہ تعمیر کے اولین بانیوں میں ان کا شمار ہوتا ہے اس دوران چلنے والی تحریکوں' تحریک ختم نبوت' اور تحریک نظام مصطفےٰ کی اولین صفوں میں آپ کا کردار نمایاں رہا ہے۔ بعدازاں آپ فیصل آباد تشریف لے گئے اور وہیں دین کی دعوت وتبلیغ میں ابھی تک مصروف عمل ہیں۔

ان کے والد محترم مولانا محمد دین مجاہد تحریک مجاہدین کے سرگرم مجاہدوں میں تھے ان کا شمار حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی کے جہاد کے ساتھیوں میں ہوتا تھا۔

(نوٹ:۔ مولانا راشد صاحب بھی 02 دسمبر 2018ء کو فیصل آباد میں وفات پاگئے۔)

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

میں گوجرانوالہ میں سب سے پہلے مسجد فروس الرحمان میں خطابت کیلئے گیا۔ اس وقت اس مسجد کا نام مسجد رحمانیہ تھا جو مولانا عبدالرحمٰن واصل مرحوم نے دیا تھا وہ اس مسجد کے پہلے خطیب تھے بعدازاں ان کے مستعفی ہونے کے بعد بندہ کو اس مسجد کی خطابت کیلئے چنا گیا اس وقت مسجد ایک بڑے کمرے پر محیط تھی اور باہر چھوٹا سا صحن تھا۔ مسجد کے ساتھ گندے پانی کا ایک بڑا جوہڑ تھا انتظامیہ نے خیال کیا کہ مسجد کی توسیع کی جائے چنانچہ انہوں نے مقامی جماعت کے مرکزی جمعیت کے امیر مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم اور مجاہد اول حافظ محمد یوسف گکھڑوی کو مسجد میں مدعو فرمایا اور ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے مسجد کی توسیع کا منصوبہ پیش کیا ان بزرگوں نے ارشاد فرمایا کہ یہ ساتھ والے جوہڑ کو خرید لیا جائے۔ مقامی جماعت کے افراد نے عرض کی اگر ہم اس جوہڑ کو خرید لیتے ہیں تو اس کو پُر کرنے کیلئے ہمارے پاس تو وسائل کی کمی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ آغاز تو کریں اس کے بعد وہ تشریف لے گئے۔ بعد میں جماعت کو پتہ چلا کہ یہ جگہ مقامی بلدیہ کی یعنی سرکاری ہے' تو اس پر ہم لوگ مقامی سیاستدان جناب عثمان ابراہیم انصاری سے ملے جو اہل حدیث ہیں اور جامعہ اسلامیہ اہلحدیث کے سرپرست ہیں انہوں نے کہا کہ آپ لوگ مٹی کی ٹرالیوں کے ذریعے اس جوہڑ کو پُر کر دیں اور مسجد کی تعمیر کا آغاز کر دیں آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔ چار دیواری بنا دیں۔ مجھے آج تک یاد ہے کہ مسجد کیلئے تقریباً 8 فٹ گہری بنیادیں بنائی گئیں کیونکہ نیچے جوہڑ تھا الحمدللہ وہ ساری مسجد میری موجودگی میں تعمیر ہوئی اس کا بڑا ہال' برآمدہ' صحن' سب میری خطابت کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ البتہ مدرسہ کا کچھ حصہ جو مقامی جماعت نے بعد میں تعمیر کرایا۔

اس مسجد کی تعمیر کے دوران فنڈ کیلئے حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی معاونت فرمائی مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم کی رہائش گاہ کے ساتھ ایک مسجد اہل حدیث 'مسجد مبارک اہلحدیث'' ہے وہاں خود حضرت حافظ صاحب نے تعمیر مسجد کیلئے اپیل کی اور میرے تعارف کے لیے انہوں نے فرمایا یہ میرے مجاہد دوست مولانا محمد دین مجاہد کے صاحبزادے ہیں اور آپ کے شہر کی مسجد فردوس الرحمن اہلحدیث کے خطیب ہیں مجھے یاد ہے کہ حافظ صاحب کی اپیل کے نتیجے میں کافی فنڈ اکٹھا ہو گیا تھا۔

حافظ صاحب کے اندر یہ جذبہ تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب نے انہی دنوں گکھڑ کے نواح قصبہ الہ آباد میں جلسے کا پروگرام بنایا اور جلسے میں خطاب کے لئے حضرت الامیر مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ، بندہ ناچیز (عبدالعزیز راشد) اور خود حضرت حافظ یوسف صاحب گئے مجھے اب تک یاد ہے کہ گوجرانوالہ کے ایک ممتاز اہل حدیث حاجی عبدالعزیز انصاری آف چاہ چوہانوالہ کی کار میں ہم تینوں احباب الہ آباد گئے۔ مقامی جماعت نے تکریم کے ساتھ استقبال کیا اور جلسہ گاہ میں لے گئے حضرت الامیر نے سب سے پہلے بندہ سے فرمایا کہ تم تقریر کرو اس وقت بندہ محض ایک نوجوان تھا بزرگوں کے سامنے تقریر کرنا ادب کے منافی تصور کرتا تھا لیکن حکم کی پابندی کے تحت استقامت کے موضوع پر تقریر کی قرآن پاک کی آیات اور مولانا علی محمد صمصام کے اشعار سے اپنی تقریر مکمل کی بعد میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ تقریر کیلئے کھڑے ہو گئے اور لوگوں سے مخاطب ہوئے کہ آپ نے ''تر'' تقریر سن لی ہے۔ میں تو خشک تقریر کرتا ہوں کیا آپ لوگ میری خشک تقریر سن لیں گے؟ ان کا اپنا انداز تھا مجمع کو مخاطب کرنے کا اس کے بعد حضرت حافظ صاحب نے میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے تحسین کے الفاظ فرمائے حالانکہ مولوی' مولوی کی کبھی تعریف نہیں کرتا لیکن میں نے یہ خوبی حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی میں بدرجہ اتم پائی اسی طرح یہ خوبی مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ میں بھی بہت تھی وہ بھی اپنے سے پہلے والے مقرر کی حوصلہ افزائی کیلئے تعریفی جملے ضرور فرماتے تھے۔

خصوصاً نوجوانوں کو ان کا یہ کہہ دینا کہ آپ کے مزاج کے مطابق تقریر ہو گئی میری حوصلہ افزائی کیلئے کافی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک بار میں ان کے مکان پر کسی کام کیلئے گیا فرماتے ہیں کس کتاب کی ضرورت ہے میں نے کہا کہ حضرت آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مقرر کو کس قسم کی کتاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ آپ کو عربی کی کتاب اعلام الموقعین کا مطالعہ کرنا چاہئے یہ کتاب پہلے مولانا سلفی کی لائبریری میں موجود ہے۔ چنانچہ وہ مجھے خود ساتھ لے کر حضرت سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے دفتر میں موجود لائبریری میں لے گئے اور خود حضرت مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ان کو اعلام الموقعین کتاب ہدیہ کر دیجئے۔ مولانا فرماتے ہیں جب آپ نے کہہ دیا کہ کتاب ہدیہ کرنی ہے تو ہدیہ ہو گئی۔ چنانچہ حضرت مولانا سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے خود مجھے فرمایا جوان اس الماری میں سے کتاب نکال کے لاؤ اور انہوں نے مجھے خود اپنے دست مبارک سے یہ کتاب ہدیہ فرما دی۔ ان بزرگوں میں للّٰہیت' تقویٰ اور حوصلہ افزائی بہت زیادہ تھی جو آج کل ناپید ہے آج کل طمع' ریاکاری' شوبازی اور لالچ زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں کافی باتیں ضرب العام ہیں۔ (حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تاثرات مولانا عبدالعزیز راشد رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ عطاء السلام عابد اور حافظ عبدالقدوس شاکر سے اپنی تیمارداری کے موقع پر بیان فرمائے۔)

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(12) مجاہد آزادی کشمیر جناب مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا غلام رسول گرجاکھی حفظہ اللہ

راقم الحرف بچپن و جوانی کی درمیانی عمر میں ہوگا۔ کہ 1958ء میں راہوالی کے نواحی موضع گجو چک بستی سے گرجاکھ آباد ہوئے والدین دیہاتی ماحول سے نکل کر نئے نئے شہری ماحول میں رہتے ہوئے کچھ دینی ماحول کے رنگ میں رنگنے لگے گرجاکھ مرکز اہلحدیث کے قریب رہتے ہوئے نماز اکثر یہیں ادا ہوتی استاذی المکرّم مولانا خالد گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات جمعہ و دروس سنتے تھے ایک دن سوتے ہوئے جب فجر کی نماز کا ٹائم گزر رہا تھا کہ کانوں میں درس قرآن کی ایک پُرسوز آواز گونجی جلدی سے اٹھا مسجد کی طرف دوڑا الٹا سیدھا وضو کیا نماز ادا کی دیکھا کہ رومی ٹوپی پہنے ماشاء اللہ کشادہ پیشانی بھرا ہوا چہرہ لمبی داڑھی والے بزرگ درس دے رہے ہیں قرآن پاک پڑھ پڑھ کر درد دل سے عام فہم بیان فرما رہے ہیں ساتھ والے کسی آدمی سے میں نے سرگوشی کے انداز میں موصوف کے بارے پوچھا معلوم ہوا کہ یہ حضرت مولانا محمد یوسف گکھڑوی ہیں اس کے بعد کئی دفعہ گرجاکھ میں جلسوں میں خطاب سنا۔ اس دور میں عام شور وغوغا زندہ باد مردہ باد کے نعرے نہیں ہوتے تھے آ جا کر نعرہ تکبیر کبھی کبھار گونجتا تھا کچھ مجھے یاد ہے کہ گرجاکھ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کے سامنے سڑک پر جلسہ ہو رہا تھا جس میں محترم مولانا حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور مناظر اسلام جناب مولانا محمد رفیق پسروری رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب تھا پہلا خطاب حضرت گکھڑوی مرحوم کا تھا قرآن پڑھ پڑھ کر بغیر کسی بڑھک و چیلنج کے مسلک حقہ اہلحدیث کا دفاع فرما رہے تھے بعد ازاں غالباً 1963ء میں راہوالی مرکزی جامع رحمانیہ اہلحدیث نو تعمیر میں خطبہ جمعہ سنا موصوف نہایت درد مندی و خلوص سے وعظ فرما رہے تھے کہ باتیں دل میں گھر کر رہی تھیں اور رونگٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہو رہے تھے یوں کئی دفعہ گرجاکھ میں دروس سننے کا موقع ملا۔ مجھے ذاتی طور پر مزدوری کے ساتھ ساتھ علم دین پڑھنے کا شوق ہوا جتنا ہو سکا پڑھا مگر مجھے بھی ایک خادم دین وخطیب بننے کا سلیقہ دراصل حضرت گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ' میدان توحید کا شیر سید عبدالغنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کے خطابات سن سن کر حاصل ہوا جو بات میں نے خاص طور پر گکھڑوی مرحوم میں دیکھی وہ تھا خلوص وجذبہ جہاد۔ مجھے بہت بعد میں پتہ چلا موصوف آزاد کشمیر کے مجاہدین اور سردار عبدالقیوم' مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھی ہیں جس جہاد میں محترم مولانا خالد گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ بھی حصہ لیتے رہے اللہ پاک ان سب پر اپنی خصوصی رحمتیں فرمائے۔ (آمین)

غالباً 1969ء کا دور تھا کہ میں ان دنوں ایک کارخانہ میں مزدوری کرتا تھا کہ انہی دنوں ہمارے دور کے رشتہ دار مستری محمد حسین سکنہ موضع دھلے وفات پا گئے تو ان کے قریبی رشتہ دار حاجی رحمت اللہ مغل کارخانے آئے جو کہ کارخانہ بھی ہمارے رشتہ داروں کا تھا گوندلانوالہ روڈ پر ہے۔

حاجی موصوف کہنے لگے کہ یار غلام رسول تو ذرا جا کہ دھلے بھائی محمد حسین کا نماز جنازہ پڑھانے کیلئے مولانا گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ٹائم طے کر کے آ۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھے شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کا دکھ تازہ ہو گیا اور فروری 68ء کو گوجرانوالہ سٹیڈیم جو ان دنوں عام کھلے ماحول کا تھا وہ لاکھوں کا ہجوم اور لوگوں کی راہنمائی کرنے والے خطیب بیباک مولانا حافظ عبدالحق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ یاد آ گئے اپنے خیالات میں ڈوبا ہوا۔ میں اردو بازار سکول بک ڈپو پر پہنچا حضرت گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا جنازے کے بارے عرض کی۔ فرمایا بیٹا اگر کسی سواری کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتظام ہو جائے تو میں جا سکتا ہوں کیونکہ ایک تو موضع دھلے دور ہے اور خود میں اتنا توانا نہیں ہوں میں نے حامی بھر لی واپس آ کر حاجی رحمت اللہ مغل کو آگاہ کیا تو جیسے مجھے آج تک حضرت الامیر مولانا سلفی مرحوم کا جنازہ پڑھنے کا منظر یاد ہے اسی طرح موضع دھلے میں محترم محمد حسین مغل مرحوم کا جنازہ پڑھا ہوا یاد ہے۔ اور اس دن برادری کے لوگ اور عام لوگ کہہ رہے تھے کہ جس درد دل سے جنازہ پڑھا اور پھر قبر پر دعا کی گئی ہے امید واثق ہے کہ اللہ پاک مرنے والے کو معاف کر چکے ہیں موصوف اگرچہ ان دنوں متوسط درجے کی سکول بک ڈپو جیسی دکان کے مالک تھے مگر غربا سے ہمدردی کا موقع مجھے قریب سے دیکھنا نصیب ہوا۔ خلوص کا یہ عالم تھا کہ ایوبی دور میں منڈی بہاؤ الدین ایک کانفرنس تھی خطبہ جمعہ کا پروگرام مولانا صوفی احمد دین مرحوم نے حضرت گکھڑوی کا طے کیا مگر اشتہار میں کسی وجہ سے نام نہ چھپ سکا جب موصوف منڈی اپنے پروگرام کے مطابق پہنچے تو ساتھیوں نے اشتہار میں نام نہ چھپنے پر معذرت کی تو مولانا گکھڑوی نے نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بات نہیں نام ہمارا کیا حیثیت رکھتا ہے نام اللہ کا اونچا ہو تو یہی کامیابی ہے پھر سارا خطبہ جمعہ اسی موضوع و لله الا سماء الحسنىٰ پر پڑھا دیا۔

قارئین کرام یہ تذکرہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آج یہ خلوص ہم میں بھی پیدا ہو جائے اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ خدمت دین پر خاتمہ زندگی ہو (آمین ثم آمین)

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(13) حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ خالد حیات محمود فاضل مدینہ یونیورسٹی

آپ کا وطنی تعلق نت کلاں نزد گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ سے ہے یہ وہی گاؤں ہے جہاں حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد اہل حدیث کے لوٹے توڑنے کے لیے جایا کرتے تھے۔ بعد ازاں وہاں کے خطیب مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی اور اہل حدیث ہوئے۔

حافظ خالد حیات حفظہ اللہ حافظ گکھڑوی مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ دینی علوم کی مروجہ تکمیل کے بعد آپ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے اعلیٰ تعلیم کے لیے مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب چلے گئے۔ وہاں سے فراغت کے بعد اب جامع مسجد فیصل اہل حدیث محلّہ چاہ چوہاناں گوجرانوالہ میں خطابت فرما رہے ہیں۔ آپ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

حضرت حافظ محمد یوسف صاحب گکھڑوی ضلع گوجرانوالہ کے قصبہ گکھڑ منڈی میں 1905ء میں پیدا ہوئے۔ اور ابتدائی تعلیم مقامی قصبہ میں ہی حاصل کی۔

چونکہ آپ کا گھرانہ بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتا تھا اس لئے بچپن سے ہی خانقاہی نظام حیات سے از حد متاثر اور اہل توحید سے انتہائی نفرت کرتے تھے۔ مسلک اہل حدیث (وہابیت) سے اس قدر چڑ تھی کہ اس مسلک کی کہیں بھی کوئی مسجد نظر آ جاتی تو اس میں توڑ پھوڑ کرنا اور توحید پرست شخصیت سے بدتمیزی کرنا ان کی نگاہ میں جہاد سے کسی طرح بھی کم نہ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ گوجرانوالہ شہر میں اہل حدیث مسلک کی ایک دو مسجدیں تھیں گکھڑ منڈی اور اس کے آس پاس کے دیہاتوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضع نت کلاں کے علاوہ کہیں بھی اہل حدیث مکتب فکر کی مسجد نہ تھی۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے موضع نت کلاں (جو گکھڑ منڈی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے) کی مسجد میں جا کر توڑ پھوڑ کرتے اور مسجد کو نقصان پہنچاتے۔

قبر پرستی سے توحید پرستی کا سفر

حسب معمول ایک دفعہ نت کلاں کی مسجد میں توڑ پھوڑ کی غرض سے پہنچے اور اپنا کام کر لیا تو عصر کی نماز پڑھنے کے لئے وضو کر کے وہیں نماز کی ادائیگی کے لئے رک گئے۔ ابھی نماز شروع ہی کر پائے تھے کہ مسجد کے امام وخطیب حضرت مولانا سلطان احمد صاحب رحمہ اللہ تشریف لے آئے اور حافظ صاحب کے پاس ہی بیٹھ گئے۔ حافظ صاحب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بیٹا آپ نماز میں جس طرح سجدہ کر رہے تھے وہ سجدہ کرنے کا درست طریقہ نہیں ہے۔ چونکہ حافظ صاحب مزاج کے تندو تیز اور دوسرے کی (خاص طور پر کسی وہابی کی) بات سننا ہرگز گوارہ نہ کرتے تھے۔ اس لئے نہایت بدتمیزی سے پیش آئے اور ان کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جوں جوں میری بدتمیزی بڑھتی گئی مولانا کے تحمل اور برداشت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مولانا نے فرمایا کہ بیٹا اگر میں تمہیں پیارے پیغمبر کی حدیث سنا دوں تب بھی آپ اپنی ضد پر اڑے رہو گے۔ میں تمہیں اپنی بات نہیں کہہ رہا بلکہ رسول پاک کی بات بتا رہا ہوں چنانچہ مولانا نے حدیث کے یہ الفاظ لا یبسط احدکم ذراعیه انبساط الکلب ''جب سنائے تو میرا سارا غیظ وغضب ہوا ہو گیا اور میری نفرت عقیدت میں بدل گئی حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مولانا سلطان احمد صاحب کا انداز ایسا تھا کہ میں اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکا۔ اسی لئے وہ اکثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا کرتے تھے کہ جلاہوں نے میری تندیں سیدھی کی ہیں۔

استفادہ علمی!

مولانا سلطان احمد صاحب کے ساتھ قلبی عقیدت قائم ہو جانے کے بعد حضرت حافظ صاحب روزانہ گکھڑ منڈی سے ان کے پاس دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے نت کلاں جاتے۔ اور یہ سلسلہ تقریباً دو اڑھائی سال تک جاری رہا۔ اسی زمانے میں مولانا احمد دین گکھڑوی بھی مولانا سلطان احمد صاحب سے کسب فیض کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور وہ ان سے کافی سینئر تھے۔ اس لئے حضرت حافظ صاحب مولانا سلطان احمد کے کہنے پر مولانا احمد دین گکھڑوی سے بھی اسی زمانہ میں استفادہ کرتے رہے۔

مولانا سلطان احمد صاحب ایک جید عالم دین تھے حافظ عبدالمنان وزیرآبادی کے براہ راست شاگرد تھے۔ جوکہ وزیرآباد میں اپنے استاد سید نذیر حسین دہلوی کے کہنے پر تدریس کے فرائض ادا کر رہے تھے۔

بزرگوں سے سنا تھا کہ مولانا سلطان احمد صاحب نے سید نذیر حسین صاحب کو اپنی تعلیم کے سلسلہ میں خط لکھا تھا تو انہوں نے جواب میں لکھا تھا کہ آپ میرے پاس آنے کی بجائے وزیرآباد میں ہی حافظ عبدالمنان صاحب سے علمی استفادہ کرلیں۔

مولانا سلطان احمد صاحب کھڈی کا کام کرتے تھے اور عام روایتی طریقہ سے انہوں نے تدریسی کام نہیں کیا۔ جن لوگوں نے بھی ان سے استفادہ کیا ہے وہ ان کے پاس کھڈی پر ہی بیٹھ جاتے تھے اور مولانا اپنے کام کے ساتھ ساتھ ان کو پڑھایا بھی کرتے تھے۔ بزرگ کہا کرتے تھے کہ مولانا احمدین گکھڑوی اور حافظ صاحب نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑی محنت سے مولانا سلطان احمد صاحب سے پڑھا تھا۔ ہم دیکھا کرتے تھے کہ مولانا احمد دین ہاتھ میں بڑی کتاب اٹھا کر چلا کرتے تھے اور مولانا اپنے کام کے ساتھ ساتھ ان کو پڑھایا کرتے تھے۔ کھڈی پر کام کرنے والے جانتے ہیں کہ دھاگوں کو سیدھا کرنے کے لئے (تانی) کو کھینچ کر لمبائی کی شکل میں لکڑیوں کی مدد سے زمین سے تین چار فٹ اونچا کر کے تانی کو سوکھاتے ہیں۔ اس دوران ایک خاص قسم کے برش سے دھاگوں کو سیدھا کرتے ہیں اس عمل کے دوران برابر ''تانی'' کے ساتھ ساتھ پیدل چلنا پڑتا ہے۔ چونکہ اس عمل کے دوران مولانا سلطان احمد صاحب اپنے کام کے سلسلہ میں پیدل چلتے تھے تو یہ بزرگ حضرات بھی علمی استفادہ کرنے کے لئے مولانا کے ساتھ ساتھ پیدل چلتے رہتے اور کتابیں ہاتھ میں اٹھائے اپنی علمی تشنگی کو بجھاتے رہتے۔

تعلیمی غرض سے لاہور کا سفر

حضرت حافظ صاحب کے متعلق عام خیال یہی ہے کہ آپ تقریباً 1920ء میں 15 سال کی عمر میں گکھڑ منڈی سے لاہور قرآن مجید کے حفظ کرنے اور مزید دینی تعلیم کے حصول کے لئے منتقل ہو گئے۔ تقریباً 27 سال کا عرصہ آپ نے لاہور میں گزارا۔ ابتدائی سالوں میں آپ نے جامع مسجد لسوڑیوالی میں قرآن پاک مکمل طور پر حفظ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ چینیانوالی مسجد میں سید داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے مدرسہ میں درس نظامی کے شعبہ میں بھی داخلہ لیا اور کچھ سال وہاں زیر تعلیم رہے۔ چونکہ تبلیغ کا شوق بہت زیادہ تھا اس لئے درس نظامی کے آخری سال بلکہ اس سے پہلے ہی ایک مسجد جس کی تعمیر خود کی میں خطابت کے فرائض شروع کر دیئے۔ اس کے بعد ایک اور مسجد تعمیر کی اور اس میں بھی خطابت کے فرائض ادا کیے۔ پہلی مسجد مغلپورہ توحید گنج ' دوسری مسجد لوکوشیڈ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گکھڑ منڈی واپسی

لاہور میں 27 سال کا عرصہ بھرپور دعوت و تبلیغ کا کام کرنے کے بعد 1947ء میں واپس گکھڑ منڈی تشریف لے آئے۔

1948ء میں ہی آپ نے گوجرانوالہ شہر کے مشہور بازار اردو بازار میں سکول بکڈپو کے نام سے ایک دوکان شروع کی جس میں سکول کی کتابوں وکاپیوں کے علاوہ قرآن پاک اور دیگر دینی کتابیں برائے فروخت رکھیں۔ یہی دوکان ان کے گھریلو اخراجات پورے کرنے کے لئے تھی۔

1947ء میں اپنی خاندانی رہائش گاہ کو مسجد میں تبدیل کر کے جامع مسجد توحید گنج کی بنیاد رکھی۔ اسی مسجد میں تحفیظ القرآن کا مدرسہ بھی قائم کیا جس سے سینکڑوں طلباء نے استفادہ کیا۔ اس مدرسہ میں مقامی طلباء کے علاوہ بیرونی طلباء بھی قرآن پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ ان بیرونی طلباء کے لئے روزانہ ناشتہ حافظ صاحب کے گھر میں پکتا تھا۔ جبکہ دوپہر اور شام کا کھانا مسجد سے ملحق گھروں سے آتا تھا۔ حافظ صاحب کی اہلیہ محترمہ جنہیں تمام لوگ آپا جی کہا کرتے تھے طلباء سے انتہائی شفقت کرتی تھیں۔ تمام طلباء سے ان کا سلوک حقیقی والدہ جیسا تھا۔ اکثر اوقات ناشتہ تیار کر کے مسجد میں بھیج دیا جاتا تھا اور کبھی کبھار طلباء آپا جی کے پاس چولہے کے قریب ہی ناشتہ کرتے تھے۔ اور بلا مبالغہ آپا جی طلباء کو اپنے بچوں سے بھی زیادہ پیار دیتی تھیں۔ طلباء کو ناشتہ دینے کے بعد ہی اپنے بچوں کو ناشتہ دیا کرتی تھیں۔ ان کے ساتھ ان کی ایک خادمہ (آپا معراج) ہوا کرتی تھیں اس اللہ کی بندی نے بھی طلباء کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جو طلباء فارغ ہونے کے بعد اپنے گھروں میں واپس چلے جاتے تھے کبھی کبھار جب وہ واپس آتے تو آپا جی ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بالکل اسی طرح ہی پیار دیتی تھیں جس طرح کا پیار بیٹے کو ماں کے ہاتھوں سے میسر آتا ہے۔ الغرض طلباء کو کبھی اس بات کا احساس نہ ہوا تھا کہ وہ کسی اجنبی گھر میں رہ رہے ہیں بلکہ ان کو مکمل طور پر گھریلو ماحول دیا گیا تھا۔ راقم الحروف کو بھی اسی مدرسہ میں قرآن پاک کے حفظ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی چنانچہ 1965ء کی جنگ کے وقت میں گکھڑ منڈی میں ہی قرآن پاک حفظ کرنے میں مشغول تھا۔

مجاہدانہ زندگی

حضرت حافظ صاحب صرف دعوت وتبلیغ کے میدان کے ہی شہسوار نہ تھے بلکہ انہوں نے اپنی ساری زندگی مجاہدانہ طور پر گزاری۔ قیام پاکستان کے بعد انہوں نے ہر جہادی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جہاد کشمیر کے سلسلہ میں ان کا جو کردار تھا وہ اس قدر عالی شان تھا کہ مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم ان کے اس کردار کی وجہ سے ہمیشہ ان کے ساتھ انتہائی ادب واحترام سے پیش آتے تھے۔

راقم الحروف نے 1972ء کے آغاز میں مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کے لئے چھٹی لکھی تو ان کی طرف سے جواب آیا کہ آپ نئے نظام کے مطابق اپنے جملہ کاغذات پاکستان کی وفاقی وزارت تعلیم کی وساطت سے ارسال کریں۔ چنانچہ میں محترم حافظ صاحب کے ساتھ اپنے کاغذات وزارت تعلیم کے ذریعہ سے مدینہ یونیورسٹی کو ارسال کرنے کی غرض سے اسلام آباد گیا وزارت تعلیم کے آفس واقع سیکرٹریٹ میں اپنے کاغذات حسب ضابطہ جمع کرائے اس کے بعد حافظ صاحب فرمانے لگے کہ شاید سردار عبدالقیوم صاحب اسلام آباد آئے ہوں ان سے ملاقات بھی کر کے چلیں گے۔ سردار صاحب ان دنوں آزاد جموں وکشمیر کے صدر تھے۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہماری ملاقات راولپنڈی میں ہوگئی۔انہوں نے کہا کہ آپ مجھے صبح میرے آفس میں ملاقات کریں مجھے آپ سے ضروری کام ہے۔صبح ان کے آفس میں گئے تو کہنے لگے کہ یہ پیپروں کے کچھ بنڈل ہیں ان کو مارکنگ کے لئے آپ کو دے رہا ہوں آزاد جموں وکشمیر میں قاضی کورٹس کے قیام کے سلسلہ میں علماء حضرات کے امتحان کے لئے جو پیپر لیا گیا ہے یہ وہ پیپر ہے اور اس کو میں نے ہی تیار کیا تھا براہ کرم آپ مارکنگ کر دیجئے۔ چنانچہ پیپروں کے وہ بنڈل ہم نے اٹھائے اور سید حبیب الرحمٰن شاہ صاحب کی مسجد کے ایک کمرہ میں دن رات کر کے ان پیپروں کی چیکنگ اور مارکنگ کی۔ راقم الحروف بھی حافظ صاحب کے ساتھ ایک معاون کے طور پر لگا رہا۔ مارکنگ سے فارغ ہوکر پیپروں کے بنڈل سردار محمد عبدالقیوم صاحب کو ان کے آفس میں واپس کرنے کے لئے گئے تو پھر سردار صاحب نے پوچھا کہ حافظ صاحب آپ کس غرض سے اسلام آباد آئے تھے آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں۔ حافظ صاحب نے سردار صاحب کو بتایا کہ یہ میرا بیٹا ہے اس کا وزارت تعلیم میں کوئی کام تھا جس کے لئے میں اس کے ساتھ آیا ہوں۔ کام کی بھی کچھ تفصیل بیان کر دی۔ اور انہیں بتایا کہ کاغذات وزات تعلیم میں جمع کروا دیئے ہیں۔ اس کے بعد ہم واپس گوجرانوالہ آ گئے۔ چند دنوں کے بعد ہمیں وزارت تعلیم کی جانب سے اطلاع دی گئی کہ آپ کے جملہ کاغذات مدینہ یونیورسٹی ارسال کر دیئے گئے ہیں اس سلسلہ میں سردار محمد عبدالقیوم صدر آزاد جموں وکشمیر تشریف لائے۔ ان کی جانب سے بھی سفارشی لیٹر آپ کے دیگر کاغذات کے ہمراہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ملاقات کے دوران حافظ صاحب نے سردار صاحب سے اس کام کے سلسلہ میں قطعی طور پر بات نہ کی تھی۔ یہ صرف اور صرف سردار صاحب نے حافظ صاحب کے احترام میں از خود کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیکھا ہی تو رہا ہوں!

حافظ خالد حیات محمود نے بیان کیا ہے کہ مجھے درج ذیل دونوں واقعات حافظ صاحب نے خود بیان کیے تھے۔

آج کون؟ مہتمم ہے جو اپنے مدرسہ کے طالب علموں کا اس قدر خیال رکھتا ہو؟ واقعی بڑے لوگ بڑے ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ حافظ صاحب نے مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کے متعلق بھی سنایا تھا جس سے ان کے بڑے پن کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ **اللھم اغفرلھم وارحمھم**

حافظ صاحب فرماتے ہیں!

''چینیانوالی مسجد میں جب میں مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں زیر تعلیم تھا۔ وہاں مجھے شدید بخار ہو گیا غنودگی میں تھا۔ ہوش آیا تو دیکھا کہ جناب سید صاحب میرا سر دبا رہے ہیں میں خوف زدہ ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ سید صاحب کا جلال میرے سر پر سوار تھا میں نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیا کر رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ میرا سر کیوں دبا رہے ہیں۔ مجھے اس سے انتہائی شرم محسوس ہو رہی ہے۔ آپ ایسا نہ کریں۔ کہنے لگے کہ یوسف تم یہاں میرے پاس کیوں آئے ہو میں نے کہا کہ آپ سے کچھ سیکھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ جلال بھری آواز میں کہنے لگے کہ تمہیں سکھا ہی تو رہا ہوں۔''

اللہ اکبر ایسے عظیم لوگ تھے کہ اپنی خاندانی وجاہت اور مقام و مرتبے اور بلند منصب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک پردیسی طالب علم سے شفقت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس کی دلجوئی کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب نے ایک دفعہ اپنے اس سفر کا ذکر کیا جس میں وہ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کراچی جا رہے تھے ریل گاڑی میں رش بہت زیادہ تھا۔ میں مولانا کی سامنے والی سیٹ پر بیٹھا تھا کہ ایک صاحب رش سے بچنے کے لئے سیٹ کے ساتھ بنی ہوئی سیڑھی کے ذریعہ برتھ پر چڑھنا چاہتے تھے سیڑھی کے پائے پر جب انہوں نے پاؤں رکھا تو رش کے باعث ان کا پاؤں مولانا عطاء اللہ صاحب کے سر پر لگ گیا۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے غصے میں اس شخص کو جھنجھوڑا اور اس کی پٹائی کرنا چاہی تو حضرت نے مجھے یہ کہہ کر روک دیا کہ خدا کا شکر ہے کہ میرا سر کسی کے کام آیا۔

گوجرانوالہ آمد

حافظ صاحب محترم 1947ء سے 1967ء تک گکھڑ منڈی میں اپنی تعمیر کردہ جامع مسجد توحید گنج میں خطابت کے فرائض ادا کرتے رہے۔

اس کے بعد جب 1967ء میں گوجرانوالہ تشریف لے آئے تو باغبانپورہ گوجرانوالہ کی مسجد ''الفاروق اہل حدیث گلی مہر وزیر والی'' میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے اس کے بعد گلشن آباد میں واقع مسجد ''جامع مسجد نور رحمانیہ'' میں خطابت کے فرائض ادا کرتے رہے۔ پھر ایک تنازع کے نتیجہ میں جب حافظ آباد روڈ ٹمبر مارکیٹ میں جامع مسجد اختر اہل حدیث تعمیر کی تو آخر عمر تک اسی مسجد کے ساتھ ہی وابستہ رہے۔ یاد رہے کہ آپ نے ساری عمر تبلیغ و دعوت کے سلسلہ میں جو بھی کام کیا اس کا معاوضہ کبھی وصول نہیں کیا۔ بلکہ گکھڑ منڈی اور گوجرانوالہ میں قیام کے دوران اپنی دوکان سکول بکڈپو کے ذریعہ گھریلو اخراجات کا بندوبست کرتے تھے۔ اور جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گکھڑ منڈی کو چھوڑ کر گوجرانوالہ منتقل ہوئے تو مسجد کے ساتھ اپنا رہائشی مکان بھی مسجد کو دے آئے۔ گوجرانوالہ قیام کے دوران 1967 تا 1980 کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر رہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان کے بیٹے حافظ عطاء السلام جو آج کل بھی سکول بکڈپو کی دوکان پر ہی بیٹھتے ہیں ان کے پاس آج بھی اپنی ذاتی رہائش نہیں ہے بلکہ کرایہ کے مکان میں ہی رہائش پذیر ہیں۔

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(14) پیکرِ اخلاص حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

سید ضیاء الرحمٰن گیلانی سیالکوٹ

قبل اس کے کہ میں کچھ گذارشات تحریر کروں ابتداء میں اپنے والد گرامی 'استاذ العلماء' محدث زماں' حضرت العلام ابو الخیر سید محمد اکرم گیلانی مرحوم کی تحریر نقل کرنا چاہتا ہوں جس سے واضح ہو جائے کہ میرا حافظ محمد یوسف گکھڑوی مرحوم سے کیا تعلق ہے؟

''1958ء میں جب ایوب خاں کا مارشل لاء لگا تو اس وقت گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ مسجد توحید گنج اہل حدیث میں قائم دار الحفاظ میں مجھے داخلہ مل چکا تھا۔ اس مدرسہ کے سرپرست اعلیٰ شیخ القرآن حافظ محمد یوسف گکھڑوی مالک سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ تھے اور وہ بھائی صاحب (عالم باعمل حضرت سید بارک اللہ شاہ صاحب مرحوم) کے بڑے دوست تھے۔ مدرسہ میں مختلف اساتذہ کرام پڑھاتے تھے اور حافظ صاحب محترم سرپرست اور نگران تھے۔ میں چوں کہ عمر میں ابھی چھوٹا ہی تھا جب طلباء کرام کا کھانا لینے کے لئے حافظ صاحب کے گھر جاتا تو محترمہ آپا جی صاحبہ جو کہ خود گھر میں طلباء کا کھانا پکایا کرتی تھیں۔ یعنی حافظ صاحب کے گھر والے' ہم ان کو ''آپا جی'' بھی کہتے تھے۔ اور ''امی جی'' بھی کہہ لیتے۔ وہ مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے' مجھے اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلاتے اور فرماتے اب طلباء کا کھانا بھی لے جاؤ۔ اس پیار ومحبت نے ہم کو اتنا مانوس کر دیا کہ اب ہمارے دل میں ان کے ساتھ ماں جیسے جذبات پیدا ہو گئے۔ ہر دکھ اور بیماری میں وہ ہمارا ماؤں کی طرح خیال رکھتی تھیں۔ خطبہ جمعہ چوں کہ حافظ محمد یوسف صاحب خود ارشاد فرماتے تھے اس سے طلباء کی روحانیت میں بہت اضافہ ہوتا تھا۔ محترم حافظ صاحب کی تلاوت قرآن میں بڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاثیر تھی۔ حافظ صاحب کے خطبات نے ہم کو بڑا فائدہ پہنچایا۔ حافظ صاحب کی طبیعت میں بڑا اجلال اور آواز میں بڑا رعب تھا۔ لیکن اخلاص وتقویٰ کے پیکر تھے۔ محترمہ آپا جی صاحبہ بڑی نرم طبیعت اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ اب یہ فرشتہ سیرت بزرگ دنیا میں نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو منور کرے اور درجات بلند کرے۔ (آمین) اب ان کی اولاد حافظ عطاء السلام سکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ اور ان کے دوسرے برادران ہمارے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں اور جب تک زندگی ہے ہم ان شاء اللہ ان کے احسان مند ہی رہیں گے۔ کیوں کہ وہ ہم پر احسان کرنے والوں کی اولاد ہیں۔ بلکہ ہماری اولاد بھی ان کے تابع فرماں رہے گی۔ کیوں کہ ان کو معلوم ہے۔ کہ ہمارے والد اس خاندان کے شاگردوں میں سے ہیں۔

ایک دفعہ جب دارالحفاظ میں طلباء کی تعداد زیادہ ہوگئی تو ہم چھوٹے طالب علموں کا کھانا دوسرے گھروں میں لگا دیا گیا تو میں نے کھانا نہ کھایا' حافظ صاحب کو معلوم ہوا تو فرمانے لگے! تو نے کھانا کیوں نہیں لا کر کھایا ابھی عمر چھوٹی تھی بات بنانے کا سلیقہ نہ تھا' صاف ہی کہہ دیا کہ "میں بے نماز کے گھر کا کھانا نہ لاؤں گا اور نہ ہی کھاؤں گا"۔ حافظ صاحب نے مجھے گلے لگا لیا' پیار کیا تو پاس ہی بیٹھے حاجی مستری محمد عبداللہ صاحب جو کہ حافظ صاحب کے دست راست اور نہایت صالح اور متقی و پرہیز گار شخص تھے فرمانے لگے "میں تو نماز پڑھنے کے لئے مسجد آتا ہوں اکرم شاہ پھر میرے گھر سے کھانا لے آیا کریں"۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کیوں کہ ان کا گھر مسجد کے قریب ہی تھا اور یوں بھی بڑے نیک اور صالح بزرگ تھے۔"

محترم قارئین! اس تحریر میں حضرت حافظ صاحب کا تعارف بڑی تفصیل سے آ گیا ہے۔ اور ایک ایک لفظ اپنے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ کیوں کہ ہم بھی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاندان کے اسی طرح تابع فرماں ہیں جس طرح ہمارے والد گرامی تھے۔ ہوتے بھی کیوں نہ۔ یہ تعلق صرف اور صرف اللہ کے لئے ہی ہوتے ہیں بغیر کسی لالچ وحرص اور طمع کے۔ اس کے اندر خلوص وللّٰہیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے۔

محترم حافظ عطاء السلام کئی دفعہ میرے پاس تشریف لائے۔ کچھ نہ کچھ لکھنے کا کہتے رہے۔ ہمارے گھر والے ہمیشہ اس گھر کا ادب ہی کرتے آئے ہیں۔ اور آگے ہمارے بچے اور فیملی کے دیگر افراد بھی ان شاء اللہ ان کا ادب ہی کرتے رہیں گے۔

حضرت حافظ محمد یوسف کے بارے میں آپ اس کتاب میں بڑی تفصیل سے پڑھیں گے۔ میں یہاں چند ایک ان واقعات کی نشان دہی ہی کروں گا جس سے حضرت حافظ صاحب اور ان کے خاندان کے خلوص نیکی اور تقویٰ کا علم ہو سکے۔ حضرت حافظ صاحب کے گھر والے الحمد للہ شروع سے ہی نمازی ہیں۔ قرآن کے ساتھ انتہائی شغف رکھنے والے ہیں۔ اللھم زد فزد

ایک واقعہ یہاں نماز کی پابندی کا ملاحظہ فرمائیں جو کہ میں نے اپنے والد گرامی کی زبانی سنا ہے اور اس کی توثیق حافظ عطاء السلام صاحب نے بھی کی ہے۔

”محترم حافظ صاحب کہیں تبلیغ کی غرض سے دور کے سفر پر نکلے ہوئے تھے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھ لگ گئی۔ غنودگی اتنی طاری ہوئی کہ فجر کی نماز کے وقت آنکھ نہ کھل سکی۔ چناں چہ آپ کی نماز قضا ہوگئی۔ صبح گھر میں لڑائی پڑ گئی۔ آپا جی محترمہ نے شدید غصہ کا اظہار کیا۔ حافظ صاحب سے ہر قسم کی بول چال بند کر دی گئی۔ ایک دن گذر گیا لیکن گھرانہ تناؤ کا شکار رہا۔ بالآخر حضرت حافظ صاحب نے حافظ عطاء السلام سے کہا کہ عطاء السلام اپنی والدہ محترمہ سے میری صلح کروا دو پتا نہیں کیوں ناراض ہے۔ مجھ سے۔ آپا جی فرمانے لگیں کہ آپ نے نماز

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فجر وقت پہ ادا نہیں کی۔ میں نے تب تک نہیں بولنا' جب تک اللہ سے معافی نہ مانگی اور آئندہ قضا نہ کرنے کا وعدہ کریں۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم نے ایسا ہی کیا تب جا کر آپا جی سے صلح ہوئی۔''

حضرت حافظ صاحب بھی بشر تھے۔ بہ تقاضائے بشریت انسان خطا کار ہے۔ عبرت اس واقعہ میں یہ ہے کہ ہم لوگ بھی ساری ساری رات وعظ و تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ کیا نماز کی پابندی ہم تبلیغ کرنے والے اور سننے والے کرتے ہیں.........؟ حالاں کہ نماز فرض عین ہے جس میں کوئی چھوٹ نہیں۔ آہ نہ وہ مرد مومن علماء رہے اور نہ ہی صالح سامعین۔

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے　　مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری مرحوم کے بارے میں سنا گیا ہے کہ ساری ساری رات وعظ و تبلیغ میں مصروف رہنے کے باوجود آپ کی نماز تہجد بھی کبھی قضا نہ ہوئی تھی۔ اللہ تیری شان

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(15) حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

شاہد فاروق ناگی (گوجرانوالہ)

حافظ محمد یوسف بن محمد دین گکھڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ خاندانی طور پر مسلکاً حنفی، بریلوی تھے۔ اور کافی متعصب قسم کے بریلوی تھے۔ مولانا سلطان احمد انصاری (نت کلاں) ضلع گوجرانوالا کی کاوش سے مسلک حق قبول کیا اور ان سے دینی علوم میں کسب فیض کیا۔

پھر کچھ عرصہ مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑوی کی خدمت میں حاضر ہو کر تحصیل علم کیا۔ بعد میں جامع مسجد لسوڑے والی (لاہور) سے قرآن پاک حفظ کیا۔ مولانا سید داود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حدیث کے اسباق پڑھے۔

جماعت المجاہدین میں بھی باقاعدہ شمولیت اختیار کی، امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کے ہاتھ پر بیعت کی اور جماعت کے سرگرم رکن رہے۔

لاہور میں مشہور پبلشر شیخ محمد اشرف (کشمیری بازار) کے ہاں ملازمت اختیار کی اور کچھ عرصہ بعد گوجرانوالا میں سکول بک ڈپو کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ جو علمائے اہل حدیث کی کتب شائع کرتا تھا۔

لاہور میں مغلپورہ کے علاقہ میں جامع مسجد توحید گنج اہل حدیث تعمیر کروائی اور خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔

گکھڑ میں آپ نے باقاعدہ تدریس کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ بے شمار علمائے کرام نے آپ سے تحصیل علم کیا جن میں مولانا محمد رفیق سلفی (راہوالی)، سید اکرم شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں۔

1967ء میں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر مستقل طور پر گکھڑ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوجراں والا میں رہائش اختیار کی۔ اور جامع مسجد الفاروق اہل حدیث (باغبانپورہ) گوجراں والا میں خطیب مقرر ہوئے۔ فروری 1968ء میں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو ان کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ آپ نے پڑھائی۔

کچھ عرصہ جامع مسجد نور رحمانیہ اہل حدیث (گلشن آباد) گوجراں والا میں بھی خطیب رہے جب جامع مسجد اختر اہل حدیث (لکڑ منڈی حافظ آباد روڈ) کی تعمیر ہوئی تو آپ کو وہاں خطیب مقرر کیا گیا۔ پھر آپ اپنی وفات تک یہیں خطابت کے جوہر دیکھاتے رہے۔ حافظ محمد یوسف صاحب نہایت نیک اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ صاف دل اور پاکیزہ خصال انسان تھے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو کافی شغف تھا۔ حدیث کے معاملے میں کسی قسم کی نرمی کے قائل نہ تھے۔ کسی کو بھی خلاف شرع کام کرتا دیکھتے تو فوراً ٹوک دیتے تھے۔

حافظ محمد یوسف صاحب کے حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے۔ اکثر ملاقات رہتی اور مختلف دینی مسائل کے علاوہ ذکر واذکار کے حوالے سے گفتگو ہوتی تھی۔ حافظ یوسف صاحب حضرت حافظ صاحب کا انتہائی احترام کرتے تھے۔

حافظ صاحب بلاشبہ ایک ولی اللہ اور صاحب کرامت شخصیت تھے۔ آپ نے 7 مئی 1980ء کو گوجراں والا میں وفات پائی' اور نماز جنازہ مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی نے پڑھائی۔

(بحوالہ: حافظ محمد محدث گوندلوی ص 216-214)

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(16) حاجی عطاء الرحمٰن پنجابی کے تاثرات

شیخ عطاء الرحمٰن پنجابی جو آج کل فیصل آباد کی مسجد عائشہ اہل حدیث کے بانی ہیں اپنے بچپن کے دور میں اپنے والدین کے ہمراہ گوجرانوالہ میں رہتے تھے۔ یہ بھی مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ ایک ملاقات میں بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ گوجرانوالہ کے محلہ آبادی حاکمرائے کی مسجد نور رحمانیہ میں شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ سے خطاب کا وعدہ لیا گیا۔ وعدہ جمعرات کی رات عشاء کے بعد کا تھا لیکن حضرت شیخ القرآن وہاں نہ آسکے البتہ وہ دوسرے دن جمعہ کے بعد مسجد نور میں تشریف لے آئے۔ حضرت حافظ صاحب ان دنوں اس مسجد میں خطیب تھے مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے تو آج کا وعدہ سمجھا تھا اس لئے وعدہ کے مطابق حاضر ہو گیا ہوں چنانچہ فوری طور پر ارد گرد کی مساجد میں عشاء کے بعد تقریر کا اعلان کرا دیا گیا۔ ایک جم غفیر تھا اور حضرت شیخ القرآن نے مسلسل تین گھنٹے تک توحید کی بارش برسائی اور اپنی تقریر کو خوش الحانی اور شعروں سے مزین فرمایا۔

حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا انداز خطابت بے مثل تھا اور پھر نماز جنازہ پڑھانا تو اپنی مثال آپ تھا گوجرانوالہ کے اکثر لوگوں کی خواہش ہوتی تھی کہ نماز جنازہ حضرت حافظ صاحب ہی پڑھائیں نماز جناہ میں رقت آمیز لہجے میں مغفرت کی دعائیں کرتے تھے۔ شیخ عطاء الرحمان پنجابی بتاتے ہیں کہ ان کی والدہ مرحومہ کا جنازہ بھی حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا تھا۔ اس موقع پر حافظ عطاء السلام بتاتے ہیں کہ حضرت شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں یہ اشعار پڑھے تھے۔ جو مجھے ابھی تک ازبر ہیں ان شعروں کے دوران حضرت والد محترم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نعرہ بھی لگایا تھا۔

کروڑوں سلام اس آقا پر بت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
دنیا کو دیا پیغام سکون طوفانوں کے رخ موڑ دیئے
اس جان جہاں کی باتوں میں کچھ لطف ہے ایسا ہم نفسو
جس دن سے چھڑا ہے ذکر نبیؐ سب ذکر جہاں کے چھوڑ دیئے
یہ فیض نگاہ ساقی ہے اک کیف سا دل میں باقی ہے
کیا بات ہے جام مینا کی ہم نے تو سبو بھی توڑ دیئے
اس محسن عالمؐ نے احساس کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
دستور دیا منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(17) تذکرہ ایک ملاقات کا

حافظ عبدالقدوس شاکر (گوجرانوالہ)

مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بندہ کی کافی یادیں وابستہ ہیں۔ بندہ نے حفظ قرآن شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ محمدیہ' چوک نیائیں' گوجرانوالہ کے شعبہ حفظ کے قاری انوار صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کیا۔ یہ دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بطور مدرس جامعہ محمدیہ میں تعینات تھے۔مولانا نے اپنے پوتوں کو بھی انہی قاری صاحب سے قرآن پاک حفظ کرایا۔میرا اس وقت بچپن سے لڑکپن تھا اردو بازار سے روزانہ گزرتے ہوئے حافظ صاحب کو سکول بک ڈپو دکان پر بیٹھا دیکھتے رومی ٹوپی پہنتے اور چہرے پر بعض اوقات عینک کا استعمال بھی کرتے۔ہم مدرسہ میں حفظ کی تعلیم کے دوران ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔اکثر نمازوں کی امامت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کرتے ان کی عدم موجودگی میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فریضہ انجام دیتے ان کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد دعا کبھی مختصر اور کبھی طویل ضرور کرتے۔

عملی زندگی کا آغاز بندہ نے لاہور میں باغ جناح کی لائبریری دارالسلام سے کیا تقریباً تین سال اس لائبریری میں خدمات انجام دیں78-1977ء میں کسی روز حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ مع اپنے ایک عزیز کے اچانک لاہور' باغ جناح کی اس لائبریری میں تشریف لے آئے۔میں خود بھی ان کی آمد پر حیران ہو گیا اسی طرح ان کو بھی میری وہاں موجودگی پر حیرانی ہوئی کیونکہ وہ میری ملازمت سے لاعلم تھے۔بہر حال بندہ نے خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا اور عزت وتکریم سے بٹھایا۔تھوڑی دیر کے بعد پانی وغیرہ پلا کر لائبریری کے مختلف حصے دکھائے۔انہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لائبریری کے منتظم کرنل ڈاکٹر سلامت اللہ خان کی کاوشوں سے آگاہ اور لائبریری کے مختلف شعبوں سے آگاہی کرائی۔ ان دنوں یہ لائبریری لاہور کے میڈیکل کالجز اور انجینئرنگ یونیورسٹی کے طلباء کیلئے ایک بہترین Lending Library تھی۔ کچھ دیر کے بعد لائبریری سے متصل گلشن ریسٹورنٹ میں حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سنیکس وغیرہ اور چائے سے تواضع کی اس دوران انہوں نے اپنا مقصد آمد بتایا کہ وہ اس مقام پر کافی مدت کے بعد آئے ہیں قیام پاکستان سے قبل اور بعدازاں انہوں نے اپنی زندگی کا کچھ عرصہ لاہور میں گزارا۔ مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ادارہ تقویۃ الاسلام مسجد چینیانوالی لاہور میں تعلیمی مراحل پورے کئے۔ معروف تاجر کتب شیخ محمد اشرف کی دکان واقع کشمیری بازار میں ملازمت کی لوکوورکشاپ کی مسجد میں خطابت کی اور اسی طرح مغلپورہ میں مسجد توحید گنج تعمیر کرائی اور اس مسجد میں خطابت فرماتے رہے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا تھا کہ اس لائبریری کے ساتھ جو مسجد بنی ہے۔ یہاں صرف ایک تھڑا ہوتا تھا جہاں باغ میں سیر کرنے والے نماز کے اوقات کے دوران نماز ادا کیا کرتے تھے۔ ان سیر کرنے والوں میں لاہور کے اکثر اعلیٰ سرکاری آفیسر' کاروباری حضرات اور نوجوان شامل تھے۔ ان میں قصوری خاندان کے چشم و چراغ مولانا محی الدین احمد قصوری (جن کے ایک بیٹے معین قریشی بعدازاں پاکستان کے نگران وزیراعظم بھی بنے) اور آپ کی لائبریری کے منتظم اعلیٰ کرنل سلامت اللہ خان بھی تھے۔ سیر کرنے والوں کے اصرار پر مسجد کے اس تھڑے پر مولانا قصوری نے درس قرآن وحدیث شروع کر دیا۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا مجھے بھی کئی مرتبہ اس درس میں شریک ہونے کا موقع ملا تھا۔ اسی دوران مولانا قصوری کا سکوٹر چلاتے ہوئے حادثہ ہو گیا جس میں ان کی ٹانگ فریکچر ہو گئی اور یوں یہ سلسلہ درس رک گیا۔ بعد میں اسی تھڑے پر یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پختہ مسجد دارالسلام کی تعمیر ہوئی۔ آج میں وہی پرانے ایام کی یاد تازہ کرنے کے لئے باغ میں آیا تھا اور اس جگہ تمہیں بھی دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے متقی پرہیزگار شخصیت تھے۔ نیکی کے کاموں کو جلدی کرنے کی کوشش کرتے اور برائی سے ہمیشہ بچتے تھے اور اس کے لیے وہ لا یخافون لومۃ لائم کی عملی تصویر تھے۔

تصویر کشی سے بیزاری

اس واقعہ کا بندہ بچشم خود گواہ ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر گوجرانوالہ کی جانب سے 1962/1963ء میں ایک تعلیمی دارالمطالعہ (اسلامی دارالمطالعہ) قائم کیا گیا تھا جو تادم تحریر مختلف شکست و ریخت سے گزرتا ہوا ابھی تک قائم ہے۔ مرکزی جمعیت کی گوجرانوالہ شاخ کے ذمہ داران نے شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے شہزادہ اہل حدیث اور امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس دارالمطالعہ کے افتتاح کے لئے مدعو کیا مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود اس افتتاحی تقریب میں شرکت کیلئے گوجرانوالہ تشریف لائے۔ بندہ اس وقت اپنے لڑکپن میں تھا اور جامعہ محمدیہ چوک نیائیں کے شعبہ حفظ کا طالب علم تھا لڑکپن میں بچوں میں جستجو کی عادت ہوتی ہے' جمعہ کے دن یہ تقریب ہونا تھی اور ابھی کافی کام باقی تھا اس دارالمطالعہ کے پہلے لائبریرین مولانا بشیر الرحمن رحمۃ اللہ علیہ (مسجد عثمانیہ' چاندنی چوک والے) بنائے گئے۔ وہ دارالمطالعہ کے مین کمرے میں الماریوں کے اوپر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار پینٹر سے لکھوا رہے تھے اور کچھ قرآنی آیات۔ بندہ وہاں موجود تھا۔ اصل بات کی طرف آتا ہوں۔

دارالمطالعہ کی تقریب کیلئے دارالمطالعہ کے سامنے گورنمنٹ کے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرائمری سکول کے بڑے احاطہ میں اہتمام کیا گیا تھا بزرگ لوگ جانتے ہیں کہ چوک نیائیں کی مسجد کے بڑے ہال میں دائیں طرف ایک دروازہ ہوتا تھا۔ آمدورفت کیلئے نہیں بلکہ صرف روشنی اور ہوا کیلئے۔ تقریب نماز عصر کے بعد شروع ہو گئی۔ شہزادہ اہلحدیث مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے عمائدین کے ہمراہ مختص کرسیوں پر تشریف فرما ہو گئے اس طرح مدعووین علماء اور شہر کے ممتاز حضرات بھی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ بندہ نے دیکھا کہ حضرت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے رومی ٹوپی پہنی ہوئی تھی پہلی رو میں عین مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیٹھ گئے۔ گوجرانوالہ میں ان دنوں ایک فوٹو گرافر محمد رفیق جس کی دکان اردو بازار ہی میں ہوتی تھی اور وہ بخوبی حافظ صاحب کو جانتا تھا۔ پریس فوٹو گرافی کرنے کیلئے تقریب میں آ گیا اور اس نے تصاویر کھینچنا شروع کیں حافظ صاحب یہ دیکھتے ہوئے پریشان ہو گئے پہلے تو رومال سر کے اوپر کر لیا لیکن اس کی فوٹو گرافی بدستور جاری رہی تو حافظ دوران تقریب ہی رومال سے اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے اپنی نشست سے اٹھے اور مسجد ہال کے سکول والے دروازے کے ساتھ کھڑے ہو گئے تاکہ فوٹو گرافی سے اجتناب کیا جا سکے۔

بندہ نے اپنی زندگی میں پہلی اور آخری دفعہ شہزادہ اہل حدیث مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس تقریب میں دیکھا بڑھاپے کے باوجود سرخ وسپید چہرہ ابھی تک آنکھوں کے سامنے ہے .... مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تقریب کی تصاویر اخبارات میں ان کی وفات کی خبر کے ساتھ شائع ہوئیں۔

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(18) حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

جناب حافظ حمید اللہ اعوان حفظہ اللہ

حافظ حمید اللہ حفظہ اللہ کا تعلق برصغیر کی معروف علمی و عملی شخصیت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ قلعہ میہاں سنگھ والے کے پاک طینت خاندان سے ہے اور آپ رشتے میں مولانا مرحوم کے پڑپوتے ہیں آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ حافظ حمید اللہ بن مولانا عبدالرحمٰن بن مولانا عبدالعزیز بن مولانا غلام رسول۔ آپ نے 26 نومبر 1955 کو گوجرانوالہ میں ولادت پائی۔

آپ نے ابتدائی دینی و دنیاوی تعلیم مقامی طور پر حاصل کی بعدازاں اپنے بڑے بھائی مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ خطیب مرکزی عیدگاہ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ سے قرآن مجید بھی حفظ کیا اور درس نظامی کی ضروری کتب بھی پڑھیں۔

آپ بڑے زندہ دل، وجیہہ اور ہنس مکھ انسان ہیں۔ آپ 1978ء سے اپنے آباء واجداد کی مسند کو رونق بخشتے ہوئے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث مولانا غلام رسول والی قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور صحت و ایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (آمین) آپ حافظ گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

امت محمدیہ ﷺ میں قیمتی سرمایہ علمائے ربانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں انبیائے کرام کو بہت ساری فضیلتوں اور عزتوں سے نوازا ہے علمائے حق انبیاء کے وارث ہیں العلماء ورثة الانبياء ! سلسلہ نبوت کی سنہری زنجیر کی آخری کڑی میرے اور آپ کے پیغمبر ﷺ ہیں کار نبوت اور پیغام رسالت تا قیامت جاری اور ساری رہنا ہے جو لوگ علم نبوت اور فکر امت لے کر کار نبوت کے لیے ایثار اور قربانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کریں گے۔ وہی افراد علمائے حق ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم! ''عالم کی فضیلت ایک عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ایک ادنیٰ شخص پر ہے۔''

دوسرا فرمان! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوم العلماء عبادۃ ''علماء کا سونا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہل علم کی بڑی عظمت ہے۔ اگر علماء نہ ہوتے تو کارنبوت کون سرانجام دیتا؟ ہماری حیثیت جانوروں اور ڈنگروں جیسی ہوتی۔ امت کی اصلاح وفلاح اہم ترین فریضہ ہے۔

ہمارے ممدوح حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ انہی خوش نصیب افراد میں سے ایک تھے' حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اصلاح امت کی دل میں بڑی تڑپ رکھتے تھے' ان میں رائج الوقت واعظین کی سی خو'بو نہ تھی' بے حد متواضع بزرگ تھے' وہ حقیقت میں داعی الی اللہ تھے۔ وہ شعلہ بیان نہ تھے البتہ دلگداز خطیب تھے' عام مقررین والی نزاکتیں' معذرتیں نہ تھیں۔ آپ کی آواز قدرتی طور پر بارعب تھی۔ حالانکہ ناصحانہ اور مشفقانہ بات کرتے' دوران گفتگو عوام کی عقلوں کے مطابق بات کرتے بات دل سے نکل کر سیدھی دل میں اتر جاتی تھی۔ اپنے بیان میں قرآن کریم کی آیات' احادیث صحیحہ بطور دلیل روانی کے ساتھ پیش کرتے ایسے معلوم ہوتا جیسے الہامی گفتگو فرما رہے ہیں ان کی تقریر میں ایک' نیا پن' نیا خیال نیا انداز ہوتا مگر ایک قدر مشترک رہتی وہ بے حد پُر اثر رقت انگیز تقریر کرتے' رقت ان کی طبیعت میں تھی ان کے لب ولہجہ اور الفاظ میں تھی وہ اپنے عقائد میں' عبادات میں' اخلاق وکردار میں سراپا اسلام نظر آتے' لوگ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ان کے کردار کو دیکھ کر اپنی زندگی کی راہوں کو متعین کرتے تھے۔ آج ایسے باکردار جن کا ظاہر اور باطن ایک ہو' گھر کی اور باہر کی زندگی میں تضاد نہ ہو۔ جن کی زندگی دورنگی اور منافقت سے پاک ہو شہرت وریاکاری سے کوسوں دور ہو ایسے باکردار نمونے بہت کم ہوتے جارہے ہیں۔ حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ روشن مینار تھے۔ جو ایک بار دیکھ لیتا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

حکمت ودانائی رب کریم کی بہت بڑی عطا ہے۔ ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا (البقرہ ۲۶۹) جس کو حکمت ودانائی دی گئی اسے خیر کثیر عطا کر دیا گیا۔" ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله "مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ رب العزت کے نور سے دیکھتا ہے۔" (الحدیث) رب کریم نے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو حکمت وفراست سے کافی حصہ عطا فرمایا تھا' آپ کی طبیعت میں خشیت الٰہی کا غلبہ تھا۔ انما یخشی الله من عباده العلماء (الایہ) کی مجسم تفسیر نظر آتے تھے۔ آپ حقوق اللہ کو حقوق العباد کی ادائیگی کی بنیاد سمجھتے تھے۔

آپ کو یقین حاصل تھا جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا وہ حقوق العباد بھی پورے نہیں کرسکتا۔ حقوق اللہ کے بغیر حقوق العباد کا دعویٰ محض فریب ہے ایک صحت مند مسلم معاشرہ کی فکری بنیاد توحید ہے۔ توحید تمام حکمتوں کی جڑ ہے۔ عقیدہ! عقد سے ہے جس کا معنی گرہ لگانا' مضبوط پکڑنا کے ہیں من چاہی زندگی گزارنا توحید کے منافی ہے۔ توحید اللہ تعالیٰ کو یکتا مان کر صرف اسی کی عبادت کرنا اسلام کی بنیاد ہے۔

توحید تمام فرائض میں سے پہلا فرض ہے۔ توحید کے بغیر کوئی انسان دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔ توحید تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کی دعوت ہے۔ توحید اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب العزت کا اس کے بندوں پر پہلا حق ہے۔ ایمان کی ابتدا توحید الٰہی سے ہوتی ہے۔ توحید کا دل سے اقرار کرنے والے شخص کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ توحید پرست پر جہنم حرام ہے۔ جس آدمی نے سچے دل کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔ یقیناً اس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم حرام کر دی۔ روز قیامت شفاعت اہل توحید کے لیے ہوگی۔ اور اہل توحید کی شفاعت اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول ہوگی۔ شاید آپ حیران ہوں کہ حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلک بریلویت سے مسلک اہل حدیث میں آئے تھے۔ اس لیے آپ راسخ العقیدہ مسلمان اور پکے موحد تھے۔ توحید جیسے انقلابی نظریے کو اختیار کرنے کے بعد ساری زندگی اسی عقیدہ کو لوگوں میں پھیلانے کے لیے وقف کر دی۔ ان کا خون، ان کا پسینہ، ان کے آنسو، ان کی صلاحیتیں، اسی شجرہ طیبہ کو پروان چڑھانے میں صرف ہوئیں۔

آپ توحید کے بارے میں سخت رویہ رکھتے تھے۔ دعا اور استمداد کے بارے میں وہ بے لاگ شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی زندگی توکل علی اللہ اور توحید کا اچھا نمونہ تھی۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو لڑتا ہے بے تیغ سپاہی (اقبال)

آپ دین و دنیا میں یکساں فہم و بصیرت رکھتے تھے۔ آپ کی حیات و خدمات آداب معاشرت کا سنہری نمونہ تھی۔ رخصت سے زیادہ عزیمت کو اپنانا آپ کا وطیرہ تھا۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کے وقت الذین ھم فی صلاتھم خاشعون (الآیۃ) کی عملی تصویر نظر آتے۔ آپ کی باطنی کیفیت تو اللہ علیم و خبیر ہی بہتر جانتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ان محسنین میں سے تھے جن کے سجدوں سے روح زمین کانپ جاتی نماز میں محویت ایسی تھی گویا محسوس ہوتا کہ آپ بارگاہ صمدی میں فقیر بن کر فریاد کر رہے ہیں۔ رکوع و سجود طویل ہوتے پوری دلجمعی اور اطمینان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے آپ کی نماز ان تعبداللہ کانک تراہ ! کی عملی تفسیر تھی۔ قرآن حکیم سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ آپ کی شخصیت کو حفظ قرآن اور تلاوت قرآن کے ذوق وشوق نے پرانوارات' جلالی' بارعب' پُر کشش اور جاذب نظر بنا دیا تھا۔ ہر کام میں اتباع سنت نے شخصیت کو مزید نکھار بخش دیا تھا۔ آپ کو دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا تھا۔ (خیار کم الذین اذا رئو ذکر اللہ) یہ اس سوز و گداز کی ایک جھلک ہے جو آپ کے جسم و جان میں سرایت کر چکی تھی۔

ادائے صلوٰۃ کے ساتھ ایفائے عہد کی بہت پابندی کرتے تھے

ایک واقعہ سنیے!

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جامع مسجد رحمانیہ المعروف مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ والی میں خطبہ جمعہ پڑھانے کا وعدہ کر لیا تو اتفاق سے جمعہ سے پہلے اتنی تیز بارش شروع ہو گئی کہ دیکھتے ہی دیکھتے سڑکیں اور گلیاں بازار ندی نالے کا منظر پیش کرنے لگے۔ راقم الحروف کے والد محترم مولانا حکیم عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ آپ کی آمد سے مایوس ہو گئے مگر کیا دیکھتے ہیں کہ چند ہی لمحوں کے بعد حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھیگتے بلکہ نچڑتے کپڑوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے دوسرے کپڑے تبدیل فرما کر حسب وعدہ خطبہ ارشاد فرما کر واوفوا بالعهد ان العهد كان مسؤلا (بنی اسرائیل ۳۴) پر عمل پیرا ہو کر ایفائے عہد کی ایک عمدہ مثال قائم کر دی۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ دعا کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ آپ کی دعا دل سے ہوتی تھی' کیونکہ آپ دعا کو قلبی عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے تھے۔انہیں پورا شعور حاصل تھا کہ غافل دل کی دعا شرف قبولیت سے محروم ہوتی ہے۔پورے آداب کے ساتھ دعا مانگتے عموماً دعا عامۃ المسلمین کی دل جمعی کی خاطر جہر سے مانگتے تھے۔دوران دعا عاجزی وانکساری قابل دید ہوتی۔دعا میں رحمت کا نزول ہر کوئی محسوس کرتا۔دعا میں شریک ہر شخص پر رقت طاری ہو جاتی آپ دعا اس یقین کے ساتھ مانگتے کہ سائل کی دعا رد نہیں ہوتی۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہر و منزل ہی نہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول مبارک ہے کہ مجھے قبولیت دعا کی فکر نہیں مجھے صرف دعا کی فکر ہے۔

جب دعا کی توفیق نصیب ہوگئی تو قبولیت بھی اسی کے ساتھ حاصل ہوگی۔

دعا کی قبولیت کے بارے میں یہ خیال کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی محض غلط فہمی ہے۔

یقین مانو! رب کریم اپنے بندے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائیں تو اسے خوش حالی کے وقت کثرت سے دعا مانگتے رہنا چاہیے۔حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کو اس طرح سے پکارو کہ تمہیں دعا کے قبول ہونے کا یقین حاصل ہو اور یہ بات ذہن میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو قبول نہیں فرماتا جو غافل اور بے پرواہ دل سے نکلی ہو۔

محض زبان سے دعائیہ کلمات پڑھ لینے سے دعا کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے اجر کا حق دار ٹھہرایا جاتا ہے۔دعا پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ دعا مانگنے کا حکم ہے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو دعا مانگنے کا سلیقہ آتا تھا۔آپ فرماتے جو اللہ سے نہ مانگے اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا سے رضائے الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ آپ فرماتے کوئی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے تو دیکھے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ایک بار جس کو اللہ تعالیٰ کے دربار سے مانگنے کا ڈھنگ آ گیا پھر وہ وہی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ دعا اصرار اور الحاح کے ساتھ مانگنی چاہیے۔ اللہ رب العزت کے حضور گڑگڑا کر بار بار سوال کرنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار کرنے اور گڑگڑانے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ سچی بات ہے کہ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا ڈھنگ آتا تھا۔

مولانا حکیم عبدالرشید قلعہ میاں سنگھ والے جن کی حضرت حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے محض رضائے الٰہی کے لیے قلبی محبت تھی حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے گہری وابستگی رکھتے تھے دونوں میں قدر مشترک تقویٰ للٰہیت اور خدا خوفی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے نیک و صالح دوست اور متقی و پرہیزگار ساتھیوں کا انتخاب کرو!

یاد رہے کہ ہر دوستی جلد یا بدیر دشمنی میں بدل جاتی ہے۔ سوائے پرہیزگار لوگوں کے۔ رضائے الٰہی کی خاطر نیک اور صالح دوستیاں ہمیشہ برقرار رہتی ہیں اس پر قرآن کریم کی گواہی موجود ہے۔

الاخلاء یومئذبعضهم لبعض عدوالا المتقین (الزخرف) ''روز قیامت گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے'' حکیم عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دوستی تادم واپسی برقرار رہی اور فرمان خداوندی کے مطابق روز محشر میں بھی قائم رہے گی۔ مورخہ 6 جولائی 1966ء کو حکیم عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی اس وقت مواصلاتی رابطے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قدر وسیع نہ تھے اس کے باوجود خدا جانے کیسے وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ حضرت حافظ صاحبؒ شدید گرمی میں سائیکل پر سوار ہو کر اپنے دوست کی نماز جنازہ میں پہنچ گئے۔

نماز جنازہ خود پڑھائی یہ قلعہ میاں سنگھ کی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ تھا۔ آبائی قبرستان (مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ) میں تدفین ہوئی حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر اس قدر اصرار، تکرار، اور الحاح کے ساتھ دعا مانگی کہ دعا میں شامل تمام لوگ شدت غم سے رو رہے تھے۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی گڑگڑا رہے تھے اور ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو رہی تھی۔ شدت کی گرمی میں دوران دعا ایک بدلی ظاہر ہوئی ٹھنڈی ہوا چلی اور ساتھ ہی ہلکی سی رم جھم دعا کی قبولیت کی یقین دہانی کرا گئی۔ دعا کے بعد ہر دل اطمینان وسکینت سے لبریز تھا۔

حکیم عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت پرہیزگار، داعی الی اللہ، تہجد گزار، ذاکر، شاکر، عالم باعمل تھے۔ قرآن سے گہرا لگاؤ تھا۔ راقم الحروف سمیت ان کے سینکڑوں شاگرد ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم بلا معاوضہ رضائے الٰہی کے لیے دیتے تھے۔ نماز فجر کی جماعت میں نہایت سوز وگداز کے ساتھ قرآن پاک پڑھتے کہ یقیناً فرشتے بھی حاضر ہو جاتے۔ نماز کے بعد درس قرآن مجید، تسبیحات، اذکار، نماز اشراق، اور شاگردوں کو تعلیم قرآن دے کر گھر تشریف لے جاتے ناشتے کے بعد رزق حلال کے حصول کے لیے اپنے مطب میں تشریف لاتے۔ جسمانی بیماروں کو سستی اور مفت ادویات دیتے اور روحانی بیماریوں کا علاج بذریعہ قرآن وسنت کی موثر تبلیغ سے کرتے حق تعالیٰ ان پاکباز شخصیات کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

آپس میں محبت کے باہمی تعلقات کو اس طرح قائم رکھنا کہ وہ امید اور توقع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بڑھ کر نظر آئیں حسن عہد کہلاتا ہے۔ ایک بوڑھی عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ یعنی اس بڑھیا کی طرف آپ ﷺ بڑی مہربانی سے متوجہ ہوئے تو اس نے اپنے حالات سے آگاہ کیا جب وہ چلی گئی تو حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ ﷺ نے اس بڑھیا کی طرف توجہ دی تو آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں ہمارے یہاں آیا کرتی تھی حسن عہد تو ایمان سے ہے۔

حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے متوفی دوست کی محبت کے تحت ان کی اولاد سے بھی حسن سلوک کا سلسلہ قائم رکھا۔ متوفی دوست کے بڑے صاحبزادے خالد رشید اکبر کی شادی میں نہ صرف شرکت فرمائی بلکہ نکاح بھی خود پڑھایا۔

حدیث شریف میں آتا ہے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے متعلق نیک ارادہ کرتا ہے تو اچھی خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت اس کے اندر پیدا کر دیتا ہے۔ جس کی بدولت اسے جنت مل جاتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی کہ ان میں سے کوئی میرے اندر بھی موجود ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کو مبارک ہو تم میں وہ تمام اچھی خصلتیں موجود ہیں۔

حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ میں اتباع سنت کا گہرا جذبہ موجود تھا لباس' پوشاک ہو یا خورد ونوش' میل ملاقات ہو یا وعظ وارشاد' معاملات ہوں یا تعلقات' گفتار ہو یا کردار ہر موقعہ پر اتباع سنت کا رنگ جھلکتا نظر آتا تھا۔

آپ ہر چھوٹے بڑے عمل میں ہمیشہ قرآن وحدیث کو پیش نظر رکھتے اتباع سنت کا غلبہ رہنے کی وجہ سے وہ طبیعت کا حصہ بن گئی تھی۔ ملاقاتیوں میں سے اگر کسی کو خلاف سنت عمل کرتے دیکھ لیتے تو فوراً آگاہ فرما دیتے۔ خالد رشید اکبر صاحب جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے ان کی شادی کے موقعہ پر نکاح کے فوراً بعد نکاح میں شامل ایک شخص کو خلاف سنت حرکت کرتے دیکھ کر جلال میں آ گئے اسے بارعب آواز اور لہجے کے ساتھ ایسی ڈانٹ پلائی کہ وہ دوبارہ جرات نہ کر سکا اور فوراً تائب ہو گیا۔ آپ سنت کو صرف ظاہری حد تک محدود نہ رکھتے تھے بلکہ ظاہر کے ساتھ باطن میں بھی سنت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ معاملات' معاشرت' وعظ و ارشاد ہر موقعہ پر اس کا عملی نمونہ پیش کرتے۔ قرآن مجید سے بھی والہانہ عشق تھا نماز فجر میں دوران امامت قرآن پڑھتے ہوئے عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تلاوت میں اس قدر خشوع اور گریہ طاری رہتا سینے سے کھولتے سانسوں کی آواز نکلتی اور اقتدا میں نمازی بھی روتے قرآن سے تعلق معرفت الٰہی کی واضح علامت ہے۔ کتاب الٰہی کے علم و عمل کے بغیر معرفت الٰہی کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوتا۔

گر تو خواہی کہ مسلمان زیستن

نیست ممکن جزء القرآن زیستن (اقبال)

مسلمان! اگر تو زندہ رہنا چاہتا ہے تو قرآن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ محبت قرآن گویا مسلمان کی زندگی کا لازمی جزو ہے۔ کلام اللہ محبوب کی باتیں ہیں۔ یہی باتیں محبّ کے لیے زندگی بھر کا اثاثہ ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونا مقصد حیات ہے قرآن مجید کی محبت نے حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو تابناک بنا دیا تھا۔

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(19) حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

(جناب ضیاء اللہ کھوکھر حفظہ اللہ گوجرانوالہ)

پرائمری تعلیم کے بعد 1956ء میں مجھے محبوب عالم اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ میں داخل کرا دیا گیا۔ اس وقت ہمارا مکان محلہ اسلام آباد گلی نمبر 13 میں تھا۔ سکول جانے کے لیے مجھے اردو بازار سے گزرنا پڑتا تھا' جہاں ایک ملحقہ گلی کی نکر پر سکول بک ڈپو ہوا کرتا تھا۔ اس جگہ پر پہلے قاضی بک ڈپو قائم تھا۔ حافظ صاحب نے یہ دکان کرایہ پر حاصل کی تھی۔ قبل ازیں انہوں نے اپنا کاروبار گکھڑ میں جما رکھا تھا۔ گکھڑ اور گوجرانوالہ کا درمیانی فاصلہ بیس کلومیٹر کے قریب ہے۔ پہلی مرتبہ جب اس دکان پر کاروبار کا آغاز کیا تو سائیکل پر سوار ہو کر آئے۔ بعد میں بذریعہ ریل آنے جانے لگے۔ حافظ صاحب متناسب اور مضبوط جسم کے مالک تھے' وہ اجلاس اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرتے اور سر پر سیاہ رنگ کی پگڑی باندھتے' جس سے ان کی شخصیت جاذب نظر اور دلکش معلوم ہوتی۔ بعد میں رومی ٹوپی کا استعمال کرنے لگے جس کی رفاقت تا دم واپسیں ان کے ساتھ رہی۔

دیہاتی زندگی کے خوگر ہونے کے سبب سفر میں بھی ساتھ والے مسافروں سے بہت جلد بے تکلف ہو جاتے۔ ان سے گھل مل جاتے' خیر خیریت دریافت کرتے اور انہیں رواداری' باہمی احترام' اخوت اور صبر و برداشت کا درس دیتے۔ مسافر انہیں بیٹھنے کے لیے اپنی اپنی نشست پیش کر دیتے۔ سٹیشن پر ان سے مصافحہ اور معانقہ کرتے اور انہیں شاہ صاحب کہہ کر پکارتے' ہر چند کہ وہ اس سے منع کرتے۔

سکول بک ڈپو میں دینی کتابوں کے علاوہ سکول کی درسی کتابیں بھی مل جایا کرتی تھیں۔ حافظ صاحب نے اسی دکان میں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم سے آراستہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ یہاں پر قرآن پاک حفظ بھی کرایا جاتا تھا۔ یہ تمام فرائض وہ تن تنہا ہی انجام دیا کرتے تھے۔ ہم تختی' سلیٹ' کاپی' روشنائی' قلم' دوات' پنسل' سلیٹی اور گاچی وغیرہ کی خرید کے لیے رک جایا کرتے تھے۔

میں نے محسوس کیا کہ اپنے طلباء کے ساتھ حافظ صاحب کا رویہ قدرے سخت ہے' لیکن جلد ہی میرا یہ تاثر زائل ہو گیا۔ وہ طلباء کو بلند اور بارعب آواز میں سبق پڑھاتے اور انہیں اونچی آواز میں پڑھنے کو کہتے اور جہاں کوئی چونک جاتا تو گرج دار آواز میں ٹوک دیتے۔ انہوں نے یہ طرز عمل اس لیے اپنا رکھا تھا' تاکہ بچوں کی توجہ تعلیم اور سبق پر مرکوز رہے میں نے انہیں کسی کے ساتھ مار پیٹ کرتے نہیں دیکھا' ڈانٹتے ضرور تھے۔

انجمن اسلامیہ گوجرانوالہ کے صدر' محبوب عالم اسلامیہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور معروف ماہر تعلیم صوفی جمال اللہ کی رہائش بازار خراداں کی ایک گلی میں تھی۔ وہ سکول جانے کے لیے دیگانوالہ بازار سے ہوتے ہوئے جب اردو بازار سے گزرتے تو دکان دار احتراماً کھڑے ہو جاتے۔ سکول بک ڈپو پر قدرے توقف کرتے' حافظ صاحب سے سلام دعا کہتے اور حال احوال پوچھتے۔

حافظ یوسف صاحب نے پہلے ہی شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی کی ہدایت پر گوجرانوالہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اس کے بعد لائل پور (فیصل آباد) کے احباب مولانا احمد دین گکھڑوی کو بھی گکھڑ سے نکال لے گئے۔ جس سے گکھڑ میں مسلک اہل حدیث کی دعوت اور نشر و اشاعت کا سلسلہ بری طرح متاثر ہوا۔

حافظ صاحب نے کچھ عرصہ پاکستان کے معروف ناشر اور تاجر کتب شیخ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور کی دکان پر بھی خدمات انجام دیں' وہ انہیں بہت عزیز رکھتے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ صاحب کی صحبت اور قربت نے انہیں کتابوں کی اشاعت اور تجارت کی طرف راغب کیا۔ چنانچہ انہوں نے سکول بک ڈپو کے اہتمام سے مولانا نور حسین گرجاکھی' ان کے صاحب زادے مولانا خالد گرجاکھی' مولانا احمد دین گکھڑوی اور دیگر مصنفین کی کتابیں شائع کیں۔ مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی کی ابتدائی تصانیف کی اشاعت کا اعزاز بھی انہیں ہی حاصل ہے۔ حافظ صاحب کی مساعی کی بدولت مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی جماعتی و ادبی حلقوں سے متعارف ہوئے اور انہیں ایک کامیاب اور ہردلعزیز مصنف کی حیثیت سے شہرت حاصل ہوئی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی نے مشکوٰۃ شریف کا اردو ترجمہ کیا جس کی جلد اول کی اشاعت کا اہتمام بھی حافظ صاحب نے اپنے ادارے سکول بک ڈپو سے کیا۔

حافظ صاحب ہمہ جہت شخصیت تھے۔ ان کا دائرہ کار محض' اشاعت' و طباعت تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ مسلک اہل حدیث کی کتابوں کی تجارت و اشاعت میں خوب انہماک تھا۔ ان کے ادارے سے پاکستان بھر سے کتابیں طلب کی جاتیں' وہ مستعدی اور ذمہ داری کے ساتھ کتابیں ارسال کر دیتے۔ اس سلسلے میں ذرہ بھر تاخیر' تساہل اور کوتاہی انہیں گوارا نہیں تھی۔

جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ نہایت فعال' متحرک اور منظّم تنظیم تھی' اس کا دفتر گرجاکھ میں تھا۔ یہ دفتر کافی بارونق اور رابطے کا موثر ذریعہ تھا۔ دفتر میں احباب جماعت کا آنا جانا لگا رہتا۔ مولانا خالد گرجاکھی امیر اور مولانا حکیم محمود اس کے ناظم اعلیٰ تھے۔ جمعیت نے ضلع بھر میں اپنی سرگرمیوں کا سلسلہ ضلع گوجرانوالہ کے طول و عرض میں پھیلا رکھا تھا' جس میں معروف خطیب اور نو آموز مقرر بلا معاوضہ دور دراز دیہات میں جا کر تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے۔ یہ مبلغین آمد و رفت میں صرف ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے اخراجات اپنی گرہ سے ادا کرتے اور کسی قسم کا معاوضہ یا نذرانہ وصول یا قبول نہ کرتے۔

تبلیغ کا یہ طریق کار اور انداز باہمی رابطے کا کارگر ذریعہ ثابت ہوا اور اس سے نو وارد علما میں تبلیغ و تقریر کا ملکہ احسن طریقے سے اجاگر ہوا۔ تبلیغی سلسلے کے تحت ہر ماہ ایک پروگرام ترتیب دیا جاتا اور اشتہار کی صورت میں ضلع بھر کی مساجد میں چسپاں کر دیا جاتا۔ یہ سلسلہ صرف گوجرانوالہ تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ دوسرے صوبوں کو بھی محیط تھا۔ حافظ صاحب مہینے میں کم از کم دو مرتبہ صوبہ سرحد اور سندھ کے مختلف علاقوں کا تبلیغی سفر ضرور کرتے۔

حافظ صاحب ایک کامیاب مقرر اور موثر خطیب تھے۔ ان کا انداز بیان اور طرز خطابت سادہ، شگفتہ اور مرتب و منظّم تھا اپنی تقریر اور گفتگو میں موضوع سے ذرا ادھر ادھر نہ ہوتے۔ حافظ صاحب کا خطاب عام طور پر مختصر ہوتا لیکن موقع محل کی مناسبت سے ان کی تقریر گھنٹوں تک جاری رہتی اور سامعین ہمہ تن گوش رہتے۔ ان کا مطالعہ قرآن و حدیث میں بہت وسیع تھا، تقریر میں انہیں بڑی عالمانہ و فاضلانہ دسترس حاصل تھی اور ایسی نکتہ رسی تھی کہ حیرت ہوتی۔ جو ایک مرتبہ حافظ صاحب کا خطاب سن لیتا وہ ان کا دلدادہ ہو جاتا۔ دوسری مرتبہ سننے کے لیے بے قرار رہتا۔ حافظ صاحب پر جوش مجاہد، بلند پایہ مبلغ اور دبنگ مقرر تھے۔ آئے روز تبلیغ کے لیے محوِ سفر رہتے، سفر کی صعوبت خوش دلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے۔ 1964ء میں جمعہ کا خطبہ حمید پور کلاں میں ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد فیروز والا تک کا طویل فاصلہ پیدل اور پھر وہاں سے گوجرانوالہ کا سفر تانگے پر طے کیا۔

حافظ قرآن تھے، قوی حافظہ کے مالک تھے۔ قرآنی آیات ازبر تھیں، پھر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمعۃ المبارک کے خطبے میں قرآن پاک ہاتھ میں پکڑے رکھتے۔

مسجد اقصیٰ سیٹلائٹ ٹاؤن میں بعد نماز عشاء مقام رسالت' شان رسالت اور فضائل رسالت پر عمدہ بیان جاری تھا۔ غرباء' مساکین کا ذکر آیا تو آبدیدہ ہو گئے۔ سیرت مبارکہ سے ایثار اور حسن سلوک کے ضمن میں فرمایا: ''رسول دی عادت سی آپ نہ کھانا' لوکاں نوں کھوانا۔'' (خود نہ کھانا' لوگوں کو کھلانا) اور ساتھ ہی یہ حدیث بیان کی:

(اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)

''اے اللہ! مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ' مسکینوں میں موت دے اور مساکین کے ساتھ ہی قیامت میں دوبارہ اٹھایا جاؤں۔''

مسائل بیان کرنے میں قطعاً کسی کا لحاظ رکھنے کے روادار نہیں تھے۔ ایک دفعہ جامع مسجد دال بازار میں نماز عصر کی امامت کرائی۔ سلام کے بعد مسنون طریقے سے رخ پھیر کر بیٹھے رہے۔ تو دیکھا کہ نمازیوں نے فوری طور پر اٹھ کر جانا شروع کر دیا' لوگوں نے ذرہ بھر بھی اپنی کیفیت کو برقرار نہ رکھا۔ کوئی پانسہ پلٹ رہا' کوئی غیر مودب انداز اپنا رہا ہے تو آپ نے اپنے مخصوص لب ولہجہ اور مزاج کے مطابق لوگوں کو آگاہ کیا کہ امام تو سلام کے بعد دائیں بائیں رخ پھیر کر بیٹھتا ہے۔ نمازیوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ سلام پھیرتے ہی استراحت اور سہل کی صورت اختیار کریں۔ افراتفری کا ماحول پیدا نہیں کرنا چاہیے' کچھ دیر تو ویسی ہی حالت میں توقف کرنا چاہیے اور پھر حرکت میں آنا چاہیے۔ گویا مسئلہ کی وضاحت میں ذرہ برابر مصلحت پسندی کے قائل نہیں تھے۔

ایک مرتبہ حاجی پورہ کی مسجد میں نماز فجر کے بعد درس قرآن فرما رہے تھے۔ سورت نور کی آیات کی تلاوت کے بعد ان کا ترجمہ پیش کیا۔ ایسے نادر تفسیری نکات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کیے جو کسی عام مقرر کے بس کی بات نہیں تھی۔ بلاشبہ مطالعہ قرآن کی وسعت اور غور وفکر کی گہرائی نے ان کے بیان میں بھرپور توانائی کی لہر پیدا کر رکھی تھی۔

بے حد خوش مزاج اور وضع دار تھے' انکساری' عاجزی اور سادگی کا مرقع تھے' برابر والوں سے بے تکلف اور چھوٹوں سے شفقت کے ساتھ کھلے ملے رہتے۔ سلام کہنے میں سبقت کرتے' سب کی خیریت دریافت کرتے۔ یہ ان کا معمول تھا۔

بیکار اور فضول باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ حلقہ احباب وسیع تھا' شادی نکاح کی تقریب میں شرکت کی دعوت قبول کر لیتے۔ نکاح کے بعد میاں بیوی کے تعلقات میں باہمی احترام اور اعتماد کی اہمیت پر مختصر گفتگو کرتے۔ ایک مرتبہ شادی کی تقریب میں جہلم جانے کا اتفاق ہوا' لیکن ڈھول باجا اور غیر شرعی ماحول دیکھ کر نہایت ملول ہوئے اور اٹھ کر چلے آئے۔ صحت قابل رشک تھی لیکن گردے کی تکلیف نے انہیں آزردہ خاطر کر رکھا تھا۔

جماعتی' تنظیمی اختلافات سے اپنے دامن کو آلودہ نہیں ہونے دیا۔ مولانا سلیمان وزیر آبادی کی وفات کے بعد تحریک مجاہدین کے امیر مقرر ہوئے۔ جہاد کشمیر میں عملی حصہ لیا۔ افغانستان میں جہاد کے آغاز کے ساتھ ہی وہاں سے بڑی تعداد میں متاثرین پاکستان منتقل ہونے پر مجبور ہوئے۔ تو سب سے پہلے امدادی سامان لے کر پہنچنے والے یہ حافظ صاحب ہی تھے جو کمبلوں' کپڑوں' چولہوں' برتنوں' دوائیوں کے علاوہ خوراک کا سامان لے کر وہاں پہنچے۔

سکول بک ڈپو محض ایک تجارتی ادارہ ہی نہیں تھا بلکہ یہ تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز ومحور اور رابطے کا موثر ذریعہ بھی تھا۔ نماز عصر کے بعد یہاں علمائے کرام کی محفل جلوہ گر ہوتی تھی جس کے روح رواں اور میزبان حافظ صاحب ممدوح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ذات گرامی ہوا کرتی تھی۔ شرکاء کی تواضع چائے اور برفی سے ہوا کرتی تھی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی‘ مولانا خالد گرجاکھی‘ مولانا محمد حنیف ندوی‘ امام خان نوشہروی‘ مولانا مفتی بشیر حسین اس محفل کے ارکان خمسہ تھے‘ کبھی کبھار اس محفل میں شیعہ عالم مفتی جعفر حسین بھی نظر آجایا کرتے تھے۔

مولانا مفتی بشیر حسین معتدل اور سادہ دل انسان تھے‘ ان کا تعلق گوجرانوالہ کے ایک قدیم علمی گھرانے سے تھا۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے‘ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی سے ان کے نیاز مندانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ مفتی صاحب کو حدیث کے بعض مسائل میں مولانا سلفی صاحب سے استفادہ کا شرف حاصل تھا۔ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ حافظ محمد یوسف گکھڑوی کی امامت میں ادا کی گئی جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مفتی بشیر حسین بھی اس جنازے کے شرکاء میں شامل تھے۔

بروایت پروفیسر محمد اقبال جاوید صاحب مولانا مفتی بشیر حسین اپنی مسجد میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو انہیں ایک رقعہ بھیجا گیا اور اعتراض اٹھایا گیا کہ آپ نے مولانا محمد اسماعیل کے جنازے میں شرکت کس حیثیت سے کی؟ مفتی صاحب نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! مولوی اسماعیل جنتی ہے‘ جنتی ہے‘ جنتی ہے!“

☆......☆......☆......☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(20) حافظ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جناب امجد جاوید بٹ حفظہ اللہ

حافظ محمد یوسف صاحب گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ عالم دین تھے مرحوم کا شمار جماعت اہلحدیث کے اکابرین میں ہوتا تھا۔نہایت ہی ایماندار اور دین دار شخصیت تھے ہماری ان سے ملاقات والد گرامی صوفی محمد حسین بٹ کی وساطت سے ہوئی تھی رسمی علیک سلیک بھی والد صاحب مرحوم نے کرائی تھی نہایت ہی شفیق اور مہربان انسان تھے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔

ایک مرتبہ دوران سفر اکٹھے ڈبہ ریل میں سفر کیا جن میں حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ' حاجی خوشی محمد مرحوم کے فرزند لیاقت اور ان کے سسر حاجی ابراہیم مرحوم قمر ٹریڈز والے بھی ساتھ تھے حافظ صاحب ہم کو حدیث اور قرآن راستے میں پڑھاتے تھے اور حدیث کی باتیں بھی سناتے تھے ہم نے دین کے متعلق ان سے کافی معلومات حاصل کیں اور ان کی باتوں سے مستفید ہوئے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ اور مکمل دین پر عبور رکھنے والے انسان تھے مرحوم اردو بازار گوجرانوالہ میں سکول بکڈ پو کے نام سے کام کرتے تھے سارا اردو بازار ان سے پیار کرتا تھا لوگوں کو صحیح مشورہ دیتے اور دین کی باتیں سناتے تھے مرحوم جس دن دوکان پر نہیں آتے تھے ایسا لگتا تھا کہ آج بازار سنسان ہے حافظ یوسف صاحب گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی دوکان پر تشریف رکھتے تو تمام بازار کے اہم رہنما ان سے مصافحہ کرنے میں پہل کرتے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دوکان پر بیٹھنے سے بازار کی رونق دو چند ہو جاتی اور وہ جس دن گوجرانوالہ سے باہر ہوتے تو اردو بازار گوجرانوالہ کا حسن ماند پڑ جاتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر اچھے اور برے انسان سے بڑے پیار سے ملتے لوگ کہتے حافظ صاحب یہ آدمی عیب والا ہے مرحوم کہتے تھے نفرت انسان سے نہیں جرم سے ہے اور ہر ایک سے محبت رکھتے تھے۔

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(21) جناب محترم حافظ یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب

جناب عبدالحق کھوکھر حفظہ اللہ گوجرانوالہ

ویسے تو زندگی بہت سی یادوں اور بے شمار مسائل سے بھری پڑی ہے۔ لیکن انہی بہت سی یادوں میں کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جو اپنا عکس چھوڑ جاتے ہیں اور ذہن کے ایک کونے میں نقش ہو جاتے ہیں۔ یہ یادیں ہی ہمارے لیے سرمایہ حیات ہیں اس کی آغوش میں بہت سے اسباق پوشیدہ ہوتے ہیں۔ یہ سنہری لمحے زندگی کے نشیب و فراز میں قدم قدم پر ہماری معاونت کرتے ہیں۔

اکثر اوقات بیٹھے ہوئے جب کبھی ماضی کے سنہری پہلوؤں میں غرق ہوتا ہوں تو ایک نمایاں نام دھندلے ماضی کو چیرتا ہوا ذہن کے پردوں پہ چھا سا جاتا ہے۔ حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ میرے استاد محترم' میرے عزیز دوست حافظ عطاء السلام صاحب کے والد محترم۔ حافظ عطاء السلام میرے بچپن کے دوستوں میں سے ہیں۔ انہی کی وجہ سے مجھے حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھنے اور ان کے جواہر علم سے سیراب ہونے کا موقع میسر آیا۔ حافظ یوسف رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے پیچھے نماز اور تراویح پڑھنے کے ساتھ ساتھ اکثر ان سے درس سنا کرتے تھے اور میں اس حوالے سے خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ان کے ہمراہ حج ادا کرنے کا بھی موقع ملا حافظ عطاء السلام کے بھائی ضیاء صاحب بھی میرے ساتھ سعودی عرب میں تھے اس وقت میں نے اور میری والدہ نے حافظ یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی زوجہ جو کہ ہماری بھی ماؤں جیسی تھی۔ اور ضیاء کے ہمراہ فریضہ حج ادا کیا۔ جس کا ذکر میں آگے کروں گا۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خدا نے بہت خداداد صلاحیت سے نواز رکھا تھا وہ اپنے وقت کے بہت پائے کے عالم تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند مذہب کے معاملے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی غلط بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ ان کی دکان اور ہمارا گھر قریب ہی تھا میں اکثر دکان پر آتا جاتا تھا ایک دفعہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دکان پر غصے میں بیٹھے تھے میں نے ڈرتے ڈرتے دریافت کیا حافظ صاحب خیریت ہے فرمانے لگے کہ ایک نکاح پڑھانے کے لئے مجھے بلایا گیا تھا میں نے اس شرط پر نکاح پڑھانے کی حامی بھری تھی کہ سب لوگ کھانا بیٹھ کر کھائیں گے۔ لیکن وہاں سارا کام اس کے برعکس تھا سب نے کھانا کھڑے ہو کر کھایا میں وہاں سے اٹھ کے آ گیا۔ مجھے مسائل بتاتے ہوئے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس انداز سے گفتگو فرما رہے تھے گویا کہ کوئی بہت بڑا نقصان ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے آگے ہدایت اللہ کے ذمہ ہے۔

اکثر ہی حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دینی مسائل سنتے رہتے اور ان کی باتوں سے مستفید ہوتے رہتے تھے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میں سعودی عرب چلا گیا جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حج کی نیت سے وہاں تشریف لائے تو رہن سہن کا سارا بندوبست میں نے اور ان کے بیٹے ضیاء نے مکہ میں کیا۔ وہاں فلیٹ کی بکنگ لے رکھی تھی لیکن حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فلیٹ میں ملاقات کم ہی ہوتی تھی کیونکہ آپ اکثر ہی درس کے سلسلے میں مصروف رہتے تھے اور مکہ کے بڑے بڑے عالموں کے ساتھ ملاقاتوں میں وقت گزارتے تھے اور اپنے وقت کا بیشتر حصہ حرم میں ہی گزارتے وہ وقت جو مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ جانے میں گزارا وہ بہت ہی یادگار وقت تھا۔ ہماری زندگی کے سنہری لمحات میں اس وقت کا شمار ہوتا ہے۔ میں جدہ میں رہتا تھا حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور تمام فیملی کو مکہ سے مدینہ چھوڑ آیا اور آٹھ دن کے قیام کے بعد دوبارہ جدہ سے مدینہ گیا اور حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فیملی کو مدینہ سے واپس مکہ لایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمعرات کا دن تھا گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے ساری رات وہی گزاری اگلے دن جمعہ پڑھ کر ہم نکلے اس وقت مدینہ سے مکہ تک کا سفر 425 کلومیٹر تھا جو کہ اب 250 کلومیٹر رہ گیا ہے راستے میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے مسائل بھی بتاتے رہے سفر کے لئے چند بسکٹ کے ڈبے ہمراہ لیے تھے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے ایک بسکٹ پکڑاتے اور بولتے عبدالحق یہ لو سگریٹ پھر تھوڑی دیر بعد دوسرا بسکٹ پکڑاتے اور بولتے یہ لو دوسرا سگریٹ میں کہتا کہ حافظ صاحب ابھی پہلا سگریٹ ختم نہیں ہوا آپ دوسرا دے رہے ہیں کہتے ہیں بھئی جلدی جلدی ختم کیا کرو یہ تو کھانے والا سگریٹ ہے۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا ضیاء بولا ابو جان مجھے بھی سگریٹ دیجئے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا یار یہ میرے بیٹے عبدالحق کے لئے ہیں اس طرح کا ہلکا پھلکا مذاق چلتا رہا اور ہم رات تقریباً آٹھ یا نو بجے کے قریب مکہ میں پہنچ گئے وہاں حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے مجھے ایسے لگتا تھا کہ تمہیں اتنے لمبے راستے میں کہیں اونگھ نہ آ جائے تمہاری نیند پوری نہیں ہوئی اور یہ تھی بھی حقیقت میں پچھلی پوری رات سویا نہیں تھا گاڑی ٹھیک کراتے کراتے ساری رات گزر گئی تھی اور دن چڑھ گیا تھا حتیٰ کہ جمعہ کا وقت ہو گیا اور اس طرح حج بالکل قریب آ گیا اور میں مکہ سے حجاج کو لینے کے لیے روانہ ہوا۔

وہ لمحے' گھڑیاں اور سکون جو اس وقت ملا وہ نہ ملے گا اور نہ ہی ملا جس کی راحت میں اب بھی محسوس کرتا ہوں جس کا اظہار نہ میں اس زبان سے کر سکتا ہوں نہ ہی اپنی تحریر سے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لمحات سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے لوگ آج کل مال و دولت کو خوش نصیبی سمجھتے ہیں میں اپنی زندگی کے اس سنہرے ماضی کو اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔ بہر حال ہم سب مکہ سے مِنیٰ کے لئے روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی سعادت نصیب فرمائی سب سے اہم واقعہ جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جب ہم حج پڑھ چکے بعد میں دعا کرنے کے لئے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے خیمے میں چلے گئے مجھے پتا تھا حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دعا بھی لمبی مانگنی ہے۔ کیونکہ میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جذبات کو سمجھتا تھا میں نے شاید غلط ہی کہا ہوگا۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گرمی بہت ہے دعا زیادہ لمبی نہ کیجئے گا میری بات سمجھ گئے میں نے ان کی صحت اور عمر کے لحاظ سے بات کی تھی لیکن میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اسلام کے بارے میں ہر بات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اللہ کے حضور اتنا گم ہو جاتے تھے کہ ان کو دنیاوی کسی بات کی ہوش نہ رہتی تھی مجھے نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کا جو مزہ ان کے پیچھے آیا ہے وہ کبھی کسی اور جگہ میسر نہ ہوا ان کا گڑگڑانا اور اللہ کے حضور رونا دل پہ گہرا اثر رکھتا تھا اور پھر وہی ہوا جو ناقابل یقین سا لگتا ہے حافظ صاحب مسلسل دو گھنٹے تک دعا مانگتے رہے خیمہ میں بہت سے لوگ ان کے پیچھے تھے کسی کو ہوش نہ رہا سب زاروقطار رو رہے تھے اس وقت پتا چلا جب حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا اختتام پذیر ہوئی اور حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ زمین پر گر کر بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر بعد ہوش آیا اور وہ ہشاش بشاش تھے ایسا لگتا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں اور وہ بیہوش ہی نہ ہوئے تھے۔

ایسے نیک لوگوں کا خلا تو پُر نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی سنہری یادیں اور قابل قدر دینی خدمات چھوڑ جاتے ہیں جو ہمارے لئے مشعل راہ ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے جس کے وہ حقدار ہیں۔ (آمین)

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(22) عالم باعمل حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

جناب انجینئر محمد داؤد کھوکھر حفظہ اللہ (اسلام آباد)

محترم عزیز حافظ عطاء السلام عابد بن مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ اوائل اپریل 2018ء بعد از نماز مغرب غریب خانہ سیکٹر F-11 اسلام آباد تشریف لائے نہ ہی ان کے پاس راقم کا فون نمبر تھا اور نہ ہی رہائش کا ایڈریس چونکہ ملاقات مقصود تھی اس لئے سیدھے مرکزی جامع مسجد اہلحدیث سیکٹر G-6 پہنچے۔ وہاں سے ڈاکٹر حافظ عزیز الرحمان صاحب بن علامہ عبدالعزیز حنیف رحمۃ اللہ علیہ سے راقم کا فون نمبر معلوم کر کے رنگ کیا اور گھر کا ایڈریس لیکر بعد از نماز مغرب تشریف لائے۔ ان کو ملکر بہت خوشی ہوئی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ ہی تشریف لائے ہیں۔ وہی گھنی لمبی سفید داڑھی، وہی چال ڈھال، وہی انداز گفتگو...... دراصل بیٹا باپ کی ہی تصویر ہوتا ہے۔ دوران گفتگو ماضی کی یادیں تازہ ہوئیں۔ پھر آمد کا مدعا اور مقصد بیان کیا۔ فرمانے لگے کہ والد محترم حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کی کتاب زندگی تحریر کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں ان کی زندگی کے بارے میں آپ کے پاس جو معلومات ہوں، انہیں ضبط تحریر میں لا کر میری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ خواہش ہے کہ ان کی زندگی کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔ اس سلسلہ میں دیگر احباب سے بھی ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ راقم نے عرض کیا کہ میرے علم میں ایک دو واقعات کے علاوہ کچھ زیادہ معلومات کا ذخیرہ نہیں، کیونکہ میں 1958ء سے گوجرانوالہ چھوڑ چکا تھا اور اسلام آباد کی تعمیر کے محکمہ سے منسلک ہو گیا اور پھر RETIREMENT کے بعد یہاں کا ہی ہو کر رہ گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ حافظ گکھڑویؒ صاحب سے نہایت ادب واحترام کا رشتہ تھا اس لئے ان کی LIFE SKETCHING کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہوئے یہ کالم تحریر کررہا ہوں۔ اس ادب واحترام کے رشتہ کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

1- حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان علمائے دین میں ہوتا تھا جو عالم باعمل تھے۔

2- آپ کی PERSONALITY زبردست تھی۔ چہرہ پر گھنی اور لمبی داڑھی نے ان کی شخصیت کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ شرافت اور سچائی ٹپکتی تھی۔

3- وہ لگی لپٹی کے بغیر حق بات بے دریغ کہہ گزرتے تھے' کسی کو اچھی لگے یا بری' برملا کہہ دینا ان کا خاصہ اور شیوہ تھا۔

4- غیر شرعی طور طریقوں اور غیر مسنون عادات واطوار کو برداشت ہی نہیں کرتے تھے۔ فوراً ٹوک دیتے تھے اور اصلاحی انداز میں حکمت وبصیرت کے ساتھ رہنمائی کر دیتے تھے۔ دینی اصطلاح میں ہم کہہ سکتے ہیں ''امر بالمعروف اور نھی عن المنکر'' کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ اسد اللہ غالب نے یہ شعر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کو عیاں کرنے کے لئے کہا ہے۔

صادق ہوں اپنے قول کا' غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

چھوٹے بھائی کے ولیمہ کی تقریب میں والد بزرگوار محمد نذیر کھوکھر رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست پر تشریف لائے طعام کے دوران نگاہ ایک شخص پر پڑی جو بائیں ہاتھ سے گلاس پکڑ کر پانی پی رہا تھا۔ ٹکٹکی باندھ کر اس کی طرف دیکھتے رہے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آدھا گلاس پینے کے بعد اب اس نے دائیں ہاتھ سے گلاس پکڑ کر پانی پینا شروع کر دیا ہے۔ جب کھانا کھانے سے فراغت ہوئی تو حاضرین کی موجودگی میں اس شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو سمجھانے لگے کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔ اسی میں برکت ہوتی ہے اور ساتھ یہ بھی منقشف کیا کہ جب میں نے دیکھا کہ آپ بائیں ہاتھ سے مشروب پی رہے تھے تو میں نے فوراً اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! اس شخص کو توفیق عطا فرما کہ یہ دائیں ہاتھ سے گلاس پکڑ کر پانی پیئے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ تم نے باقی ماندہ مشروب' گلاس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر پینا شروع کر دیا۔ اللہ اکبر

پھر اس کے بعد حاضرین ضیافت کو لیکچر دیا کہ پانی کا یہ خاصہ ہے کہ جو بھی اسے پیئے گا' پیاس بجھائے گا۔ دائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیئے یا بائیں ہاتھ سے' کھڑے پیئے یا بیٹھ کر' پیاس تو بجھے گی۔ لیکن اگر مسنون طریقے سے پانی استعمال کیا جائیگا تو یہ عمل عبادت میں شمار ہو جائیگا۔ دائیں ہاتھ سے گلاس پکڑنا چاہیے۔ پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنی چاہیے۔ بیٹھ کر پینا چاہیے۔ تین دفعہ سانس لیکر پینا چاہیے۔ پینے کے بعد الحمد للہ کہنا چاہیے۔ پیاس تو بجھے گی ہی لیکن یہ سارا عمل عبادت میں شمار ہو گا اور مفت میں اجر و ثواب حاصل ہو گا۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کلمہ حق کہنے سے ٹلتے نہیں تھے۔ ایک مرتبہ یوں ہوا مرزائیت کے خلاف تقریر کر بیٹھے مارشل لاء کا دور تھا۔ جنرل ضیاء الحق حکمران تھے۔ پرچہ کٹ گیا۔ ایف آئی آر درج ہو گئی۔ مجھے فون کرتے ہیں کہ پولیس پیچھا کر رہی ہے۔ تمام تر اختیارات وزارت داخلہ کے پاس ہوتے' کچھ کریں۔ میں نے کہا آپ فوراً میرے پاس اسلام آباد آ جائیں۔ جوائنٹ سیکرٹری داخلہ سے حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیلئے ایس ایس پی (SSP) گوجرانوالہ کو فون کروایا کہ اس مرد درویش کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ معاملہ رفع دفع کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صرف عالم دین اور مبلغ ہی نہ تھے بلکہ مجاہد بھی تھے۔ بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سردار عبدالقیوم خاں اوران کے رفقائے کار کے ساتھ جہاد کشمیر میں شہادت کی تمنا اور آرزو لئے ہوئے بارڈر پر انڈین فورسز کے مدمقابل آزادی کشمیر کی جنگ میں حصہ لیتے رہے۔ آپ کے سپرد اسلحہ کے CARTONS بارڈر پر نبرد آزما مجاہدین کے کیمپوں میں پہنچانے کی ذمہ داری تھی۔ اس تناظر میں کہنے لگے۔ سردار عبدالقیوم خاں سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں جو اسلام آباد میں ہی رہائش پذیر ہیں رابطہ کرنے پر ان کی جائے رہائش معلوم ہوئی جو مری روڈ راولپنڈی کی ایک پرانی حویلی میں تھی۔ ملاقات کا وقت مل گیا۔ جب روانگی کا وقت آیا تو حافظ صاحبؒ فرمانے لگے کہ سردار صاحب کو ملنے جانا ہے۔ یہ آزاد کشمیر کے صدر بھی رہے ہیں میں تو جلدی میں گھر سے نکل آیا' کپڑے لیکر آیا ہی نہیں۔ کچھ پریشان سے ہوگئے۔ میں نے کہا آپ کے اور میرے جسمانی خدوخال ایک جیسے ہی ہیں۔ کپڑوں کی الماری کھول دی جو پوشاک پسند ہو' پہن لیں۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شلوار قمیص کے اوپر پہننے کیلئے کوٹ نکالا۔ میں نے مشورہ دیا کوٹ کی بجائے یہ شیروانی پہن کر جائیں۔ یہ کوٹ سے زیادہ جاذب نظر ہے۔ سردار قیوم بھی شیروانی ہی زیب تن کرتے ہیں۔ بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ مقررہ وقت پر حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سردار عبدالقیوم خاں کے پاس چھوڑ آیا۔ بعد میں پتہ چلا آپ نے سردار عبدالقیوم خاں سے ممکنہ گرفتاری کا ذکر کیا تو سردار صاحب ان کو لیکر جنرل ضیاء الحق کے پاس پہنچ گئے۔ ظاہر ہے پھر معاملہ اسی وقت فائل ہوگیا اور حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سکون اور اطمینان کے ساتھ گوجرانوالہ روانہ ہوگئے۔ مجھے میرے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسلام آباد سے بہت خوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوکر واپس آئے اور کہتے تھے کہ آپ کے بیٹے داؤد کھوکھر نے میری ''ٹوہر'' بنادی۔ اچکن (شیروانی) زیب تن کرواکر سردار عبدالقیوم خاں صاحب سے ملاقات کیلئے لے گئے۔ وہ شیروانی کو اچکن کہتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں جو آیا ہے اس نے برزخ میں منتقل ہونا ہے۔ انسان جب مرتا ہے تو منتقل ہوتا رہتا ہے۔ پہلے برزخ میں' پھر حشر میں' پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق جنت میں منتقل ہوگا۔ یا جہنم میں۔ اور پھر وہاں اس کو موت نہیں آئے گی۔ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ لیکن اس دنیا سے انتقال کرنے والی بعض ہستیاں بہت دکھی کر دیتی ہیں' اس لئے نہیں کہ وہ یہاں سے چلے گئے' بلکہ اس لئے کہ اپنے ساتھ اپنی ساری خوبیاں بھی لے گئے۔ بزرگ انتقال کرتے ہیں اور بار بار اچھے اور برے دن دیکھنے اور آزمائشوں سے گزرنے کے بعد انتقال کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں دکھ اس بات کا ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ دنیا سے پیار و محبت' خلوص' شفقت' عنایت' پرہیزگاری' لحاظ' مروت' رواداری اور سب سے بڑھ کر سچائی اور صداقت جیسے عظیم اوصاف بھی لے جاتے ہیں۔

جانے والے کبھی نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(23) کرامات گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد طیب محمدی حفظہ اللہ

حافظ عطاء السلام صاحب، حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں اور اب تو یہ بھی بزرگ ہو چکے ہیں، ان کا میرے والد صاحب سے بہت پیار تھا میرے والد صاحب ان کو کمیٹی جمع کرایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کمیٹی کے تمام ارکان کو ان پر بہت اعتماد ہے دینی حلقے میں حافظ عطاء السلام صاحب ایک امانت دار شخص مانے جاتے ہیں میرے والد صاحب جب فوت ہوئے تو اس کے تیسرے یا چوتھے روز یہ ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے میں نے ایک خواب دیکھا ہے جو آپ کے والد صاحب کے متعلق ہے اس لیے میں آپ کو سنانے کے لیے آیا ہوں یہ ان کی کمال محبت تھی کہ یہ خواب سنانے کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے اور بالمشافہ خواب سنانے کو ترجیح دی۔ یہ ان کی ہمارے والد صاحب سے محبت کی دلیل ہے خواب انہوں نے یہ بیان کیا میں نے جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث (المعروف بڑی مسجد) میں نماز فجر ادا کی وہاں مجھے آپ کے والد گرامی مولانا رحمت اللہ ارشد صاحب ملے میں نے ان سے پوچھا کیا حال ہے تو انہوں نے کہا آج میری ملاقات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوئی ہے اور میں نے دیکھا کہ آپ کے والد صاحب کے ساتھ مولانا فاروق اصغر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

حافظ عطاء السلام صاحب نے مجھے اپنے والد گرامی حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان کیا۔ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اپنے والد گرامی حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا ہم نے راولپنڈی جانا تھا ہم گوجرانوالہ لاری اڈا سے گاڑی پر بیٹھے جب گاڑی چلی تو ڈرائیور نے گانا لگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا تو حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آپ اس گانے کو بند کر دیں لیکن ڈرائیور نے بند نہ کیا اور کہنے لگا یہ بند نہیں ہوسکتا یہ سارا سفر چلتا رہے گا حافظ محمد یوسف گکھڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کا یہ رویہ دیکھ کر بیٹھ گئے اور منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا اڈے سے چند قدم کے فاصلے پر اقبال ہائی سکول ہے گاڑی ابھی وہاں تک پہنچی ہی تھی کہ اس کی کیسٹ پھنس گئی اور اس کا وہ گانا بند ہو گیا ڈرائیور اس کو چلانے کی بڑی کوشش کرتا رہا لیکن اس سے گانا چل نہ سکا۔!!

حافظ عطاء السلام صاحب نے بتایا کہ یہ سفر ہم نے پنڈی سے آگے مری کا کرنا تھا سردار صاحب (سردار عبدالقیوم) کو ملنے جانا تھا پنڈی سے جب ہم مری جانے کے لیے گاڑی پر بیٹھے تو اس ڈرائیور نے قوالی لگا دی ''بری بری امام بری میری کھوٹی قسمت کر دے ہری'' حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمہ اللہ نے ڈرائیور سے کہا اس قوالی کو بند کر دو لیکن ڈرائیور نے کہا اس نے بند نہیں ہونا سارا سفر یہ چلتی رہے گی' ڈرائیور کی بات سن کر والد محترم (حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ) بیٹھ گئے اور منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا تو اس کی بھی کیسٹ رک گئی' اس نے چلانے کی بڑی کوشش کی لیکن اس کی کیسٹ چل نہ سکی وہ بڑا زور لگاتا رہا کیسٹ کو ہلاتا رہا' مارتا رہا' بٹن دباتا رہا' ٹینشن کا شکار رہا لیکن اس کی کیسٹ نہ چلی۔

یہ نیک لوگوں کی کرامت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں برائی سے بچا لیتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو برائی سے بچاتے ہیں یہ ان کی کرامت ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بچا لیا تھا۔

اور اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے کام کرتے ہیں اس کی عصیان اور نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اوامر کو بجالاتے ہیں اور اس کی نواہی سے اجتناب کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ شرمندہ نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان صرف نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا پابند ہے۔ باقی کام تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ ہم بھی ہر ممکن طریقے سے لوگوں کو نیکی کی تبلیغ کریں اور منکرات سے بچانے کی سعی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کرتے رہا کریں۔

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(24) ہر دلعزیز شخصیت حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ

افادات۔ میاں محمد ایوب صابر خازن جامعہ سلفیہ ٹرسٹ فیصل آباد

میاں محمد ایوب صابر جامعہ سلفیہ ٹرسٹ کے متحرک رکن ہیں۔ آپ جامعہ کے معاملات میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں اور ہمیشہ بہتر سے بہتر کی تلاش و کوشش میں رہتے ہیں آپ کے والد محترم حاجی محمد یوسف چغتائی معاون تھے۔ آپ حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اپنی یادیں یوں تازہ کرتے ہیں۔

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد گکھڑ کا قصبہ آباد ہوا تو حافظ محمد یوسف صاحب کے آباؤ واجداد گکھڑ میں آ کر آباد ہو گئے جبکہ اس کے قریب ہی ایک دوسرے گاؤں کوٹ خضری میں میرے دادا محترم میاں چراغ دین نے سکونت اختیار کی میرے دادا جان اور حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپس میں رشتے دار بھی تھے اس لحاظ سے ہمارے خاندان کا آپ کے خاندان سے میل ملاقات ایک معمول کی بات تھی لیکن میرے تایا جان حاجی عنایت اللہ صاحب کی حافظ صاحب کے ساتھ بہت زیادہ قربت تھی اسی طرح والد محترم حاجی محمد یوسف چغتائی کے ساتھ بھی حافظ صاحب کا بچپن سے ہی تعلق تھا۔

بعد ازاں دادا جان اپنے کاروباری سلسلے میں گوجرانوالہ آ گئے لیکن حافظ صاحب گکھڑ میں ہی رہائش پذیر رہے البتہ جب آپ نے اردو بازار گوجرانوالہ میں سکول بک ڈپو کے نام سے کاروبار شروع کیا تو والد محترم کے ساتھ آپ کا تعلق گہرا ہوتا چلا گیا کیونکہ آپ کی دکان شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد (جامع مسجد اہلحدیث چوک نیائیں) کے قریب تھی والد محترم مولانا سلفی صاحب کے شاگرد تھے اس لیے اکثر وقت مسجد میں گزرتا خصوصاً تمام نمازیں وہیں پر ادا فرماتے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب سے ملاقات ہو جاتی اور پھر ہماری رہائش نوشہرہ روڈ پر تھی جبکہ دکان کھنڈ بازار میں تھی لہٰذا جب بھی دکان پر جانا ہوتا تو حافظ صاحب کی دکان سے گزر ہوتا اس وجہ سے بھی حافظ صاحب سے اکثر ملاقات ہو جاتی۔

آپ بڑے ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت تھے میری عمر اس وقت چھوٹی تھی لیکن میرے ساتھ بڑی شفقت کا برتاؤ کرتے میں جب کبھی آپ کی دکان پر جاتا تو مجھے پنسل، ربڑ اور شاپنر ضرور دیتے اس وقت یہ میری ضرورت بھی تھی اور وقت مل جانے کی خوشی بھی بہت ہوتی پھر جب میں نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا تو آپ کی شفقت پہلے سے زیادہ ہوگئی اور آپ مجھے اکثر اپنی مسجد میں لے جاتے اور سب کے سامنے مجھ سے تلاوت سنتے اور بعض اوقات شہر و بیرون شہر اپنے دروس اور پروگراموں میں بھی ساتھ لے جاتے اور میری تلاوت کرواتے یہ آپ کی حوصلہ افزائی کرنے کا ایک انداز تھا۔

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ نماز جنازہ بڑی رقت اور عاجزی سے پڑھاتے اسی وجہ سے دوسرے مسلک کے لوگ بھی اپنے ورثاء کو وصیت کر جاتے کہ ان کا جنازہ حافظ صاحب پڑھائیں۔

خود میرے نانا محترم میاں امام دین جو کہ مسلکاً حنفی اور ڈسکہ میں رہائش پذیر تھے نے بھی وصیت کی ہوئی تھی تو ان کی وصیت کے مطابق ان کا جنازہ بھی حافظ محمد یوسف صاحب نے پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم حافظ صاحب کی مغفرت فرمائے اور جنۃ الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(25) حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

کی عقیدہ ختم نبوت سے محبت

غازی فاروق بٹ گلشن آباد گوجرانوالہ

1930ء کے قریب انگریز کو برصغیر (پاک و ہند) سے نکالنے کی تحریک شروع ہو چکی تھی جس میں بلاتفریق مسلک و مذہب کے لوگوں نے بے شمار قربانیاں دیں اس میں مسلمانوں کا حصہ بہت زیادہ تھا کیونکہ یہ تو ساری جدوجہد جہاد سمجھ کر کر رہے تھے۔ اس کی پاداش میں بہت سے لوگوں کو پابند سلاسل کیا گیا اور بے شمار لوگ تختہ دار پر جھول گئے ہزاروں کی تعداد میں علماء اہل حدیث کو خصوصاً پھانسی اور کالا پانی کی سزائیں دی گئیں۔ لیکن انگریز کے خلاف نفرت دن بہ دن بڑھتی چلی گئی اور انگریز سے ہندوستان سے نکلنے کا مطالبہ زور پکڑتا گیا۔ چنانچہ انگریز نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے مسلمانوں کی قوت کو کمزور کرنے اور جہاد کے خاتمہ کے لیے چال چلی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا جس نے کئی ایک پینترے بدلتے ہوئے کبھی مہدی اور کبھی مسیح موعود اور بالآخر نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

اور پھر مرزائیت کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کو انگریز حکومت کی سرپرستی میں بڑے منظم طریقے سے شروع کر دیا۔ لٹریچر عام کیا۔ مرزائی مبلغین جگہ جگہ پہنچ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے خصوصاً ان پڑھ اور بے علم لوگوں کو اپنی چکنی چپڑی باتوں سے متاثر کرتے اور ساتھ ساتھ غریب اور نادار لوگوں کی نا صرف کہ مالی امداد کرتے بلکہ کسی کو کاروبار کروا دیتے کسی کو بیرون ملک ملازمت کا جھانسہ دے کر اپنے دام فریب میں پھنسانے کی کوشش کرتے۔ لیکن مسلمان علماء کرام نے بھی ہر ہر محاذ پر ان کا مقابلہ کیا خصوصاً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنی زندگی ہی عقیدہ ختم نبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے تحفظ کے لیے وقف کر دی اور تقریری' تحریری اور میدان مناظرہ میں قادیانیوں کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ امت کی طرف سے متفقہ طور پر ''فاتح قادیان'' کہلائے۔

ہمارے ضلع گوجرانوالہ کے علاقہ میں محدث العصر حافظ محمد گوندلوی' شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی' اور بقیۃ السلف حافظ محمد یوسف گکھڑوی کی ردقادیانیت میں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

گوجرانوالہ سے تقریباً آٹھ میل (12 کلومیٹر) دور شمال کی جانب ترگڑی ایک گاؤں ہے جہاں پر قادیانی کثیر تعداد میں رہتے ہیں ان کا بی۔ڈی ممبر آسانی سے بن جاتا تھا۔ اوران کا مبلغ بھی ہر وقت وہاں موجود ہوتا تھا۔ راقم الحروف ان دنوں ترگڑی میں رہائش پذیر تھا اور وہ میری تعلیم کا دور تھا۔ اگرچہ علماء کرام عموماً اور حافظ محمد یوسف صاحب' مولانا اسماعیل صاحب' حافظ محمد گوندلوی صاحب وہاں جاتے اور اسلام کی تبلیغ کرتے لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ کرتے ہوئے مرزائیوں کے دجل وفریب سے بچانے کی کوشش کرتے۔

بعض اوقات نوبت مناظرے تک بھی پہنچ جاتی۔ لیکن اس جدوجہد میں حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا حصہ بہت زیادہ تھا۔ میرا اکثر حافظ صاحب کے پاس آنا جانا تھا آپ نے مجھے کتابیں دیں ان کے مخصوص حوالہ جات کی نشاندہی کی اور مرزائیت کے خلاف میری نا صرف کہ تربیت کی بلکہ اس حد تک مجھے تیار کر دیا کہ مرزائیت کی مڈل کلاس تک تو میں ان سے بحث ومباحثہ کر لیتا اور گاؤں کے مرزائی تو خصوصی طور پر مجھ سے کنی کترانے لگے۔ سچی بات ہے کہ حافظ صاحب ہمہ وقت اس کوشش میں رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طریقے سے اسلام کی تعلیمات پھیلیں اور یہ غالب آئے اور امت مسلمہ صحیح معنوں میں قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی جنت کی وارث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن جائے۔ آج بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ اس گاؤں میں اسلام کی تبلیغ کے لیے پوری تندہی کے ساتھ کمربستہ ہونا چاہیے اور مسجد میں جمعہ و جماعت کے علاوہ تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو (آمین)

(غازی فاروق بٹ صاحب کے فرمودات مکمل ہوئے۔)

ترگڑی کی یادیں

خواندگان محترم نے غازی صاحب کے فرمودات' ملاحظہ فرمائے اور ان کے جذبہ خدمت دین سے بھی آگاہ ہوئے غازی صاحب کا تعلق ترگڑی سے ہے اور اس عاجز بندے کی بھی ترگڑی سے کچھ یادیں وابستہ ہیں کیونکہ راقم الحروف 1989ء سے اکتوبر 1993ء تک تقریباً چار سال وہاں امامت وخطابت کی ذمہ داریاں ادا کرتا رہا ہے۔ ترگڑی کے ایک محلہ اسلام آباد میں صرف 2 بھائی فتح دین اور محمد زکریا اہل حدیث تھے۔ وہ بھی نماز جمعہ ادا کرنے کے لے راہوالی مولانا محمد رفیق سلفی کی مسجد میں آتے تھے۔ نمازیں گھر میں ہی ادا کر لیتے تھے۔ ادھر گاؤں میں کشمیری برادری کے ایک نوجوان محمد اصغر بٹ کو شوق ہوا تو انہوں نے اپنے چند عزیزوں اوران جماعتی ساتھیوں کو جمع کر کے اپنے رہائشی گھر کے ایک کمرے (بیٹھک) میں نماز جمعہ اور باجماعت نمازوں کا اہتمام کر دیا۔ مطالعہ وغیرہ کر کے خود ہی امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے اس طرح اب وہ مولانا محمد اصغر توحیدی کہلانے لگے پھر ان کی محنت رنگ لائی تو گھر سے نکل کر مین بازار میں تقریباً پونے 2 مرلے زمین خرید کر اسے ''جامع مسجد صراط مستقیم اہل حدیث'' کا نام دیا اور عبادت کے تمام امور کو وہاں منتقل کر دیا بعدازاں وہ خود کاروباری سلسلے میں گوجرانوالہ شہر تشریف لے گئے تو یہ ذمہ داری مجھے سونپ دی راقم ان دنوں جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں زیر تعلیم تھا۔ صبح کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جامعہ میں آجاتا اور شام کو ترگڑی جا کر امامت و تدریس کی خدمات سرانجام دیتا۔ مسجد میں ترجمہ قرآن مجید کی کلاس جاری کی جس میں بریلوی، شیعہ وغیرہ کے نوجوان بھی شریک ہوئے۔ کیونکہ اس وقت گورنمنٹ سکول میں عربی کی تعلیم لازمی تھی اور وہ سکول کے طلباء کے لیے مشکل تھی لہٰذا راقم نے اعلان کیا تھا کہ میں سکول کی عربی کا نصاب مفت پڑھاؤں گا صرف میری ایک شرط ہے کہ آپ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھیں گے چنانچہ اس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ اس کے لیے میرے بڑے ہی پیارے دوست حضرت مولانا حافظ اشفاق الرحمٰن شجاع حفظہ اللہ سابق خطیب جامع مسجد قدس اہل حدیث جناح روڈ گوجرانوالہ کی کوشش بھی شامل ہے کیونکہ آپ ان دنوں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ترگڑی میں عربی ٹیچر تھے۔ ان سے دوستی کا یہ رشتہ اب بھی بحمد اللہ تعالیٰ قائم ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید مضبوط ہوا۔ آپ آج کل گورنمنٹ ہائی سکول کھیالی میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں میرے ساتھ بڑی محبت کا برتاؤ کرتے ہیں جماعت کے بہترین خوش الحان خطیب ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خوش رکھے اور ہماری اس دوستی کو جنت کی بہاروں میں بھی قائم رکھے۔ (آمین)

طلباء کی ایک کثیر تعداد ترجمہ قرآن مجید، حفظ اور ناظرہ کی تعلیم حاصل کرنے لگی۔ فجر کی نماز کے بعد روزانہ درس قرآن مجید ہوتا جس کی وجہ سے گاؤں کے لوگوں میں عقیدے اور عمل کے اعتبار سے ایک انقلاب برپا ہو گیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ

اس صورت حال کو بھانپتے ہوئے پھر بریلوی اور شیعہ حضرات نے گٹھ جوڑ کر کے لاؤڈ سپیکر بند کروا دیئے اور بحث و مباحثہ اور مناظروں کا ایک سلسلہ چل نکلا مساجد میں مقابلہ بازی اور جواب الجواب تقریریں ہونے لگیں۔ مسجد میں نماز جمعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں گردونواح کے دیہاتوں سے سامعین آنے لگے حتی کہ ہمیں مسجد کی چھت پر نماز کے لیے اہتمام کرنا پڑتا اور رمضان المبارک میں مسجد کے ساتھ پڑوسیوں کے گھروں کی چھتوں پر بھی انتظام کیا جاتا اور لوگ چھت پر نماز ادا کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق خاص سے عقیدہ توحید و سنت اور ختم نبوت کو ڈنکے کی چوٹ پوری جرات اور دلیری سے بیان کیا جاتا تھا جس کی وجہ سے تمام باطل فرقوں نے اہل حدیث کے خلاف مل کر سازش تیار کی اور ایک دن جمعہ کے روز مجھ پر منیر راجپوت نامی شخص نے خنجر سے حملہ کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ گاؤں میں بڑی بڑی اہل حدیث کانفرنسیں بھی منعقد ہوئیں اور ترگڑی کے قرب وجوار میں بھی ہمارے تبلیغی پروگرام منعقد ہوتے تھے۔ ترگڑی کی زندگی کے وہ چار سال زندگی کے حسین ترین اور کامیاب دن ہیں جو بحمد اللہ تعالیٰ دین اسلام کی نشر و اشاعت میں گزرے اور ترگڑی کے اہل حدیث کا علاقہ بھر میں ایک خاص تعارف ہوا۔ اس وقت جماعتی احباب میں حاجی راؤ محمد نعیم' ملک بشیر احمد' محمد یوسف جٹ' حافظ محمد اسلم' حاجی محمد حسین' حاجی محمد امین بٹ' باؤ محمد صدیق' مہر نذیر احمد' ڈاکٹر مسعود احمد اور ان کی آل اولاد اس ساری جدوجہد میں شریک اور معاون رہی بعد ازاں اپنے ہی کچھ ساتھیوں سے سیاسی اختلاف کی وجہ سے راقم الحروف کو مولانا محمد رفیق سلفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پاس راہوالی لے آئے۔ اس سارے عرصہ میں کبھی بھی غازی فاروق بٹ صاحب نا تو کبھی ترگڑی تشریف لائے اور نہ ہی ان کا کبھی کسی جماعتی ساتھی سے نام سنا۔ اب حافظ عطاء السلام حفظہ اللہ نے ان کی تحریر بھیجی ہے تو مجھے ان کے متعلق معلوم ہوا اور میں نے اشارۃً اپنا تعلق بھی ترگڑی سے بیان کر دیا۔ ان شاء اللہ کبھی تفصیل کے ساتھ اپنی یادوں کا تذکرہ کروں گا۔ بٹ صاحب سے میری گذارش ہے کہ آپ اب بھی گاؤں

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جایا کریں جماعت سے تعاون کریں اور ان کے کام میں ان کے معاون بنیں۔امید ہے کہ وہ میری ان گذارشات پر غور فرمائیں گے۔ان شاء اللہ۔

لیکن اس جماعت کی محبت اور وابستگی کا یہ عالم ہے کہ آج جب 9اپریل 2019ءکو یہ سطور لکھی جا رہی ہیں تو اس واقعہ کو تقریباً 26 سال گزر چکے ہیں مگر اب تک اس گاؤں میں اہل حدیث کی کوئی شادی ایسی نہیں جس میں نکاح راقم الحروف نے نہ پڑھایا ہو اور کوئی فوتگی ایسی نہیں جس کا جنازہ میں نے نہ پڑھایا ہو۔

اس محبت پر میں پوری جماعت کا شکر گزار بھی ہوں اور ان کے لیے دعا گو بھی اللہ تعالیٰ جو فوت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے اور جو زندہ ہیں اللہ کریم انہیں صحت وایمان سے مزین زندگی عطا فرمائے۔(آمین)

اب ماشاء اللہ گاؤں میں مسجد کی تعمیر ہو چکی ہے جو کہ ''جامع مسجد رضوان اہل حدیث ترگڑی'' کے نام سے موسوم ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم اس مسجد کو آباد رکھے اور علاقہ بھر کے لیے مینارہ نور بنائے۔ہم تو بس یہی کہتے ہیں

ہمارا بھی خون شامل ہے تزئین گلستان میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

......☆......☆......☆......☆......

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذاتی یادداشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

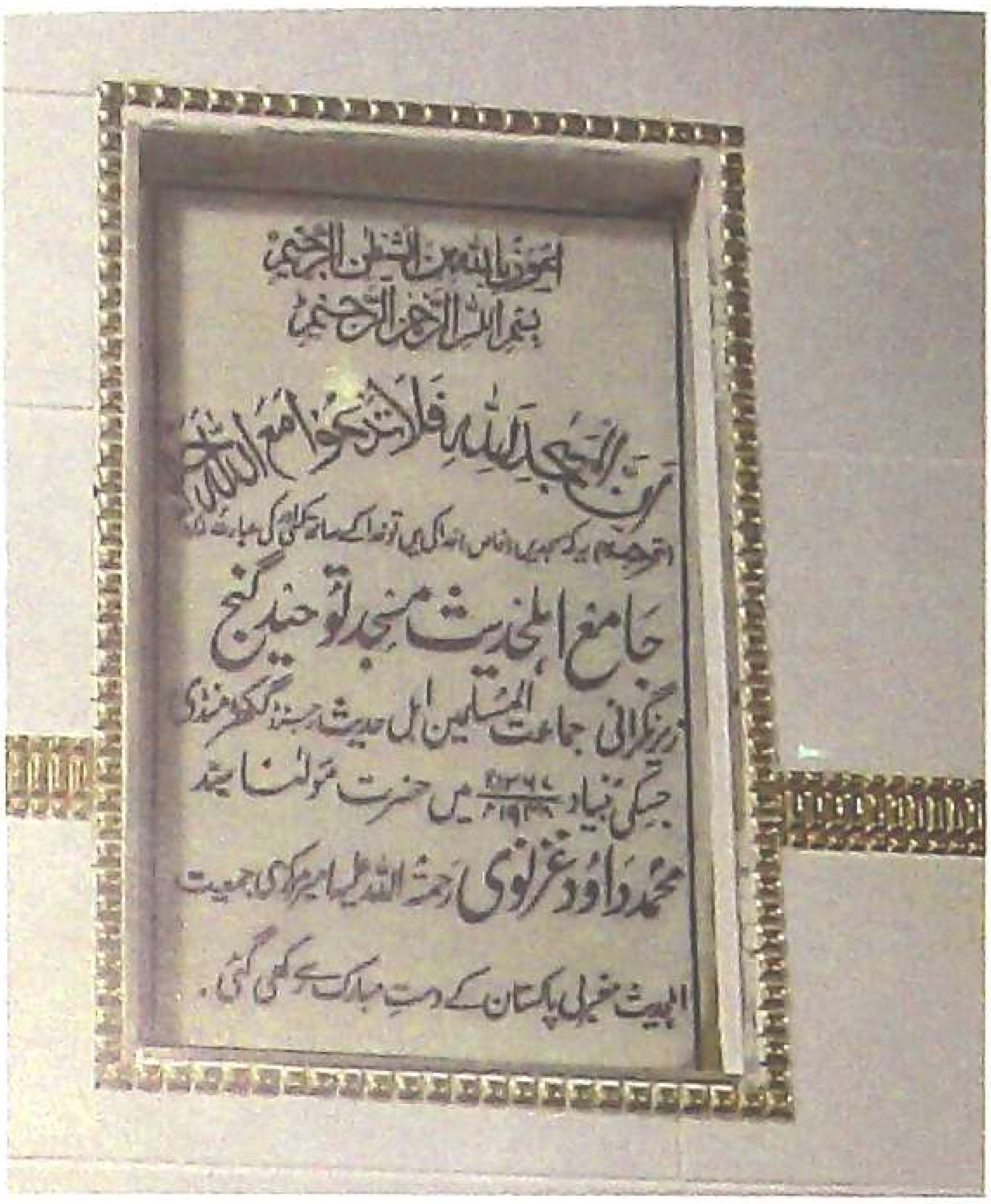

لوحہ سنگ بنیاد (بدست مبارک مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ)

مسجد کا اندرونی منظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

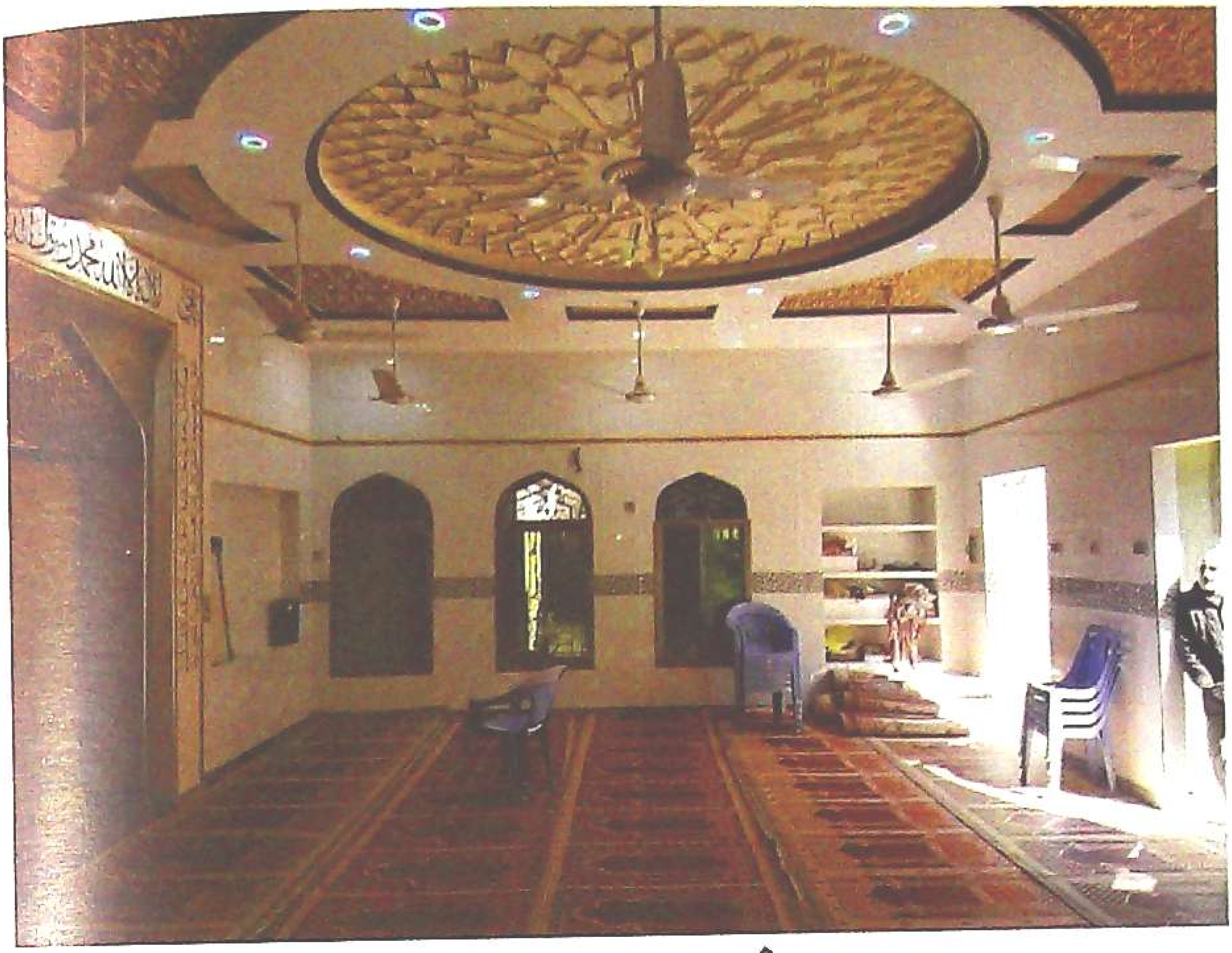

محراب اور چھت

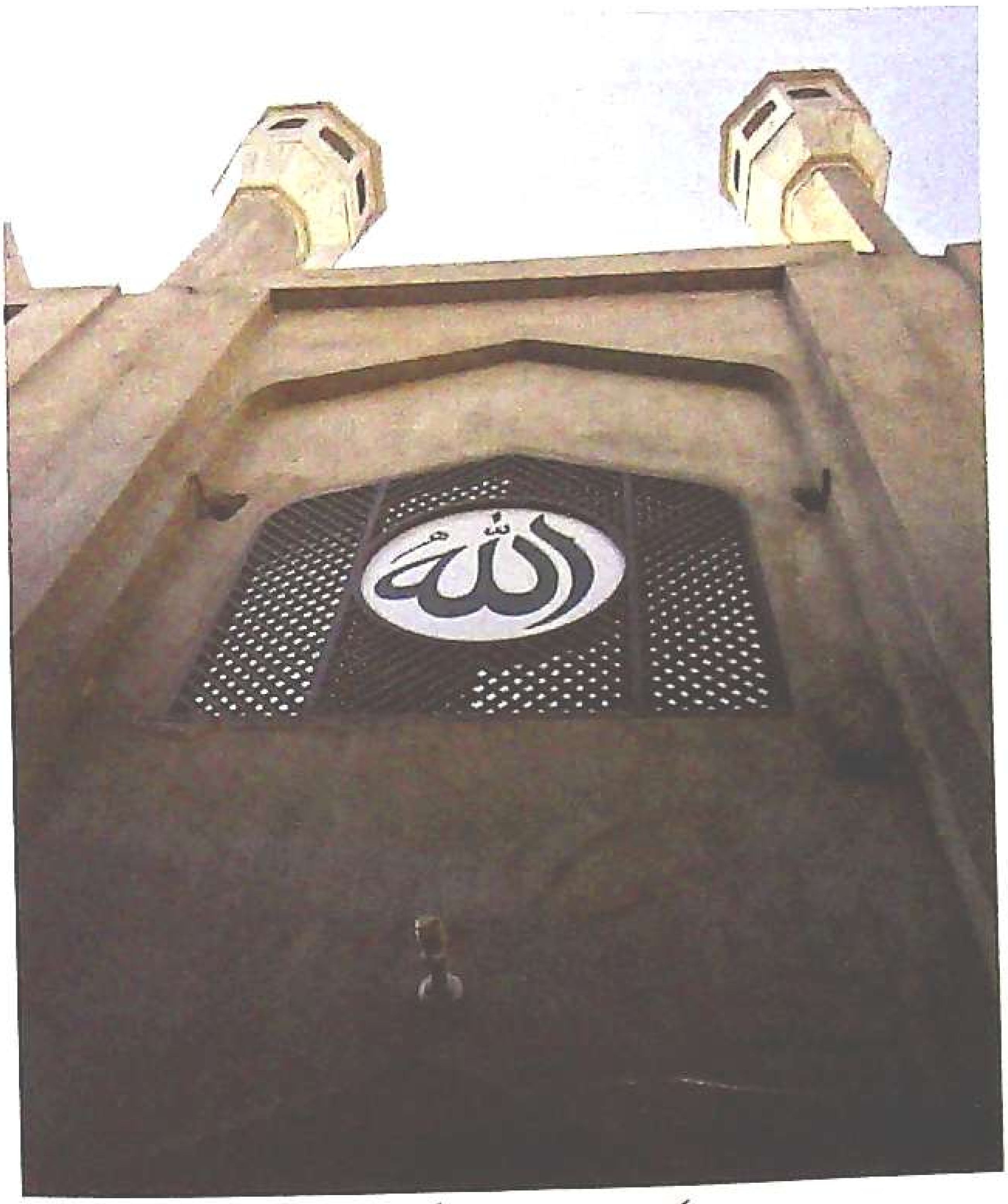

مین گیٹ کا بالائی منظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مولانا سید محمد داؤد غزنوی علیہ الرحمۃ کا مکتوب گرامی بنام مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث مغربی پاکستان

شیش محل روڈ۔ لاہور

محبی فی اللہ حافظ محمد یوسف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ درس کے متعلق آپ کا جواب بڑا عجیب، حیرت انگیز اور افسوسناک ہے۔ لیکن اللہ کو جو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔

مسجد چینیانوالی سے حافظ ابراہیم صاحب اپنے مخصوص حالات کی بنا پر مستعفی ہو گئے ہیں۔ اب مسجد کے لیے ایک خطیب کی اشد ضرورت ہے۔ میری طبیعت علیل ہے۔ اگر کسی وقت میں خطبہ کے قابل ہوتا ہوں، اگر کسی وقت وہاں کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایک خطیب کی ضرورت ہے۔ میری اور میرے دوستوں کی نظر انتخاب آپ پر پڑی ہے۔ اگر آپ جمعہ پڑھانے کے لئے آجائیں اور اسی روز جمعہ پڑھا کر واپس تشریف لے جائیں تو بہت مناسب ہوگا۔

اس طرح گوجرانوالہ کی جماعت کا بھی آپ سے سلسلہ قائم رہ جائے گا۔ اور چینیانوالی جیسا خطبہ بھی آپ سے متعلق ہو جائے گا اور یہاں کے لوگ آپ کے خطبوں سے مستفیض ہوا کریں گے۔

جواب کا منتظر ہوں۔ والسلام

داؤد غزنوی

۳۰-۱۰-۵۶